طبع کی عام اجازت ہے

إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ
مسلم

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

لِلّٰہِ الحمد والمنۃ کہ کتاب تیسیر عربی

مشتمل بر اصول و فرش قرآت سبعہ متواترہ مصنفہ حضرت العلامہ

ابو عمرو عثمان بن سعید دانی اندلسی متوفی سنہ ۴۴۴ھ کا مطلب خیز اردو ترجمہ

مسمّٰی بہ

تنویر

شرح تیسیر

مترجمہ

احقر رحیم بخش بن چودھری فتح محمد صاحب مرحوم پانی پتی غفرلہ ولوالدیہ ولمشائخہ

خادم القرآن مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان

بہ نظر ثانی و اضافۂ فوائد نافعہ مؤلفہ استاذی شیخ القراء حافظ قرآت عشرہ

و شاطبی و طیبہ و درّہ

حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب پانی پتی مدظلہ

باہتمام جناب منشی محمد کرامت اللہ صاحب عثمانی پانی پتی

مشہور پریس واقع کراچی میں طبع ہوا

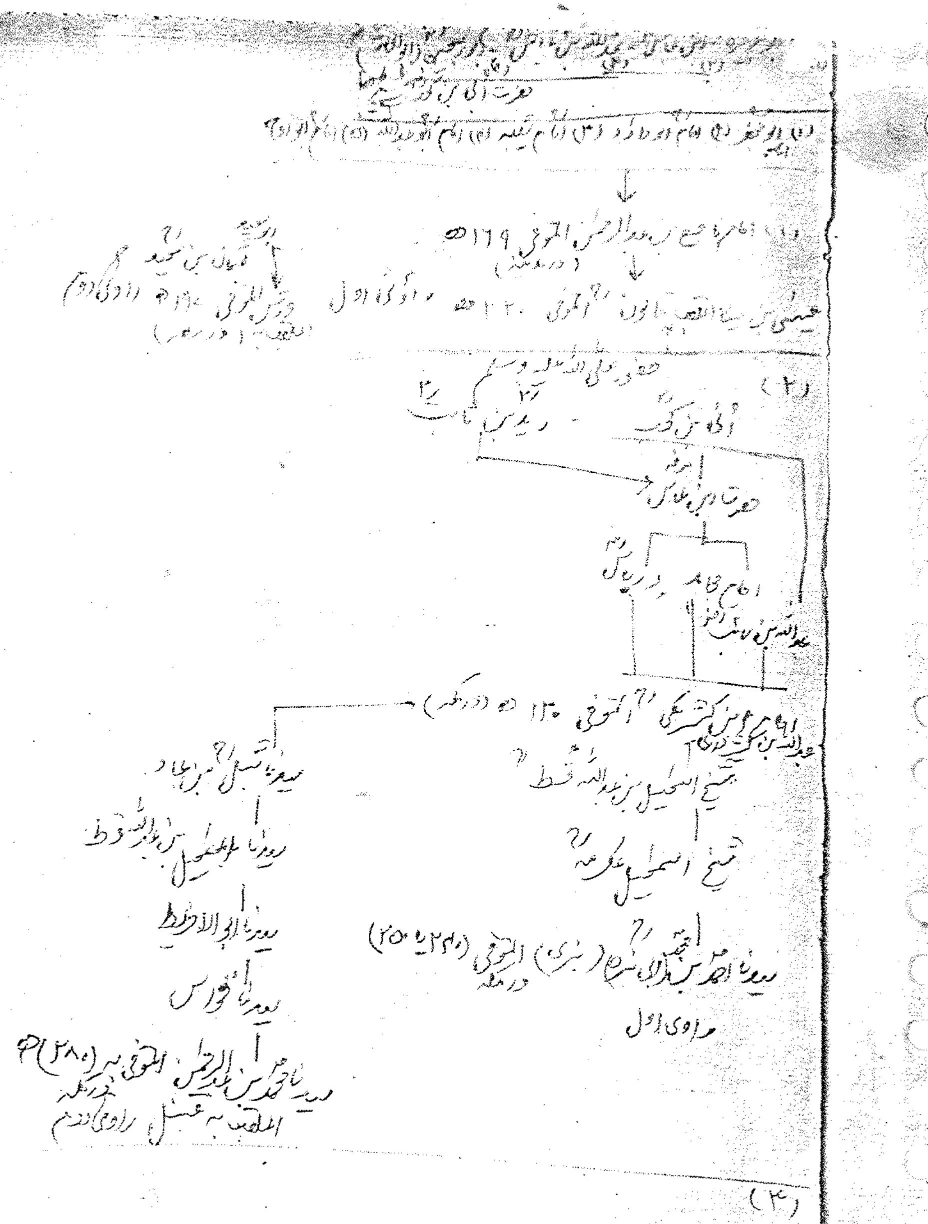

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی جمیع الانبیاء خصوصاً علی سیدھم وقدوتھم نبینا محمد وآلہ الطیبین وصحبہ الطاھرین اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

اما بعد احقر ... بخش بن فتح ... غفر اللہ لہ ولوالدیہ خادم القرآن مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان مدعا نگار ہے چونکہ قراءۃ کے علم میں قرآن پاک کے ان الفاظ سے بحث ہوتی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی کئی طرح آئے ہیں اور ان سے عجیب وغریب معانی ظاہر ہوتے ہیں جن سے کلام الٰہی کے کمالات اور اس کی وسعت کا پتہ چلتا ہے اس لیے یہ علم دوسرے تمام علوم سے افضل واشرف ہے اور اسی لیے علماء نے اس کے شائع کرنے اور پھیلانے کے لیے بے شمار کتابیں لکھیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ..... علامہ ابو عمرو عثمان بن سعید دانیؒ کی کتاب تیسیر بھی ہے۔ جس میں موصوف نے سات قراءتیں نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ بیان کی ہیں اور اس فن میں اس کتاب کا مرتبہ وہ ہے جو حدیث میں بخاری کا ہے۔ اس کے بعد جتنی بھی کتابیں تصنیف ہوئی ہیں ان سب کی اصل اسی کو مانا گیا ہے مگر چونکہ یہ عربی میں ہے اس لیے اس سے عربی داں حضرات ہی نفع حاصل کر سکتے ہیں اس بنا پر خیال ہوا کہ اپنی زبان اردو میں اس کا ترجمہ کرکے ہدیۂ ناظرین کیا جائے تاکہ جو حضرات عربی سے واقف نہیں ہیں اور اس فن کا شوق وعشق دل میں رکھتے ہیں وہ بھی اس سے نفع اٹھا سکیں اور اس کے ذریعہ قراءتیں یاد کر سکیں اس لیے حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اور اسی سے پورا کرانے کی امید رکھتے ہوئے اس کام کو شروع کرتا ہوں وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

ناظرین سے درخواست ہے کہ اس کام میں ہاتھ بٹانے والوں کے لیے اور جو حضرات اس میں کسی قسم کا بھی حصہ لیں کم یا زیادہ ان سب کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے رہیں نیز یہ کہ ان کی دارین کی تمام مرادیں حق سبحانہ وتعالیٰ پوری فرمائے۔ مناسب یہ ہے کہ ترجمہ شروع کرنے سے پہلے مصنف علام کے کچھ حالات بھی درج کر دیے جائیں۔

ترجمہ علامہ دانیؒ

..... علامہ اپنے زمانہ کے مجدد قراآت، حافظ طرق وروایات سیدنا ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید اموی دانی اندلسی ۳۷۱ھ میں اندلس کے قصبہ دانیہ میں پیدا ہوئے، جو ایک زمانہ تک بہت سے علوم اور علماء کاملین وماہرین کا مرکز رہا ہے۔ آپ نے پہلے اپنے ملک میں علم حاصل کیا پھر ۳۹۶ھ میں تکمیل کی غرض سے مشرق کا سفر کیا اور چار ماہ قیروان میں، ایک سال مصر میں اور ایک سال حجاز اور مکہ اور مدینہ میں اور کسی قدر دیگر مقامات میں قیام کیا اور امام ابو القاسم عبد العزیز فارسیؒ، شیخ القراء ابو الفتحؒ، امام ابو الحسن اور امام ابو القاسم خاقانیؒ سے قراآت پڑھیں اور حدیث وقراآت کی تکمیل کے بعد ۳۹۹ھ کے ختم پر واپس اندلس پہنچے۔ آپ علوم کے جامع اور حافظ، بڑی شان کے محقق تھے۔ بعض مشائخ کہتے ہیں کہ حفظ وتحقیق میں نہ اس وقت کوئی آپ کے برابر تھا اور نہ بعد میں پیدا ہوا۔ خود فرماتے ہیں میں نے جو کچھ دیکھا اسے لکھ لیا اور جو لکھا وہ یاد ہوگیا اور جو یاد ہوگیا اسے کبھی نہیں بھولا۔ علامہ ذہبیؒ کہتے ہیں کہ اتقان وتحقیق کے لحاظ سے قراآت آپ پر منتہی ہوتی ہیں، بعد کے قراء آپ کے پیرو اور مقلد ہیں اور آپ کی تحقیق پر اعتماد کرتے ہیں۔ بہت سے علوم میں ایک سو بیس (۱۲۰) کتابیں لکھیں۔ جامع البیان (جس میں پانسو طرق وروایات درج ہیں) تمہید، مفردہ یعقوب، الایجاز، الموضح فتح اور امالہ کے بیان میں۔ المحتوی شاذ قراءتوں میں، المقنع رسم میں، التیسیر جو قراآت سبعہ کی مایہ ناز کتاب ہے۔ طبقات القراء۔ اور دوسری ... کتابیں صرف قراآت اور ان کے متعلقات پر یادگار ہیں۔ شوال کے درمیانی حصہ میں ۴۴۴ھ میں تقریباً چہتر سال کی عمر میں اپنے وطن دانیہ میں وفات پائی (رحمہ اللہ) اس وقت روئے زمین پر قراآت آپ ہی کی سند سے پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔ (از شرح سبعہ[۵])

---

[۵] مصنفہ شیخنا ومولانا القاری ابو محمد محی الاسلام صاحب پانی پتی مدظلہ۔ حال مقیم اوکاڑہ۔ صوبہ پنجاب ۱۲ منہ مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابو عمرو[1] عثمان بن سعید بن عثمان مقری نحوی دانی اندلسی کہتے ہیں کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو ہمیشگی کی صفت میں یکتا ہے اور انعام دینے والا ہے، سب پر فائق ہے جو مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کرنے والا اور اپنی حکمت سے سب کاموں کا انتظام کرنے والا ہے جس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور جس کے فیصلہ کو کوئی پیچھے نہیں ہٹا سکتا، وہ تھوڑی ہی دیر میں حساب چکا دینے والا ہے۔ میں اس کی تمام نعمتوں پر اس کی تعریف کرتا ہوں اور لگاتار عنایات اور احسانات پر اُس کا شکر کرتا ہوں اور میں اس سے زیادہ انعام کی اور کامل احسان کی درخواست کرتا ہوں۔ اور حق تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرمائے جو ہدایت کے روشن چراغ اور فرماں برداروں کو جنت کے (انعام کی) خوش خبری سُنانے والے (اور نافرمانوں کو دوزخ کے عذاب سے) ڈرانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپؐ کی عمدہ، پاکیزہ آل پر اور آپؐ کے اصحاب پر بھی رحمت اور بہت بہت سلامتی نازل فرمائے۔ **اَمّا بَعد** آپ حضرات نے مجھ سے سوال کیا تھا حق تعالیٰ آپ کی ہدایت کا بہتر سامان فرمائے کہ میں تمہارے لیے متعدد شہروں کے رہنے والے قراءِ کرام رحمہم اللہ کے مذاہب میں ایک مختصر کتاب لکھوں جس کو تم تھوڑے ہی زمانہ میں حاصل کر لو اور یاد بھی آسانی سے ہو سکے اور دوسروں کو پڑھانے میں بھی کوئی تنگی پیش نہ آئے اور ان روایات اور طرق پر مشتمل ہو جو پڑھنے والوں میں مشہور و شائع ہیں اور متصدرین (کاملین) کے نزدیک صحیح اور ثابت ہیں۔ سو میں نے تمہاری درخواست منظور کر کے اس کتاب کے تصنیف کرنے کی کوشش شروع کر دی جس کی تم نے رغبت ظاہر کی تھی اور طرز بھی وہی اختیار کیا جس کی تم نے خواہش کی تھی اور میں نے اس میں ایجاز اور اختصار کو اور درازی اور تکرار کے ترک کو پیشِ نظر رکھا اور الفاظ بھی قریب المعنیٰ اختیار کیے اور مطالب بھی عمدگی سے ... بیان کیے ہیں اور دقت و تنگی پیدا کیے بغیر ہر مسئلہ پر اس طرح آگاہ کیا ہے

[1] چونکہ نقلی علوم میں ناقل کا نام معلوم ہونا ضروری ہے اس لیے غالباً خود علامہ نے اپنا نام نامی خطبہ سے پہلے لکھ دیا ہے۔

جس سے اس کی حقیقت واضح ہو جائے (اور) مقصود وہی ہے (جو اوپر گذرا) کہ اس کو آسانی سے حاصل کیا جا سکے اور تھوڑے ہی زمانہ میں یاد بھی ہو سکے۔ اور میں نے ساتوں قاریوں میں سے ہر ایک سے دو دو روایتیں بیان کی ہیں (اس لیے سات اماموں کے چودہ راوی اور شاگرد ہو جاتے ہیں۔ پس (امام) نافع (مدنیؒ) سے سیدنا قالونؒ اور سیدنا ورشؒ کی اور (امام) ابن کثیر (مکیؒ) سے سیدنا قنبلؒ اور سیدنا بزیؒ کی اور (امام) ابو عمرو (بصریؒ) سے سیدنا ابو عمر دوریؒ اور سیدنا ابو شعیب سوسیؒ کی اور (امام) ابن عامر (شامیؒ) سے سیدنا ابن ذکوانؒ اور سیدنا ہشامؒ کی اور (امام) عاصم (کوفیؒ) سے سیدنا ابو بکرؒ اور سیدنا حفصؒ کی اور (امام) حمزہ (کوفیؒ) سے سیدنا خلفؒ و سیدنا خلادؒ کی اور (امام) کسائی (کوفیؒ) سے سیدنا ابو عمر دوریؒ اور سیدنا ابو الحارثؒ کی روایتیں بیان کی ہیں۔ ان ساتوں میں سے امام نافعؒ، امام عاصمؒ، امام کسائیؒ کے راویوں نے تو خود اپنے اماموں ہی سے پڑھا ہے اور امام ابن کثیرؒ اور امام ابن عامرؒ اور ان کے راویوں کے درمیان کئی واسطے ہیں یعنی ان راویوں نے اپنے اساتذہؒ سے اور انہوں نے ان اماموں سے پڑھا ہے۔ اور امام ابو عمروؒ اور امام حمزہؒ اور ان کے راویوں میں ایک ایک واسطہ ہے۔ یعنی سیدنا دوریؒ اور سیدنا سوسیؒ نے سیدنا یزیدیؒ سے اور انھوں نے امام ابو عمروؒ سے پڑھا ہے اور سیدنا خلفؒ و سیدنا خلادؒ نے سیدنا سُلیمؒ سے اور سیدنا سُلیمؒ نے امام حمزہؒ سے پڑھا ہے۔ پس یہ ان سات اماموں سے چودہ روایتیں ہیں جن پر عمل بھی ہے اور سب پڑھی بھی جاتی ہیں اور (فن کے ماہرین کا) ان پر اعتماد بھی ہے۔

اصطلاحات

چونکہ میری خواہش یہ ہے کہ مطلب طلباء کے ذہنوں سے قریب تر ہو جائے نیز یہ شوق ہے کہ مبتدیوں کے لیے آسانی پیدا ہو جائے اس لیے میں یہ اصطلاحات بھی استعمال کروں گا کہ جس جگہ ان اماموں کے راویوں نے دو طرح نقل کیا ہے وہاں تو راوی کا نام لوں گا (مثلاً سیدنا قالونؒ نے اس طرح پڑھا ہے) اور امام کا نام نہیں لوں گا اور جس جگہ دونوں راویوں نے ایک ہی طرح نقل کیا ہے وہاں امام کا نام لوں گا۔ اور جس جگہ امام نافعؒ، امام ابن کثیرؒ نے ایک ہی طرح پڑھا ہے وہاں یہ کہوں گا کہ حرمیانؒ نے اس طرح پڑھا ہے اور جس جگہ امام عاصمؒ، امام حمزہؒ اور امام کسائیؒ (تینوں) نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے) ایک ہی طرح نقل کیا ہے وہاں یہ کہوں گا کہ کوفیینؒ نے اس طرح پڑھا ہے۔ (حـ[1]) اگر کسی وجہ کی بابت یہ کہا جائے کہ یہ زیادات ... قصیدہ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ وجہ تیسیر میں نہیں ہے اس کو صرف علامہ شاطبیؒ نے بیان کیا ہے۔ حـ[2] تخفیف کے معنی ہیں کسی حرف کو

بلا تشدید پڑھنا) اور میں اللہ تعالیٰ غالب اور بزرگ ہی پر اعتماد کرتا ہوں اور اسی کی حفاظت میں آتا ہوں اور اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور وہی مجھے کافی ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اور میں اپنی اس کتاب کے شروع میں مقدمہ کے طور پر تین چیزیں بیان کروں گا (جو تین بابوں میں آئیں گی) ۱ ساتوں قاریوں اور اُن کے راویوں کے نام اور ان کے نسب (باپ دادا کے نام) اور ان کی کنیتیں اور ان کی تاریخ وفات اور ان کے شہروں کے نام۔ ۲، ان ساتوں اماموں کے شیوخ کے نام اور ان کی قرآت کی سند۔ ۳، ہماری قرآت کی سند ان اماموں تک یعنی ان حضرات کے نام جن کے ذریعہ ان قراء کی قرائتیں روایت اور تلاوت کے اعتبار سے ہم تک پہنچی ہیں۔ ان تینوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ (اصل مقصد یعنی) ان قراء کے قواعد اور اختلافات بیان کروں گا اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور وہی سب عالموں سے بڑا عالم ہے۔

پہلا باب

اس میں قراء سبعہ اور اُن کے راویوں کے نام اور کنیتیں اور نسب اور تاریخ وفات اور ان کے شہروں کا بیان ہے

امام نافع مدنیؒ، ان کا نام نافع اور والد کا عبدالرحمٰن اور دادا کا ابونعیم ہے۔ آپ مولیٰ جعونہ بن شعوب اللیثی تھے جو حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے اور اصلاً اصفہانی ہیں اور آپ کی کنیت ابورُویم یا ابوالحسن یا ابوعبدالرحمٰن ہے۔ آپ نے مدینہ میں سنہ ۱۶۹ھ میں تقریباً سو سال کی عمر پاکر وفات پائی۔ آپ کے پہلے راوی سیدنا قالونؒ ہیں

ان کا نام عیسیٰ بن میناء ہے اور آپ مدنی زرقی اور زہریین کے مولیٰ اور نحو کے معلم تھے اور آپ کی کنیت ابوموسیٰ ہے اور قالون لقب ہے اور منقول ہے کہ ان کا یہ لقب امام نافع نے ان کی قراءۃ کے عمدہ ہونے کی بناء پر مقرر کیا تھا کیونکہ قالون رومی زبان میں عمدہ چیز کو کہتے ہیں۔ آپ نے تقریباً سنہ ۲۲۰ھ میں مدینہ میں بعمر سو سال وفات پائی (رحمہ اللہ)

اور دوسرے راوی سیدنا ورشؒ ہیں۔ ان کا نام عثمان اور کنیت ابوسعید اور والد کا نام سعید ہے۔ مصر کے رہنے والے ہیں اور ورش لقب ہے۔ اور بعض کی روایت کی بناء پر اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ ان کا رنگ بہت سفید تھا۔ سنہ ۱۹۷ھ میں مصر میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

امام ابن کثیر مکیؒ۔ ان کا نام عبداللہ بن کثیر داری ہے اور کنیت ابوسعید ہے اور داری عطار کو کہتے ہیں۔ عمرو بن علقمہ کنانی کے مولیٰ اور تابعی تھے۔ آپ نے مکہ میں سنہ ۱۲۰ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

آپ کے پہلے راوی سیدنا قنبلؒ ہیں جن کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن خالد بن سعید بن جرجہ ہے۔ آپ مکہ کے رہنے والے ہیں اور (قبیلہ کے لحاظ سے) مخزومی ہیں اور کنیت ابوعمرو ہے اور قنبل لقب ہے۔ کہتے ہیں کہ مکہ میں ایک گھرانا تھا جو قنابلہ سے مشہور تھا اور آپ بھی انہیں میں سے ہیں، آپ نے مکہ میں سنہ ۲۸۰ھ کے بعد وفات پائی (رحمہ اللہ)

اور دوسرے راوی سیدنا بزیؒ ہیں۔ یہ ان کا لقب ہے اور نام احمد بن محمد بن عبداللہ بن قاسم بن البزہ بن نافع بن ابی بزہ ہے اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ مکی ہیں اور مسجد الحرام کے مؤذن اور بنی مخزوم کے مولیٰ تھے۔ آپ نے مکہ ہی میں سنہ ۲۴۰ھ (اور دوسرے قول کی رو سے سنہ ۲۵۰ھ) میں وفات پائی (رحمہ اللہ) سیدنا قنبلؒ اور سیدنا بزیؒ دونوں امام ابن کثیرؒ سے قراءۃ کو واسطے کے ذریعہ روایت کرتے ہیں (انہوں نے خود امام ابن کثیرؒ سے نہیں پڑھا۔ شاطبی سیدنا بزیؒ کو سیدنا قنبلؒ سے پہلے لائے ہیں)

امام ابوعمرو بصریؒ، یہ آپ کی کنیت ہے۔ آپ ابوعمرو بن العلاء بن عمار بن عبداللہ بن الحصین بن الحارث بن جلہم بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم ہیں۔ اور آپ کا نام ایک قول پر زُبان اور دوسرے پر عریان اور تیسرے پر یحییٰ ہے اور چوتھے قول پر آپ کی کنیت کی طرح نام بھی ابوعمرو ہی ہے۔ اور ان کے علاوہ اور بھی کئی قول ہیں۔ آپ نے کوفہ میں سنہ ۱۵۴ھ میں وفات پائی (کذا فی النشر۔ اور تیسیر میں سنہ ۲۵۴ھ درج ہے جو کاتب کا سہو ہے)

آپ کے پہلے راوی سیدنا ابوعمر دوریؒ ہیں۔ ابوعمر کنیت ہے اور دُور ایک موضع کا نام ہے جو بغداد کے علاقہ میں ہے۔ آپ حفص بن عمر بن عبدالعزیز بن صہبان الازدی نحوی ہیں۔ آپ نے مکہ کے حدود میں سنہ ۲۵۰ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ) (یہ تیسیر کے الفاظ کا ترجمہ ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ آپ کی وفات سامرہ میں سنہ ۲۴۶ھ میں پچانوے سال کی عمر میں ہوئی) (از شرح سبعہ)

اور دوسرے راوی سیدنا ابوشعیب سوسیؒ ہیں۔ اور سوس ایک موضع کا نام ہے (جو

اھواز کے علاقہ میں ہے) آپ کا نام صالح بن زیاد بن عبداللہ بن اسماعیل رستبی ہے۔ (آپ نے ۲۶۱ھ میں وفات پائی رحمہ اللہ)

سیدنا دوریؒ اور سیدنا سوسیؒ دونوں نے (امام ابوعمروؒ کی) قراءۃ ابومحمد یحییٰ بن مبارک عدوی سے نقل کی ہے جو ... یزیدیؒ سے مشہور ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ مہدی کے ماموں یزید بن منصور کے اتالیق تھے اور سیدنا یزیدیؒ نے خراسان میں ۲۰۲ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

امام ابن عامر شامیؒ، آپ کا نام عبداللہ بن عامر ہے (جو قبیلہ کے لحاظ سے) یحصبی ہیں اور ولید بن عبدالملک کے دورِ خلافت میں آپ دمشق کے قاضی تھے اور یحصب ایک قبیلہ ہے حِمیَر کے قبیلوں میں سے ہے اور آپ کی کنیت ابوعمران ہے نیز تابعی ہیں اور قراءِ سبعہؒ میں سے امام ابوعمروؒ اور امام ابن عامرؒ ہی خالص عرب اور آزاد ہیں اور باقی حضرات (خود یا ان کے بزرگ عجمی اور) موالی میں سے ہیں۔ آپ نے دمشق میں ۱۱۸ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

آپ کے پہلے راوی سیدنا **ابن ذکوانؒ** ہیں جن کی کنیت ابوعمرو اور نام عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان ہے نیز آپ قرشی ہیں اور دمشق کے رہنے والے ہیں اور آپ نے دمشق ہی میں ۲۴۲ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

اور دوسرے راوی سیدنا **ہشامؒ** ہیں اور یہ ہشام بن عمار بن نصیر بن ابان بن میسرہ سلمی ہیں اور ان کی کنیت ابوالولید ہے۔ آپ دمشق میں قاضی تھے اور دمشق ہی میں ۲۴۵ھ یا ۲۴۶ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ) سیدنا ابن ذکوانؒ اور سیدنا ہشامؒ دونوں نے قراءۃ کو امام ابن عامرؒ سے سند کے ذریعہ نقل کیا ہے (اور شاطبیہ میں ... ہشامؒ کو ... ابن ذکوانؒ سے پہلے لائے ہیں)

امام عاصم کوفیؒ، آپ ابن ابی النجود بن بہدلہ ہیں اور بعض کے قول پر والد کا نام عبداللہ ہے (اور ابوالنجود ان کی کنیت ہے) اور بہدلہ عاصمؒ کی ماں کا نام ہے۔ آپ نصر بن قعین کے مولیٰ ہیں اور اسدی ہیں (یعنی قبیلہ بنی اسد سے تعلق رکھتے تھے) اور آپ کی کنیت ابوبکر ہے اور آپ تابعی بھی ہیں، اس لیے کہ آپ حارث بن حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے جب کہ آپ بنی بکر کے وفد کے قاصد بن کر گئے تھے اور آپ نے کوفہ میں ۱۲۷ھ یا ۱۲۸ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

آپ کے پہلے راوی سیدنا **ابوبکر شعبہ** بن عیاش بن سالم کوفی اسدی ہیں کیونکہ آپ (خود یا آپ کے بزرگ) بنی اسد کے مولیٰ تھے اور دوسرے قول پر آپ کا نام (شعبہ کے بجائے) سالم ہے اور تیسرے قول پر کنیت کی طرح نام بھی ابوبکر ہی ہے اور ان کے علاوہ اور بھی کئی قول ہیں۔ کوفہ ہی میں

۱۹۴ھ میں اور نشر کی رو سے ۱۹۳ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

اور دوسرے راوی سیدنا **حفصؒ** ہیں۔ آپ کا نام حفص بن سلیمان بن مغیرہ اسدی ہے اور آپ کوفی ہیں اور کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کا مشہور نام حفص اور کنیت ابوعمرو ہے۔ امام وکیعؒ فرماتے ہیں کہ آپ ثقہ (اعتماد کے قابل) تھے۔ امام ابن معینؒ کہتے ہیں کہ آپ قراءۃ میں ابوبکر سے زیادہ ماہر (اور ضابط) تھے۔ تقریباً ۱۹۰ھ میں اور نشر کی رو سے ۱۸۰ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

امام حمزہ کوفیؒ، آپ کا نام حمزہ بن حبیب بن عمارہ بن اسماعیل ہے۔ روغنِ زیتون کے تاجر اور فرضی (یعنی علم فرائض میں ماہر) تھے (اور قبیلہ کے لحاظ سے) تیمی ہیں اس لیے کہ آپ (خود یا آپ کے بزرگوں میں سے کوئی) قبیلہ تیم کے مولیٰ تھے۔ اور آپ کی کنیت ابوعمارہ ہے (نام اور کنیت دونوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عم بزرگوار سے موافقت ہے) ابوجعفر منصور کے دورِ خلافت میں ۱۵۶ھ حلوان میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

آپ کے پہلے راوی سیدنا **خلف** بن ہشام بزارؒ ہیں جن کی کنیت ابومحمد ہے اور فم صلح کے رہنے والے ہیں۔ بغداد میں ۲۲۹ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ) جب کہ آپ (فرقہ) جہمیہ کے (فتنہ کے) زمانہ میں پوشیدہ تھے۔

اور دوسرے راوی سیدنا **خلاد** کوفیؒ ہیں اور ان کے والد کے نام کے بارہ میں تین قول ہیں۔ ۱۔ خالد، ۲۔ خلید، ۳۔ عیسیٰ صیرفی (صراف) اور خلاد کی کنیت ابوعیسیٰ ہے۔ کوفہ ہی میں ۲۲۰ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ) (سیدنا خلفؒ و سیدنا خلادؒ) دونوں نے قراءۃ سیدنا ابوعیسیٰ سُلیم بن عیسیٰ حنفی کوفی سے اور سیدنا سلیم نے امام حمزہ سے نقل کی ہے۔ سیدنا سُلیم نے کوفہ ہی میں ۱۸۸ھ یا ۱۸۹ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

امام کسائی کوفیؒ، آپ علی بن حمزہ نحوی بنی اسد کے مولیٰ ہیں اور آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور ان کو کسائی اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے کمبل کا احرام باندھا تھا۔ ہارون رشید کے ساتھ خراسان کی طرف جاتے ہوئے رَے کی بستیوں میں سے ایک بستی رنبویہ میں ۱۸۹ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

آپ کے پہلے راوی سیدنا **ابوعمر حفص** بن عمر دوریؒ نحوی ازدی ہیں جو نابینا اور سیدنا یزیدیؒ کے شاگرد ہے۔ (یہ وہی دوری ہیں جو امام ابوعمروؒ کے پہلے راوی ہیں)

اور دوسرے راوی سیدنا **ابوالحارثؒ** ہیں۔ آپ کا نام لیث بن خالد ہے۔ بغداد کے رہنے والے اور نحوی ہیں۔ (شاطبیہ میں ... ابوالحارث کو ... دوری سے پہلے لائے ہیں)

ابو عمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ دوسرا تاریخ وفات امام ابو عمرو کے ترجمہ میں گزر چکی ہے اور سیدنا ابو الحارث کی تاریخ وفات ہمیں معلوم نہ ہوئی (اور نشہ کی رو سے ۲۴۹ھ ہے) پس یہ قراء سبعہ اور ان کے راویوں کے اور ان کے شہروں کے نام ہیں جو اختصار کے ساتھ درج کیے گئے ہیں اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ملتی ہے۔

دوسرا باب

ان ساتوں اماموں کے شیوخ کے اماموں کے بیان میں جن کے ذریعہ قرآت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان اماموں تک پہنچی ہیں

اپنی کتاب کی سند کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا اسی امت کی خصوصیت ہے اس لیے اس کو بڑی دولت اور غنیمت بارد جان کر اس کی قدر کریں اور اس کو محفوظ کرنے کی کوشش کریں)

امام نافع کے شیوخ امام نافع کے وہ شیوخ جن کے نام انھوں نے بیان کیے ہیں پانچ ہیں:۔ ۱ شیخ القراء امام ابو جعفر یزید بن قعقاع قاری (یہ آٹھویں قرات کے امام بھی ہیں) ۲ امام ابو داؤد عبد الرحمٰن بن ہرمز الاعرج ۳ امام شیبہ بن نصاح القاضی ۴ ابو عبداللہ مسلم بن جندب ہزلی قاضی ۵ امام ابو روح یزید بن رومان۔ اور ان پانچوں نے حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عیاشؓ، حضرت ابو ربیعہؓ، حضرت ابو الحارثؓ) سے اور ان تینوں نے حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرت اُبَی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا ہے۔

ابن کثیر کے شیوخ ان کے شیوخ تین ہیں ۱ حضرت عبداللہ بن سائب مخزومیؓ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ۲ امام مجاہد بن جبیر ابو الحجاج عبداللہ بن سائب کے مولیٰ ہیں۔ ۳ حضرت درباس جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور (ان تینوں میں سے) حضرت عبداللہ بن سائبؓ نے بلا واسطہ حضرت اُبَی بن کعب

اکثر میں اس جگہ قاص ہے جس کے معنی قصہ گو کے ہیں مگر یہ کتابت کا سہو ہے منہاج ودر شرح سبعہ وغیرہ کتب میں قاضی ہی ہے ۱۲ امنہ

اور امام مجاہد و حضرت درباسؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ سے اور ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا۔

امام ابو عمرو کے شیوخ ان کے شیوخ اہل حجاز اور اہل بصرہ کی ایک جماعت ہے۔ پس مکہ والوں میں سے یہ سات ہیں۔ ۱ امام مجاہدؒ ۲ امام سعید بن جبیرؒ ۳ حضرت عکرمہ بن خالدؒ ۴ حضرت عطاء بن ابی رباحؒ ۵ امام عبداللہ بن کثیر (جو سبعہ میں سے دوسرے امام ہیں) ۶ امام محمد بن عبد الرحمٰن بن محیصنؒ (جو ان چار قراء میں سے پہلے امام ہیں جن کی قراتیں شاذ ہیں) ۷ امام حمید بن قیس الاعرج۔ اور مدینہ والوں میں سے تین ہیں۔ ۸ امام ابو جعفر یزید بن قعقاع القاریؒ ۹ امام یزید بن رومانؒ ۱۰ امام شیبہ بن نصاحؒ۔ اور بصرہ والوں میں سے یہ حضرات ہیں ۱۱ امام حسن بن ابی الحسن بصریؒ ۱۲ امام یحییٰ بن یعمرؒ۔ اور ان کے علاوہ اور بھی ہیں اور ان سب قراء نے ان صحابہ اور تابعین سے پڑھا ہے جو اوپر گزرے ہیں۔

امام ابن عامر کے شیوخ ان کے شیوخ دو ہیں ۱ حضرت ابو الدرداء عویمر بن عامرؓ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ۲ حضرت مغیرہ بن ابی شہاب مخزومیؒ۔ اور ان میں سے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت مغیرہؒ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔

ابو عمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت ولید بن مسلم سے اور انھوں نے حضرت یحییٰ بن حارث زماری سے جو یمن کے علاقہ کی ایک بستی زمار کے رہنے والے ہیں نقل کیا ہے کہ امام ابن عامر نے خود حضرت عثمانؓ سے بھی پڑھا ہے لیکن یہ روایت صحیح نہیں اور شیخ ابو علی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

امام عاصم کے شیوخ ان کے شیوخ دو ہیں ۱ امام ابو عبد الرحمٰن عبداللہ بن حبیب السلمیؒ ۲ امام ابو مریم زر بن حبیشؒ اور ان میں سے امام ابو عبد الرحمٰن نے حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم (ان پانچ صحابہ) سے اور ان سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ اور زر بن حبیش نے حضرت عثمان بن عفان اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا۔

امام حمزہ کے شیوخ ان کے شیوخ بھی ایک جماعت ہے جن میں سے چند یہ ہیں ۱؎ امام ابو محمد سلیمان بن مہران الاعمشؒ ۲؎ امام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ القاضیؒ ۳؎ امام حمران بن اعینؒ ۴؎ امام ابو اسحٰق سبیعیؒ ۵؎ امام منصور بن معتمرؒ ۶؎ امام مغیرہ بن مقسمؒ ۷؎ امام جعفر بن محمد صادقؒ۔ اور ان کے علاوہ اور بھی ہیں اور ان میں سے اعمش نے سیدنا یحییٰ بن وثاب سے اور سیدنا یحییٰؒ نے حضرت ابن مسعودؓ کے شاگردوں کی ایک جماعت حضرت علقمہؓ، حضرت اسودؓ حضرت عبید بن فضیلۃ الخزاعی اور امام زر بن حبیش اور امام ابو عبدالرحمٰن سلمی وغیرہم سے اور ان سب نے حضرت ابن مسعودؓ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔

امام کسائی کے شیوخ ان کے سب شیوخ کوفہ کے مشائخ میں سے ہیں جن میں سے تین یہ ہیں:۔ ۱؎ امام حمزہ بن حبیب الزیات (جو چھٹی قراءۃ کے امام بھی ہیں) ۲؎ امام عیسیٰ بن عمر ہمدانیؒ ۳؎ امام محمد بن ابی لیلیٰؒ۔ اور ان کے علاوہ اور بھی ہیں لیکن ان کی قراءۃ کا ماخذ اور سرچشمہ امام حمزہ (کی قراءۃ) ہے اور انھوں نے اپنی قراءۃ کے اختیار کرنے (اور ترتیب دینے) میں امام حمزہ ہی پر اعتماد کیا ہے اور ان کی قراءۃ کی سند پر اوپر بیان کر چکا ہوں (اس لیے دوبارہ ذکر کرنے کی حاجت نہیں)

ابو عمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ یہ قراء سبعہ کے شیوخ کے نام ہیں جو متعدد شہروں کے رہنے والے ہیں۔ اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور میں اسی سے مدد چاہتا ہوں اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اور وہی مجھے کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا!

تیسرا باب

اس اسناد کے بیان میں جن کے ذریعہ قرآن ان اماموں سے مجھ (مصنف) تک پہونچی ہیں

فائدہ، اس سلسلہ میں ان شاگردوں کو بیان کیا جائے گا جو ان اماموں سے نامزد ہیں اور یہ بیان روایت کے اعتبار سے بھی ہوگا اور طریقت کے لحاظ سے بھی (یعنی چودہ روایتوں میں سے ہر ہر روایت کی

دو دو سندیں بیان کریں گے۔ ایک روایتی اور دوسری تلاوتی۔ روایتی سند میں یہ بتائیں گے کہ مثلاً سیدنا قالون کی روایت کے اصول و اختلافات مجھ سے فلاں نے بیان کیے ہیں اور ان سے فلاں نے حتیٰ کہ سلسلہ کو امام (مثلاً امام نافع) تک پہونچا دیں گے۔ اور تلاوتی سند میں یہ بتائیں گے کہ میں نے اس روایت میں تمام قرآن اپنے فلاں شیخ مثلاً شیخ ابوالفتح یا شیخ ابوالحسن سے پڑھا اور میرے شیخ نے فلاں سے اور انھوں نے فلاں سے اس سلسلہ کو بھی اسی طرح امام تک پہونچا دیں گے اور اماموں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سندیں دوسرے باب میں بیان ہو ہی چکی ہیں۔ پس دوسرے اور تیسرے باب کے ملانے سے مصنف تک ہر روایت کی سند بالکل مکمل ہو جائے گی اور اختصار کی غرض سے قالون کی روایت کی تو دونوں سندوں کے پورے الفاظ کا ترجمہ کیا جائے گا اور باقی میں مجھ سے کہا، مجھ سے بیان کیا، میں نے اس روایت میں پورا قرآن پڑھا اس قسم کے تمام الفاظ چھوڑ کر روایتی اور تلاوتی دونوں سندوں میں سلسلہ کے نام نمبروار لکھ دیے جائیں گے اور ہر روایت میں دو دو عنوان آئیں گے پہلا روایتی سند کا اور دوسرا تلاوتی کا۔ سب سے پہلا نام علامہ دانیؒ کے شیخ کا ہوگا اور آخری نام امام کا ہوگا اور یہ بھی یاد رہے کہ امام کے شاگرد کو راوی اور راوی کے شاگرد کو طریق اور کئی کو طُرُق کہتے ہیں۔ پس تلاوتی سند میں جو نام سب سے پہلا ہو اس کو دانیؒ کا شیخ سمجھیں اور جو نام راوی مثلاً سیدنا قالون کے نام سے پہلے ہو اس کو اس روایت کا طریق تصور کریں۔ اور دانی کے شیخ اور طریق کے یاد کر لینے سے یہ فائدہ ہوگا کہ مثلاً قالون کی روایت کا طریق ابونشیط سے ہے اور یہ روایت دانیؒ نے شیخ ابوالفتح سے پڑھی ہے پس اگر کسی جگہ کوئی ایسا اختلاف بیان کریں گے جس کو سیدنا قالون سے ابونشیط کے بجائے حلوانی نے نقل کیا ہو یا ایسا ہو جس کو علامہ دانیؒ نے شیخ ابوالفتح کے بجائے شیخ ابوالحسن سے پڑھا ہو اس کو طریق کے خلاف سمجھیں گے ماہرین کے نزدیک ایک طریق میں دوسرے کے اختلاف پڑھ دینا احتیاط کے خلاف سمجھا جاتا ہے اس لیے اس سے پرہیز کرتے ہیں۔

امام نافع کی قراءۃ کی سند۔ قالون کی روایت۔ روایتی سند اس روایت کو ہم سے احمد بن عمر بن محمد جیزی نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمدؒ بن احمد بن منیرؒ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہؒ بن عیسیٰ مدنی قرشی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے قالونؒ نے نافعؒ سے نقل کر کے بیان کیا۔

تلاوتی سند میں نے اس روایت میں تمام قرآن اپنے شیخ ابوالفتح فارس بن احمد موسیٰ بن عمران حمصی سے پڑھا جو قراءۃ کے معلم تھے اور انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے

یہ روایت ابو الحسن[۲] عبد الباقی بن حسین سے قرارۃ سے پڑھی اور انھوں نے کہا کہ میں نے (اس میں پورا قرآن) ابراہیم بن عمر مسلم قرارۃ سے پڑھا اور انھوں نے کہا کہ میں نے ابو الحسین[۴] احمد بن عثمان بن جعفر بن بویان مسلم قرارۃ سے پڑھا اور انھوں نے کہا کہ میں نے ابوبکر احمد بن محمد بن اشعث سے پڑھا اور انھوں نے کہا کہ میں نے ابونشیط[۷] محمد بن ہارون سے قرارۃ سے پڑھا اور انھوں نے کہا کہ میں نے قالون سے پڑھا۔ اور انھوں نے کہا کہ میں نے نافع سے پڑھا۔

ورش کی روایت۔ روایتی سند

۱۔ شیخ ابو عبد اللہ احمد بن محفوظ جو مصر کے قاضی تھے۔ ۲۔ شیخ احمد بن ابراہیم بن جامع ۳۔ شیخ ابو عمر بکر بن محمد بن شہاب ۴۔ شیخ عبد الصمد بن عبد الرحمن ۵۔ سیدنا ورش ۶۔ امام نافع۔

تلاوتی سند

۱۔ شیخ ابو القاسم خلف بن ابراہیم بن محمد بن خاقان جو مصر میں (قرآن کے معلم تھے۔ ۲۔ شیخ ابو جعفر احمد بن اسامہ تجیبی ۳۔ شیخ اسماعیل بن عبد اللہ نحاس۔ ۴۔ شیخ ازرق ابو یعقوب یوسف بن عمرو بن یسار ۵۔ سیدنا ورش ۶۔ امام نافع۔

امام ابن کثیر کی قراۃ کی سند قنبل کی روایت۔ روایتی سند

۱۔ شیخ ابو مسلم محمد بن احمد بن علی بغدادی ۲۔ شیخ القراء ابن مجاہد ۳۔ سیدنا قنبل ۴۔ سیدنا قواس ابو الحسن احمد بن محمد بن عون ۵۔ سیدنا ابو الاخریط وہب بن واضح ۶۔ سیدنا اسمٰعیل بن عبد اللہ قسط ۷۔ سیدنا شبل بن عباد اور معروف بن مشکان ۸۔ امام ابن کثیر یعنی شبل اور معروف دونوں نے خود امام سے پڑھا ہے۔

تلاوتی سند

۱۔ شیخ ابو الفتح فارس بن احمد حمصی مقری ۲۔ (شیخ ابو احمد سامری) عبد اللہ بن حسین بغدادی ۳۔ امام ابن مجاہد ۴۔ سیدنا قنبل۔

بزی کی روایت۔ روایتی سند

۱۔ شیخ محمد بن احمد کاتب ۲۔ شیخ احمد بن موسیٰ۔ ۳۔ شیخ مضر بن محمد ضبی کی جو موذن اور بنی مخزوم کے مولی تھے ۴۔ سیدنا احمد بن ابی بزہ (یعنی بزی) ۵۔ شیخ اسمٰعیل عکرمہ بن سلیمان بن عامر ۶۔ شیخ اسمٰعیل بن عبد اللہ قسط ۷۔ امام ابن کثیر۔ سیدنا بزی نے اپنی سند اسی طرح بیان کی ہے (یعنی اپنے اور امام کے درمیان دو واسطے بتائے ہیں)

تلاوتی سند

۱۔ شیخ ابو القاسم عبد العزیز بن جعفر بن محمد مقری فارسی ۲۔ شیخ ابوبکر محمد بن حسین نقاش ۳۔ شیخ ابو ربیعہ محمد بن اسحاق ربعی ۴۔ سیدنا بزی۔

امام ابو عمرو کی قراۃ کی سند۔ ابو عمر دوری کی روایت۔ روایتی سند

۱۔ شیخ محمد بن احمد بن علی ۲۔ شیخ ابو عیسیٰ محمد بن احمد بن قطن۔ نمبر ایک والے محمد بن احمد کہتے ہیں کہ ہم سے ابو عیسیٰ نے دوری کی روایت ۳۱۸ھ میں بیان کی۔ ۳۔ سیدنا ابو خلاد بن سلیمان بن خلاد ۴۔ سیدنا ابو عمر دوری ۵۔ سیدنا یزیدی ۶۔ امام ابو عمرو۔

تلاوتی سند

۱۔ شیخ عبد العزیز بن جعفر بن محمد بن اسحٰق بغدادی فارسی موصوف بطریق ابو عمر دوری (یعنی عبد العزیز فارسی دانی کے روایت دوری کے شیخ ہیں سوسی کی روایت کے نہیں) ۲۔ شیخ ابو طاہر بن عبد الواحد بن عمر بن ہشام مقری، شیخ عبد العزیز فارسی نے علامہ دانی سے بیان کیا کہ میں نے اپنے شیخ ابو طاہر بن عبد الواحد سے سیدنا دوری کی روایت میں بہت مرتبہ قرآن پڑھا جن کو میں شمار نہیں کر سکتا۔ ۳۔ سیدنا ابوبکر بن مجاہد موصوف ۴۔ سیدنا ابو الزعراء عبد الرحمن بن عبدوس ۵۔ سیدنا ابو عمر دوری ۶۔ سیدنا یزیدی ۷۔ امام ابو عمرو رحمہ اللہ۔

ابو شعیب سوسی کی روایت۔ روایتی سند

۱۔ خلف بن ابراہیم بن محمد مقری، ۲۔ ابو محمد حسین بن رشیق معدل ۳۔ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی (مشہور محدث) ۴۔ ابو شعیب سوسی ۵۔ یزیدی ۶۔ ابو عمرو۔

تلاوتی سند

۱۔ ابو الفتح فارس بن احمد مقری (دانی کہتے ہیں) کہ میں نے ان سے سوسی کی روایت میں پورا قرآن مثلین و متقاربین میں سے اول کے اظہار اور ادغام دونوں کے ساتھ پڑھا ہے ۲۔ (ابو احمد سامری) عبد اللہ بن حسین مقری ۳۔ ابو عمران موسیٰ بن جریر نحوی ۴۔ ابو شعیب سوسی ۵۔ یزیدی ۶۔ ابو عمرو۔ ابو عمرو دانی فرماتے ہیں کہ ہمیں ادغام کے قواعد ان دو سندوں کے ذریعہ پہونچے ہیں۔ اول ۱۔ محمد بن احمد ۲۔ ابن مجاہد ۳۔ ابو الزعراء عبد الرحمن بن عبدوس ۴۔ ابو عمر دوری ۵۔ یزیدی ۶۔ ابو عمرو۔ دوم ۱۔ دانی کے شیخ ابو الحسن ۲۔ عبد اللہ بن مبارک ۳۔ جعفر بن سلیمان ۴۔ ابو شعیب سوسی ۵۔ یزیدی ۶۔ ابو عمرو بن علاء۔

امام ابن عامر کی قراۃ کی سند۔ ابن ذکوان کی روایت۔ روایتی سند

۱۔ محمد بن احمد ۲۔ احمد بن موسیٰ ۳۔ محمد بن یوسف تغلبی ۴۔ عبد اللہ بن ذکوان ۵۔ ایوب بن تمیم التمیمی ۶۔ یحییٰ بن حارث ذماری۔ ۷۔ ابن عامر۔ مصنف فرماتے ہیں کہ اس روایت کی دوسری سند اس طرح ہے۔

تلاوتی سند ۱ عبدالعزیز بن جعفر فارسی مقری ۲ ابوبکر محمد بن حسن نقاش ۳ ابو عبداللہ ہارون بن موسیٰ بن شریک اخفش۔ نقاش کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت میں قرآن اخفش سے دمشق میں پڑھا تھا ۴ عبداللہ بن ذکوان۔

ہشام کی روایت روایتی سند ۱ محمد بن احمد ۲ ابن مجاہد ۳ حسن بن ابی مہران جمال ۴ احمد بن یزید حلوانی ۵ ہشام بن عمارہ ۶ عراک بن خالد مقری ۷ یحییٰ بن حارث ذماری ۸ عبداللہ بن عامر۔

تلاوتی سند ۱ ابوالفتح ۲ ابو احمد سامری عبداللہ بن حسین مقری ۳ محمد بن احمد بن عبداللہ مقری ۴ حلوانی ۵ ہشام بن عمارہ۔ واللہ اعلم۔

امام عاصم کی قراءۃ کی سند ابوبکر کی روایت روایتی سند ۱ محمد بن احمد بن علی کاتب ۲ ابن مجاہد ۳ احمد بن ابراہیم بن عمر وکیعی ۴ ابو عمر ۵ یحییٰ بن آدم ۶ ابوبکر ۷ عاصم۔

تلاوتی سند ۱ ابوالفتح فارس بن احمد مقری ۲ ابوالحسن عبدالباقی بن حسین مقری۔ ۳ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن احمد مقری بغدادی ۴ یوسف بن یعقوب واسطی ۵ شعیب بن ایوب صیرفی ۶ یحییٰ بن آدم ۷ ابوبکر ۸ عاصم۔

اسی روایت کی ایک اور تلاوتی سند ۱ فارس بن احمد ۲ عبداللہ بن حسین ۳ احمد بن یوسف قافلانی ۴ صیرفی ۵ یحییٰ بن آدم ۶ ابوبکر ۷ عاصم۔

حفص کی روایت روایتی سند ۱ ابوالحسن طاہر بن غلبون مقری ۲ ابوالحسن علی بن محمد بن صالح بن محمد ہاشمی ضریر جو بصرہ میں قراءۃ کے معلم تھے۔ ۳ ابوالعباس احمد بن سہل اشنانی ۴ ابو محمد عبید بن صباح ۵ حفص ۶ عاصم

تلاوتی سند ۱ ابوالحسن ۲ ہاشمی ۳ اشنانی ۴ عبید بن صباح۔ ۵ حفص ۶ عاصم۔

امام حمزہ کی قراءۃ کی سند خلف کی روایت روایتی سند ۱ محمد بن احمد ۲ ابن مجاہد ۳ ادریس بن عبدالکریم ۴ خلف ۵ سُلیم ۶ حمزہ۔

تلاوتی سند ۱ دانی کے شیخ ابوالحسن طاہر بن غلبون ۲ ابوالحسن محمد بن یوسف بن نہار حرتکی۔ ابن غلبون فرماتے ہیں کہ میں نے حرتکی سے بصرہ میں قرآن پڑھا ۳ ابوالحسین احمد بن عثمان بن جعفر بن بویان ۴ ادریس بن عبدالکریم۔ ابن بویان فرماتے ہیں کہ ابھی تک ادریس نے خلف کی اختیار کردہ دسویں قراءۃ پڑھنی شروع نہیں کی تھی کہ میں نے اس سے پہلے ہی ان کر خلف کی وہ روایت پڑھ لی تھی جس کو انھوں نے سُلیم کے ذریعہ حمزہ سے نقل کیا ہے۔ ۵ خلف ۶ سُلیم ۷ حمزہ۔

خلاد کی روایت روایتی سند ۱ محمد بن احمد ۲ احمد بن موسیٰ ۳ یحییٰ بن احمد بن ہارون مزوّق ۴ احمد بن یزید حلوانی ۵ خلاد۔ ۶ سُلیم ۷ حمزہ۔

تلاوتی سند ۱ ابوالفتح ضریر ۲ (ابو احمد سامری) عبداللہ بن حسین مقری ۳ محمد بن احمد بن شنبوذ ۴ ابوبکر محمد بن شاذان جوہری مقری ۵ خلاد۔ ۶ سُلیم ۷ حمزہ۔

امام کسائی کی قراءۃ کی سند دوری کی روایت روایتی سند ۱ ابو محمد عبدالرحمٰن بن عمر بن محمد ابن معدل ۲ عبداللہ بن احمد ۳ جعفر بن محمد بن اسد نصیبینی ۴ ابو عمر دوری ۵ کسائی۔

تلاوتی سند ۱ دانی کے شیخ ابوالفتح ۲ عبدالباقی بن حسین ۳ محمد بن علی بن جُلندی موصلی ۴ جعفر بن محمد ۵ ابو عمر دوری ۶ کسائی۔

ابوالحارث کی روایت روایتی سند ۱ محمد بن احمد ۲ ابن مجاہد موصوف ۳ محمد بن یحییٰ ۴ ابوالحارث ۵ کسائی۔

تلاوتی سند ۱ ابوالفتح فارس بن احمد ۲ ابوالحسن عبدالباقی بن حسین مقری ۳ زید بن علی ۴ احمد بن حسن جو بطی سے مشہور ہیں ۵ محمد بن یحییٰ کسائی (صغیر) ۶ ابوالحارث ۷ کسائی۔

ابو عمرو (مصنفؒ) فرماتے ہیں یہ بعض سندیں ہیں ان بہت سی اسناد میں سے جن کے ذریعہ یہ روایات روایۃً اور تلاوۃً ہم تک پہونچی ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اور میں اسی پر بھروسہ

کرتا ہوں اور وہی مجھے کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے (یہ بات قابل لحاظ ہے کہ ہر باب کے آخر میں حق تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں اور ان کی کفایت اور کارسازی کا اقرار کرتے ہیں پس بندہ وہی ہے جس کی نظر ہر وقت اور ہر حال میں اپنے حقیقی مالک پر رہے)

فائدہ۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قراء اور رواۃ کے ناموں اور چودہ رواۃ کے طرق کو اور سب روایتوں میں علامہ دانی کے شیوخ کو اختصار کے ساتھ پھر بتا دیا جائے تاکہ طلباء ان کو یاد کرلیں۔
ف۱ اماموں کے نام:۔ امام نافع[۱]، امام ابن کثیر[۲]، امام ابوعمرو[۳]، امام ابن عامر[۴]، امام عاصم[۵]، امام حمزہ[۶]، امام کسائی[۷]۔ ف۲ ان اماموں کے چودہ راوی شاطبیہ کی ترتیب پر۔ سیدنا قالون[۱]، سیدنا ورش[۲]، سیدنا بزی[۳]، سیدنا قنبل[۴]، سیدنا دوری[۵]، سیدنا سوسی[۶]، سیدنا ہشام[۷]، سیدنا ابن ذکوان[۸]، سیدنا ابوبکر شعبہ[۹]، سیدنا حفص[۱۰]، سیدنا خلف[۱۱]، سیدنا خلاد[۱۲]، سیدنا ابوالحارث[۱۳]، سیدنا دوری[۱۴]۔ ف۳ ان راویوں کے چودہ طرق:۔ سیدنا ابونشیط[۱]، سیدنا ازرق[۲]، سیدنا ابوربیعہ[۳]، سیدنا ابن مجاہد[۴]، سیدنا ابوالزعراء[۵]، سیدنا ابوعمران موسیٰ بن جریر[۶]، سیدنا داجونی[۷]، سیدنا اخفش[۸]، سیدنا یحییٰ بن آدم[۹]، سیدنا عبید بن صباح[۱۰]، سیدنا ادریس[۱۱] بن عبدالکریم، سیدنا ابوبکر[۱۲] محمد بن شاذان جوہری، سیدنا محمد[۱۳] بن یحییٰ کسائی صغیر، سیدنا جعفر[۱۴] بن محمد نصیبینی۔ ف۴ ان چودہ روایات کے دانی کے شیوخ چار ہیں۔ ورش کے لیے ابوالقاسم خلف بن ابراہیم بن محمد بن خاقان۔ اور بزی اور ابوعمرو کے دوری۔ اور ابن ذکوان کی روایت کے لیے عبدالعزیز بن جعفر بن محمد فارسی۔ اور حفص و خلف کی روایت کے لیے ابوالحسن طاہر بن غلبون۔ اور باقی آٹھ روایات کے لیے ابوالفتح فارس بن احمد رحمہ اللہ ہیں)۔

چوتھا باب

قرآن کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنے کے بیان میں

(اس باب میں دو باتیں بتائیں گے ف۱ حق تعالیٰ سے پناہ مانگنے کے لیے استعاذہ کے الفاظ کیا ہوں۔ ف۲ اعوذ آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ) ف۱ جاننا چاہیے کہ استعاذہ کے بارہ میں جو عبارت اہلِ

ادا میں سے تمام قراء کے نزدیک (مختار و) مستعمل ہے وہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (اور بعض لوگ دوسرے الفاظ سے بھی استعاذہ کرلیتے ہیں جیسے اَعُوْذُ کے بجائے اَسْتَعِيْذُ وغیرہ) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان الفاظ سے قرآن اور حدیث دونوں کی موافقت (اور پیروی) ہو جاتی ہے۔ قرآن کی اس لیے کہ حق تعالیٰ نے جن کی بات سب سے زیادہ سچی (اور صحیح تر) ہے اپنے کلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ الخ (نحل ع۱۳) کہ جب آپ قرآن پڑھنا شروع کیا کریں تو (اعوذ باللہ پڑھ کر) شیطان مردود (کی برائی) سے اللہ کی پناہ لے لیا کریں (پس اس آیت میں الفاظ اسی ترتیب سے آئے ہیں) اور حدیث کی موافقت اس لیے ہے کہ حضرت نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد (حضرت جبیر) سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے استعاذہ میں بعینہ یہی الفاظ پڑھے۔ اور میں نے بھی (اپنے شیوخ سے) یہی الفاظ پڑھے ہیں اور انہیں کو اختیار کرتا ہوں ف۲ اور اہل ادا کا اس پر اتفاق ہے کہ آیت کی پیروی اور حدیث کی موافقت کرنے کی غرض سے (جہری قراءۃ میں) تمام قراء کے لیے اعوذ کو پکار کر پڑھا جائے۔ مجھے اس میں کسی کا کوئی خلاف معلوم نہیں ہوا۔ عام ہے کہ قراءۃ کا شروع قرآن کے اول سے ہو یا حصوں سے (جن کو اہل مصر احزاب اور اعشار اور دوسرے ملکوں والے پارے اور رکوع کہتے ہیں) یا ان کے علاوہ (کسی اور آیت) سے ابتدا کریں۔ (یہ تو اہل ادا کا عمل تھا) ف۳ رہی اعوذ کو آواز سے اور آہستہ پڑھنے کی روایت۔ سو وہ امام ابوعمرو، امام نافع اور امام حمزہ سے ثابت ہوئی ہے۔ امام ابوعمرو سے تو (جہری روایت) ادا کے طور پر دو طریقوں سے آئی ہے ف۱ ابو حمدون کے طریق سے جس کو انھوں نے یزیدی سے اور یزیدی نے ابوعمرو سے نقل کیا ہے ف۲ محمد بن غالب کے طریق سے جس کو انھوں نے شجاع سے اور انھوں نے امام ابوعمرو سے نقل کیا ہے اور امام نافع سے اسحٰق مسیبی نے یہ روایت کیا ہے کہ وہ تمام قرآن میں استعاذہ کو آہستہ پڑھتے تھے اور امام حمزہ سے سیدنا سُلیم نے یہ روایت کیا ہے کہ وہ صرف فاتحہ کے شروع میں تو اعوذ کو آواز سے پڑھتے تھے اور اس کے بعد تمام قرآن میں اس کو آہستہ پڑھتے تھے (تاکہ یہ وہم نہ ہو کہ اعوذ آیت کا جزو ہے کیونکہ نحل میں جزو ہو کر بھی آئی ہے) سیدنا خلف نے سیدنا سُلیم سے اسی طرح نقل کیا ہے اور سیدنا خلاد کی روایت سیدنا سُلیم سے اس طرح ہے کہ امام حمزہ اعوذ کو آواز سے اور آہستہ دونوں طرح پڑھ لینے کی اجازت دیدیتے تھے نہ آواز سے پڑھنے والے کو منع کرتے تھے نہ آہستہ پڑھنے والے کو۔ اور باقی چار حضرات سے اس بارہ میں کوئی چیز بھی نص کے طور پر (وضاحت کے ساتھ) نہیں آئی۔

واللہ اعلم

فائدہ: ۱ـ اعوذ صحیح قول پر مستحب اور بعض کے نزدیک واجب ہے ۲ـ الرَّجِیْم پر وقف بھی کرسکتے ہیں اور وصل بھی لیکن اگر آیت کے شروع میں اللہ کا نام یا ان کی کوئی صفت ہو جیسے اَللّٰہُ اَلرَّحْمٰنُ تو پھر الرَّجِیْم کو وصل نہ کرنا چاہیے۔ اور سورۃ کے اول سے قراءۃ شروع کریں تو اعوذ اور بسم اللہ دونوں پڑھیں گے اور ان دونوں میں چار وجوہ ہوں گی (۱) فصل کل (۲) فصلِ اول وصلِ ثانی (۳) وصلِ اول فصلِ ثانی (۴) وصل کل۔ اور درمیان کی آیت سے شروع کریں تو صرف نمبر ایک اور تین دو وجوہ جائز ہیں نمبر دو اور چار نا جائز ہیں۔

پانچواں باب

بسم اللہ کے بیان میں

۱ـ دو سورتوں کے درمیان (یعنی جب ایک سورۃ ختم ہو کر دوسری شروع ہو تو) بسم اللہ (کے پڑھنے اور نہ پڑھنے) میں اختلاف ہے۔ پس قالون، ابن کثیر، عاصم اور کسائی تمام قرآن میں دو سورتوں کے درمیان ہر جگہ بسم اللہ پڑھتے ہیں لیکن انفال اور براءۃ کے درمیان نہیں پڑھتے بلکہ یہاں ساتوں بسم اللہ کے ترک پر متفق ہیں۔ (اور سب کے لیے تین وجوہ ہیں اور تینوں بسم اللہ کے بغیر ہیں ۱ـ علیم پر وقف ۲ـ علیم پر سکتہ سانس لیے بغیر ۳ـ علیم کا براءۃ سے وصل) اور باقی ساڑھے تین اس قراءۃ کی رو سے جو ہم نے ان کے لیے (اپنے شیوخ سے) پڑھی ہے سورتوں کے درمیان بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے اور (ان میں سے) حمزہ کے ناقلین تو (پہلی سورۃ کے آخر کا دوسری سورۃ کے شروع سے) وصل کرتے تھے اور ورش، ابو عمرو اور ابن عامر کی قراءۃ میں دو سورتوں کے درمیان (شیوخ نے) سکتہ پسند کیا ہے جو سانس لینے کے بغیر ہوتا ہے اور ابن مجاہد (ان کے لیے) دو وجوہ پسند کرتے تھے (۱) سورۃ (کے آخر) کا (دوسری) سورۃ سے وصل کرکے (آخری حرف کی) حرکت (وغیرہ) کو ظاہر کر دیا جائے (۲) سکتہ (پس حمزہ کے لیے صرف وصل اور ورش، ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے وصل و سکتہ دو وجوہ نکل آئیں۔ اور قصیدہ میں ورش کے لیے

بسم اللہ بھی ہے جو تیسری وجہ ہے اور زیادات میں سے ہے)

۲ـ اور ہمارے بعض شیوخ مدثر اور قیمہ، انفطار اور تطفیف، فجر و بلد، عصر و ہمزہ کے درمیان (ان چار موقعوں میں) ورش، ابو عمرو، ابن عامر کے لیے تو (سکتہ کے بجائے) بسم اللہ (پڑھنے) کے ذریعہ جدائی کرتے تھے اور حمزہ کی قراءۃ میں انھیں سورتوں کے درمیان سکتہ کرتے تھے (یعنی سکتہ والوں (ورش، ابو عمرو، ابن عامر) کے لیے بسم اللہ پڑھتے تھے اور وصل والوں (ورش، ابو عمرو، ابن عامر، حمزہ) کے لیے سکتہ کرتے تھے) اور اس فرق کے بارہ میں ان قراء سے کوئی عبارت منقول نہیں ہے (جس میں ان حضرات نے ان میں اور دوسری سورتوں میں فرق بتایا ہو) بلکہ اس فرق کو شیوخ نے (اپنی رائے سے) پسند کیا ہے (اور وجہ یہ بتائی ہے کہ اس میں معنوی بشاعت (بے رونقی سی) ہے یعنی جدائی کے بغیر اَلْمَغْفِرَۃ اور جَنَّتِیْ کے بعد لا کا اور لِلّٰہِ اور بِالصَّبْرِ کے بعد وَیْلٌ کا آنا مناسب معلوم نہیں ہوتا اس لیے جدائی کر دی اور اس کا جواب یہ ہے کہ پھر اَلرَّجِیْم کے بعد بھی تو لا اور وَیْلٌ کا آنا مناسب نہیں ہے نیز قرآن میں اور بھی بہت سے مواقع ایسے ہیں جیسے اَلْقَیُّوْمُ لَا۔ اَلْعَظِیْمُ لَا۔ اَلْمُحْسِنِیْنَ وَیْلٌ نیز بشاعت اس صورت میں ہے جب کہ لا اور وَیْلٌ پر وقف کر دیا جائے اور گو ان شیوخ کے قول پر عمل کر لینا بھی جائز ہے لیکن محققین کی رائے پر ان سورتوں اور باقی سورتوں میں فرق نہ کرنا اولیٰ ہے)

۳ـ سورۂ فاتحہ کے شروع میں (عام ہے کہ اسی سے پڑھنا شروع کریں یا وَالنَّاس کے بعد فاتحہ کو پڑھیں) اور جس سورۃ کے اول سے قاری تلاوت شروع کرے اس پر (ان دونوں صورتوں میں) سب بسم اللہ پڑھتے ہیں ان میں کسی کا بھی اختلاف نہیں یعنی نہ ان کا جو (اور سورتوں میں بسم اللہ کے ذریعہ) جدائی کیا کرتے ہیں اور نہ ان کا جو جدائی نہیں کرتے (اسی طرح اگر ایک سورۃ کو ختم کرکے پھر اسی کو شروع کریں یا اس سے اوپر والی سورۃ کو پڑھیں جیسے وَالذّٰرِیٰت کے بعد زلزال شروع کریں یا پہلی سورۃ پر وقف کرکے اس کے بعد والی سورۃ شروع کریں ان تینوں صورتوں میں بھی سب کے لیے بسم اللہ ہے۔)

۴ـ اور سورتوں کے درمیانی حصوں سے ابتدا کرنے کی صورت میں ہمارے شیوخ تمام قراء کی قراءۃ میں قاری کو اختیار دیتے تھے کہ چاہے بسم اللہ پڑھ لے اور چاہے ترک کر دے (اور براءۃ کی آیتوں کا بھی یہی حکم ہے)

ف۵ جب سورتوں کے آخر کا بسم اللہ سے ..... وصل کردیا جائے تو اب بسم اللہ پر وقف کرنا جائز نہیں (یعنی وصلِ اول فصلِ ثانی ناجائز ہے۔ اور باقی تین وجوہ (فصلِ کل فصلِ اول وصلِ ثانی اور وصلِ کل) جائز ہیں)

سُورۂ فاتحہ

ف۱ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں دو قراءتیں ہیں (۱) عاصم اور کسائی کے لیے (مٰلِكِ) میم کے بعد الف سے (۲) باقی پانچ کے لیے (مَلِكِ) الف کے بغیر۔

ف۲ اَلصِّرَاطَ اور صِرَاطَ (ال کے ساتھ ہو یا ال کے بغیر) جس جگہ بھی آئے اس میں چار قراءتیں ہیں۔ (۱) خلف کے لیے دونوں میں ہر جگہ صاد کا زا کے ساتھ اشمام (جس کے معنی یہ ہیں کہ صاد اور زا دونوں کا کچھ حصہ لے کر دونوں سے ایک حرف بنالیتے ہیں جو سننے میں پُر زا کی طرح معلوم ہوتا ہے اور اس کو اشمام بالحرف کہتے ہیں) (۲) خلاد کے لیے صرف یہاں اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں زا کے ساتھ اشمام اور باقی سب جگہ خالص صاد۔ یہ وہ ہے جو تیسیر میں ہے اور مناسب یہ ہے کہ یہاں اَلصِّرَاطَ میں خلاد کے لیے اشمام بھی پڑھیں اور خالص صاد بھی۔ اور اشمام کے ساتھ توسط اور آل میں عدم سکتہ پڑھیں یہ ابو الفتح کا طریق ہے اور خالص صاد کے ساتھ شئ میں اور آل میں سکتہ پڑھیں یہ ابو الحسن کا طریق ہے اور اس کے خلاف کرنے سے طرق میں خلط ہو جائے گا (ارشاد المرید) (۳) قنبل کے لیے دونوں میں ہر جگہ صاد کے بجائے سین اَلسِّرَاطَ - سِرَاطَ (۴) باقی ساڑھے پانچ کے لیے دونوں میں ہر جگہ صاد۔

ف۳ عَلَيْهِمْ - اِلَيْهِمْ - لَدَيْهِمْ تینوں میں دو قراءتیں ہیں (۱) حمزہ کے لیے وقف و وصل دونوں حالتوں میں ھا کا پیش (عَلَيْهُمْ - اِلَيْهُمْ - لَدَيْهُمْ (۲) باقی چھ کے لیے تینوں میں ھا کا زیر۔

ف۴ جمع کی میم میں (جو هُمْ - كُمْ - تُمْ میں آیا کرتی ہے جب اس کے بعد حرکت والا حرف ہو) چار قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر اس میم کو پیش دے کر اس کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں (یعنی میم کو اُلٹے پیش سے هُمْ - كُمْ - تُمْ پڑھتے ہیں) عام ہے کہ میم کے بعد ہمزۂ قطعی ہو جیسے عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ - كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ یا کوئی اور حرف ہو جیسے لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا وغیرہ۔

(۲) قالون کے لیے اس میں دو وجوہ ہیں (الف) ضمہ مع صلہ کے هُمْ كُمْ۔ اور صلہ کے واو کے بعد ہمزہ ہو تو واو میں مد اور قصر دونوں ہوتے ہیں (ب) میم کا سکون (۳) ورش صرف اس صورت میں میم کو ضمہ دے کر صلہ (اور مد) کرتے ہیں جب کہ میم کے بعد ہمزہ (قطعی) ہو جیسے لَهُمْ اٰمَنُوْا مَعَكُمْ اِنَّمَا وغیرہ ورنہ میم کو ساکن پڑھتے ہیں جیسے فَهُمْ لَا (۴) باقی ساڑھے پانچ جمع کی میم کو ساکن پڑھتے ہیں۔

ف۵ اگر جمع کی میم کے بعد ہمزۂ وصلی ہو (جو وصل میں حذف ہو جاتا ہے) اور میم سے پہلے ھا ہو اور ھا سے پہلے جزم والی یا ہو یا کسرہ (والا حرف) ہو (جو کہ ھا سے ملا ہوا ہو) تو وہاں ھا اور میم میں تین قراءتیں ہیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے ھا اور میم دونوں کا پیش عَلَيْهُمُ الذِّلَّةُ بِهُمُ الْاَسْبَابُ۔ مِنْ دُوْنِهُمُ امْرَاَتَيْنِ اور ان جیسی اور مثالیں اور یہ وصل کی حالت میں ہے اور اگر اس میم پر وقف کرتے ہیں تو دونوں ھا کا کسرہ اور میم کو ساکن پڑھتے ہیں لیکن حمزہ مذکورہ بالا تین کلمات (عَلَيْهُمْ - اِلَيْهُمْ - لَدَيْهُمْ) میں اپنے قاعدہ کے موافق (وقف و وصل) ہر حال میں ھا کا پیش پڑھتے ہیں (۲) ابو عمرو اس قسم میں وصلاً ھا اور میم دونوں کا کسرہ پڑھتے ہیں (یعنی عَلَيْهِمِ الذِّلَّةُ - مِنْ دُوْنِهِمِ امْرَاَتَيْنِ - بِهِمِ الْاَسْبَابُ) (۳) باقی چار وصل ہی میں ھا کا کسرہ اور میم کا پیش پڑھتے ہیں اور وقف میں سب حضرات بلاخلاف (ھا کا کسرہ اور) میم کو ساکن پڑھتے ہیں (صرف حمزہ کے لیے نمبر تین کے تینوں کلمات میں ہا کا ضمہ ہے) اور توفیق حق تعالےٰ ہی کی مدد سے ہے اور وہی مجھے کافی ہیں اور وہ بہترین کارساز ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

فائدہ ۱ ساکن سے پہلے هُمْ میں یہ تین قراءتیں اس صورت میں ہیں جب کہ ھا سے پہلے جزم والی یا ہو یا وہ کسرہ ہو جو ھا کے پاس والے حرف پر ہو نہ کہ ھا سے تیسرے حرف پر۔ پس اگر ساکن كُمْ اور تُمْ کے بعد ..... ہو یا هُمْ کے بعد ہو لیکن ہا سے پہلے جزم والی یا اور کسرہ نہ ہو یا کسرہ ہو لیکن تیسرے حرف پر ہو یا دوسرے کلمہ کا ہو تو ان چاروں صورتوں میں سب کے لیے دونوں حرفوں کا پیش ہوتا ہے جیسے عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ - بِكُمُ الْيُسْرَ - وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ - لَهُمُ اتَّقَوْا - مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ - فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ -

۲ هُمْ - كُمْ - تُمْ پڑھنے کو صلہ اور هُمْ - كُمْ - تُمْ پڑھنے کو عدم صلہ کہتے ہیں۔ ۳ فَاحْكُمْ - اَنِ احْكُمْ میں جو میم ہے وہ خود کلمہ کا ہے جمع کا نہیں اس بنا پر اس کو سب ساکن ہی پڑھتے ہیں

اِدغامِ کبیر

کے بارے میں ابو عمرو کے مذہب کا بیان

یاد رکھو اللہ تعالیٰ تم کو دعلم قراآت اور دوسرے علوم کے صحیح طور پر سمجھنے کے لیے اور دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے) سیدھی راہ دکھائے کہ میں اس دچھٹے) باب میں اور اسی طرح ساتویں میں) صرف ابو عمرو کا مذہب بیان کروں گا جو ان متحرک حروف کے ادغام کے بارہ میں ہے جو تلفظ میں ایک طرح کے ہوں دجن کو مثلین کہتے ہیں جیسے ب اور ب) یا مخرج میں قریب ہوں دجن کو متجانسین اور متقاربین کہتے ہیں جیسے دال اور تا اور ذال اور سین چونکہ حقیقت کے لحاظ سے ہر ایک حرف کا مخرج دوسرے سے جدا ہے اس لیے کبھی متجانسین اور متقاربین دونوں کو صرف متقاربین بھی کہہ دیتے ہیں) اور یہ دمثلین اور متقاربین) دو طرح آتے ہیں۔ ۱ دربسمًا) متصل ہو کر کہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں جیسے مَنَاسِكَكُمْ۔ خَلَقَكُمْ ۲ منفصل ہو کر کہ دونوں دو کلموں میں ہوں جیسے قِيلَ لَهُمْ۔ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور میں اس (ادغام) کو انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح بیان کروں گا جس طرح میں اس کو روایت اور تلاوت کے اعتبار سے اختیار کرتا ہوں واللہ اعلم بالصواب۔

فائدہ۔ ایک حرف کو دوسرے میں ملا کر دونوں سے ایک تشدید والا حرف بنا لینے کو ادغام کہتے ہیں۔ اور پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ اگر پہلے حرف پر حرکت ہو اور اسے ساکن کر کے ادغام کریں تو اس کو ادغام کبیر کہتے ہیں جیسے خَلَقَكُمْ سے خَلَقكُّمْ اور اگر پہلا حرف ساکن ہو تو اس کے ادغام کو ادغام صغیر کہتے ہیں۔ جیسے:۔ يَجِت تِّجَارَتُهُمْ۔

چھٹا باب

ان مثلین کے ادغام کے بیان میں جو ایک کلمہ میں بھی آتے ہیں اور دو کلموں میں بھی

۱ یاد رکھو کہ ابو عمرو ایک کلمہ کے مثلین میں سے صرف مَنَاسِكَكُمْ دبقرہ ع ۲۵) اور مَا سَلَكَكُمْ (مدثر ع ۲) میں ادغام کرتے ہیں اور ان دونوں کے علاوہ سب جگہ اظہار سے پڑھتے ہیں جیسے جِبَاهُهُمْ اور وُجُوهُهُمْ اور بِشِرْكِكُمْ اور اَتُحَاجُّونَنَا اور اَتَعِدَانِنِي اور ان جیسی اور مثالیں۔

۲ اور اگر مثلین دو کلموں میں ہوں تو ان میں سے پہلے کا دوسرے میں تمام قرآن میں (ہر جگہ) ادغام کرتے ہیں۔ عام ہے کہ اول حرف کا ماقبل ساکن ہو خواہ متحرک (اور قرآن میں مثلین میں سے سترہ حروف واقع ہوئے ہیں جو یہ ہیں ب۔ ت۔ ث۔ ح۔ ر۔ س۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ و۔ ہ۔ ی میں جمع ہیں اور مثالیں اسی ترتیب سے درج کی جاتی ہیں اور ہر ایک حرف کی مثال پر نمبر بھی لگا دیے ہیں جو اس اشارہ کے لیے ہیں کہ مثلاً با کے بعد با اتنی جگہ آئی ہے اور اتنی جگہ ادغام ہوا ہے)

جیسے ۱ لَذَهَبَ بِّسَمْعِهِمْ ۲ اَلشَّوْكَةِ تَّكُوْنُ ۳ حَيْثُ ثَّقِفْتُمُوْهُمْ
۴ لَآ اَبْرَحُ حَّتّٰى ۵ شَهْرُ رَّمَضَانَ ۶ اَلنَّاسَ سُّكٰرٰى ۷ يَشْفَعُ عِّنْدَهٗ ۸ يَبْتَغِ غَيْرَ ۹ وَمَا اخْتُلِفَ فِّيْهِ ۱۰ الرِّزْقِ قُلْ
۱۱ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا۔ نَذْكُرَكَ كَثِيْرًا۔ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا
۱۲ وَاِذَا قِيْلَ لَّهُمْ ۱۳ يَعْلَمُ مَّا ۱۴ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِّسَآءَكُمْ
۱۵ هُوَ وَّالَّذِيْنَ ۱۶ فِيْهِ هُّدًى۔ اِنَّهٗ هُوَ۔ لِعِبَادِهٖ هَلْ تَعْلَمُ
۱۷ اَنْ يَّاْتِيَ يَّوْمٌ

لیکن فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ (لقمٰن ع ۲) میں ادغام نہیں کرتے کیونکہ اس میں کاف سے پہلے نون ساکن ہے پس اس میں اس صورت میں (قاعدہ کے موافق) اخفا ہوگا (اور چونکہ اخفا بھی ادغام کے حکم میں ہے اس لیے کاف کا کاف میں ادغام کرنے سے کلمہ میں دو تشدید جمع ہو جائیں گے یا اخفا کے سبب تخفیف حاصل ہے اس لیے ادغام کی حاجت نہیں پس اخفا بھی جزئی مانع ہے)۔

ادغام کے چار کلی موانع

اور اگر مثلین میں سے پہلے حرف پر تشدید ہو جیسے اُحِلَّ لَكُمْ اور مَسَّ سَقَرَ اور فَتَمَّ مِيقَاتُ اور صَوَآفَّ فَاِذَا اور اِلَى اُمِّ مُوْسٰى اور اَلْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْ یا (پہلے حرف پر) تنوین ہو (جیسے بِعَذَابٍ بَئِیْسٍ اور مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَا یا (پہلا حرف) خطاب کی تا ہو (جیسے اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ۔ یا متکلم کی تا ہو (جیسے) كُنْتُ تُرَابًا وغیرہ تو ان (چار صورتوں) میں بھی پہلے حرف کا ادغام نہیں کرتے۔

۳ پس اگر مثلین میں سے پہلا حرف معتل ہو (کہ اس کے بعد سے کوئی حرفِ علت حذف ہو گیا ہو) جیسے یَبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا (آل عمران ع ۹) اور یَخْلُ لَكُمْ (یوسف ع ۲) اور وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا (غافر ع ۴) وغیرہ یہ تینوں اصل میں یَبْتَغِیْ۔ یَخْلُوْ۔ یَكُوْنُ تھے۔ پھر حروفِ علت حذف ہو گئے (لیکن حق یہ ہے کہ معتل کی یہ تین ہی مثالیں واقع ہوئی ہیں۔ پس یہاں وغیرہ کی حاجت نہیں تھی) تو ان میں اہلِ ادا کا اختلاف ہے پس ابن مجاہد اور ان کے شاگردوں کے مذہب پر (ان تینوں میں) اظہار ہے اور ابوبکر داجونی وغیرہ کے مذہب پر ادغام ہے اور میں نے اس قسم کو دونوں وجوہ سے پڑھا ہے (یعنی ان تینوں میں ادغام و اظہار دونوں صحیح ہیں)۔

۴ وَیٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ (ہود ع ۳) اور وَیٰقَوْمِ مَالِیْ (غافر ع ۵) میں اگرچہ لفظِ قوم معتل ہے (کیونکہ اس کے آخر میں سے متکلم کی یا حذف ہو گئی ہے اس بنا پر کہ یہ اصل میں یٰقَوْمِیْ تھا) لیکن (دونوں جگہ اس کے) ادغام میں مجھے کسی کا بھی خلاف معلوم نہیں ہوا (کیونکہ متکلم کی یا کلمہ کے اصلی حروف میں سے نہیں ہے پس اس میں صرف ادغام ہے۔

۵ اور حق تعالیٰ کے ارشاد آلَ لُوْطٍ میں ہر جگہ (جو چار جگہ حجر ع ۴ و ع ۵ و نمل ع ۴ و قمر ع ۲ میں آیا ہے) عام اہلِ بغداد اظہار کو اختیار کرتے تھے اور ابن مجاہد کا عمل بھی اسی پر تھا اور دلیل یہ

بیان کرتے تھے کہ اس کلمہ میں حروف کم ہیں (اس لیے ثقل پیدا نہیں ہوتا کہ ادغام کا سبب بن جاتا یا ادغام کرنے سے ایک حرف اور کم ہو جائے گا) اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات ادغام کو اختیار کرتے تھے اور میں نے بھی ادغام ہی پڑھا ہے۔

اور (حروف کم ہونے کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ) لَكَ كَیْدًا (یوسف ع ۱) میں (ہمارا اور آپ کا سب کا ادغام پر اجماع ہے حالانکہ لَكَ میں آلَ سے بھی کم حروف ہیں اس لیے کہ لَكَ میں تو دو ہی حرف ہیں (اور آل میں تین ہیں) پس لَكَ كَیْدًا کا ادغام دلیل ہے اس پر کہ آلَ لُوْطٍ میں بھی ادغام صحیح ہے (کیونکہ اگر حروف کی کمی اظہار کا سبب ہوتی تو لَكَ كَیْدًا میں بدرجۂ اولیٰ اظہار ہونا چاہیے تھا)

ابوعمرو دانیؒ فرماتے ہیں کہ اگر آلَ لُوْطٍ میں اظہار روایت کے لحاظ سے صحیح اور ثابت ہوتا تو اس کی صحیح دلیل صرف یہ ہوتی کہ اس کے عین کلمہ میں تغیر ہو چکا ہے اس لیے کہ سیبویہ کی رائے پر اصل کے لحاظ سے) آل میں الف کے بجائے ہا تھی (یعنی اَھْلٌ تھا) پھر (مخرج کے ایک ہونے کے سبب) ہا ہمزہ سے بدل گئی پھر ہمزہ الف سے بدل گیا (آلٌ ہو گیا اور ابوالحسن بن شنبوذ اور کسائی کی رائے پر یہ اصل میں اَوَلٌ تھا واو الف سے بدل گیا آلٌ ہو گیا اور یہ دوسری تعلیل زیادات میں سے ہے اور یہی صحیح بھی ہے مزید تفصیل شرح شاطبیہ اردو میں دیکھو۔ پس اس میں ادغام کے ذریعہ مزید تغیر کرنا مناسب نہیں رہی حروف کی کمی والی دلیل سو وہ تو کسی طرح بھی درست نہیں بیٹھتی پس اگر اظہار روایۃً صحیح ہوتا تو ابن مجاہد وغیرہ کے قول میں صرف یہی کمی ہوتی کہ دلیل نامناسب ہے اور اب اس میں دو کمزوریاں ہیں کہ اظہار روایۃً صحیح نہیں اور دلیل بھی درست نہیں)

۶ اگر هُوَ کی ہا پر پیش ہو (جو ابوعمرو کے لیے اس صورت میں ہوتا ہے جب کہ هُوَ واو، فا، لام کے بعد نہ ہو) اور هُوَ کے بعد دوسرا واو آ جائے جیسے اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور كَاَنَّهٗ هُوَ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ وغیرہ تو اس میں بھی اہلِ ادا کا اختلاف ہے پس ابن مجاہد اس میں اظہار کو اختیار کرتے تھے (کیونکہ جب هُوَ کے واو کو ادغام کے لیے ساکن کیا جائے گا تو وہ مدہ ہو جائے گا اور مدہ کا ادغام منع ہے کیونکہ اس سے اس کی طبعی کشش باقی نہیں رہتی) اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات کا عمل ادغام پر ہے اور میں نے بھی ادغام ہی پڑھا ہے اور قیاس بھی یہی

ل مصنف شیخ القراء حافظ عشرہ حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب اعمیٰ پانی پتی مدظلہ اور ترجمہ میں جہاں بھی شرح شاطبی آئے یہی

(چاہتا) ہے کیونکہ حق تعالیٰ کے ارشاد یَاْتِیَ یَوْمٌ اور نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی میں ابن مجاہد وغیرہ سب یا کا یا میں ادغام کرنے پر متفق ہیں. حالانکہ ان میں بھی یا سے پہلے حرف کا کسرہ ہے اور جب یا کو ادغام کے لیے ساکن کرتے ہیں تو یہ بھی مدہ ہو جاتی ہے) اور ان دونوں بابوں (یا اور واو) میں (ذرا بھی) فرق نہیں ہے (پھر اس کے کیا معنیٰ کہ واو مدہ کا تو اظہار کیا جائے اور یا مدہ کا ادغام جب دونوں مدہ ہو جاتے ہیں تو دونوں کا حکم بھی ایک ہی ہونا چاہیے یا دونوں کا اظہار ہو یا دونوں کا ادغام۔ اور حق یہ ہے کہ اصلی مدہ کا ادغام منع ہے اس لیے مَا تُوْا وَّهُمْ اور فِیْ یَوْمٍ میں اظہار ضروری ہے اور عارضی مدہ کا ادغام منع نہیں اور ادغام کبیر میں واو اور یا عارضی طور پر مدہ بن جاتے ہیں اس لیے ان کی مدیت چنداں لحاظ کے قابل نہیں) پس اگر ھُوَ کی ھا واو اور فا کے بعد ہونے کی بنا پر ساکن ہو جیسے فَهُوَ وَلِیُّهُمْ اور وَهُوَ وَاقِعٌ یا واو سے پہلے ساکن تو ہو لیکن ھُوَ کی ھا کے سوا اور کوئی حرف ہو جیسے اَلْعَفْوَ وَاْمُرْ اور مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وغیرہ تو ان دونوں صورتوں میں) بلا خلاف ادغام ہوتا ہے (کیونکہ ان صورتوں میں واو ساکن ہونے سے مدہ نہیں ہوتا)

۳ ابو عمرو دانیؒ فرماتے ہیں کہ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ سورۂ طلاق میں ابو عمرو کی اس قراءۃ پر جس میں وہ ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال کرتے ہیں اس (ہمزہ سے بدلی ہوئی) یا کا (یَئِسْنَ کی یا میں) ادغام جائز نہیں کیونکہ (اول تو) ابدال عارضی (چیز) ہے لہٰذا یہ یا اصلی نہیں ہے اس لیے گویا مثلین جمع نہیں ہوئے) اور دوسرے (ر) سے بھی اظہار ہی کی تائید ہوتی ہے کہ اس کلمہ میں تعلیل ہو چکی ہے اس طور پر کہ (یہ اصل میں وَالّٰٓئِیْ تھا) اس کے آخر میں سے یا حذف ہو گئی پھر ہمزہ یا سے بدل گیا پس اگر اب یا کا ادغام کریں گے تو کلمہ میں تین تعلیلیں جمع ہو جائیں گی (اور نشر کی تحقیق پر اس میں اظہار کے ساتھ ادغام بھی صحیح ہے اور ابو عمرو کی طرح بزی کے لیے بھی دونوں وجوہ ہیں کیونکہ وہ بھی ہمزہ کا یائے ساکنہ سے ابدال کرتے ہیں) اور چونکہ یہ یا حرکت والے ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے اس لیے اس کو صغیر کے بجائے کبیر میں بیان کیا ہے. رہی ان کی دوسری قراءۃ جس میں ہمزہ کی تسہیل ہے سو اس میں چونکہ مثلین جمع نہیں ہوتے اس لیے ادغام کا قاعدہ بھی نہیں پایا جاتا) اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور صحیح اور درست بات اللہ ہی خوب جانتے ہیں۔

ساتواں باب

ان دو قریب المخرج حرفوں کے ادغام کے بیان میں جو ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلموں میں

۱ یاد رکھو اگر دو قریب المخرج حروف ایک کلمہ میں جمع ہو رہے ہوں تو ابو عمرو ان میں سے صرف قاف کا کاف میں دو شرطوں سے ادغام کرتے ہیں (۱) قاف سے پہلے حرف پر حرکت ہو۔ (۲) کاف جمع مذکر کی ضمیر کا ہو (یعنی کاف کے بعد میم ہو) جیسے خَلَقَكُّمْ اور رَزَقَكُّمْ۔ يَخْلُقَكُّمْ۔ يَرْزُقُكُّمْ۔ وَاثَقَكُّمْ وغیرہ اور ان کے ماسوا میں یعنی جن کلمات میں قاف سے پہلے ساکن ہو اور اسی طرح جن کلمات میں کاف کے بعد میم نہ ہو جیسے وَمِيْثَاقَكُمْ اور يُوْرِقُكُمْ اور خَلَقَكَ اور نَرْزُقُكَ وغیرہ (ان سب میں اظہار کرتے ہیں)۔

۲ اور اِنْ طَلَّقَكُنَّ تحریم (رغ) میں اہل ادا کا اختلاف ہے۔ پس اس میں ابن مجاہد کا عمل تو اظہار پر تھا اور ان کے عام شاگرد بھی اسی پر ہیں اور یزیدی نے اس میں ابو عمرو کے لیے ادغام کو ضروری قرار دیا ہے (یعنی یہ کہا ہے کہ چونکہ اس کلمہ میں ثقل ہے اس لیے اس میں ادغام کرنا چاہیے تھا) پس یہ دلیل ہے اس پر کہ وہ اس کلمہ کو ابو عمرو سے اظہار کے ساتھ روایت کرتے ہیں (تبھی تو ادغام کو ضروری قرار دیا ہے)

(لیکن ناظم غالباً شاطبی کی رائے پر وَاَلْزَمَ الْيَزِيْدِيُّ اَبَا عَمْرٍو بِاِدْغَامِهٖ کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ ابو عمرو کے لیے اس میں ادغام ضروری تھا اس لیے انھوں نے اپنے قاعدہ کے موافق اس میں ادغام کیا ہے پس اس احتمال کے ہوتے ہوئے یقینی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ یزیدی نے ابو عمرو سے اس میں اظہار ہی روایت کیا ہے اور حق یہ ہے کہ نقل میں استدلال سے کام نہیں چلتا اس میں تو اقوال کی تائید ہی سے قوت پیدا ہوتی ہے۔ کذا

قال القاری فی شرح القصیدۃ)

ابو عمرو دانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے طَلَّقَكُنَّ میں ادغام ہی پڑھا ہے اور جمع اور تانیث کے مجموعہ کے ثقیل ہونے کی بنا پر قیاس بھی یہی (چاہتا) ہے (اور نشر کی تحقیق پر اس میں ادغام اور اظہار دونوں صحیح ہیں)

۳ اور اگر متماثلین دو کلموں (میں) ہوں تو (ان میں سے) صرف سولہ حرفوں کا ادغام کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں:- حا۔ قاف۔ کاف۔ جیم۔ شین۔ ضاد۔ سین۔ دال۔ تا۔ ذال ثا۔ را۔ لام۔ نون۔ میم۔ با (جو حَقٌ كَجٌ۔ شَضٌ سَدٌ۔ تَذٌ۔ ثَرٌ۔ لَنٌ مَبٌ میں جمع ہیں) اور میں نے ان کو ایک بامعنی کلام میں جمع کر دیا ہے تاکہ اس کو یاد کر لیا جائے۔ اور وہ یہ ہے سَنَشُدُّ حُجَّتَكَ بَذُلُ رِضٍ قَثَمْ (اور مصنف نے تفصیل بھی اسی ترتیب کی ہے لیکن ترجمہ میں یاد کی آسانی کی غرض سے حروف ہجا کی ترتیب اختیار کی گئی ہے اور ان کا مجموعہ یہ ہے:- بَتْ ثَجْ۔ دَذْ۔ رَسْ شَضْ قَكْ لَمْنْ)۔ ۔ ۔ اور یہ ادغام اس صورت میں ہوتا ہے کہ موانع نہ ہوں یعنی ۱) پہلا حرف مدغم (تنوین والا نہ ہو جیسے وَلَا نَصِيرٍ لَقَدْ۔ ۲ تشدید والا نہ ہو (جیسے) اَلْحَقُّ كَمَنْ۔ ۳ خطاب کی تا نہ ہو (جیسے) لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا وغیرہ۔ ۴ معتل مجزوم بھی نہ ہو (جیسے) وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً (اور اس کی یہی ایک مثال آئی ہے۔ ان سولہ حرفوں کی تفصیل)

۱ با اس کا صرف يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ کے میم میں ادغام کرتے ہیں جس جگہ بھی آئے (اور یہ لفظ پانچ جگہ آیا ہے۔ آل عمران ۱۳ع۔ مائدہ ۳ع و ۶ع۔ عنکبوت و فتح ۲ع

اور بقرہ ۴۰ع والے با چونکہ ابو عمرو با کو ساکن پڑھتے ہیں اس لیے وہ ادغام صغیر کے قبیل سے ہے)

۲ تا کا جب کہ وہ مخاطب کی ضمیر نہ ہو ان دس حرفوں میں (ستتر جگہ) ادغام کرتے ہیں (جو ثَجْ ذَزْسْ اور شَضْ ضَطَظْ میں جمع ہیں)۔ (۱) ثا میں (سترہ جگہ) جیسے بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ وَالتَّوْرٰىةَ ثُمَّ اور اَلْمَوْتَ ثُمَّ وغیرہ۔ اور ان میں سے وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ (بقرہ ۱۰ع) اور حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ (جمعہ ۱ع) میں فتحہ کے خفیف ہونے کی بنا پر ابن مجاہد تا کا ادغام نہیں کرتے تھے اور میں نے ان کو دونوں وجوہ سے پڑھا ہے۔ (۲) جیم میں (سترہ جگہ) جیسے اَلصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ اور مِائَةَ جَلْدَةٍ اور وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ وغیرہ۔ (۳) ذال میں (گیارہ جگہ) جیسے عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ اور وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا

وغیرہ لیکن وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (اسرا ۳ع) اور فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى (روم ۴ع) میں ابن مجاہد اظہار کرتے تھے اور میں نے ان کو دونوں وجوہ سے پڑھا ہے (۴) زا میں صرف (تین جگہ) بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا (نمل ۱ع) اور فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا (صفت ۱ع) اور اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا (زمر ۸ع) میں۔ (۵) سین میں (چودہ جگہ) جیسے بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا اور الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ اور السَّحَرَةُ سٰجِدِينَ وغیرہ۔ (۶) شین میں صرف (تین جگہ) اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ (حج ۱ع) اور بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۤءَ دو جگہ نور (۱ع و ۲ع) میں۔ ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ مجھے ابو الفتح نے لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا (مریم ۲ع) کو (تا کے) کسرہ کے قوی ہونے کی بنا پر ادغام سے پڑھایا ہے اور میں نے اس کو (دوسرے شیوخ سے) اظہار سے بھی پڑھا ہے کیونکہ اس میں سے عین کلمہ حذف ہو گیا ہے (اس لیے مزید تخفیف کی حاجت نہیں) (۷) صاد میں صرف (تین جگہ) وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔ وَالْمَلٰۤئِكَةُ صَفًّا (نبا ۲ع) اور فَالْمُغِيرٰتِ صُبْحًا میں۔ (۸) ضاد میں صرف (ایک جگہ) وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا میں۔ (۹) طا میں (پانچ جگہ) جیسے الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ اور الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وغیرہ۔ لیکن وَلْتَاْتِ طَاۤئِفَةٌ (نسا ۱۵ع) کو میں نے دونوں وجوہ سے پڑھا ہے اور ابن مجاہد کا عمل اظہار پر تھا اس بنا پر کہ یہ معتل ہے (کیونکہ یہ وَلْتَاْتِيْ تھا) اور دوسرے حضرات کا عمل ادغام پر ہے کیونکہ تا پر کسرہ ہے جو قوی حرکت ہے (اس لیے تخفیف کی ضرورت ہے) (۱۰) ظا میں صرف (دو جگہ) الْمَلٰۤئِكَةُ ظَالِمِيْ اَنْفُسِهِمْ نسا (۱۴ع) اور نحل (۴ع) میں (پس تا کا ان دس حروف میں ادغام ہوتا ہے لیکن ان میں سے پانچ موقعوں میں اظہار و ادغام دونوں ہیں جو ابھی نمبر ایک و تین و نو میں گذرے ہیں)

۳ ثا کا ان پانچ حرفوں میں (تیرہ جگہ) ادغام کرتے ہیں (جو تَذْ۔ سَشَضْ میں جمع ہیں (۱) تا میں صرف (دو جگہ) حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ حجر (۵ع) اور الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ نجم (۳ع) میں (۲) ذال میں صرف (ایک جگہ) وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ (آل عمران ۲ع) میں (۳) سین میں (چار جگہ) وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ (نمل ۲ع) اور مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ (طلاق ۱ع) اور بِهٰذَا الْحَدِيْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ (ن ۲ع) وغیرہ (یعنی مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا) (۴) شین میں (پانچ جگہ) حَيْثُ شِئْتُمْ اور حَيْثُ شِئْتُمَا دونوں میں ہر جگہ (اور دونوں دو دو جگہ آئے ہیں اول بقرہ ۴ع و اعراف ۲ع میں اور ثانی بقرہ ۴ع

واعراف ع میں) اور نَضِيدٌ شُعَبٍ مرسلت (ع میں) (۵) ضاد میں صرف (ایک جگہ) حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ذریت (ع) میں۔

۴ جیم کا صرف دو حرفوں شین اور تا میں دو جگہ ادغام کرتے ہیں (الف) أَخْرَجَ شَطْأَهُ (فتح ع) کے شین میں (ب) ذِي الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ (معارج ع) کی تا میں۔

۵ حا کا عین میں صرف ایک جگہ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ آل عمران (ع) میں ادغام کرتے ہیں اس کو ابو عبد الرحمٰن ابن الیزیدی نے اپنے والد (یزیدی) سے اور انھوں نے ابو عمرو سے نصًّا روایت کیا ہے اور اس کے سوا باقی سب مقامات میں حا کا عین سے پہلے اظہار کرتے ہیں جیسے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اور الْمَسِيحُ عِيسَى اور وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ اور لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وغیرہ

۶ دال کا ان دس حرفوں میں (تینتالیس جگہ) ادغام کرتے ہیں جو تث۔ جذز۔ سشں۔ صضظ میں جمع ہیں۔ اور (تفصیل یہ ہے کہ) دال کی تین حالتیں ہیں اول یہ کہ دال سے پہلے حرف پر حرکت ہو (اور خود دال سوا اس پر تو تینوں حالتوں میں حرکت ہی ہوتی ہے) اس صورت میں دال کا ان میں سے پانچ حرفوں میں ادغام کرتے ہیں جو تذ سشض میں جمع ہیں (کیونکہ ایسی دال کے بعد یہ پانچ ہی حرف آئے ہیں) (۱) تا میں صرف (ایک جگہ) فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ (بقرہ ع) میں (۲) ذال میں بھی صرف ایک جگہ وَالْقَلَائِدَ ذَلِكَ (مائدہ ع) میں (۳) سین میں بھی صرف (ایک جگہ) عَدَدَ سِنِينَ (مومنون ع) میں۔ (۴) شین میں صرف (دو جگہ) وَشَهِدَ شَاهِدٌ یوسف (ع) واحقاف (ع) میں۔ (۵) صاد میں بھی صرف (دو جگہ) نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ (یوسف ع) اور فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ (قمر ع) میں۔ دوم یہ کہ دال سے پہلا حرف ساکن ہو اور دال پر کسرہ یا ضمہ ہو اس صورت میں دال کا نو حرفوں میں ادغام کرتے ہیں (اور نو ہی آئے بھی ہیں اور دسواں حرف شین نہیں آیا ہے) (۱) تا میں صرف (دو جگہ) مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ (مائدہ ع) اور تَكَادُ تَمَيَّزُ (ملک ع) میں (۲) ثا میں بھی صرف (دو جگہ) يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا (نساء ع) لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا (اسراء ع) میں (۳) جیم میں بھی صرف (دو جگہ) دَاوُدُ جَالُوتَ (بقرہ ع) اور دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً (حٰم سجدہ ع) میں۔ ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ ابن مجاہد

دوسری مثال (الْخُلْدِ جَزَاءً) میں ادغام نہیں کرتے تھے بلکہ دال کی حرکت کو اختلاس سے یعنی ضعیف کر کے ادا کرتے تھے کیونکہ اس میں (دال مدغم سے پہلے) ساکن (صحیح ہے جو) حروف علت میں سے نہیں ہے اور ایسے ساکن کے بعد (ادغام کا ادا کرنا دشوار ہے اور اس میں اور اس جیسی اور مثالوں میں (جس جگہ بھی مدغم سے پہلے ساکن صحیح ہو) نحاۃ اور (قراءۃ کے) معلمین میں سے ماہر حضرات (ادغام کے بجائے) اختلاس پڑھتے ہیں (کیونکہ اس سے بھی تخفیف حاصل ہو کر ادغام کا مقصد پورا ہو جاتا ہے لیکن کامل ادغام کو بھی جائز بتاتے ہیں اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں تفصیل شرح سبعہ میں اور شرح شاطبیہ صفحہ ۸۴ پر ملے گی) اور علی نے بھی اس قسم میں اختلاس ہی کو پسند کیا ہے (علی غالبًا حضرت مصنفؒ کے کسی شیخ کا نام ہوگا) (۴) ذال میں (سولہ جگہ) جیسے مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ اور الْمْ نَفُوذَ ذَلِكَ وغیرہ (۵) زا میں صرف (دو جگہ) تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَوةِ الدُّنْيَا (کہف ع) اور يَكَادُ زَيْتُهَا (نور ع) میں (۶) سین میں صرف (تین جگہ) فِي الْأَصْفَادِ سَرَابِيلُهُمْ (ابراہیم ع) اور كَيْدُ سَاحِرٍ (طٰہٰ ع) اور يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ (نور ع) میں۔ (۷) صاد میں صرف (دو جگہ) فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا (مریم ع) وَمِنْ بَعْدِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ (نور ع) میں (۸) ضاد میں صرف (تین جگہ) مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ (یونس ع) و فصلت (ع) میں۔ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ (روم ع) میں (۹) ظا میں صرف (تین جگہ) يُرِيدُ ظُلْمًا آل عمران (ع) و غافر (ع) میں۔ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ مائدہ (ع) میں۔ سوم یہ کہ دال سے پہلا حرف ساکن ہو اور دال پر فتحہ ہو اس صورت میں صرف تا میں ادغام کرتے ہیں کیونکہ دال اور تا دونوں کا مخرج ایک ہے (اس لیے ان میں اتصال زیادہ ہے) اور ایسے دال کے بعد تا صرف (دو جگہ) مَا كَادَ تَزِيغُ (توبہ ع) اور بَعْدَ تَوْكِيدِهَا (نحل ع) میں آئی ہے

۷ ذال کا دو حرفوں میں ادغام کرتے ہیں (۱) سین میں (دو جگہ) فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ اور وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ کہف (ع) میں (۲) صاد میں صرف (ایک جگہ) مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا (جن ع) میں۔

۸ را کا لام میں (بیاسی جگہ) ادغام کرتے ہیں اور (تفصیل یہ ہے کہ) را کی تین حالتیں ہیں (۱) را سے پہلے حرف پر حرکت ہو (اور خود را پر بھی تینوں میں سے کوئی سی حرکت ہو) جیسے سَخَّرَ لَنَا۔ لِيَغْفِرَ لَكَ وغیرہ (۲) را سے پہلا حرف ساکن ہو اور را پر کسرہ یا ضمہ ہو جیسے كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ۔ الْمَصِيرُ لَا يُكَلِّفُ اللهُ وغیرہ ان دو صورتوں میں تو ہر جگہ ادغام کرتے

ہیں۔ (۳) را سے پہلا حرف ساکن ہو اور را پر فتحہ ہو جیسے وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا۔ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ وغیرہ اس صورت میں کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے۔

ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ اور عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وغیرہ ان تمام کلمات میں جن میں الف کے بعد کلمہ کے آخر میں کسرہ والی را ہو ادغام کے بعد بھی امالہ باقی رہتا ہے کیونکہ ادغام عارضی (چیز) ہے۔ (پس ادغام) کی وجہ سے جو را پر سکون آگیا ہے اس کا اعتبار نہیں کرتے اور را کا کسرہ اصلی ہے اور وہی امالہ کا سبب ہے اس کو ادغام کے بعد بھی حکماً باقی سمجھ کر را سے پہلے الف میں امالہ کرتے ہیں)

۹ سین کا دو حرفوں میں ادغام کرتے ہیں (۱) زا میں صرف وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (تکویر) میں بلاخلاف (۲) شین میں صرف وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا (مریم ع) میں خلاف کے ساتھ (پس اس میں ادغام و اظہار دونوں ہیں) اور میں نے اس میں ادغام ہی پڑھا ہے (اس لیے مناسب یہ ہے کہ تیسیر کے طریق سے اس میں ادغام ہی پڑھا جائے)۔

۱۰ شین کا سین میں صرف ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا (اسراع) میں ادغام کرتے ہیں اور اس کو ابن الیزیدی نے اپنے والد (یزیدی) کے ذریعہ ابو عمرو سے نصًّا روایت کیا ہے۔

۱۱ ضاد کا شین میں صرف لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ (نور ع) میں ادغام کرتے ہیں اس کو سوسی نے یزیدی سے اور یزیدی نے ابو عمرو سے نصًّا روایت کیا ہے۔

۱۲ قاف کا صرف کاف میں (گیارہ جگہ) ادغام کرتے ہیں جب کہ قاف سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اور خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ وغیرہ۔ پس اگر قاف سے پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام نہیں کرتے جیسے وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ وغیرہ (اور ادغام کبیر میں قاف کا اثر بالکل نہیں رہتا اور صغیر میں جو صرف اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ والمرسلات میں ہے قاف کی صفت استعلاء کا باقی رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں اور ثانی اولیٰ ہے)

۱۳ کاف کا صرف قاف میں (تئیس جگہ) ادغام کرتے ہیں جب کہ کاف سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اور وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا اور لَكَ قُصُوْرًا وغیرہ پس اگر کاف سے پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام نہیں کرتے جیسے اِلَيْكَ قَالَ (عذابی) اور وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ وغیرہ۔

۱۴ لام کا صرف را میں (چوراسی جگہ) ادغام کرتے ہیں (اور را کی طرح اس کی بھی تین صورتیں ہیں) (۱) لام سے پہلے حرف پر حرکت ہو (اور لام پر بھی تینوں میں سے کوئی سی حرکت ہو جیسے رُسُلُ رَبِّكَ اور قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ وغیرہ (۲) لام سے پہلا حرف ساکن ہو اور لام پر کسرہ یا ضمہ ہو جیسے اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا وغیرہ ان دونوں صورتوں میں تو ہر جگہ ادغام کرتے ہیں (۳) لام سے پہلا حرف ساکن ہو اور لام پر فتحہ ہو جیسے فَيَقُوْلَ رَبِّ اور رَسُوْلَ رَبِّهِمْ وغیرہ اس صورت میں لام کا را میں کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے لیکن قَالَ رَبِّ اور قَالَ رَبُّكُمْ اور قَالَ رَبُّنَا میں عام ہے کہ رَبِّ کے ساتھ ضمیر متصل ہو یا نہ ہو لام کا را میں ابو عمرو نے نصًّا بھی ادغام کیا ہے اور اداءً بھی (یعنی بیان بھی کیا ہے کہ اس میں ادغام ہوگا اور اداکر کے بھی بتایا ہے کہ اس طرح ہوگا) اس بناء پر کہ اس میں مدہ قوی یعنی الف ہے (جو فتحہ کے حکم میں ہے یعنی چونکہ الف ہمیشہ مدہ ہی ہوتا ہے اس لیے اس کی مدیت قوی ہے جو حرکت کے قائم مقام ہو کر دو ساکنوں کے درمیان ہر جگہ فاصل بن جاتی ہے پس جب الف حرکت والے حرف کے مرتبہ میں ہوگیا تو قَالَ رَبِّ وغیرہ میں ثقل پیدا ہوگیا اس لیے تخفیف حاصل کرنے کی غرض سے اس میں ادغام کر دیا) اور اسی پر قیاس کر کے قَالَ رَجُلٰنِ (مائدہ ع) اور قَالَ رَجُلٌ (مؤمن ع) میں بھی ادغام کیا گیا ہے اور ان دونوں کے ادغام میں اہل ادا میں سے کسی کا بھی خلاف نہیں (یعنی ان دونوں میں ادغام نص و ادا سے ثابت نہیں ناقلین نے قیاس سے کیا ہے اس بناء پر کہ یہ ہر لحاظ سے قَالَ رَبِّ اور اس کے ہم شکلوں کی طرح تھے اور اس قسم کا قیاس جائز ہے اور تفصیل مقدمہ شرح شاطبیہ صفحہ ۴۲ پر ملے گی)

۱۵ اگر میم سے پہلے حرف پر حرکت ہو اور اس کے بعد با ہو (جو اناسی جگہ آئی ہے) تو اس میم کو (ساکن کر کے غنہ اور) اخفا سے پڑھتے ہیں (یعنی میم کے ادا کرتے وقت ہونٹوں کو نرمی سے بند کرتے ہیں جس سے میم کا کچھ حصہ غائب ہو جاتا ہے اور اسی کو اخفا کہتے ہیں) جیسے بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ اور يَحْكُمُ بِهٖ وغیرہ اور قراء اس کو ادغام کہہ دیتے ہیں (حالانکہ واقع میں ایسا نہیں ہے کیونکہ اس میں میم کا با سے ابدال نہیں ہوتا صرف میم کی حرکت زائل ہو جاتی ہے اور یہ میم اخفا سے پڑھی جاتی ہے پس اگر میم سے پہلا حرف ساکن ہو تو اس میں اخفا نہیں کرتے (بلکہ اس کی حرکت بھی باقی رکھ کر اظہار سے پڑھتے ہیں) جیسے اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ اور اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وغیرہ۔

۱۶ نون کا لام و راء دو حرفوں میں ادغام کرتے ہیں راء میں پانچ جگہ اور لام میں تہتر ۷۳ جگہ، کل اٹھتر ۷۸ جگہ، جب کہ نون سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے زُیِّنَ لِلنَّاسِ اور لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ اور وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ اور خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ وغیرہ پس اگر نون سے پہلا حرف ساکن ہو تو نون پر جاہے وہ حرکت ہو اس صورت میں اس کا ادغام نہیں کرتے جیسے مُسْلِمَیْنِ لَكَ اور بِاِذْنِ رَبِّهِمْ وغیرہ لیکن صرف نَحْنُ کے نون کا لام میں ہر جگہ ادغام کرتے ہیں کیونکہ اس میں نون کا ضمہ لازم ہے (اس لیے ثقل تھا) جیسے وَنَحْنُ لَهٗ۔ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا۔ وَنَحْنُ لَكَ۔

ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ یہ ادغام کے قواعد ہیں جو خلاصہ کے طریق سے درج کیے گئے ہیں اور ہم نے ان کو اجمالی طور پر بیان کیا ہے اور کلمات ان کے ہم مثل اور ہم شکل آئیں گے انشاء اللہ ان کا حکم بھی انھی پر قیاس کرنے سے نکل آئے گا اور جن متحرک حروف کا ابو عمرو نے ادغام کیا ہے ہم نے ان سب کو شمار کیا ہے تو وہ ابن مجاہد اور ان کے اصحاب کے مذہب پر تو بارہ سو تہتر ہیں اور ہماری قراءۃ کے اعتبار سے تیرہ سو ہیں۔ اور وہ تمام مدغمات جن میں اہل ادا (ہمارا اور ابن مجاہد وغیرہ) کا اختلاف ہے بتیس ۳۲ ہیں۔

فصل یاد رکھو کہ یزیدی نے ابو عمرو سے روایت کیا ہے کہ جب وہ دو حرفوں میں سے پہلے حرف کا اسی جیسے حرف میں (مثلاً با کا با میں اور تا کا تا میں) یا اس کے مقارب و مجانس میں (مثلاً دال کا تا میں اور زا کا سین میں) ادغام کرتے تھے اور اس (پہلے حرف) پر کسرہ یا ضمہ ہوتا تھا تو اس کی اس حرکت کی طرف اشارہ بھی کرتے تھے تاکہ (سننے اور دیکھنے والوں کو) معلوم ہو جائے کہ اس پر فلاں حرکت ہے) اور یہ اشارہ روم سے بھی ہوتا ہے اور اشمام سے بھی (روم تہائی حرکت ادا کرنے کو اور اشمام ہونٹوں کو گلی کی طرح گول بنانے کو کہتے ہیں) پھر روم (کا اشارہ) کامل تر ہے کیونکہ اس سے حرکت کی کیفیت پوری طرح ظاہر ہو جاتی ہے لیکن روم کے ساتھ کامل ادغام باقی نہیں رہتا (کیونکہ نہ تو پہلا حرف ساکن ہوتا ہے نہ دوسرے میں ملتا ہے) اور اشمام کے ساتھ کامل ادغام باقی رہتا ہے (کیونکہ اس میں سکون اور تشدید میں کوئی فرق نہیں آتا صرف ہونٹوں سے پیش کی طرف اشارہ ہوتا ہے) اور کسرہ میں اشمام ناجائز ہے پس اس میں صرف روم اور ضمہ میں روم و اشمام دونوں ہوتے ہیں) پس اگر پہلے حرف پر فتحہ ہوتا تھا تو اس کے خفیف ہونے کی بناء پر اس کی طرف اشارہ نہیں کرتے تھے (کیونکہ خفیف حرکت کو حصول میں تقسیم کرنا دشوار ہے وہ ایک دم ہی پوری کی

پوری ادا ہو جاتی ہے) اور اسی طرح میم اور با کی حرکت کی طرف بھی (اشمام سے) اشارہ نہیں کرتے تھے (صرف روم سے کرتے تھے) خواہ ان پر کوئی سی حرکت ہو جب ان کے بعد بھی میم یا با ہی ہو (اور ان کی چار صورتیں ہیں (۱) میم کے بعد میم ہو جیسے یَعْلَمُ مَا (۲) میم کے بعد با ہو جیسے اَعْلَمُ بِمَا (۳) با کے بعد با ہو جیسے نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا (۴) با کے بعد میم ہو۔ جیسے یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ اور بعض فا کے بعد فا میں بھی ناجائز بتاتے ہیں جیسے تَعْرِفُ فِیْ) ان صورتوں میں اشارہ کرنا دشوار ہے اس لیے کہ (میم اور با کے ادا کرنے میں) ہونٹ بند ہو جاتے ہیں اور اشمام میں ہونٹ گول کیے جاتے ہیں اور یہ دونوں چیزیں ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتیں) واللہ اعلم۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَة

(فاتحہ کے فرشی اور اصولی تمام اختلافات سے فارغ ہونے کے بعد بقرہ کو شروع کیا ہے اور چونکہ اس میں سب سے پہلے لَا رَیْبَ فِیْهِ میں ضمیر کی ھا ہے اس لیے پہلے اس کے احکام بیان کرتے ہیں پھر اصول کے باقی ابواب لائیں گے)۔

آٹھواں باب

ضمیر کی ھا کے بیان میں

ضمیر کی) وہ ھا جس سے واحد مذکر (غائب) مراد ہوتا ہے (اگر یہ کسرہ اور یائے ساکنہ مدہ یا لین کے بعد ہو تو اس پر کسرہ آتا ہے جیسے بِهٖ۔ فِیْهِ۔ اَبَوَیْهِ اور باقی تمام حالات میں ھا پر ضمہ آتا ہے جیسے لَهٗ۔ رَبُّهٗ۔ فَاَلْقُوْهُ۔ رَاوَدُوْهُ۔ رَاٰوْهُ۔ عَنْهُ اور) اس (ھا) کی چار صورتیں ہیں ۱ ھا سے پہلا حرف ساکن ہو عام ہے کہ حرفِ علت (الف، یا، واو) ہو (مدہ ہو خواہ لین) یا حرف صحیح ہو اور بعد والے حرف پر حرکت ہو اس صورت میں ابن کثیر وصلاً ھا کا صلہ کرتے ہیں ضمہ والی کا واو سے اور کسرہ والی کا یا سے (یعنی سیدھے پیش کے بجائے الٹا پیش پڑھتے ہیں جس سے واو پیدا ہو جاتا ہے اور پڑے زیر کے بجائے کھڑا زیر پڑھتے ہیں جس سے

پلپیدا ہو جاتی ہے اور اسی کو صلہ کہتے ہیں اور یہ واو اور یا صرف پڑھنے میں آتے ہیں لکھنے میں نہیں آتے۔ ضمہ والی ھا کی مثالیں یہ ہیں مَا عَقَلُوْهُ (وَهُمْ)۔ وَشَرَوْهُ (بِثَمَنٍ) اور فَاجْتَبٰهُ (رَبُّهٗ)۔ فَلْيَصُمْهُ (وَمَنْ كَانَ)۔ بَشَّرْنٰهُ (بِغُلٰمٍ)۔ مِنْهُ (وَهُوَ)۔ عَنْهُ (مُعْرِضِيْنَ) وغیرہ۔ اور کسرہ والی ھا کی مثالیں یہ ہیں لِاَخِيْهِ (هٰرُوْنَ)۔ وَاَبِيْهِ (وَصَاحِبَتِهٖ)۔ اِلَيْهِ (مَرْجِعُكُمْ)۔ تُؤْوِيْهِ (وَمَنْ فِي الْاَرْضِ)۔ اٰبَوَيْهِ (عَلَى الْعَرْشِ)۔ فِيْهِ (اٰيٰتٌ)۔ وغیرہ اور فِيْهٖ مُهَانًا فرقان (ع) میں ان کے ساتھ حفص نے اور اَرْجِئْهُ (اعراف ع وشعراء ع) میں ہشام نے بھی صلہ کیا ہے) اور جب وقف کرتے ہیں تو اس صلہ کو حذف کر دیتے ہیں کیونکہ صلہ کا واو اور یا ایک زائد چیز ہے (اور) یہ کسرہ اور ضمہ کی تنوین کی طرح وقفاً باقی نہیں رہتا نہ اسکان میں نہ روم میں۔ ۲ ھا سے پہلا حرف بھی ساکن ہو اور بعد والا بھی جیسے:۔ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ۔ عَنْهُ السُّوْٓءَ۔ فَاَرٰىهُ اللّٰهُ۔ اٰتٰىهُ اللّٰهُ۔ عَلَيْهِ اللّٰهَ وغیرہ اس صورت میں صلہ نہیں کرتے لیکن اس سے صرف عَنْهُ تَّلَهّٰى (عبس) بزی کی قراءۃ پر مستثنیٰ ہے کہ وہ اس میں تا پر تشدید پڑھتے ہیں (جس سے ھا کے بعد ساکن پایا جاتا ہے) مگر اس پر بھی اس ھا کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں کیونکہ تا کی تشدید عارضی ہے (اس لیے وہ صلہ کو منع نہیں کرتی) ۳ ھا سے پہلے حرف پر حرکت ہو اور بعد والا حرف ساکن ہو جیسے بِهِ اللّٰهُ اور لَهُ الرَّسُوْلُ اس صورت میں بھی صلہ نہیں کرتے) اور باقی چار امام مذکورہ بالا تینوں قسموں میں وصلاً بھی صلہ نہیں کرتے (بلکہ ھا کو سیدھے پیش اور کھڑے زبر سے عَقَلُوْهُ وَهُمْ اور فِيْهِ پڑھتے ہیں۔ ۴ ھا سے پہلے حرف پر (بھی) حرکت ہو اور بعد والے پر بھی جیسے وَجْهَهٗ لِلّٰهِ۔ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا) اس صورت میں سب حضرات (وصلاً) تمام جگہ کسرہ والی ھا کا یا کے ساتھ اور ضمہ والی کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں۔ فائدہ۔ اس قسم میں سے دس ضمیروں میں پندرہ جگہ آئی ہیں بعض نے اپنے قاعدہ کے خلاف صلہ کے بغیر ھا کا کسرہ اور ضمہ یا سکون پڑھا ہے اور وہ یہ ہیں (۱) يُؤَدِّهٖ دو جگہ آل عمران ع میں (۲) نُؤْتِهٖ تین جگہ آل عمران ع میں دو اور شوریٰ ع میں ایک (۳) نُوَلِّهٖ (۴) وَنُصْلِهٖ نساء ع (۵) اَرْجِهْ دو جگہ اعراف ع شعراء ع (۶) وَمَنْ يَّاْتِهٖ طٰہٰ ع (۷) وَيَتَّقْهِ نور ع (۸) فَاَلْقِهْ نمل ع (۹) يَرْضَهُ لَكُمْ زمر ع (۱۰) يَرَهٗ دو جگہ زلزال میں۔ ان کا مفصل بیان انشاء اللہ ان کے موقعوں پر باب الفرش میں آئے گا

نواں باب

مد اور قصر کے بیان میں

۱ یاد رکھو اگر حروف مد (الف، یا، واو) اور ہمزہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں (اور ہمزہ مدہ کے بعد ہو) عام ہے کہ ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو یا آخر میں جیسے اُولٰٓئِكَ۔ شَآءَ اللّٰهُ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ۔ يُضِيْٓءُ۔ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ وغیرہ تو سب حضرات بلا اختلاف حرف مد کو (اس کی اصلی مقدار ایک الف سے) زیادہ کھینچتے ہیں (اور اس مد کو متصل کہتے ہیں) ۲ پس اگر مدہ پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو جیسے بِمَآ اُنْزِلَ۔ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ۔ فِيْٓ اٰيٰتِنَا۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وغیرہ۔ تو اس صورت میں حروف مد کے (ایک الف سے) زیادہ کھینچنے (اور نہ کھینچنے) میں قراء کا اختلاف ہے (اور اس کو مد منفصل کہتے ہیں) پس ابن کثیر اور یزیدی سے نقل کر کے ابوشعیب سوسی وغیرہ تو اس حرف مد میں قصر کرتے ہیں یعنی مدہ کو اس کے اصلی اور ذاتی مد کے موافق (ایک الف کے برابر) کھینچتے ہیں کیونکہ اگر اس سے بھی کم کھینچیں تو حرف مد ہی غائب ہو جاتا ہے اور قالون کے لیے اس میں قصر و مد دونوں وجوہ ہیں اور یہ حضرات (قالون۔ ابن کثیر، سوسی) اس پہلی قسم (مد متصل) میں بھی سب سے کم مد کرتے ہیں جس کو سب حضرات مد ہی سے پڑھتے ہیں (جس میں قصر کسی کے لیے بھی نہیں ہے) اور باقی حضرات اس (مد منفصل) میں (ایک الف سے) زیادہ مد کرتے ہیں اور (متصل و منفصل) دونوں قسموں میں سب سے زیادہ مد ورش اور حمزہ کے لیے اور ان سے کم عاصم کے لیے اور ان سے کم ابن عامر اور کسائی کے لیے ہے اور ان سے کم اہل عراق کے طریق سے ابوعمرو (دوری) کے لیے اور ابونشیط کے طریق سے قالون کے لیے خلاف کے ساتھ ہے (اور ابوعمرو کے دوری کے لیے تیسیر سے تو منفصل میں مد ہی نکلتا ہے کیونکہ ان کے لیے دونوں قسموں میں صرف مد بتایا ہے اور قصیدہ میں قصر بھی ہے پس دونوں وجوہ ہو گئیں اور خلاصہ یہ ہے کہ ورش و حمزہ کے لیے دونوں قسموں میں پانچ الفی اور عاصم کے لیے دونوں میں چار الفی اور ابن عامر اور کسائی کے لیے دونوں

ہیں تین الفی مد ہے اور قالون و دوری کے لیے متصل میں دو الفی مد ہے اور منفصل میں دو وجوہ ہیں۔ (۱) قصر ایک الفی۔ (۲) مد دو الفی اور ابن کثیر و سوسی کے لیے متصل میں دو الفی اور منفصل میں صرف قصر ایک الفی مد ہے) یہ (مد کا) درا بیان (جس میں مد کے چار مراتب بھی آگئے درستی سے) قریب تر ہے جس میں زیادتی اور کمی (قطعاً) نہیں ہے (اور) مد کی مقدار کا صحیح اور پورا اندازہ سودہ کامل و ماہر شیخ سے سننے پر موقوف ہے) اور یہ ان کے الگ مذاہب کے اندازہ کے موافق ہے جو ترتیل (ٹھیرا کر پڑھنے) اور حدر (تیزی سے پڑھنے) کے بارے میں ہیں (یعنی ٹھیرا کر پڑھنے والوں کے لیے زیادہ اور تیزی سے پڑھنے والوں کے لیے کم اور درمیانی رفتار سے پڑھنے والوں کے لیے درمیانی درجہ کا مد ہوتا ہے اور یہ مقدار ایسی وزنی نہیں ہیں جن کے خلاف کرنا اور کمی زیادتی کر لینا جائز نہ ہو اور ورش و حمزہ اور عاصم اکثر تحقیق و ترتیل سے اور ابن عامر و کسائی تدویر سے اور باقی حضرات حدر سے پڑھتے تھے)۔

فصل مدِ بدل کے بیان میں

اگر ہمزہ (مد کے بعد آنے کے بجائے) حروفِ مد سے پہلے ہی آرہا ہو عام ہے کہ وہ ہمزہ تحقیق والا ہو (جس میں کسی قسم کا تغیر نہ ہوا ہو) جیسے اٰدَمَ - اٰزَرَ - اٰمَنَ - لِاِیْلٰفِ - یَسْتَهْزِءُوْنَ (یا ایسا ہو جس میں کسی طرح کا تغیر ہو رہا ہو تین طرح سے ہوتا ہے (۱) نقل سے کہ ہمزہ کی حرکت اس سے پہلے ساکن کو دی گئی ہو جیسے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا - وَالْاِیْمَانُ - قُرَیْشٍ اِیْلٰفِهِمْ - مَنْ اُوْتِیَ (۲) ابدال سے جیسے هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً (۳) تسہیل سے جیسے ءَاٰلِهَتُنَا) وغیرہ تو مصری شیوخ میں سے وہ اہلِ ادا جو ورش سے ابو یعقوب یوسف الازرق کی روایت اختیار کرتے ہیں اس قسم میں ترتیل کے اندازہ کے مطابق حرفِ مد میں متوسط درجہ کا مد کرتے ہیں جس کی مقدار تین الف کے برابر ہے۔ کیونکہ ترتیل میں توسط اسی مقدار پر پہونچ کر ہوتا ہے باقی حدر میں اس سے کم مقدار کو بھی توسط کہہ سکتے ہیں یہاں مد بدل میں صرف توسط مذکور ہے اور قصیدہ میں قصر و طول بھی ہے۔ پس تین وجوہ ہو گئیں طول پانچ الفی۔ توسط تین الفی۔ قصر ایک الفی اور جو ورش سے ابو یعقوب ازرق کے بجائے اصبہانی کی روایت اختیار کرتے ہیں وہ مد بدل میں بالکل مد نہیں کرتے لیکن ذیل کی تین قسمیں (ازرق کی روایت پر بھی) طول و توسط سے مستثنیٰ ہیں پس ان میں صرف قصر ہے ۱ اِسْرَآءِیْلَ جس جگہ بھی آئے اس کی یا میں ناقلین نے ایک الف سے زیادہ مد نہیں کیا ۲ وہ مدہ جس کے ہمزہ سے پہلے حرفِ صحیح ساکن ہو یعنی حرفِ علت مدہ نہ ہو گو لین ہو جیسے مَسْئُوْلًا - مَذْءُوْمًا۔

اَلْقُرْاٰنُ - اَلظَّمْاٰنُ وغیرہ ۳ وہ مدہ جس سے پہلے ہمزہ وصلی ہو جو ابتدا کے لیے لایا جاتا ہے جیسے اُوْتُمِنَ - اِیْتِ بِقُرْاٰنٍ - اِیْذَنْ لِّیْ ان دونوں قسموں کے مدہ میں بھی ایک الف سے زیادہ مد نہ کرنے پر اجماع ہے (اور اسی طرح ذیل کی پانچ قسمیں بھی مستثنیٰ ہیں۔ (۴) یُؤَاخِذُ لَا تُؤَاخِذْنَا جس طرح بھی آئے (۵) تنوین سے بدلا ہوا الف جیسے نِدَآءً دُعَآءً (۶) وہ مدہ جو ہمزہ سے بدلا ہوا ہو متصل ہو جیسے اَلْئٰنَ جو ءَآلْئٰنَ تھا خواہ منفصل جیسے جَآءَ اَحَدٌ - فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ - اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ (۷) اٰلْئٰنَ (یونس ع و ع) کا لام کے بعد والا الف (۸) عَادًا الْاُوْلٰی (نجم ع) کا واو ان آٹھ میں سے اول کے چھ بالاتفاق اور نمبر سات و آٹھ بعض کے نزدیک مستثنیٰ ہیں مستثنیٰ کرنے والے ان میں صرف قصر اور مد کرنے والے تینوں وجوہ بتاتے ہیں اور ورش کے سوا) باقی حضرات ہمزہ کے بعد والے حرفِ مد میں کسی جگہ بھی ایک الف سے زیادہ مد نہیں کرتے (پس ان کے لیے بدل میں صرف قصر ہے) اور درست بات کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں (فائدہ ۱ مد لازم اور حروفِ مقطعات کا مد اور مدہ اور لین کے بعد وقفی سکون کی تینوں وجوہ ان تینوں مسئلوں کو اس لیے بیان نہیں کیا کہ ان میں اختلاف نہیں ہے اور قراءۃ کی کتابوں میں اکثر اختلافی مسائل ہی بیان ہوا کرتے ہیں۔ ۲ واو یا لین کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے شَیْءٍ - سَوْءٍ - سَوْءَةَ - كَهَیْئَةِ ان میں ورش کے لیے وصل و وقف دونوں حالتوں میں طول و توسط ہے لیکن مَوْئِلًا اور اَلْمَوْءُوْدَةُ کے واو لین میں صرف قصر ہے اور سَوْاٰتِ اعراف و طٰہٰ کے واو میں توسط و قصر ہے طول نہیں اس مسئلہ کو مصنف نے بقرہ ع میں مختصراً بیان کیا ہے اور باقی حضرات کے لیے اس قسم میں یعنی شَیْءٍ اور سَوْءٍ میں جب کہ ہمزہ کلمہ کے آخر میں ہو وصلاً صرف قصر اور وقفاً تینوں وجوہ ہیں اور سَوْءَةَ - كَهَیْئَةِ - مَوْئِلًا اور اَلْمَوْءُوْدَةُ - سَوْاٰتِ میں حالین میں صرف قصر ہے)

دسواں باب

ان دو ہمزوں کے بیان میں جو ایک کلمہ میں جمع ہو رہے ہوں

(اور ان کی تین قسمیں ہیں) (پہلی قسم) یاد رکھو کہ جب (ایک کلمہ کے) دونوں ہمزوں پر فتحہ ہو جیسے

ءَ اَنْذَرْتَهُمْ - ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ - ءَ اَسْجُدُ وغیرہ تو حرمیان (نافع، ابن کثیر) اور ابو عمرو اور ہشام ان میں سے دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں (اور شاطبیہ میں ہشام کے لیے دوسرے ہمزہ کی تحقیق بھی ہے) اور ورش اس ہمزہ کا الف سے ابدال بھی کرتے ہیں (جس سے ءَانْذَرْتَهُمْ ہوجاتا ہے یہ سماعی ہے) اور قیاس یہ چاہتا ہے کہ (حرکت والے ہمزہ میں) تسہیل بین بین ہی ہو اور ابن کثیر دوسرے ہمزہ سے پہلے ادخال کا الف زیادہ نہیں کرتے اور قالون، ابو عمرو، ہشام ادخال کا الف بھی لاتے ہیں (جس سے ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور ءَاَنْتُمْ ہوجاتا ہے) اور باقی (ساڑھے تین ابن ذکوان اور کوفیین) کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال ہے (فائدہ (۱) قالون اور ابو عمرو کے لیے دوسرے ہمزہ کی تسہیل مع ادخال ہے اور ہشام کے لیے ادخال کے ساتھ تحقیق و تسہیل دونوں ہیں اور ورش کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلا ادخال (۲) ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس کے بعد اَلِدُ (ہود ع) اور اٰمَنْتُمْ (ملک ع) میں ہمزہ سے بدلے ہوئے الف میں صرف قصر اور باقی تمام کلمات میں ساکن لازم پایا جانے کی بناء پر اس الف میں طول ہے اور ابن کثیر کے لیے صرف تسہیل بلا ادخال ہے اور باقیوں کے لیے تحقیق بلا ادخال ہے (۲) اور اس قسم میں سے ذیل کے پانچ کلمات میں ایک ہمزہ اور دو ہمزوں سے پڑھنے کا اختلاف بھی ہے ۱ ءَ اَنْ يُّؤْتٰى (آل عمران ع) ۲ ءَ اٰمَنْتُمْ (اعراف ع و شعراء و طٰہٰ ع) ۳ ءَ اَعْجَمِيٌّ (فصلت ع) ۴ ءَ اَذْهَبْتُمْ (احقاف ع) ۵ ءَ اَنْ كَانَ (ن ع) اور ان کی تفصیل باب الفرش میں ان کی سورتوں میں آئے گی)

تنبیہ ءَ اٰمَنْتُمْ میں تینوں جگہ اور ءَ اٰلِهَتُنَا (زخرف ع) میں نہ تو ورش کے لیے دوسرے ہمزہ کا ابدال ہے اور نہ ادخال والوں کے لیے ادخال ہے نیز ان میں ہشام کے لیے تحقیق بھی نہیں ہے)

(دوسری قسم) اور جب پہلے ہمزہ پر فتحہ اور دوسرے پر کسرہ ہو جیسے ءَ اِذَا كُنَّا - ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ - اَئِنَّ لَنَا - ءَ اِنَّ اَئِمَّةً وغیرہ تو حرمیان اور ابو عمرو دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں اور قالون اور ابو عمرو کے لیے اس ہمزہ سے پہلے الف کا ادخال بھی ہے (جس سے ءَاِذَا ہوجاتا ہے اور ورش و ابن کثیر کے لیے تسہیل بلا ادخال ہے اور قالون و ابو عمرو کے لیے تسہیل مع ادخال ہے) اور ہشام کے لیے داجونی نے ابو الفتح سے تو تمام قرآن میں دونوں کے درمیان ادخال (اور تحقیق) سے پڑھا ہے اور ابو الحسن سے صرف ان سات کلمات میں ادخال پڑھا ہے۔

(۱) ءَ اِنَّكُمْ اعراف (ع) میں (۲) اِنَّ لَنَا اعراف (ع) میں (۳) ءَ اِذَا مَا مِتُّ مریم (ع) میں

(۴) اَئِنَّ لَنَا شعراء (ع) میں (۵) يَقُوْلُ اَئِنَّكَ صفت (ع) میں (۶) اَئِفْكًا صفت (ع) میں (۷) قُلْ اَئِنَّكُمْ فصلت (ع) میں اور صرف اس آخری کلمہ میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل بھی کرتے ہیں (اور شاطبیہ میں تحقیق بھی درج ہے نتیجہ یہ کہ ہشام کے لیے دوسری قسم میں سے ان سات کلمات میں تو صرف ادخال ہے پہلے چھ میں تحقیق کے ساتھ اور ساتویں میں تحقیق و تسہیل دونوں کے ساتھ کیونکہ ان میں داجونی نے دونوں شیوخ سے ادخال ہی پڑھا ہے اور باقی کلمات میں دو وجوہ ہیں (۱) تحقیق مع ادخال یہ ابو الفتح سے ہے (اور یہی طریق کے موافق ہے) (۲) تحقیق بلا ادخال یہ ابو الحسن سے ہے) اور باقی (ساڑھے تین ابن ذکوان، کوفیین) کے لیے سب جگہ دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال ہے۔

(فائدہ (۱) اَئِمَّةً میں پانچوں جگہ صرف ہشام کے لیے ادخال و عدم ادخال دونوں ہیں قالون و ابو عمرو کے لیے صرف عدم ادخال ہے (۲) اس قسم میں سے ان پانچ کلمات میں ایک اور دو ہمزوں کا اختلاف ہے ۱ ءَ اِنَّكُمْ ع ۲ ءَ اِنَّ لَنَا ع دونوں اعراف میں ۳ ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ یوسف ع ۴ ءَ اِذَا مَا مِتُّ مریم ع ۵ ءَ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ واقعہ ع اور تفصیل موقعوں پر آئے گی (۳) اسی طرح استفہام مکرر میں بھی جب پاس پاس دو جگہ دو دو ہمزہ آتے ہوں جیسے ءَ اِذَا - ءَ اِنَّ ایک اور دو ہمزوں کا اختلاف ہے اور یہ گیارہ جگہ آیا ہے ۱ رعد ع ۲ و ۳ اسراء ع و ع ۴ مومنون ع ۵ نمل ع ۶ عنکبوت ع ۷ الٓمّٓ السجدہ ع ۸ و ۹ صٰفّٰت ع و ع ۱۰ واقعہ ع ۱۱ نٰزعٰت ع - ان کی تفصیل سورۂ رعد میں آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ (۴) استفہام مکرر میں سے جن کلمات میں ہشام کے لیے دو ہمزہ ہیں ان میں جمہور کے مذہب پر تو ان کے لیے صرف ادخال مع تحقیق ہے اور صاحب نشر کی رائے پر تحقیق بلا ادخال بھی صحیح ہے)

(تیسری قسم) جب پہلے ہمزہ پر فتحہ اور دوسرے پر ضمہ ہو جو ان تین موقعوں میں آئے ہیں ۱ اَؤُنَبِّئُكُمْ آل عمران (ع) ۲ ءَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ ص (ع) ۳ ءَ اُلْقِيَ الذِّكْرُ قمر (ع) تو حرمیان اور ابو عمرو دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں (اور ان میں سے ورش و ابن کثیر کے لیے تو تسہیل بلا ادخال ہے) اور قالون کے لیے (تسہیل مع) ادخال ہے یعنی اَؤُنَبِّئُكُمْ (اور ابو عمرو کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) تسہیل بلا ادخال (۲) تسہیل مع ادخال اور یہ زیادات میں سے ہے) اور ہشام کے لیے میں نے ابو الحسن سے تو اَؤُنَبِّئُكُمْ آل عمران میں الف کے ادخال کے بغیر دونوں ہمزوں کی تحقیق پڑھی ہے اور باقی دو (ءَ اُنْزِلَ اور ءَ اُلْقِيَ) میں قالون کی طرح دوسرے ہمزہ کی تسہیل مع ادخال الف پڑھی ہے اور ابو الفتح سے تینوں میں دونوں ہمزوں

کی تحقیق مع ادخال الف ہوتا ہے (اور تیسرے طریق سے تینوں میں تحقیق بلا ادخال بھی ہے اور یہ
زیادات میں سے ہے اور تینوں کے ملانے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اَؤُنَبِّئُكُم میں تو دو وجوہ ہیں۔
۱۔ تحقیق مع ادخال ۲۔ تحقیق بلا ادخال اور ءَاُنْزِلَ اور ءَاُلْقِیَ میں تین ہیں ۱۔ و ۲۔ اَؤُنَبِّئُكُم
والی ۳۔ تسہیل مع ادخال اور چوتھی وجہ تسہیل بلا ادخال کسی طریق سے بھی صحیح نہیں) اور باقی (ساڑھے
تین ابن ذکوان اور کوفیین) کے لیے تینوں میں دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال ہے اور درست بات کو
اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں۔

(فائدہ (۱) اس قسم میں صرف ءَاَشَهِدُوا (زخرف ع۲) میں اختلاف ہے کہ نافع کے لیے اس
میں دو ہمزوں سے ءَاُشْهِدُوا ہے اور قالون کے لیے تسہیل مع ادخال اور بلا ادخال دونوں
اور ورش کے لیے صرف تسہیل بلا ادخال ہے اور باقی چھ کے لیے ایک ہمزہ ہے۔ (۲) ذیل کے
چار کلمات بھی اسی باب سے تعلق رکھتے ہیں (۱) ءَالذَّكَرَيْنِ (انعام ع۱ میں) دو جگہ (۲) آٰلْئٰنَ
(یونس ع۵ و ع۹ میں) (۳) ءَآللّٰهُ (یونس ع۶ و نمل ع۵ میں) تینوں میں تمام قراء کے لیے دو وجوہ ہیں
۱۔ ہمزہ کا الف سے ابدال مد لازم کے ساتھ اس طرح اوپر درج کیے گئے ہیں۔ ۲۔ دوسرے ہمزہ
کی تسہیل بلا ادخال یعنی ءَآلذَّكَرَيْنِ۔ ءَآلْئٰنَ۔ ءَآللّٰهُ اور ان میں ادخال کسی کے لیے بھی نہیں
ہے (۴) ءَآلسِّحْرُ (یونس ع۸) اس میں صرف ابو عمرو کی قراءۃ پر دو ہمزہ اور وہی دو وجوہ ہیں جو
اوپر کے تین کلمات میں گذریں اور چونکہ یہ مسئلہ اتفاقی تھا اس لیے اس کو یہاں بیان نہیں کیا اور سورہ
یونس میں مختصراً درج کیا ہے)

گیارھواں باب

ان دو ہمزوں کے بیان میں جو دو کلموں میں جمع ہوئے ہوں

(جن میں سے ایک پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور دوسرا دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو اور ان کی دو
صورتیں ہیں اول متفقتین جن پر ایک طرح کی حرکت ہو خواہ کوئی سی ہو اور ان کی تین قسمیں ہیں۔ دوم مختلفتین
جن پر دو طرح کی حرکت ہو اور ان کی پانچ قسمیں ہیں پس کل قسمیں آٹھ ہو گئیں)

متفقتین کی تین قسمیں مع ...

۱۔ دونوں ہمزوں پر فتحہ ہو جیسے جَآءَ اَجَلُهَا۔ شَآءَ اَنْشَرَهٗ وغیرہ
۲۔ دونوں پر کسرہ ہو جیسے هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ۔ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا وغیرہ
۳۔ دونوں پر ضمہ ہو جو صرف ایک جگہ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ احقاف (ع۴) میں ہیں۔

مختلفتین کی پانچ قسمیں

۴۔ پہلے ہمزہ پر فتحہ اور دوسرے پر کسرہ ہو جیسے شُهَدَآءَ اِذْ وغیرہ ۵۔ پہلے پر فتحہ اور دوسرے پر ضمہ ہو جو صرف جَآءَ
اُمَّةً مومنون (ع۳) میں ہے۔ ۶۔ پہلے پر کسرہ اور دوسرے پر فتحہ ہو جیسے مِنَ السَّمَآءِ
اٰمِنًا وغیرہ ۷۔ پہلے پر ضمہ اور دوسرے پر فتحہ ہو جیسے السُّفَهَآءُ اَلَآ وغیرہ ۸۔ پہلے
پر ضمہ ہو اور دوسرے پر کسرہ جیسے مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ ان آٹھوں قسموں میں ابن عامر اور
کوفیین کے لیے تو دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے اور نافع، ابن کثیر، ابو عمرو کے لیے تخفیف ہے پہلی تین
قسموں میں قالون، بزی، ابو عمرو پہلے ہمزہ میں اور ورش وقنبل دوسرے میں تغیر کرتے ہیں اور باقی پانچ
قسموں میں نافع، ابن کثیر، ابو عمرو تینوں دوسرے ہمزہ میں تبدیلی کرتے ہیں پس قالون و بزی پہلی قسم
میں پہلے ہمزہ کو حذف کرکے جَآ اَجَلُهُمْ اور شَآ اَنْشَرَهٗ پڑھتے ہیں (اور ہمزہ سے پہلے
الف میں اول قصر پھر مد کرتے ہیں) اور دوسری قسم مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا جیسی مثالوں میں پہلے ہمزہ
کی زیر والی یا کی طرح اور تیسری قسم اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ میں پہلے ہمزہ کی پیش والے واو کی طرح
تسہیل کرتے ہیں (اور ہمزہ سے پہلے الف میں اول مد پھر قصر کرتے ہیں اور بِالسُّوْٓءِ اِلَّا یوسف
ع۷ میں دونوں کے لیے پہلے ہمزہ کا واو سے ابدال اور واو کا واو میں ادغام بھی ہے یعنی بِالسُّوِّ
اِلَّا پس اس میں دو وجوہ ہو گئیں (۱) ہمزہ کی تسہیل مد اور قصر کے ساتھ (۲) واو سے ابدال و
ادغام) اور ابو عمرو تینوں قسموں میں پہلے ہمزہ کو حذف کرکے جَآ اَجَلُهُمْ۔ مِنَ النِّسَآ اِلَّا
اور اَوْلِيَآ اُولٰٓئِكَ پڑھتے ہیں (اور ہمزہ سے پہلے الف میں اول قصر پھر مد کرتے ہیں) اور
ورش وقنبل کے لیے تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں ۱۔ ہمزہ کی تسہیل پہلی قسم
میں الف مدہ کی طرح اور دوسری قسم میں یائے ساکنہ کی طرح اور تیسری قسم میں واو ساکنہ کی طرح یعنی
نرمی میں الف مدہ یا اور واو ساکنہ کی طرح ہو جاتا ہے یہ نہیں کہ ہمزہ بالکل ساکن ہو جاتا ہے کیونکہ
تسہیل تو ہمیشہ حرکت والے ہی میں ہوا کرتی ہے ۲۔ ہمزہ کا خالص الف اور یا اور واو مدہ سے
ابدال یعنی جَآءَ اَجَلُهُمْ۔ شَآءَ اَنْشَرَهٗ اور هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ اور فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ
اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ اور یہ زیادات میں سے ہے)

ابوعمرو دانی کہتے ہیں کہ (میرے شیخ ابو القاسم خلف) بن خاقان هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ (بقرہ ع) اور عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ (نور ع) میں ورش کے لیے دوسرے ہمزہ کا زیر والی یا سے ابدال کرتے تھے (جس سے هٰٓؤُلَآءِ يِنْ كُنْتُمْ اور عَلَى الْبِغَآءِ يِنْ اَرَدْنَ ہو جاتا ہے اور یہ وجہ ورش سے اداءً مشہور ہے نصًّا نہیں پس ان دونوں میں ان کے لیے تین وجوہ ہو گئیں ۱ تسہیل ۲ یائے ساکنہ سے ابدال ۳ زیر والی یا سے ابدال۔ تیسیر میں اس مقام پر وَاَخَذَ عَلَيَّ بن خاقان ہے حالانکہ اسناد کے بیان میں ابن خاقان کا نام خلف بتایا ہے پس یا تو یہ کہا جائے کہ ان کا دوسرا نام علی بھی ہو گا یا یہاں علی کو کاتب کا سہو مانا جائے دونوں احتمال ہیں)

ابوعمرو دانی کہتے ہیں کہ جب یکساں حرکت والے دو ہمزوں میں سے پہلے کی تسہیل کی جائے یا اس کو حذف کر دیا جائے تو ہمزہ کو (اب بھی) موجود سمجھنے (اور عارضی تغیر کا اعتبار نہ کرنے) کی بنا پر ہمزہ سے پہلے الف (اور واو مدہ وغیرہ) میں اسی طرح مد ہو گا جس طرح ہمزہ کو تحقیق سے پڑھنے کی حالت میں تھا اور یہ بھی جائز ہے کہ اس الف (اور واو مدہ) میں قصر کیا جائے کیونکہ ہمزہ تلفظ میں (اپنی اصلی حالت پر) نہیں رہا حذف کی صورت میں تو ظاہر ہے اور تسہیل کی صورت میں اس لیے کہ ہمزہ نرم ہو گیا ہے اور (دونوں صورتوں میں) پہلی وجہ (یعنی مد) اولیٰ ہے (اور نشر کی تحقیق پر حذف کی صورت میں قصر اور تسہیل کی صورت میں مد اولیٰ ہے اور عمل بھی اسی پر ہے)

مختلفین کی پانچ قسمیں

چوتھی قسم شُهَدَآءَ اِذْ جیسی مثالوں میں نافع، ابن کثیر، ابوعمرو تینوں کے لیے دوسرے ہمزہ کی یا کے مانند تسہیل ہے اور پانچویں قسم جَآءَ اُمَّةً میں تینوں کے لیے دوسرے ہمزہ کی واو کے مانند تسہیل ہے چھٹی قسم السُّفَهَآءُ اَلَآ جیسی مثالوں میں پہلے ہمزہ کی حرکت کے لحاظ سے دوسرے کا زبر والے واو سے ابدال ہے یعنی السُّفَهَآءُ وَلَآ ساتویں قسم مِنَ السَّمَآءِ اٰيَةً جیسی مثالوں میں پہلے کی حرکت کے اعتبار سے دوسرے کا زبر والی یا سے ابدال ہے یعنی مِنَ السَّمَآءِ يٰيَةً آٹھویں قسم يَشَآءُ اِلٰى جیسی مثالوں میں دو وجوہ ہیں ۱ پہلے کی حرکت کے

اعتبار سے دوسرے کا زیر والے واو سے ابدال یعنی يَشَآءُ وِلٰى یہ قراء کا مذہب ہے اور نقل کی رو سے قوی تر ہے۔ ۲ خود ہمزہ کی حرکت کے لحاظ سے ہمزہ کی یا کے مانند تسہیل۔ یہ نحاۃ کا مذہب ہے اور قیاس کی رو سے درست تر ہے

ابوعمرو دانی کہتے ہیں کہ اس باب (کی آٹھوں قسموں) میں (پہلے یا دوسرے ہمزہ کی) تخفیف (حذف سے ہو خواہ تسہیل سے خواہ ابدال سے) وصل ہی کی حالت میں ہوتی ہے کیونکہ دو ہمزہ وصل ہی میں جمع ہوتے ہیں (پس اگر پہلے پر وقف کر دیں تو پھر دونوں میں تحقیق ہی ہو گی) اور ان دونوں بابوں میں تسہیل سے مراد یہ ہے کہ ہمزہ کو خود ہمزہ کے اور اس حرف علت کے درمیان پڑھا جائے جو ہمزہ کی حرکت کے مناسب ہو (پس تسہیل میں فتحہ والے ہمزہ کو ہمزہ اور الف کے اور کسرہ والے کو ہمزہ اور یا کے اور ضمہ والے کو ہمزہ اور واو کے درمیان پڑھنا چاہیے) اور درست بات کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں۔

فائدہ ۱ پہلی تینوں قسموں میں ورش وقنبل کے لیے بعض ماہرین نے تسہیل کو اور جمہور شارحین نے ابدال کو زیادات میں سے بتایا ہے اور ثانی ہی حق اور اولیٰ معلوم ہوتا ہے۔

۲ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا یوسف میں شارحین نے قالون و بزی کے لیے تسہیل کو زیادات میں سے قرار دیا ہے اس بنا پر کہ تیسیر میں سورۂ یوسف میں ابدال و ادغام ہی مذکور ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ تیسیر میں تسہیل بھی درج ہے جو قاعدہ کے عام ہونے سے نکلتی ہے کیونکہ زبر والے ہمزوں میں سے پہلے میں قالون و بزی کے لیے تسہیل بتائی ہے جو بِالسُّوْٓءِ اِلَّا کو بھی شامل ہے۔

بارھواں باب

ہمزۂ مفردہ یعنی اس ہمزہ کے بیان میں جو کلمہ میں اکیلا آ رہا ہو اور دوسرے ہمزہ کے ساتھ نہ ہو

یاد رکھو کہ ورش ہمزۂ مفردہ کا ہر جگہ اس حرف علت سے ابدال کرتے ہیں جو ہمزہ سے پہلے

حرف کی حرکت کے موافق ہو جب کہ ہمزہ (اس لفظ) فعل کے فا کلمہ کی جگہ میں ہو (جو کلمات کا وزن معلوم کرنے کے لیے مقرر ہے) اسم میں ہو خواہ فعل میں اور فا کلمہ کا ہمزہ اکثر جگہ اَتَیْنَ صَوْفٌ کے سات حروف میں سے کسی ایک حرف کے بعد آیا کرتا ہے) اور اس کی دو قسمیں ہیں **اول ہمزہ ساکنہ** اس کو ہر جگہ فتحہ کے بعد الف سے اور کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد واو سے بدلتے ہیں جب کہ یہ فا کلمہ میں ہو جیسے يَأْخُذُ۔ يَأْكُلُ۔ تَأْلَمُوْنَ۔ لِقَآءَنَا ائْتِ۔ الَّذِى اؤْتُمِنَ۔ السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِىْ۔ اور مُؤْمِنُوْنَ۔ يُؤْثِرُوْنَ۔ يُؤْمِنُ۔ يُؤْتُوْنَ۔ اَلْمُؤْتَفِكَةُ۔ اَلْمُؤْتَفِكٰتُ وغیرہ جو اصل میں يَأْخُذُ اور الَّذِى اؤْتُمِنَ اور اَلْمُؤْمِنُوْنَ تھے لیکن ایوا کے تمام صیغوں میں ابدال نہیں کرتے اور اس باب کے صرف تین الفاظ آئے ہیں ۱ وَتُؤْوِىْٓ (احزاب ع) اور الَّتِىْ تُؤْوِيْهِ (معارج ع) ۲ الْمَأْوٰى۔ وَمَأْوٰىهُ۔ وَمَأْوٰىكُمْ جس طرح بھی آئے ۳ فَأْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ (کہف ع) **دوم** حرکت والا ہمزہ۔ اس کو ان تین شرطوں سے فتح والے واو سے بدلتے ہیں ۱ ہمزہ فا کلمہ میں ہو ۲ ہمزہ پر فتح ہو ۳ ہمزہ سے پہلے حرف پر ضمہ ہو جیسے يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ۔ لَا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ۔ مُؤَجَّلًا۔ مُؤَذِّنٌ۔ وَالْمُؤَلَّفَةِ۔ يُؤَخِّرُهُمْ۔ لَا تُؤَاخِذْنَا وغیرہ (کہ یہ اصل میں يُؤَدِّ اور مُؤَجَّلًا تھے) اور اسی لیے وَلَا يَئُوْدُهٗ اور تَؤُزُّهُمْ میں ابدال نہیں کرتے اور اسی طرح مَاٰبُ اور مَاٰرِبُ اور فَاَذَّنَ اور ان جیسے دوسرے وہ کلمات جن میں ہمزہ الف کی صورت میں لکھا ہوا ہو ان میں بھی ابدال نہیں کرتے بلکہ ان سب کو تحقیق والے ہمزہ سے پڑھتے ہیں اور باقی حضرات ان تمام ہمزوں کو تحقیق سے پڑھتے ہیں جن کا ذکر اس پورے باب میں آیا ہے اور (ہمزہ کی تخفیف کے بارہ میں) ابو عمرو، ہشام حمزہ کے لیے بھی مذاہب ہیں جن کو میں انشاء اللہ (آئندہ بابوں میں) بیان کروں گا۔

فصل ذیل کے چار کلمات میں بھی ورش ہمزہ کا یا سے ابدال کرتے ہیں ۱ بِئْسَ اور بِئْسَمَا میں ہر جگہ ۲ لِئَلَّا میں تینوں جگہ (بقرہ ع ۱۸ و نساء ع ۲۳ و حدید ع) ۳ اَلذِّئْبُ (یوسف ع) تین جگہ) اور اس میں کسائی بھی ان کے ساتھ شریک ہیں ۴ وَبِئْرٍ (حج ع) ۵ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ (توبہ ع ۵) اس میں ہمزہ کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کرتے ہیں چونکہ ان میں ہمزہ فا کلمہ میں نہیں ہے بلکہ لام کلمہ حرف ہے اور اس پر بھی ابدال کرتے ہیں اس لیے ان کو علیحدہ بیان کر دیا اور باقی حضرات ان سب میں ہر جگہ ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تیرھواں باب

ہمزہ کی حرکت نقل کر کے اس سے پہلے ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دینے کے بیان میں

۱ یاد رکھو کہ ورش ہمزہ کی حرکت نقل کر کے اس سے پہلے ساکن کو دیدیتے ہیں جس سے وہ ساکن ہمزہ کی حرکت سے متحرک ہو جاتا ہے اور ہمزہ تلفظ میں سے حذف ہو جاتا ہے اور یہ نقل ان دو شرطوں سے درست ہے ۱ ہمزہ سے پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو ۲ ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں (اسی لیے فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ اور يَنْئَوْنَ میں نقل نہیں کرتے) اور ہمزہ سے پہلا ساکن تین طرح آتا ہے **اول** تنوین میں جیسے مِنْ نَّبِىٍّ غَيْرِ اِلَّا اور مِنْ شَىْءٍ اِذْ كَانُوْا۔ كُفُوًا اَحَدٌ۔ مُبِيْنٌ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وغیرہ **دوم** لام تعریف (جو اَلْ میں آتا ہے) جیسے اَلْاَرْضِ۔ اَلْاٰزِفَةِ۔ وَالْاُوْلٰى۔ اٰلْـٰٔنَ۔ وَالْاُذُنَ وغیرہ اور اَلْ اگرچہ رسماً ہمزہ کے ساتھ متصل ہوتا ہے (اور جدا کلمہ نہیں ہوتا لیکن بار بار واقع ہونے کے سبب) قراء اس کو منفصل کے مرتبہ میں سمجھتے ہیں (اس لیے اس کی طرف نقل کرتے ہیں) **سوم** باقی حروف ہجا میں سے جیسے مَنْ اٰمَنَ۔ مِنْ اِسْتَبْرَقٍ۔ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ۔ الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ۔ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ۔ وَقَالَتْ اُخْرٰىهُمْ۔ خَلَوْا اِلٰى۔ تَعَالَوْا اَتْلُ۔ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ۔ ذَوَاتَىْ اُكُلٍ وغیرہ ۲ اور ابو یعقوب ازرق کے شاگردوں نے ان سے اور ازرق نے ورش سے روایت کر کے سورۂ حاقہ (ع ۱) میں ایک کلمہ كِتٰبِيَهْ اِنِّىْ ظَنَنْتُ کو نقل سے مستثنیٰ کیا ہے پس ہا کو ساکن اور ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے اس ارادے کی بنا پر کہ (اِنِّىْ کو كِتٰبِيَهْ سے) جدا کر کے اِنِّىْ سے ابتداء کی جائے (کیونکہ اس میں سکتہ کی ہا ہے جو اکثر جدائی ہی کی غرض سے آیا کرتی ہے) اور میں نے

مصر کے شیوخ سے اسی طرح (بلا نقل) پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں (اور شاطبیہ میں نقل بھی درج ہے جو ازرق سے بعض کی اور اصبہانی سے اکثر کی روایت ہے اور دونوں وجوہ صحیح ہیں لیکن عدم نقل قوی تر اور جمہور کا مذہب ہے اور اس صورت میں تو مَالِيَهْ هَلَكَ میں اظہار ہوگا یعنی ھا پر ذرا سی دیر ٹھہریں گے جس کو وقفہ لطیفہ کہتے ہیں کیونکہ یہ ھا سکتہ کی ہے اور اس کا جدا ہی رہنا مناسب ہے اور نقل کی تقدیر پر مَالِيَهْ هَلَكَ میں ادغام ضروری ہوگا کیونکہ نقل سے كِتَٰبِيَهْ کی ھا اصلی ھا کے مرتبہ میں ہو گئی پس اب مَالِيَهْ کا حکم بھی یہی ہونا چاہیے اور رِدْءًا (قصص ع) میں قالون و ورش دونوں کے لیے نقل یعنی رِدًا ہے اور باقی حضرات مذکورہ بالا تینوں قسم میں ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور اس سے پہلے ساکن کو بھی خالص سکون سے ادا کرتے ہیں۔ اور آلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنتُم (ع) اور آلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ (ع دونوں) یونس میں اور عَادًا الْأُولَىٰ نجم (ع) میں قراء کا اختلاف ہے جس کی تفصیل انشاء اللہ ان کے موقعوں پر آئے گی۔

چودھواں باب

ہمزہ کے ابدال کے بارہ میں ابو عمروؒ کے مذہب کے بیان میں

یاد رکھو کہ ابو عمرو جب نماز میں تلاوت کرتے تھے یا تیزی سے پڑھتے تھے یا (مثلین و متقاربین میں) ادغام کرتے تھے تو (ان تینوں صورتوں میں) کسی ہمزہ ساکنہ کی جگہ بھی ہمزہ نہیں پڑھتے تھے (بلکہ ہر ہمزہ ساکنہ کا فتحہ کے بعد الف سے، اور کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد واو سے ابدال کرتے تھے) عام ہے کہ وہ (ہمزہ ساکنہ) فا کلمہ ہو یا عین کلمہ یا لام کلمہ جیسے كَدَأْبِ ۔ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ ۔ فَادَّارَأْتُمْ ۔ بِئْسَ ۔ بِئْسَمَا ۔ وَبِئْرٍ ۔ جِئْتُم ۔ شِئْتُمْ ۔ شِئْتَ ۔ جِئْتَ ۔ الذِّئْبُ ۔ يُؤْمِنُونَ ۔ يُؤْلُونَ ۔ الْمُؤْتَفِكَتُ ۔ سُؤْلَكَ وغیرہ (یہ ابدال بعض نے دوری اور سوسی دونوں سے اور بعض نے صرف سوسی سے نقل کیا ہے اور بعض نے نماز میں یا تیزی سے یا ادغام سے پڑھنے کی حالت میں اور بعض نے

بلا شرط ہر حال میں نقل کیا ہے اسی لیے دانی نے پورے ابو عمرو کے لیے بیان کیا ہے اور تینوں حالتوں میں سے کسی ایک حالت کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور شاطبی رحمہ اللہ صرف سوسی کے لیے بلا شرط ابدال پڑھتے تھے پھر بعد کے لوگوں نے بھی اسی پر عمل کیا ہے اور دونوں راویوں کے لیے تحقیق و ابدال اور ادغام و اظہار سب صحیح ہیں اسی لیے دانی نے ادغام و ابدال دونوں کی نسبت پورے ابو عمرو کی طرف کی ہے اور شاطبی نے ادغام کی پورے امام کی طرف اور ابدال کی سوسی کی طرف کی ہے) لیکن ذیل کی پانچ صورتوں میں ابدال نہیں کرتے۔ (الف) ہمزہ کا سکون جزم کی بنا پر ہو (یعنی کسی جازم کے داخل ہونے کے سبب ہمزہ ساکن ہو گیا ہو) جیسے أَوْ نَنسَأْهَا ۔ تَسُؤْهُمْ ۔ تَسُؤْكُمْ ۔ يَشَأْ اور نَشَأْ ۔ وَيُهَيِّئْ لَكُم ۔ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ ۔ اور اس قسم کے تمام کلمات یہی چھ ہیں جو انیس جگہ آئے ہیں (ب) ہمزہ کا سکون بنا کی وجہ سے ہو (یعنی امر کے صیغہ میں ہو) جیسے أَنۢبِئْهُم ۔ أَرْجِئْهُ ۔ اقْرَأْ ۔ وَهَيِّئْ لَنَا ۔ (نَبِّئْ) اور اس قسم کے تمام کلمات یہی پانچ ہیں جو گیارہ جگہ آئے ہیں (ج) وہ لفظ جس میں ہمزہ کا ابدال ہمزہ کی تحقیق سے ثقیل تر ہو جیسے وَتُـْٔوِي اور تُـْٔوِيهِ (اور اس قسم کا یہی ایک کلمہ ہے جو دو جگہ آیا ہے اس میں ابدال کرنے سے دو واو ہو جاتے ہیں اور اگر ابدال نہ کریں تو ایک ہی واو رہتا ہے اور بہ نسبت ایک کے دو واو میں ثقل زیادہ ہے) (د) وہ جس میں (ابدال کرنے سے) ہمزہ والا لغت بغیر ہمزہ والے سے ... ملتبس ہو جاتا ہے جیسے وَرِءْيًا (مریم ع) (اور اس قسم کا یہی ایک کلمہ ہے جو ایک جگہ آیا ہے اس میں ہمزہ کا یا سے ابدال کر لینے سے یہ شبہ ہو جاتا ہے کہ یہ رِيّ سے ہوگا جو پیاس بھر دینے کے معنی میں ہے حالانکہ یہ رِءْی ہمزہ والے سے ہے پس رِءْيًا اس چیز کو کہتے ہیں جو دیکھنے میں اچھی معلوم ہو) (ھ) یا ایک مادہ کا لغت دوسرے مادہ کے لغت سے ملتبس ہو جائے (گو معنی میں فرق نہ آئے) یہ مُّؤْصَدَةٌ میں ہے (جو بلد اور ہمزہ میں دو جگہ آیا ہے اگر اس میں ہمزہ کا واو سے ابدال کر لیں تو یہ شبہ ہو جاتا ہے کہ یہ أَوْصَدَ وادی سے بنا ہوگا حالانکہ یہ ابو عمرو کے نزدیک آصَدَ سے بنا ہے جو ہمزہ والا ہے) پس ابن مجاہد ان تمام قسموں میں ان ہی پانچ اسباب کی وجہ سے ہمزہ کی تحقیق کو پسند کرتے تھے اور ابدال نہیں کرتے تھے اور میں نے بھی اسی طرح پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں (رہا یہ کہ ان سب کا مستثنیٰ ہونا آیا ابو عمرو سے بھی منقول ہے؟ سو اس میں دو روایتیں ہیں لے سب منقول ہیں۔

۲ بعض منقول ہیں اور باقی کو ان مجاہد نے ان ہی پر قیاس کیا ہے) اور اگر ہمزہ پر حرکت ہو جیسے یُؤَلِّفُ اور مُؤَذِّنٌ اور یُؤَخِّرُهُمْ وغیرہ تو اس صورت میں ہمزہ کو بلا خلاف تحقیق سے پڑھتے ہیں اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے۔

پندرھواں باب

کلمہ کے آخر والے ہمزہ پر وقف کرنے کی صورت میں حمزہ اور ہشام کے مذہب کے بیان میں

(اور اسی طرح اس باب میں کلمہ کے درمیان والے اور ساکن منفصل کے بعد کلمہ کے شروع والے ہمزہ پر وقف کرنے کے احکام بھی بیان کریں گے جن میں صرف امام حمزہ ہی تخفیف کیا کرتے ہیں۔ پس اس باب میں یہ بتائیں گے کہ ہمزہ والے کلمہ پر وقف کرنے کی صورت میں کلمہ کے آخری ہمزہ میں ہشام وحمزہ دونوں اور درمیان والے اور بعض بعض جگہ شروع والے ہمزہ میں صرف امام حمزہ طرح طرح کی تخفیف کیا کرتے ہیں)

فائدہ یہ نہایت مشکل باب ہے۔ اس میں ان چند اصطلاحات کا یاد رکھنا بہت مفید ہوگا۔
۱ مبتدئہ وہ ہمزہ جو کلمہ کے شروع میں ہو۔ ۲ متوسطہ بنفسہ جو کلمہ کے درمیان ہو جیسے یَاْلَمُوْنَ۔ بِئْرٍ۔ یُؤْمِنُوْنَ۔ یَسْئَلُوْنَ۔ اٰبَآءَهُمْ۔ شَیْئًا ۳ متوسطہ بالحرف جو کسی زائد حرف کے آنے سے کلمہ کے درمیان ہوگیا ہو اور اس حرف کے علیحدہ کر دینے سے بھی کلمہ درست رہتا ہو جیسے فَاْتِ۔ وَاْتَمِرُوْا۔ یہ صرف فتحہ کے بعد آتا ہے ۴ متوسطہ بالکلمہ جو کسی دوسرے کلمہ کے سبب درمیان ہوگیا ہو جیسے قَالَ ائْتُوْنِیْ۔ الَّذِی اؤْتُمِنَ۔ قَالُوْا ائْتِنَا ۵ متوسطہ بزائدہ جب کہ ہمزہ پر حرکت ہو اور اس سے پہلے کوئی حرف زائد آجائے جس کو جدا کر دینے سے کلمہ درست رہتا ہو خود اس ہمزہ پر تو تینوں حرکتیں آتی ہیں لیکن اس سے پہلے حرف پر فتحہ اور کسرہ ہی آتا ہے پس اس کی

چھ قسمیں ہو جاتی ہیں جیسے فَاَمَّا۔ فَاِمَّا۔ فَاُوَارِیَ اور لِئَلَّا۔ لِاِیْلٰفِ۔ لِاُخْرٰىهُمْ اور اَلْ کے بعد والا بھی اسی قسم میں شامل ہے جیسے اَلْاَرْضِ۔ اَلْاَنْهٰرُ اور یا ندائیہ اور تنبیہ کی ہا کے بعد والا بھی اسی قسم میں سے ہے جیسے یٰٓاٰدَمُ۔ هٰٓاَنْتُمْ۔ هٰٓؤُلَآءِ اس قسم میں تحقیق اور جو قاعدہ پایا جائے اس کے موافق تخفیف دونوں جائز ہیں۔ اور قاعدے آگے آئیں گے ۶ متطرفہ وہ ہمزہ جو کلمہ کے آخر میں ہو .... جیسے اِقْرَاْ۔ نَبِیْٓءَ۔ ذَرَاَ۔ شَاطِئِ۔ اَلْخَبْءَ۔ شَیْءٌ۔ سُوْٓءٍ ۷ ہمزہ بے صورت۔ جس ہمزہ کی جگہ صرف عین کا سرا لکھا ہوا ہو اور واو۔ یا۔ الف میں سے کوئی حرف بھی وہاں لکھا ہوا نہ ہو جیسے یَسْئَلُوْنَ۔ یَسْئَمُوْنَ ۸ باصورت جس میں ہمزہ کی جگہ فتحہ، کسرہ، ضمہ والا الف لکھا ہوا ہو یا عین کے سرے کے نیچے خالی یا یا واو لکھے ہوئے ہوں ان میں سے پہلے کو بصورت الف اور باقی دو کو بصورت یا وبصورت واو کہتے ہیں جیسے اَظْلَمَ۔ اِجْرَامِیْ۔ اُرْسِلَ اور اَنَائِیْ۔ وَرَائِیْ۔ شُرَكٰٓؤُا۔ نَشٰٓؤُا۔ اٰبِٕذَا۔ اَؤُنَبِّئُكُمْ پھر ان قسموں میں سے بھی کئی کئی شاخیں نکلتی ہیں اس لیے اس باب کے سمجھنے میں منتہی حضرات کو بھی دشواری پیش آتی ہے۔ مجھ جیسے مبتدیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے پھر یہ تخفیف قیاسی بھی ہوتی ہے جو قواعد کے لحاظ سے کی جاتی ہے اور رسمی بھی جو ہمزہ کی شکل کے اعتبار سے ہوتی ہے اس لیے ہمزہ کی رسم سے واقف ہونا بھی نہایت ضروری ہے پس اصولی طور پر ہمزہ کی تین قسمیں ہیں ۱ ہمزہ ساکنہ جیسے یُؤْمِنُ وغیرہ ۲ ہمزہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو جیسے یَسْئَلُوْنَ۔ یَجْئَرُوْنَ ۳ ہمزہ متحرکہ جس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو جیسے سَاَلْتُمُوْهُمْ۔ یَئِسْنَ۔ رَءُوْفٌ پھر ان میں سے اول کی چھ اور دوم کی بارہ اور سوم کی نو قسمیں ہیں۔ اس لیے ہمزہ کی تمام قسمیں ستائیس ہو جاتی ہیں جن کو ان شاء اللہ تعالیٰ فوائد میں درج کیا جائے گا

پہلی قسم ہمزہ ساکنہ بسکون لازم وعارض۔ یاد رکھو کہ اگر ہمزہ حرکت کے بعد کلمہ کے آخر میں ہو تو خواہ وہ ساکن ہو یا اس پر حرکت ہو دونوں صورتوں میں ہشام اور حمزہ اس کو وقفاً تخفیف سے اور وصلاً تحقیق سے پڑھتے ہیں پس اگر ہمزہ سے پہلے حرف پر ضمہ ہو تو اس کا وقفاً واو سے ابدال کرتے ہیں عام ہے کہ ہمزہ ساکن ہو یا (پہلے سے) حرکت والا ہو (پھر وقفاً ساکن ہوگیا ہو) جیسے اِنِ امْرُؤٌا اور لُؤْلُؤٌ وغیرہ (ہیں اِنِ امْرُؤٌ سے اِنِ امْرُوْا

اور لُؤْلُؤٌ سے ہمزہ کے لیے ٹُ... کیونکہ وہ متوسطہ اور متطرفہ دونوں میں تغیر کرتے ہیں
اور ہشام کے لیے لُؤْلُؤ کیونکہ وہ متطرفہ ہی میں تبدیلی کیا کرتے ہیں) اور (ضمہ کے بعد) قرآن
میں (وہ ہمزہ) ساکنہ نہیں آیا جو وصلاً بھی ساکن ہو) اور اگر ہمزہ سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو
اس کو دونوں حضرات دونوں حالتوں میں (وصلاً متحرک ہو خواہ ساکن) یا سے بدلتے ہیں۔
جیسے وَهِيَ۔ يُهَيِّئ۔ نَبِّئْ۔ تُبَوِّئ۔ شَاطِئ وغیرہ (جو اصل میں وَهِيِّئْ اور
تُبَوِّئُ اور شَاطِئٌ تھے) اور اگر ہمزہ سے پہلے حرف پر فتحہ ہو تو اس کو دونوں حالتوں
میں دونوں امام الف سے بدلتے ہیں) جیسے اِنْ يَّشَا۔ ذَرَا۔ بَدَا۔ يُسْتَهْزَا۔ اَلْمَلَا
وغیرہ (جو اصل میں اِنْ يَّشَأْ اور اَلْمَلَأُ تھے)، اور (تینوں قسموں میں) ہمزہ سے بدلے ہوئے
حرفِ مد میں روم و اشمام دونوں جائز ہیں اس بناء پر کہ مدہ خالص ساکن ہوتا ہے (جس کا
حرکت سے ذرا سا بھی علاقہ نہیں ہوتا) اور اشمام اور روم حرکت ہی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے
ہوا کرتے ہیں اور یہ اس صورت پر ہے کہ ہم اس کے قائل ہوں کہ ہمزہ اولاً ہی مدہ سے بدل
گیا ہے اور اگر اخفش کے مذہب کے موافق، یہ مان لیں کہ اولاً کسرہ کے بعد کسرہ والا ہمزہ
حرکت والی یا سے اور ضمہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ حرکت والے واو سے بدلا ہے پھر یا اور
واو کو وقف کے لیے ساکن کیا گیا ہے تو اس صورت میں مِنْ شَاطِئِ کی یا میں روم اور
لُؤْلُؤٌ کے واو میں روم و اشمام بھی جائز ہوں گے رہا الف سو چونکہ اس پر حرکت آ ہی نہیں
سکتی اس لیے اَلْمَلَا۔ وَيُسْتَهْزَا میں صرف سکون ہوگا۔

دوسری قسم (ہمزہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو)

۱ اگر ہمزہ سے پہلا حرف ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت اس ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف
کر دیتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ یہ ساکن الف کے علاوہ ہو اور اصلی (حروف میں سے) ہو (جو
فا، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ پر آتے ہیں عام ہے کہ صحیح ہو یا واو۔ یا مدہ ہوں یا لین ہوں)
جیسے اَلْخَبْ۔ شَيْ۔ سَوْ۔ مَنْ سُوْ۔ دِفْ۔ جِيْ۔ مُسِيْ۔ يُضِيْ وغیرہ (جو اصل
میں اَلْخَبْءَ۔ شَيْءٍ۔ سَوْءٍ۔ سُوْءٍ۔ جِيْءَ تھے اور ایک جماعت کی رائے پر واو
یا اصلی میں مدہ ہوں خواہ لین نقل کے ساتھ دوسری وجہ میں ابدال و ادغام بھی جائز ہے پس
اس صورت میں شَيّ۔ سَوّ۔ سُوّ۔ جِيّ ہو جائیں گے اور یہ زیادات میں سے ہے) ۲
اور اگر ہمزہ سے پہلا ساکن زائد ہو اور یا اور واو مدہ ہوں تو ہمزہ کو یا کے بعد یا سے اور واو

کے بعد واو سے بدل کر پہلی یا اور واو کا دوسرے واو اور یا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے بَرِيٌّ
اور اَلنَّسِيُّ (جو اصل میں بَرِيءٌ اور اَلنَّسِيءُ) اور قُرُوٌّ (جو اصل میں قُرُوءٌ) وغیرہ (دُرِّيٌّ
دُرِّيّ جو صرف حمزہ کی قراءۃ میں ہے اور اس قسم کی یہی چار مثالیں آئی ہیں) اور (اشمام و روم
و اسکان کے بارہ میں) جو حکم ہمزہ کا تھا وہی اس حرف کا ہے جو نقل کے سبب ہمزہ کی حرکت سے
متحرک ہو گیا ہو نیز وہی حکم اس واو اور یا کا ہے جو ہمزہ کے بجائے آ رہے ہوں نہ کہ الف کا
(جیسا کہ بَرِيّ۔ قُرُوّ میں ابھی معلوم ہو چکا ہے پس اگر ان دونوں حرفوں پر ضمہ ہو تو ان میں
(اسکان کے ساتھ) اشمام و روم دونوں جائز ہیں اور اگر ان پر کسرہ ہو تو صرف اسکان و روم
اور اگر فتحہ ہو تو صرف اسکان ہوگا (چنانچہ نقل و ابدال سے پہلے خود ہمزہ میں بھی ضمہ کی صورت
میں تین اور کسرہ کی صورت میں دو اور فتحہ کی صورت میں ایک وجہ تھی)۔ ۳ اور اگر یہ (ہمزہ
سے پہلا) ساکن الف ہو عام ہے کہ یہ الف اصلی حرف سے بدلا ہو یا زائد ہو نیز ہمزہ پر
خواہ کوئی سی حرکت ہو ہر صورت میں اس الف کے بعد والے ہمزہ کو الف ہی سے بدل لیتے
ہیں اور پھر دو ساکن جمع ہونے کے سبب ان دونوں الفوں میں سے ایک کو حذف کر دیتے
ہیں (پس اگر پہلے کو محذوف مانیں تو دوسرے میں صرف قصر ہوگا کیونکہ یہ الف ہمزہ کا بدلا
ہوا ہے جیسا کہ يَا مُرُ میں ہے اور اس کے بعد مد کا سبب بھی نہیں ہے اور اگر دوسرے کو
محذوف مانیں تو پہلے میں مد اور قصر دونوں ہوں گے کیونکہ اس صورت میں یہ الف ایسا مدہ ہے
جو تغیر والے ہمزہ سے پہلے آ رہا ہے) اور اگر چاہو تو حذف نہ کرو اور (دونوں الفوں کو باقی رکھ کر
ان) میں جدائی کرنے کے لیے مد میں زیادتی کرو (یعنی طول سے پڑھو) اور یہی اولیٰ ہے اور خلف
وغیرہ کے طریق سے حمزہ سے اسی کے موافق نص بھی آئی ہے اور اس کی مثالیں یہ ہیں وَالسَّمَا
اِذَا جَا۔ مِنَ مَّا۔ عَلٰى سَوَا۔ مِنَهُ الْمَا۔ سُفَهَا۔ اَبْنَا۔ شُهَدَا وغیرہ جس جگہ
بھی آئیں) جو اصل میں وَالسَّمَآءِ۔ جَآءَ۔ اَبْنَآءُ وغیرہ تھے اور وقفی سکون پر قیاس کرکے
اس الف میں توسط بھی جائز ہے پس مِنَ الْمَآءِ وغیرہ میں ہمزہ کو الف سے بدلنے کے بعد
تین وجوہ ہو گئیں طول پانچ الفی۔ توسط تین الفی اور قصر ایک الفی اور بعض کی رائے پر روم
کے ساتھ تسہیل کرتے ہوئے ہمزہ سے پہلے الف میں مد و قصر بھی ہے جو زیادات میں سے ہے
پس پانچ وجوہ ہو گئیں) اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے۔

فائدہ۔ اس بیان میں غور کرنے سے متطرفہ کے سب احکام نکل آئیں گے اور اس کی مزید

تفصیل یہ ہے کہ ہمزہ متطرفہ کی چند قسمیں ہیں۔ اول وہ ساکنہ جس کا سکون لازمی ہو جو فتحہ اور کسرہ کے بعد ہی آتا ہے یہ فتحہ کے بعد الف سے اور کسرہ کے بعد یائے مدہ سے بدل جاتا ہے جیسے اِقْرَأْ، نَبِّئْ. دوم وہ ساکنہ جس کا سکون وقف کے سبب عارضی ہو یہ بھی قیاسی تخفیف کی بنا پر فتحہ کے بعد الف سے اور کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد واو سے بدل جاتا ہے اور یہ اکثر کا مذہب ہے اور تفصیل یہ ہے کہ ان میں سے :-

۱ فتحہ والے ہمزہ میں تو صرف ابدال ہے فتحہ کے بعد الف سے جیسے بَدَأَ اور کسرہ کے بعد یا سے جیسے قُرِئَ

۲ اور فتحہ کے بعد کسرہ اور ضمہ والا ہمزہ الف کی صورت میں ہو تو اس میں دو وجوہ ہیں (۱) اکثر کے مذہب پر الف سے ابدال جیسے لِكُلِّ مَلَأٍ اور وَقَالَ الْمَلَأُ (۲) بعض کے مذہب پر روم کے ساتھ تسہیل۔

۳ اگر فتحہ کے بعد کسرہ والا یا کی صورت میں لکھا ہوا ہو جو صرف جَاءَكَ مِنْ نَبَإِي انعام ع میں ہے تو اس میں چار وجوہ ہیں (۱) الف سے ابدال (۲) روم کے ساتھ تسہیل (۳) یائے ساکنہ سے ابدال یعنی مِنْ نَبَيْ (۴) یا میں روم۔

۴ اگر فتحہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ واو کی صورت میں ہو جو گیارہ کلمات میں ہے تو اس میں پانچ وجوہ ہیں (۱) الف سے ابدال جیسے أَتَوَكَّؤُا (۲) ہمزہ کی تسہیل روم کے ساتھ (۳) رسم کی بنا پر ہمزہ کا واو سے ابدال اور [illegible] پر سکون کے ساتھ وقف یعنی [illegible] (۴) اس واو میں اشمام (۵) واو میں روم۔

۵ اور کسرہ کے بعد کسرہ والے میں تین ہیں (۱) جمہور کے مذہب پر یائے ساکنہ سے ابدال جیسے مِنْ شَاطِئِ اور اب اس میں روم نہ ہوگا (۲) ہمزہ میں روم کے ساتھ تسہیل (۳) اخفش کے مذہب پر یا میں روم کیونکہ وہ اس کے قائل ہیں کہ اولاً ہمزہ کو کسرہ والی یا سے بدلا گیا ہے پھر یا وقف کے سبب ساکن کی گئی ہے پس چونکہ اصل کے لحاظ سے یا پر حرکت تھی اس لیے روم جائز ہوگیا۔

۶ کسرہ کے بعد ضمہ والے میں چار ہیں (۱) جمہور کے مذہب پر یائے ساکنہ سے ابدال جیسے وَمَا أُبَرِّئُ اور اب اس میں روم و اشمام نہ ہوں گے (۲) ہمزہ میں روم کے ساتھ تسہیل (۳ و ۴) اخفش کے مذہب پر اس یا میں اشمام اور روم کیونکہ وہ ہمزہ کو ضمہ والی یا سے بدلنے کے

بعد ساکن کرتے ہیں۔

۷ ضمہ کے بعد کسرہ والے میں تین ہیں (۱) واو ساکنہ سے ابدال یعنی لُؤْلُؤْ (۲) روم کے ساتھ ہمزہ کی تسہیل (۳) اخفش کے مذہب پر ہمزہ سے بدلے ہوئے واو میں روم۔

۸ ضمہ کے بعد ضمہ والے میں چار ہیں (۱) ہمزہ کا واو سے ابدال یعنی مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ (۲) دوسرے ہمزہ کی تسہیل روم کے ساتھ (۳ و ۴) اخفش کے مذہب پر ہمزہ سے بدلے ہوئے واو میں اشمام و روم۔

سوم وہ حرکت والا ہمزہ جو ساکن صحیح کے بعد ہو یہ پانچ کلمات میں آیا ہے ۱ اَلْخَبْءَ (نمل ع) ۲ اَلْمَرْءِ (بقرہ ع و انفال ع) اور اَلْمَرْءُ (نبا ع) ۳ مِلْءُ (آل عمران ع) ۴ جُزْءٌ (حجر ع) ۵ دِفْءٌ (نحل ع) ان میں صرف نقل ہے جس سے ان کا تلفظ اَلْخَبْ۔ اَلْمَرْ۔ مِلْ۔ جُزْ۔ دِفْ رہ جائے گا پھر اَلْخَبْ میں تو صرف سکون ہوگا کیونکہ با پر فتحہ تھا جو ہمزہ سے نقل ہو کر آیا تھا اور اَلْمَرْءِ میں را پر سکون اور روم اور اَلْمَرْءُ اور باقی تین میں سکون، روم، اشمام تین وجوہ ہوں گی۔

چہارم۔ وہ ہمزہ حرکت والا جو واو یا یا اصلی ساکن کے بعد ہو مدہ ہو خواہ لین جیسے :- شَيْءٌ۔ سَوْءٍ۔ سِيْءَ۔ سُوْءٌ۔ اس میں دو وجوہ ہیں ۱ اکثر کے مذہب پر نقل اور ہمزہ کا حذف یعنی شَيْ۔ سَوْ۔ سِيْ۔ سُوْ ۲ بعض کے مذہب پر ہمزہ کا واو کے بعد واو سے اور یا کے بعد یا سے ابدال اور پہلے واو اور یا کا دوسرے میں ادغام یعنی شَيّ۔ سَوّ۔ سِيّ۔ سُوّ اور دونوں صورتوں میں ہمزہ کی حرکت کے اعتبار سے اس واو اور یا میں سکون، اشمام اور روم بھی جائز ہیں پس سِيْءَ میں دو وجوہ ہیں یعنی سکون نقل کے ساتھ بھی اور ابدال و ادغام کے ساتھ بھی اور شَيْءٍ میں چار ہیں یعنی سکون و روم نقل میں بھی اور ابدال و ادغام میں بھی اور شَيْءٌ میں چھ ہوں گی یعنی نقل و ادغام دونوں میں سے ہر ایک میں تین تین۔ سکون، اشمام، روم۔

پنجم۔ وہ ہمزہ متحرکہ جو یا اور واو زائدہ کے بعد ہو جو صرف تین کلمات (بَرِيءٌ اور اَلنَّسِيءُ اور قُرُوءٍ) میں آیا ہے اس ہمزہ کو اول کے دو میں یا سے اور تیسرے میں واو سے بدل کر پہلی یا اور واو کا دوسری میں ادغام کرتے ہیں یعنی بَرِيّ۔ اَلنَّسِيّ۔ قُرُوّ پڑھتے ہیں پھر ان میں سے اول کے دو میں تین وجوہ ہیں سکون، اشمام، روم اور تیسرے میں دو ہیں۔ سکون، روم اور حمزہ کی قراءۃ پر دُرِّيءٌ (نور ع) بھی اسی قسم میں سے ہے پس اس میں بھی

ابدال وادغام کے بعد تین وجوہ ہیں اور ہشام اس کلمہ کو وقف و وصل دونوں میں تشدید والی یا سے پڑھتے ہیں۔

ششم وہ متحرک جو الف کے بعد ہو جیسے شَآءَ - مِنَ الْمَآءِ - اَلسُّفَهَآءُ اس میں ہمزہ کو الف سے بدلتے ہیں اور اس کے بعد الف توسط قصر تین وجوہ ہوتی ہیں اور کسرہ اور ضمہ والے میں بعض کے مذہب پر روم کے ساتھ تسہیل اور ہمزہ سے پہلے الف میں مد اور قصر ہوتا ہے پس کل پانچ وجوہ ہو گئیں۔

اور اگر کسرہ والا ہمزہ یا کی صورت میں ہو (جو چار کلمات میں ہے تِلْقَآئِ (یونس ع) وَاِیْتَآئِ (نحل ع) وَمِنْ اٰنَآئِ (طٰہٰ ع) مِنْ وَّرَآئِ (شوریٰ ع) اور لِقَآئِ (روم ع و ع) میں بعض مصاحف میں یا کے ساتھ ہے تو اس میں نو وجوہ ہیں پانچ تو وہی جو اوپر گذریں اور چار یہ ہیں یعنی ۱ تا ۳ ہمزہ کو یا سے بدل کر الف میں مد کی تینوں اور یا میں سکون اٰنَآئِ ۴ یا میں روم قصر کے ساتھ۔

اور اگر ضمہ والا ہمزہ واو کی شکل میں ہو تو اس میں بارہ ہیں ۱ تا ۵ وہی جو اوپر گذریں اور سات یہ ہیں یعنی ہمزہ کو واو سے بدل کر اس سے پہلے الف میں مد کی تینوں سکون کے ساتھ پھر یہی تینوں اشمام کے ساتھ اور واو میں روم قصر کے ساتھ اور اس قسم کے آٹھ کلمات اتفاقی اور تین اختلافی آئے ہیں تفصیل کے لیے شرح شاطبیہ کا مطالعہ کریں۔

فصل ہمزہ متوسطہ میں حمزہ تخفیف کرتے ہیں اور اس کے بہت سے احکام ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کو بھی بیان کروں گا۔

۱ اور کھو کہ اگر ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو اور ساکن ہو تو اس کی تخفیف بھی مذکورہ بالا طریق کے موافق ہوتی ہے پس وہ بھی پہلے حرف کی حرکت کے موافق خالص حرف (مد) سے بدل جاتا ہے جیسے یَاْکُلُوْنَ - کَذَّب - بِئْسَ - وَبِئْرٍ - اَلذِّئْب - مُؤْمِنُوْنَ یُؤْفَکُوْنَ - رُءْیَا - تَسُؤْکُمْ - (ان میں تو ہمزہ متوسطہ بنفسہٖ ہے) اور اسی طرح متوسط بالکلمہ) لِقَآءَنَا ائْتِ - اَلَّذِی اؤْتُمِنَ - فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ (کا اور متوسطہ بالحروف فَاْتِ - وَأْتَمِرُوْا) وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے جو اصل میں یَاْکُلُوْنَ - کَذَاْب - بِئْسَ - وَبِئْرٍ - اَلذِّئْب - مُؤْمِنُوْنَ - یُؤْفَکُوْنَ - رُءْیَا - تَسُؤْکُمْ لِقَآءَنَا ائْتِ - اَلَّذِی اؤْتُمِنَ - فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ اور فَاْتِ - وَاْتَمِرُوْا

تھے۔ پس ابن شریح وغیرہ کا یہ قول صحیح نہیں کہ متوسط بالحرف میں تحقیق وابدال دونوں اور متوسطہ بالکلمہ میں صرف تحقیق ہے)۔

۲ اور رُءْیَا - رِءْیًا - تُؤْوِیْ وَتُؤْوِیْهِ میں جو واو اور یا ابدال کے بعد ہمزہ کے بجائے آئے ہیں ان کو ادغام و اظہار سے پڑھنے میں ہمارے شیوخ کا اختلاف ہے پس بعض حضرات تو رسم کی موافقت کی غرض سے ادغام کرتے ہیں (اور رُیَّا - رِیًّا تُوِّیْ - وَتُوِّیْهِ پڑھتے ہیں کیونکہ ان میں ایک واو اور ایک ہی یا لکھی ہوئی ہے اور ہمزہ بے صورت ہے) اور بعض حضرات ابدال کے عارضی ہونے کی بنا پر اظہار کرتے ہیں (اور دو واوں اور دو یاؤں سے رِیْیًا - تُوْوِیْ - رُوْیَا پڑھتے ہیں کیونکہ اس میں رسم کی معمولی سی مخالفت ہے جو تحمل کے قابل ہے) اور دونوں وجوہ جائز ہیں۔

۳ اور اَنْبِئْهُمْ (بقرہ ع) اور نَبِّئْهُمْ (حجر ع و قمر ع) میں بھی اہل ادا کا اختلاف ہے کہ ان میں ھا سے پہلے ہمزہ کا یا سے ابدال کرنے کے بعد ھا کا کسرہ پڑھا جائے یا ضمہ۔ پس بعض یا کی وجہ سے ھا کا کسرہ پڑھتے ہیں (یعنی اَنْبِیْهِمْ وَنَبِّیْهِمْ) اور دوسرے حضرات یا کے عارضی ہونے کے سبب (اب بھی) ھا کا ضمہ ہی پڑھتے ہیں (یعنی اَنْبِیْهُمْ وَنَبِّیْهُمْ) اور دونوں صحیح ہیں (اور ثانی اولیٰ ہے)

اور اگر ہمزہ متوسطہ پر حرکت ہو تو اس سے پہلا حرف یا تو ساکن ہوتا ہے یا اس پر بھی حرکت ہوتی ہے پس اگر (ہمزہ سے پہلا حرف) ساکن ہو اور اصلی ہو (زائد نہ ہو) اور الف نہ ہو تو ہمزہ کی حرکت اس ساکن کو دے کر اس کو ہمزہ کی حرکت سے متحرک کر دیتے ہیں جیسے خَطَا - اَلْمَشْئَمَةِ تَجَرُوْنَ - یَسَلُوْنَ - وَسَلْ - وَالْقُرَانَ - مَذُوْمًا - مَسُوْلًا - سِیَتْ - اَلسُّوَای - شَیَا - کَهَیَةِ - اَلْمَوُدَةُ - مَوَلًا وغیرہ (جو اصل میں خِطْأً - مَذْءُوْمًا - مَسْئُوْلًا - سِیْئَتْ اَلسُّوْآی - شَیْئًا - کَهَیْئَةِ اَلْمَوْءُدَةُ تھے۔ اور اگر پہلا ساکن واو یا اصلی ہوں مدہ ہوں خواہ لین تو ان میں نقل کے ساتھ بعض کے مذہب پر ابدال وادغام بھی ہے جو زیادات میں سے ہے یعنی شَیًّا - مَوِّلًا - سِیَّتْ - اَلسُّوَّای)

۵ اور اگر پہلا ساکن (یا اور واو) زائدہ ہوں تو ہمزہ کو واو و یا سے بدل کر پہلے واو و یا کا اس میں ادغام کر دیتے ہیں لیکن قرآن میں واو زائدہ نہیں آیا جیسے هَنِیًّا - مَرِیًّا - بَرِیًّا -

بَرِیْٓـُٔوْنَ۔ خَطِیَّۃٌ۔ خَطِیْٓـٰٔتِہِمْ وغیرہ (یہ اصل میں ھَنِیْٓئًا اور خَطِیْٓئٰتِکُمْ تھے)۔

۶ اور اگر ہمزہ سے پہلا ساکن الف ہو عام ہے کہ (کسی حرفِ اصلی سے) بدلا ہوا ہو یا زائد ہو تو اس کے بعد والے ہمزہ کو (تسہیل بین بین) کرتے ہیں اور اب ہمزہ سے پہلے الف میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں اور مد (قیاسی) سے زیادہ راجح ہے جیسے نِسَآءَکُمْ۔ اَبْنَآءَکُمْ۔ بِنَآءً دُعَآءً۔ غُثَآءً۔ سَوَآءٌ۔ اٰبَآؤُکُمْ۔ ھَآؤُمُ اقْرَءُوْا۔ مِنْ اٰبَآئِھِمْ۔ مَلٰٓئِکَۃٌ

(تیسری قسم ہمزہ متحرکہ جس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو) اور اگر اس ہمزہ سے پہلے حرف پر حرکت ہو تو اگر ہمزہ پر فتحہ ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ یا ضمہ ہو تو کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد واو سے ابدال کرتے ہیں جیسے وَنُنْشِیَکُمْ۔ اِنَّ شَانِیَکَ۔ مُلِیَتْ۔ اَلْخَاطِیَۃِ لِیَلَّا۔ لُوْلُوًا۔ یُوَدِّہٖ۔ یُوَلِّفُ وغیرہ (یہ اصل میں وَنُنْشِئَکُمْ اور لُؤْلُؤًا تھے)

اور ان دو صورتوں کے سوا باقی عام حالات میں ہمزہ اور اس سے پہلے حرف دونوں پر چاہے جو حرکت ہو تسہیل بین بین کرتے ہیں اور اس کی سات صورتیں ہیں ۱تا۳ فتحہ کے بعد ہمزہ پر تینوں حرکتیں ہوں ۴تا۷ کسرہ و ضمہ دونوں کے بعد ہمزہ پر کسرہ ہو خواہ ضمہ۔ پس فتحہ والے کو ہمزہ اور الف کے اور کسرہ والے کو ہمزہ اور یا کے، اور ضمہ والے کو ہمزہ اور واو کے درمیان پڑھتے ہیں جیسے سَاَلْتَھُمْ۔ وَیْکَاَنَّ اللّٰہَ۔ یَکَاَنَّہٗ۔ خَطَاً۔ مَلْجَاً۔ مُتَّکَاً جَبْرَئِلَ۔ یَئِسَ۔ سُئِلَ۔ یَوْمَئِذٍ۔ حِیْنَئِذٍ اور جیسے فَادّٰرَءْتُمْ یَدْرَءُوْنَ۔ یَئُوْسًا۔ رَءُوْفٌ۔ بِرُءُوْسِکُمْ۔ لَایَئُوْدُہٗ۔ مُسْتَھْزِءُوْنَ لِیُوَاطِئُوْا۔ یُنَبَّؤُمْ..... وغیرہ (لیکن اگر ضمہ والا یا کی صورت میں لکھا ہوا ہو جیسے اَؤُنَبِّئُکُمْ سَنُقْرِئُکَ۔ کَانَ سَیِّئُہٗ وغیرہ تو اخفش کے قول کے موافق اس کا ضمہ والی یا سے ابدال بھی ہوتا ہے (یعنی اَؤُنَبِّیُکُمْ) تاکہ حمزہ کے اس مذہب پر بھی عمل ہو جائے کہ وہ ہمزہ پر وقف کرتے ہوئے رسم الخط کی پیروی کرتے تھے (اور شاطبیہ میں تسہیل بھی درج ہے جو قاعدہ کے عام ہونے سے سمجھی گئی ہے نیز ضمہ کے بعد کسرہ والے میں واو سے ابدال بھی ہے جس کو اخفش کا مذہب بتایا ہے جیسے سُوِلُوْا۔

اور اگر ضمہ کے بعد ہمزہ پر بھی ضمہ ہو اور اس کے بعد واو ہو تو اس میں رسم کی بنا پر ہمزہ کا حذف بھی ہے جیسے مُرُءُوْسِہِمْ اسی طرح کسرہ کے بعد ہمزہ پر ضمہ ہو اور اس کے بعد واو ہو تو اس میں بھی رسم کی بنا پر ہمزہ کا حذف اور پہلے حرف کے کسرہ کے بجائے ضمہ ہے جیسے مُسْتَھْزِءُوْنَ سے مُسْتَھْزُوْنَ)۔

فصل یاد رکھو کہ امام حمزہ جن ہمزوں کی تخفیف کرتے ہیں ان میں قرآن کے رسم الخط کا بھی لحاظ رکھتے ہیں نہ کہ صرف قیاس کا جیسا کہ ہم اوپر رُءْیَا۔ تُئْوِیْ۔ اَنْۢبِئْھُمْ اور سَنُقْرِئُکَ وغیرہ میں بھی) بیان کر چکے ہیں (یعنی اگر کسی جگہ تخفیف کی دو وجوہ پائی جاتی ہوں جن میں سے ایک قیاس کی رو سے مشہور تر ہو لیکن رسم کے موافق نہ ہو اور دوسری قیاس کی رو سے اتنی مشہور نہ ہو لیکن رسم کے موافق ہو تو وہاں اسی دوسری کو مقدم اور اولیٰ سمجھتے ہیں کیونکہ رسم کی موافقت کے سبب اس کو قوت حاصل ہو جاتی ہے پس دُوْنَ الْقِیَاسِ کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر رسمی تخفیف سے کلمہ عربی قیاس کے بالکل خلاف ہو جائے تو اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے جیسا کہ بعض کو وہم ہو گیا ہے اور یہ کیوں کر ہو سکتا ہے جب کہ عربیت کے موافق ہونا بھی قراءۃ کے قبول ہونے کے تین رکنوں میں سے ایک رکن ہے) اور جو ہمزات زائد حروف (ندا کی یا، تنبیہ کی ہا، لام ابتدا اور لام جارہ۔ با۔ ہمزۂ استفہامیہ۔ سین۔ کاف۔ فا۔ واو۔ لام تعریف) کے داخل ہونے کے سبب متوسطہ بن جائیں۔ جیسے فَلَاُقَطِّعَنَّ لِئَلَّا، لِاُوْلٰھُمْ۔ بِاَیِّکُمُ۔ فَبِاَیِّ۔ لَبِاِمَامٍ۔ ءَاَنْذَرْتَھُمْ۔ سَاُورِیْکُمْ کَاَیِّنْ۔ کَاَنَّہٗ۔ اَفَاَنْتَ۔ وَاَمَّا۔ اَلْاٰخِرَۃُ۔ اَلْاَرْضُ۔ اور اسی طرح وہ دو کلمے جو رسم میں ملا کر لکھے گئے ہوں اور دونوں کو ایک کلمہ قرار دے دیا ہو (اور یہ صورت ندا کی یا اور تنبیہ کی ھا کے بعد پائی جاتی ہے) جیسے ھٰٓؤُلَآءِ۔ ھٰٓاَنْتُمْ۔ یٰٓاَیُّھَا۔ یٰٓاُخْتَ یٰٓاٰدَمُ۔ یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ وغیرہ ان کی تخفیف میں ہمارے شیوخ کا اختلاف ہے۔ پس بعض تو ان سب میں (اس قاعدہ کے موافق ابدال یا نقل یا تسہیل سے) تخفیف کرتے ہیں (جو ان میں پایا جا رہا ہو) اس بنا پر کہ وہ ان زائد حروف کے سبب ان سب ہمزوں کو متوسط قرار دیتے ہیں اور دوسرے حضرات ان سب کو مبتدئہ قرار دے کر صرف تحقیق سے پڑھتے ہیں اور دونوں مذہب عمدہ ہیں اور دونوں کے موافق نص اور روایت بھی وارد ہوئی ہے اور درستی کو حق تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔

فائدہ۔ اس باب کی پہلی فصل میں متطرفہ کا بیان تھا جس کی اصولی قسمیں دو ہیں ۱۔ ساکنہ

لازمی سکون والا ہو خواہ عارضی والا۔ ٢ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو اور اس کی چار صورتیں ہیں پس کل چھ صورتیں ہو گئیں جو پہلے فائدہ میں تفصیل کے ساتھ درج ہو چکی ہیں اور باب کی دوسری اور تیسری فصل میں متوسطہ کا بیان ہوا ہے۔ اول میں بنفسہ کا اور دوسری میں متوسطہ بزائدہ کا اور متوسطہ کی اصولی قسمیں تین ہیں۔ ١ ساکنہ جس کی چار صورتیں ہیں ٢ وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو اور اس کی آٹھ صورتیں ہیں ٣ وہ متحرکہ جس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو اور اس کی نو صورتیں ہیں۔ پس متوسطہ کی کل صورتیں اکیس ہو گئیں ان کی پوری تفصیل کے لیے تو شاطبیہ کی شرح کا مطالعہ کریں لیکن یہاں بقدر ضرورت اس کی اصولی تینوں قسمیں اور ان کی سب صورتیں احکام سمیت تین فصلوں میں درج کی جاتی ہیں۔

پہلی فصل

ہمزہ ساکنہ اور اس کی چار صورتیں ہیں:-

١ متوسطہ بنفسہ جس کے بعد یا اور واو نہ ہو پہلے حرف کی حرکت کے موافق مدہ سے بدل جاتا ہے جیسے یَاْلَمُوْنَ۔ شِیْتَ۔ یُوْفَكُوْنَ۔

٢ متوسطہ بالحرف صرف فتحہ کے بعد آتا ہے اور الف سے بدل جاتا ہے جیسے:- وَاْتَمِرُوْا۔

٣ متوسطہ بالکلمہ تینوں حرکتوں کے بعد آتا ہے اور مدہ سے بدل جاتا ہے جیسے قَالَ ائْتُوْنِیْ۔ اَلَّذِی اؤْتُمِنَ۔ قَالُوْا ائْتِنَا اور بعض نے نمبر دو میں تحقیق و ابدال اور نمبر تین میں منفصل ہونے کی بناء پر صرف تحقیق بتائی ہے جو نشر کی رو سے شاذ ہے۔

٤ متوسطہ بنفسہ جس کے بعد یا اور واو ہوں جو رِءْیًا۔ رُءْیَا۔ اَلرُّءْیَا۔ لِلرُّءْیَا میں جس طرح بھی آئے اور تُؤْوِیْهِ۔ وَتُؤْوِیْ میں آیا ہے رِءْیًا میں یا سے اور باقی دو میں واو سے ابدال کے بعد دو وجوہ ہیں ١ اظہار رِیْیًا۔ رُوْیَا۔ تُوْوِیْ۔ ٢ ادغام رِیًّا۔ رُیَّا۔ تُوِّیْ اور رُءْیَا کے سوا باقی میں یہی اولیٰ ہے۔

دوسری فصل

متوسطہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو۔ اور اس کی آٹھ صورتیں ہیں:-

١ ساکن صحیح کے بعد ہمزہ بے صورت اس میں نقل کے بعد حذف ہے جیسے یَجْـَٔرُوْنَ یَسْـَٔلُوْنَ۔

٢ ساکن صحیح کے بعد با صورت اس میں دو وجوہ ہیں اگر الف کی صورت میں ہو تو

یہ دو ہیں ١ نقل کے بعد حذف جیسے اَلنَّشْاَةَ سے اَلنَّشَةَ اور یَسْاَلُوْنَ سے یَسَلُوْنَ ٢ نقل کے بعد الف کا باقی رکھنا جیسے اَلنَّشَاةَ اور یَسَالُوْنَ اور اگر واو کی صورت میں ہو تو یہ دو ہیں ١ نقل کے بعد حذف جیسے هُزُؤًا اور كُفُؤًا سے هُزُوًا۔ كُفُوًا ٢ بلا نقل واو سے ابدال یعنی هُزْوًا۔ كُفْوًا۔ اور اس کی تفصیل کہ کس جگہ بے صورت ہے اور کس جگہ با صورت شاطبیہ اور رائیہ کی شرح سے معلوم ہو سکے گی۔

٣ متحرکہ واو یا اصلی کے بعد مدہ ہوں خواہ لین جیسے اَلسُّوْٓاٰی۔ سِیْٓـَٔتْ۔ شَیْـًٔا۔ كَهَیْـَٔةِ۔ سَوْءَةَ اس میں دو وجوہ ہیں ١ اکثر کے مذہب پر نقل و حذف یعنی اَلسُّوَای۔ سِیَتْ۔ شَیَا۔ كَهَیَةِ۔ سَوَةَ۔ ٢ ... کے مذہب پر ہمزہ کو یا کے بعد یا سے اور واو کے بعد واو سے ابدال کرنے کے بعد ادغام یعنی اَلسُّوَّای۔ سِیَّتْ۔ شَیًّا۔ كَهَیَّةِ۔ سَوَّةَ۔

لیکن اَلْمَوْءُدَةُ (تکویر) میں نقل قوی اور ادغام ضعیف ہے کیونکہ اس سے ثقل ہو جاتا ہے۔

٤ یائے زائدہ کے بعد اس میں صرف ابدال اور ادغام ہے جیسے هَنِیًّا۔ خَطِیّٰتِكُمْ۔

٥ الف کے بعد متوسطہ بنفسہ جیسے جَآءَنَا۔ مِنْ نِّسَآئِكُمْ۔ اٰبَآؤُكُمْ اس میں تسہیل ہے مد و قصر کے ساتھ۔

٦ الف کے بعد متوسطہ بزائدہ جو حرف ندا کی یا اور تنبیہ کی ها کے بعد آتا ہے جیسے یٰٓاٰدَمُ۔ یٰٓاُخْتَ۔ هٰٓاَنْتُمْ۔ هٰٓؤُلَآءِ اس میں تین وجوہ ہیں ١ تحقیق و مد ٢و٣ تسہیل مد و قصر کے ساتھ۔

٧ لام تعریف کے بعد جیسے اَلْاَرْضَ۔ اَلْاٰخِرَةَ اس میں نقل و سکتہ ہے لیکن خلاد کے لیے اَلْ میں وصلاً عدم سکتہ پڑھنے کی صورت میں اَلْاَرْضَ وغیرہ میں صرف نقل ہو گی۔

٨ ساکن منفصل کے بعد جو صحیح ہو خواہ لین لیکن مدہ نہ ہو اس میں خلف کے لیے تین ہیں۔ نقل، سکتہ، عدم سکتہ لیکن وصلاً سکتہ پڑھنے کی صورت میں وقفاً نقل و سکتہ ہو گا عدم سکتہ نہ ہو گا اور وصلاً عدم سکتہ پڑھنے کی صورت میں وقفاً نقل اور عدم سکتہ ہو گا سکتہ نہ ہو گا

اور خلاد کے لیے وقفاً نقل وعدم سکتہ ہے جیسے مَنْ اٰمَنَ۔ خَلَوْا اِلٰی۔ اِبْنَیْ اٰدَمَ
مگر جمع کے میم میں خلف کے لیے وصل کی طرح وقفاً بھی سکتہ اور عدم سکتہ ہے اور خلاد کے
لیے دونوں حالتوں میں عدم سکتہ ہے (میم جمع میں) حتبر قول کی بنار پر نقل نہیں نیز ساکن منفصل
میں دونوں کے لیے نقل طریق کے خلاف ہے گو مشہور ہونے کی بنار پر صحیح ہے۔ (نشر)

تیسری فصل

ہمزہ متحرکہ جب اس سے پہلے حرف بھی حرکت ہو یہ متوسطہ بنفسہ بھی ہوتا ہے اور بزائدہ بھی جو فا۔ واو۔ لام۔ یا۔ سین۔ کاف۔ ہمزۂ استفہامیہ
ان سات حرفوں کے بعد ہوتا ہے اور بنفسہ سے پہلے حرف پر بھی تینوں حرکتیں آتی ہیں اور
خود ہمزہ پر بھی اس لیے اس کی نو صورتیں ہو جاتی ہیں اور متوسطہ بزائدہ ضمہ کے بعد نہیں آتا
اس لیے اس کی کل چھ صورتیں ہیں (اور بنفسہ میں) قاعدہ کے تقاضہ کے موافق صرف تخفیف
اور بزائدہ میں تخفیف و تحقیق دونوں ہیں۔

تفصیل

۱ تا ۳ فتحہ کے بعد ہمزہ تینوں حرکتوں والا جیسے شَنَاٰنُ۔ یَئِسْنَ
نَقْرَؤُهٗ ان میں صرف تسہیل ہے لیکن یَطَـُٔوْنَ (توبہ ع ۱۵) اور
تَطَـُٔوْهَا (احزاب ع ۳) تَطَـُٔوْهُمْ (فتح ع ۳) میں دو وجوہ ہیں ۱ تسہیل ۲ رسم کی
بنار پر حذف اور واو سے پہلے حرف پر فتحہ یعنی یَطَوْنَ۔ تَطَوْهَا۔ تَطَوْهُمْ۔ بزائدہ
لَاَنْتُمْ۔ فَاِنَّهٗ۔ سَاُوْرِیْکُمْ اس میں تحقیق و تسہیل دونوں ہیں۔
۴ کسرہ کے بعد فتحہ والا اس میں یا سے ابدال ہے جیسے نَاشِئَةَ بزائدہ لِئَلَّا
اس میں تحقیق بھی ہے۔
۵ کسرہ کے بعد کسرہ والا اس میں صرف تسہیل ہے جیسے بَارِئِکُمْ لیکن اگر
بنفسہ کے بعد یا ہو جیسے خَاطِئِیْنَ تو اس میں دو ہیں ۱ تسہیل ۲ رسم کی بنار پر حذف
یعنی خَاطِیْنَ بزائدہ جیسے لِاِیْمَانِ اس میں تحقیق و تسہیل ہے
۶ کسرہ کے بعد ضمہ والا جیسے یُنَبِّئُکُمْ اس میں دو وجوہ ہیں ۱ قیاس کی
بنار پر تسہیل ۲ رسم کی بنار پر یا سے ابدال جب کہ ہمزہ یا کی صورت میں ہو اور اگر اس
ہمزہ کے بعد واو ہو جیسے نَبِّئُوْنِیْ تو اس میں تین ہیں ۱ تسہیل ۲ یا سے ابدال یعنی
نَبِّیُوْنِیْ ۳ ہمزہ کا حذف اور پہلے حرف پر ضمہ یعنی نَبُّوْنِیْ بزائدہ جیسے لِاُخْرٰىهُمْ
لِاُوْلٰىهُمْ اس میں تین ہیں ۱ تحقیق ۲ تسہیل ۳ یا سے ابدال۔

۷ ضمہ کے بعد فتحہ والا اس میں واو سے ابدال ہے جیسے یُؤَلِّفُ
۸ ضمہ کے بعد کسرہ والا جیسے سُئِلُوْا اس میں دو ہیں ۱ سیبویہ کے مذہب پر
تسہیل ۲ اخفش کی رائے پر واو سے ابدال یعنی سُوِلُوْا
۹ ضمہ کے بعد ضمہ والا جیسے بِرُءُوْسِکُمْ اس میں دو ہیں ۱ تسہیل ۲ رسم کی
بنار پر حذف یعنی بِرُوْسِکُمْ

تنبیہ رسمی تخفیف اس شرط سے صحیح ہے کہ کلمہ قیاس کے خلاف نہ ہو جائے اسی لیے
رَءَیْتَ اور سَاَلْتَ میں الف سے ابدال صحیح نہیں کیونکہ اس سے تین ساکن غیر مدغم جمع
ہو جاتے ہیں اور اسی لیے نِسَآئِکُمْ۔ اَبْنَآئِکُمْ میں حذف صحیح نہیں نیز رسمی تخفیف کا تعلق
صرف ہمزہ سے ہے پس بُرَءٰٓؤُا میں الف کو اس لیے حذف نہیں کر سکتے کہ وہ رسم میں
نہیں ہے اور لَااَوْضَعُوْا اور لِشَاْیْءٍ میں اس لیے الف نہیں پڑھ سکتے کہ وہ کتابت میں
موجود ہے نیز ہمزہ سے بدلا ہوا حرف مد عارضی ہے اس لیے لَنُبَوِّئَنَّا میں ابدال کے بعد جازم
کی بنار پر الف کا حذف صحیح نہیں۔

فائدہ ۔ کلمہ میں جتنے ہمزہ آرہے ہوں ان سب میں جو قاعدہ پایا جائے اس کے موافق
تخفیف کی جائے ہشام کے لیے صرف متطرفہ میں اور حمزہ کے لیے متطرفہ اور متوسطہ دونوں میں
چنانچہ وَلُؤْلُؤًا میں دو ہمزہ ہیں اور دونوں متوسطہ ہیں اور وَلُؤْلُؤٍ اور اَللُّؤْلُؤُ میں دوسرا
متطرفہ ہے اور هٰٓؤُلَآءِ میں دو ہیں اور قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ میں تین ہیں اور متطرفہ ایک بھی نہیں
ہے تینوں میں قاعدہ کے موافق صرف حمزہ کے لیے تخفیف ہوگی۔ تفصیل شرح شاطبیہ میں ملاحظہ
فرمائیں۔

سولھواں باب

ساکن حروف کے اظہار و ادغام (یعنی ادغام صغیر) کے بیان میں!

۱۔ اِذْ کی ذال، چھ حرفوں تا۔ جیم۔ دال۔ زا۔ سین۔ صاد سے پہلے (اِذْ کی ذال کے اظہار وادغام) میں اختلاف ہے۔ پس نافع۔ ابن کثیر اور عاصم کے لیے چھوں حرفوں سے پہلے اظہار ہے اور ابوعمرو و ہشام کے لیے چھوں میں ادغام ہے یعنی اِذْ تَّبَرَّءَ الَّذِیْنَ ۔ وَاِذْ جَّعَلْنَا ۔ اِذْ دَّخَلُوْا ۔ وَاِذْ زَّیَّنَ ۔ اِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ ۔ وَاِذْ صَّرَفْنَا پڑھتے ہیں اور ابن ذکوان کے لیے صرف دال میں اور خلف کے لیے دال اور تا میں ادغام ہے اور خلاد و کسائی کے لیے جیم میں اظہار اور باقی پانچ میں ادغام ہے۔

(فائدہ اِذْ کی ذال کا ان چھ حرفوں میں سینتالیس[۴۷] جگہ ادغام ہوا ہے تا اور جیم میں انیس انیس اور دال میں چار اور زا و سین میں دو دو اور صاد میں ایک جگہ)

۲۔ قَدْ کی دال، آٹھ حرفوں جیم۔ ذال۔ زا۔ سین۔ شین۔ صاد۔ ضاد۔ ظا سے پہلے قَدْ کی دال کے اظہار وادغام میں اختلاف ہے پس قالون۔ ابن کثیر اور عاصم کے لیے آٹھوں حرفوں سے پہلے اظہار ہے اور ابوعمرو۔ حمزہ۔ اور کسائی کے لیے آٹھوں میں ادغام ہے یعنی لَقَدْ جَّآءَكُمْ ۔ وَلَقَدْ ذَّرَاْنَا ۔ وَلَقَدْ زَّیَّنَّا ۔ لَقَدْ سَّمِعَ ۔ قَدْ شَّغَفَهَا ۔ وَلَقَدْ صَّرَفْنَا ۔ فَقَدْ ضَّلَّ ۔ فَقَدْ ظَّلَمَ پڑھتے ہیں اور ورش کے لیے صرف ضاد اور ظا میں ادغام ہے اور باقی چھ میں اظہار ہے۔ اور ہشام کے لیے لَقَدْ ظَلَمَكَ صٓ (ع) میں اظہار اور باقی سب جگہ آٹھوں حرفوں میں ادغام ہے اور ابن ذکوان کے لیے ذال۔ ضاد ظا میں صرف ادغام ہے اور زا میں جو صرف وَلَقَدْ زَّیَّنَّا ملک (ع) میں ہے دونوں وجوہ ہیں چنانچہ نقاش نے اخفش سے (اور انھوں نے ابن ذکوان سے) اظہار روایت کیا ہے (اور دانی نے عبدالعزیز فارسی سے اظہار ہی پڑھا ہے اور طریق بھی انھیں سے ہے اور ابوالفتح اور ابوالحسن سے ادغام پڑھا ہے پس یہ طریق کے خلاف ہے اور باقی چار جیم۔ سین شین۔ صاد سے پہلے ابن ذکوان کے لیے صرف اظہار ہے)۔

(فائدہ قد کے بعد یہ آٹھ حرف اٹھانوے[۹۸] جگہ آئے ہیں جیم چھپن۔ ذال وزا و شین ایک ایک۔ سین وصاد گیارہ گیارہ اور ضاد چودہ اور ظا تین جگہ)

۳۔ تانیث کی تائے ساکنہ، جو فعل کے آخر میں آتی ہے = چھ حرفوں ثا۔ جیم۔ زا۔ سین۔ صاد۔ ظا سے پہلے اس کے اظہار وادغام میں اختلاف ہے پس قالون۔ ابن کثیر۔ عاصم کے لیے چھوں حرفوں سے پہلے اظہار ہے اور ابوعمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے چھوں میں

ادغام ہے یعنی كَذَّبَتْ ثَّمُوْدُ ۔ نَضِجَتْ جُّلُوْدُهُمْ ۔ خَبَتْ زِّدْنٰهُمْ ۔ اُنْزِلَتْ سُّوْرَةٌ ۔ حَصِرَتْ صُّدُوْرُهُمْ ۔ كَانَتْ ظَّالِمَةً پڑھتے ہیں اور ورش کے لیے صرف ظا میں ادغام (اور باقی پانچ میں اظہار) ہے اور ابن عامر کے لیے جیم۔ زا۔ سین میں اظہار اور ثا۔ صاد ظا میں ادغام ہے لیکن (صاد کے موقعوں میں سے) لَّهُدِّمَتْ صَّوَامِعُ (حج ع) میں ہشام کے لیے اظہار اور ابن ذکوان کے لیے ادغام ہے۔

(فائدہ تانیث کی تا کے بعد یہ چھ حرف چھبیس جگہ آئے ہیں۔ ثا چھ۔ جیم وصاد دو دو۔ زا ایک۔ سین بارہ۔ ظا تین جگہ)

۴۔ هَلْ و بَلْ کا لام۔ تا۔ ثا۔ زا۔ سین۔ ضاد۔ طا۔ ظا۔ نون۔ ان آٹھ حرفوں سے پہلے هَلْ اور بَلْ کے لام کے ادغام و اظہار میں اختلاف ہے (لیکن ان میں سے ثا صرف هَلْ کے بعد اور زا سین۔ ضاد۔ طا۔ ظا صرف بَلْ کے بعد اور تا و نون دونوں کے بعد آئے ہیں نتیجہ یہ کہ هَلْ کا ادغام ان آٹھ میں سے تا۔ ثا۔ نون میں ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد یہ تین ہی آئے ہیں اور بَلْ کا ثا کے سوا باقی سات میں ہوتا ہے) پس نافع۔ ابن کثیر۔ ابن ذکوان عاصم کے لیے آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا ہر جگہ اظہار ہے اور کسائی کے لیے آٹھوں میں ادغام ہے یعنی هَلْ تَّعْلَمُ ۔ بَلْ تَّاْتِیْهِمْ ۔ هَلْ ثُّوِّبَ ۔ بَلْ زُّیِّنَ بَلْ سَّوَّلَتْ ۔ بَلْ ضَّلُّوْا ۔ بَلْ طَّبَعَ ۔ بَلْ ظَّنَنْتُمْ ۔ هَلْ نُّنَبِّئُكُمْ ۔ هَلْ نَّدُلُّكُمْ اور هَلْ نَّحْنُ اور بَلْ نَّحْنُ پڑھتے ہیں اور ابوعمرو کے لیے صرف هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ملک (ع) اور فَهَلْ تَرٰی لَهُمْ حاقہ (ع) میں ادغام (اور باقی سب جگہ دونوں لاموں کا اظہار) ہے۔ اور ہشام کے لیے تا میں سے صرف اَمْ هَلْ تَسْتَوِی رعد (ع) میں اور نون و ضاد سے پہلے ہر جگہ اظہار ہے اور باقی چھ حرفوں میں سب جگہ دونوں لاموں کا ادغام ہے (یعنی هَلْ کا صرف تا اور ثا میں ادغام کرتے ہیں لیکن اَمْ هَلْ تَسْتَوِی میں اظہار ہے اور نون میں کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے اور بَلْ کے لام کا نون اور ضاد کے سوا سب میں ادغام کرتے ہیں) اور حمزہ کے لیے صرف تا۔ ثا۔ سین میں ادغام ہے۔ (یعنی تا میں دونوں کا اور ثا میں صرف هَلْ کا اور سین میں فقط بَلْ کا اور باقی سب حروف سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار ہے) لیکن ان میں سے بَلْ طَّبَعَ (نساء ع) کی طا میں خلاد کے لیے اظہار وادغام دونوں ہیں اور میں نے دونوں وجوہ سے پڑھا ہے اور ان کے لیے

ادغام کو اختیار کرتا ہوں (اور نشر کی تحقیق پر حق یہ ہے کہ بَلْ طَبَعَ میں خلف و خلاد دونوں ہی کے لیے دونوں وجوہ ہیں اور دونوں سے اظہار مشہور تر ہے)

فائدہ یہ آٹھ حرف دونوں اموں کے بعد تیس جگہ آئے ہیں ہَلْ کے بعد تا نو اور ثا ایک اور نون پانچ جگہ اور بَلْ کے بعد تا پانچ زا اور سین دو دو اور ضاد۔ طا۔ ظا ایک ایک جگہ اور نون سات جگہ۔ **فائدہ** اِذْ کے ذال کا ذال اور ظا میں اور قَدْ کے دال کا تا اور دال میں اور تانیث کی تا کا طا۔ دال۔ تا میں اور قُلْ اور بَلْ کے لام کا را میں بالاتفاق ادغام ہے اور اسی طرح جب مثلین میں سے پہلا حرف ساکن ہو اور مدہ نہ ہو تو وہاں بھی سب کے لیے وجوباً ادغام ہے اور یہ سب زیادات میں سے ہیں۔

فصل (دوسرے قریب المخرج حروف کے ادغام میں اور وہ سات حرف ہیں جو بَثْ دذ۔ رقل ہیں) نیچے ہیں اور ان کا بیان اسی ترتیب سے آئے گا۔

۱ **با** کا فا اور میم میں (الف) فا میں پانچ جگہ اس میں ابو عمرو۔ خلاد۔ کسائی کے لیے ادغام ہے جیسے یَغْلِبْ فَسَوْفَ اور یَذْهَبْ فَاُولٰٓئِكَ وغیرہ لیکن ان میں سے یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ (حجرات ع۲) میں خلاد کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں (اور وہ پانچ موقع یہ ہیں ۱ یَغْلِبْ فَسَوْفَ (نساء ع۱۰) ۲ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ (رعد ع۱) ۳ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ (اسراء ع۷) ۴ فَاذْهَبْ فَاِنَّ (طٰہٰ ع۵) ۵ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ (حجرات ع۲)) اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے پانچوں جگہ اظہار ہے (ب) اور میم میں دو جگہ ۱ وَیُعَذِّبْ مَنْ یَّشَآءُ (بقرہ ع۴۰) اس میں ورش کے لیے صرف اظہار ہے اور ابن کثیر کے دونوں راویوں کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں (لیکن ادغام تیسیر کے طریق سے نہیں ہے اس لیے مناسب یہ ہے کہ اس میں ان کے لیے بھی اظہار ہی پڑھا جائے (نشر) اور قالون اور ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے صرف ادغام ہے (اور وَیُعَذِّبْ مَنْ یَّشَآءُ (اور ابن عامر اور عاصم اس میں با کا پیش پڑھتے ہیں پس ان کے لیے ادغام کا قاعدہ ہی نہیں پایا جاتا ہے ۲ اِرْكَبْ مَّعَنَا (ہود ع۴) اس میں ورش۔ ابن عامر۔ خلف کے لیے اظہار ہے یعنی اِرْكَبْ مَّعَنَا اور قالون۔ بزی۔ اور خلاد کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں (لیکن قالون کے لیے ادغام اور خلاد کے لیے اظہار ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے ہے نیز بزی کے لیے اظہار نقاش کے سوا دوسرے طرق سے ہے پس طریق کے موافق یہ ہے کہ

قالون کے لیے اظہار اور بزی اور خلاد کے لیے ادغام پڑھا جائے) اور باقین (قنبل۔ ابو عمرو۔ عاصم اور کسائی) کے لیے صرف ادغام ہے۔

۲ **ثا** کا تا میں (۱) اُوْرِثْتُمُوْهَا (اعراف ع۵ و زخرف ع۷) میں دونوں جگہ ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ادغام اور باقی چار کے لیے اظہار ہے (۲) لَبِثْتَ۔ لَبِثْتُ۔ لَبِثْتُمْ میں ہر جگہ۔

۳ **دال** کا ثا میں وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ (آل عمران ع۱۵) میں دو جگہ اور مریم کے شروع کے صاد کے دال کا ذِکْرُ کے ذال میں جرمیان اور عاصم کے لیے ثا کا تا سے اور دال کا ثا اور ذال سے پہلے اظہار ہے یعنی لَبِثْتَ۔ لَبِثْتُ۔ لَبِثْتُمْ اور یُرِدْ ثَوَابَ اور صٓ ذِکْرُ اور باقی چار کے لیے ثا کا تا میں اور دال کا ثا اور ذال میں ادغام ہے۔ یعنی

۴ **ذال** کا تا میں فَنَبَذْتُهَا (طٰہٰ ع۵) میں اور عُذْتُ (مومن ع۳ و دخان ع۱) میں تینوں جگہ ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ادغام اور باقی چار کے لیے اظہار ہے اَخَذْتُ۔ اِتَّخَذْتُ۔ اَخَذْتُمْ۔ اِتَّخَذْتُمْ اور اِتَّخَذْتَ اور اس باب کے سب کلمات میں جس طرح بھی آئیں ابن کثیر اور حفص کے لیے ذال کا اظہار اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے ذال کا تا میں ادغام ہے یعنی اَخَذْتُّ اور اِتَّخَذْتُّ وغیرہ

۵ جزم والی را کا لام میں ابو عمرو کے لیے ادغام ہے جیسے نَّغْفِرْ لَكُمْ اور وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وغیرہ لیکن اس میں اہل عراق (دوری کے ناقلین) سے اظہار و ادغام دونوں ہیں (اور سوسی سے صرف ادغام ہے) ہم سے محمد بن احمد بن علی نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابن مجاہد اپنے شیوخ کے ذریعہ یزیدی سے اور یزیدی نے ابو عمرو سے نقل کرکے ادغام ہی بیان کیا ہے اور خلاف و اختیار کا ذکر نہیں کیا (اور دانی نے عبدالعزیز سے دوری کے لیے ادغام ہی پڑھا ہے اور طریق بھی انہی سے ہے پس ان کے لیے اظہار طریق کے خلاف ہے) اور باقی چھ کے لیے را کا اظہار ہے۔

تنبیہ دوری کا یہ خلاف ادغام کبیر پر مفرع ہے یعنی کبیر کے موقعوں میں ادغام پڑھتے ہوئے تو جزم والی را کا لام میں صرف ادغام پڑھیں گے اور کبیر کے اظہار کے ساتھ راء ساکنہ میں اظہار و ادغام دونوں جائز ہوں گے پس بقرۂ میں حَیْثُ شِئْتُمْ کے ادغام کے ساتھ تو نَغْفِرْ لَكُمْ میں صرف ادغام ہوگا اور اول کے اظہار کے ساتھ ثانی میں دونوں وجوہ ہوں گی

اور یہ اوپر معلوم ہو ہی چکا ہے کہ دوری کے لیے ذالِ ساکنہ کا اظہار طریق کے خلاف ہے۔

۱۷ فَا کا بَا میں ایک نَّخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ (سبا ع ۱) میں کسائی کے لیے ادغام اور باقی چھ کے لیے فا کا اظہار ہے۔ ۱۸ جزم والے لام کا ذال میں صرف يَفْعَلْ ذٰلِكَ میں (جو چھ جگہ آیا ہے بقرہ ع ۲۹ - آل عمران ع ۳ و نساء ع ۵ و ع ۱۴ و فرقان ع ۶ و منافقون ع ۲ میں) اس میں سب جگہ ابو الحارث کے لیے لام کا ذال میں ادغام اور باقی ساڑھے چھ کے لیے اظہار ہے (پس اگر لام پر پیش ہو جیسے مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ بقرہ ع ۲۳ میں ہے تو اس میں سب کے لیے اظہار ہے) اور اس باب کے جو حروف (مقطعات) سورتوں کے شروع میں ہیں ان کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ وہیں بیان کریں گے۔

فصل ۱

۱ نون ساکن اور نون تنوین کا لام و را میں سب کے سب ادغام (کامل) بلاغنہ کرتے ہیں (جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ - مِنْ لَّدُنْهُ - مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ اور اَنْصَارٍ رَّبَّنَا) اور میم اور نون میں سب کے سب دونوں نونوں کا غنہ کے ساتھ ادغام کرتے ہیں (جیسے مِنْ مَّالٍ اور مِنْ نَّصِيْرِيْنَ - اَلِيْمٌ مَّا - كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ) اور یا اور واو میں اختلاف ہے خلف دونوں نونوں کا یا اور واو میں ادغام (کامل) بلاغنہ کرتے ہیں جیسے مَنْ يَّقُوْلُ اور يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ اور مِنْ وَّالٍ اور يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ وغیرہ اور باقی حضرات دونوں نونوں کا غنہ باقی رکھ کر یا اور واو میں ادغام کرتے ہیں اسی لیے نون یا اور واو سے پوری طرح نہیں بدلتا۔ ۲ اور حلق کے چھ حروف (ہمزہ۔ ھا۔ عین۔ حا۔ غین۔ خا) سے پہلے سب دونوں نونوں کا اظہار کرتے ہیں لیکن ورش کا مذہب یہ ہے کہ وہ ہمزہ سے پہلے (ہونے کی صورت میں اظہار نہیں کرتے بلکہ) ہمزہ کی حرکت نقل کرکے نون ساکن اور تنوین کو دے دیتے ہیں (اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں) اور یہ (تیرھویں باب میں) بیان ہو چکا ہے۔ ۳ اور اسی طرح حرف با سے پہلے نون ساکن اور تنوین کا سب میم سے ابدال کرکے اس میم کو اخفا سے پڑھتے ہیں (جیسے مِنْ بَعْدِ اور اَلِيْمٌ بِمَا) ۴ اور باقی (پندرہ) حروفِ ہجا (تا۔ ثا۔ جیم۔ دال۔ ذال۔ زا۔ سین۔ شین۔ صاد۔ ضاد۔ طا۔ ظا۔ فا۔ قاف۔ کاف) سے پہلے سب دونوں نونوں کو اخفا اور غنہ سے پڑھتے ہیں اور اخفا اس حالت کا نام ہے جو اظہار و ادغام کے درمیان ہوتی ہے اور اخفا میں تشدید قطعاً نہیں ہوتی پس تم اس کو معلوم کر لو اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور تحقیق کی باگیں انھیں کے قبضہ میں ہیں۔

ستّرھواں باب

فتح اور امالہ محضہ اور امالہ بین بین کے بیان میں

فتحہ کی دو قسمیں ہیں شدیدہ۔ اس کی آواز موٹی ہوتی ہے اور صرف عجمی زبان میں پایا جاتا ہے۔ متوسطہ اس کی آواز باریک ہوتی ہے اور عربیت و قراءات میں یہی مستعمل ہے چونکہ منھ فتحہ میں کسی قدر کم اور الف میں زیادہ کھلتا ہے اس لیے زبر کو فتح کہتے ہیں اور یہاں فتح صرف زبر یا زبر اور الف دونوں کو صاف اور خالص ادا کرنے کے معنی میں ہے اور امالہ محضہ یہ ہے کہ زبر کو زیر اور الف کو یا کی طرف زیادہ جھکایا جائے لیکن خالص زیر اور خالص یا نہ ہو جائے اس کو امالہ کبریٰ۔ اضجاع۔ بطح بھی کہتے ہیں اور امالہ بین بین یہ ہے کہ زبر کو زیر اور الف کو یا کی طرف تھوڑا جھکایا جائے اس کو امالہ صغریٰ۔ تقلیل۔ بین اللفظین بھی کہتے ہیں اور امالہ کے اصل سبب دو ہیں یا اور کسرہ اور یہ تفصیل کے درجہ میں دس بن جاتے ہیں پہلے وہ امالہ بیان کیا ہے جو یا کی وجہ سے ہو پھر وہ جو کسرہ کی بنا پر ہو اور جب صرف امالہ بولتے ہیں تو اس سے امالہ کبریٰ مراد ہوتا ہے فتح حجاز کا اور امالہ نجد و تمیم و قیس کا لغت ہے۔ شرح سبعہ

یاد رکھو کہ حمزہ اور کسائی ذیل کی چھ قسموں میں امالہ محضہ کرتے ہیں۔

۱ اِن تمام اسموں اور فعلوں کے آخری الف کا جو ذوات الیاء ہوں (یعنی ان کا آخری الف اصل کے اعتبار سے یا ہو واو نہ ہو۔ پھر ذوات الیاء اسموں کی چار قسمیں ہیں (۱) وہ جو عجمی زبان سے منقول ہوں اور ان پر عربی کلمات کے احکام جاری کیے گئے ہوں (جیسے يَحْيٰى۔ عِيْسٰى۔ مُوْسٰى (چنانچہ ان میں امالہ ہوتا ہے اور عربی اسموں کی طرح ان کے متعلق بھی) یہ کہا جاتا ہے کہ یہ فُعْلٰى کے وزن پر ہیں) (۲) وہ جن کا الف تانیث کے لیے ہو (جو فُعْلٰى اور فَعَالٰى اور فُعَالٰى ان پانچ وزنوں میں ہوتا ہے) جیسے اَلْمَوْتٰى۔ طَغْوٰى۔ اِحْدٰى۔ ذِكْرٰى۔ سِيْمَا۔ ضِيْزٰى۔ بُشْرٰى۔ اَلْاَيَامٰى۔ اَلْحَوَايَا۔ اَلنَّصٰرٰى۔ يَتٰمٰى

فُرَادٰی - اُسَارٰی - کُسَالٰی وغیرہ (۳) ان کا الف مقصورہ ہو (جس کے بعد ہمزہ نہ ہو) جیسے اَلْهُدٰی - اَلْعَمٰی - اَلضُّحٰی - اَلزِّنٰی - مَأْوٰىكُمْ - مَثْوٰىكُمْ مَثْوٰىهُ وغیرہ۔ (۴) وہ اسم جو صفت کے صیغے ہوں جیسے اَدْنٰی - اَزْکٰی - اَعْلٰی - اَوْلٰی وغیرہ۔ ذوات الیاء افعال جیسے اَتٰی - سَعٰی - زَکّٰی - فَسَوّٰی - تَخْفٰی - هَوٰی - تَرْضٰی وغیرہ جن کا آخری الف یاء سے بدلا ہوا ہو۔

۲ اَنّٰی (استفہامیہ کے الف) کا جو کَیْفَ کے معنیٰ دیتا ہے (اور اس کا آخری الف یا کی شکل میں ہوتا ہے نیز (س) کے بعد شَلْیَانہ کے پانچ حرفوں میں سے کوئی حرف ہوتا ہے) جیسے اَنّٰی شِئْتُمْ اور اَنّٰى لَكِ هٰذَا وغیرہ (پس اَتَانَا تِی الْاَرْضَ میں سب کے لیے فتحہ ہے)

۳ مَتٰی - بَلٰی - عَسٰی کے الف کا جس جگہ بھی آئیں (ان چاروں کے جامد ہونے کی بناء پر یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ ان کا الف یاء سے بدلا ہوا ہے یا واو سے لیکن امالہ لازمی طور پر ہے)

۴ اسی طرح ان کے اہم شکل ان تمام الفات کا جو قرآنوں میں یا کی صورت میں لکھے ہوئے ہیں۔

۵ وہ واوی کلمات جو ذوات الیاء کلمات کے درمیان ایسی سورۃ میں واقع ہوں جو ہوں جن کی آیتوں کے آخری سروں پر یاء سے بدلے ہوئے الف ہوں (اور ایسی سورتیں گیارہ (طٰہٰ - نجم - معارج - قیٰمہ - نٰزعٰت - عبس - اعلیٰ - شمس - الیل - الضحیٰ - علق) ہیں۔ پس جن کلمات کا آخری الف واو سے بدلے ہوئے ہیں اگر وہ ان سورتوں کی آیتوں کے آخر میں واقع ہو جائیں جیسے دَحٰىهَا - تَلٰىهَا تو ان میں بھی دونوں امالہ کرتے ہیں)

۶ وہ واوی تین حرفی کلمات جن پر کوئی زائد حرف داخل ہو گیا ہو جیسے تُدْعٰی تُتْلٰی - فَمَنِ اعْتَدٰی - مَنِ اسْتَعْلٰی - اَنْجٰىكُمْ - نَجّٰىنَا - فَاَنْجٰىكُمْ - زَكّٰىهَا وغیرہ پس اس قسم میں بھی امالہ متواتر ہے کیونکہ یہ زائد حرف کے سبب ذوات الیاء میں شامل ہو جاتے ہیں (اور اسی لیے ان کا الف یا کی شکل میں لکھا جاتا ہے اور جب یہ زائد حرف نہیں تھے تو دَعَا - تَلَا - عَدَا - عَلَا - نَجَا وغیرہ میں امالہ نہیں تھا کیونکہ اس وقت ان کا الف یا کی شکل میں نہیں تھا)

اور ذیل کی دو قسموں میں سب کے لیے فتحہ ہے امالہ قطعاً نہیں (۱) چوتھی قسم مرسوم بالیاء کلمات میں سے یہ پانچ کلمے حَتّٰی - لَدٰی - عَلٰی - اِلٰی - مَا زَكٰی (نور ع) (۲) وہ تمام اسم و فعل جو ذوات الواو ہوں یعنی ان کا آخری الف واو سے بدلا ہوا ہو۔ اسموں کی مثالیں اَلصَّفَا - سَنَا بَرْقِهٖ - عَصَاهُ - عَصَایَ - شَفَا جُرُفٍ وغیرہ ہیں اور واوی فعلوں کی مثالیں خَلَا - دَعَا - بَدَا - دَنَا - عَفَا - عَلَا وغیرہ ہیں۔

اور اگر تم کسی اسم یا فعل کی بابت یہ معلوم کرنا چاہو کہ ذوات الواو میں سے ہے یا ذوات الیاء میں سے یعنی اس کا آخری الف واو سے بدلا ہوا ہے یا یاء سے تو اسم کا تثنیہ اور فعل سے ماضی کا واحد متکلم بنا لو پس اگر تثنیہ اور متکلم میں الف کی جگہ واو آئے تو سمجھ لو کہ واحد کا اور غائب کا الف واو سے بدلا ہوا ہے جیسے صَفَوَانِ - عَصَوَانِ - سَنَوَانِ - شَفَوَانِ اور خَلَوْتُ - بَدَوْتُ - دَنَوْتُ - عَلَوْتُ وغیرہ پس معلوم ہو گیا کہ صَفَا اور خَلَا وغیرہ میں الف واو سے بدلا ہوا ہے اور اسی لیے اس الف کا امالہ ناجائز ہوگا اور اگر تثنیہ اور متکلم میں الف کی جگہ یا آئے تو سمجھ لو کہ واحد اور غائب کا الف یاء سے بدلا ہوا ہے جیسے هُدَیَانِ - عَمَیَانِ - هَوَیَانِ - سَعَیْتُ - هَدَیْتُ وغیرہ۔ پس معلوم ہو گیا کہ هُدٰی اور سَعٰی وغیرہ میں الف یاء سے بدلا ہوا ہے اسی لیے اس میں امالہ ہو گا۔

اور ابو عمرو کی قراءۃ پر کلمات کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) مذکورہ بالا چھ قسموں میں سے وہ تمام کلمات جن میں راء ہو اور اس کے بعد یاء سے بدلا ہوا الف ہو (اور ایسے کلمات کو ذوات الراء اور ایک کو ذوالراء کہتے ہیں جیسے اَرٰىهُ - یَرٰی - اَلْكُبْرٰی) اس میں تو امالہ محضہ کرتے ہیں۔ (۲) وہ کلمات جو فا کے فتحہ اور کسرہ اور ضمہ سے فَعْلٰی - فِعْلٰی - فُعْلٰی کے وزن پر ہوں۔ (۳) وہ الفات جو ان گیارہ سورتوں کی آیتوں کے سروں پر ہوں جن کی آیات کے آخر میں یاء سے بدلا ہوا الف ہو یا ایسے ہی الف کے بعد ھا اور الف ہو اور دونوں قسموں میں الف سے پہلے راء نہ ہو جیسے دَعْوٰی - سِیْمَا - اَلْقُصْوٰی اور لِتَشْقٰی - یَخْشٰی اور فَسَوّٰىهَا - دَحٰىهَا وغیرہ ان دونوں قسموں میں امالہ بین بین کرتے ہیں۔ (۴) وہ کلمات جو ان کے ماسوا ہوں (یعنی نہ تو ذوالراء ہوں اور نہ فُعْلٰی کے وزن پر ہوں اور نہ گیارہ سورتوں کی آیتوں کے سروں پر ہوں جیسے اَرٰىنِی - یَصْلٰىهَا - مُصَلًّی اس

تمام کے تمام کلمات کو فتحہ سے پڑھتے ہیں (اور چند کلمات میں اس قاعدہ کے خلاف بھی کیا ہے جن کا ذکر انشاء اللہ ان کی سورتوں میں آئے گا)

اور ورشؔ مذکورہ بالا پانچ قسموں کے تمام الفات میں امالہ بین بین کرتے ہیں لیکن ان میں سے جو الف (مذکورہ بالا گیارہ سورتوں میں سے کسی) سورۃ کی آیات کے آخری سروں پر ہوں اور ان کے بعد ھا اور الف (واحد مؤنث غائب کی ضمیر) ہو (جیسے تَلٰهَا۔ طَحٰهَا وغیرہ) ان میں خالص فتحہ ہے اور ان میں اہل ادا کا خلاف بھی ہے۔ (چنانچہ ابوالفتح اور ابوالقاسم بن خاقان سے بین بین اور ابوالحسن سے فتحہ ہے پس تَلٰهَا وغیرہ میں دونوں وجوہ نکل آئیں اور یہ (خلاف) اس صورت میں ہے جب کہ (اس ضمیر میں) الف سے پہلے را نہ ہو (پس اگر را ہو جو صرف ذِكْرٰهَا نٰزِعٰت میں ہے تو اس میں صرف امالہ بین بین ہے) اور یہ وہ ہے جس کے خلاف ورش سے کوئی نص نہیں پائی جاتی (جس سے یہ نکلتا ہو کہ ھا اور را والی آیت یعنی ذِكْرٰهَا میں بھی فتحہ پڑھ سکتے ہیں۔ پس اس مقام پر جو تیسیر کی عبارت ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جن رؤس آیات کے آخر میں ھا ہے اور الف سے پہلے را نہیں ان میں تو ورش کے لیے فتحہ اور امالہ بین بین دونوں ہیں اور باقی تمام قسموں میں صرف امالہ بین بین ہے یعنی رؤسِ آیات میں سے جن میں ھا اور را ہو ان میں بھی اور جن میں ھا نہ ہو ان میں بھی اور رؤسِ آیات کے علاوہ دوسرے یائی کلمات میں بھی نیز ان میں الف سے پہلے را ہو یا نہ ہو لیکن چونکہ تیسیر میں نٰزِعٰت اور شمس میں را کے بغیر ھا والی آیات میں خالص فتحہ بتایا ہے اور خلاف کا ذکر نہیں کیا اس لیے محقق نشر میں فرماتے ہیں کہ تیسیر میں جو مذہب درج ہے وہ یہ ہے کہ ورشؔ کے لیے را کے بغیر ھا والے رؤسِ آیات میں صرف فتحہ اور باقی سب قسموں میں صرف تقلیل ہے اور مذاہب کا بیان فائدہ میں آئے گا اور حاصل اس پر یہ ہے کہ ورشؔ کی قراءۃ پر کلمات کی پانچ قسمیں ہیں ۱ جن میں الف سے پہلے را ہو خواہ وہ گیارہ سورتوں کی آیات کے آخر میں ہوں یا کسی اور جگہ جیسے اِفْتَرٰى۔ اَلْكُبْرٰى اور فَاَرٰىهُ ۲ وہ ذوات الیاء جو گیارہ سورتوں کی آیتوں کے آخر میں ہوں اور ان کے بعد ھا نہ ہو جیسے يَخْشٰى۔ تَجَلّٰى ان دو قسموں میں تو صرف امالہ بین بین ہے ۳ وہ یائی کلمات جو گیارہ سورتوں کی آیات کے آخر میں نہ ہوں جیسے فَتَلَقّٰى۔ مُوْسٰى۔ عِيْسٰى ۴ رائی کلمات میں سے اَرٰىكَهُمْ (انفال ع ۵) ۵ گیارہ سورتوں کی آیات کے آخری الفات جن کے بعد ھا ہو جیسے جَلّٰهَا۔ زَكّٰهَا ان

تین قسموں میں فتحہ اور امالہ بین بین ہیں لیکن طٰہٰ کی ھا میں امالہ محضہ ہے اور كَمِشْكٰوةٍ۔ اَلرِّبٰوا۔ كِلٰهُمَا اور مَرْضَاتِ ان چاروں میں صرف فتحہ ہے)

فائدہ جن کلمات میں الف سے پہلے را نہیں ان میں ورش کیلئے نشر میں اہل ادا کے پانچ مذہب بیان کیے ہیں ۱ سب قسموں میں صرف تقلیل رؤسِ آیات ہوں یا دوسرے یائی کلمات نیز رؤسِ آیات میں تانیث کی ضمیر ہو جیسے نٰزِعٰت اور شمس میں ہے یا نہ ہو یہ عنوان کے مصنف ابوطاہر اور ان کے شیخ اور ابوالفتح اور ابن خاقان کا مذہب ہے (اور تیسیر میں ورش کا طریق ابن خاقان ہی سے ہے پس تیسیر میں یہی ہونا چاہیے تھا) ۲ سب قسموں میں صرف فتحہ یہ تجرید کے مصنف ابوالقاسم بن الفحام کا مذہب ہے جس میں وہ منفرد ہیں ۳ صرف ان رؤسِ آیات میں تقلیل جن میں ھا نہ ہو اور ھا والی آیات اور غیر آیات سب میں فتحہ۔ یہ ابوالحسن بن غلبون اور مکی اور جمہور اہل مغرب کا مذہب ہے ۴ صرف ان رؤسِ آیات میں فتحہ جن میں ھا ہو باقی سب میں تقلیل۔ رؤسِ آیات ہوں یا ان کے ماسوا یہ تیسیر اور مفردات میں دانی کا مذہب ہے جو ان کے شیوخ کے دو مذہبوں سے مرکب ہے (جو نمبر ایک اور نمبر تین میں آچکے ہیں چنانچہ ھا والے رؤسِ آیات کا فتحہ تیسرے اور باقی کا امالہ بین بین پہلے مذہب سے لیا ہے) ۵ سب قسموں میں تقلیل و فتحہ دونوں۔ رؤسِ آیات ہوں خواہ دوسرے یائی کلمات لیکن جن رؤسِ آیات میں ھا نہیں ہے ان میں فتحہ قلیل جماعت کا اور تقلیل اکثر کا مذہب ہے اور جن آیات میں ھا ہے ان میں فتحہ اکثر کا اور امالہ قلیل جماعت کا مذہب ہے اس میں پہلے تینوں مذہب جمع ہیں اور شاطبی کے کلام سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے اور فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کے کلام کا یہی مطلب لینا اولیٰ ہے اس علت کی بنا۔ جو میں نے اس موقع کے علاوہ دوسرے مقام میں بیان کی ہے۔

رہے وہ کلمات جن میں الف سے پہلے را ہو سو ان میں سے اَرٰىكَهُمْ (انفال ع ۵) میں تو دونوں وجوہ ہیں اور باقی میں بالاتفاق تقلیل ہے اسی طرح جو حضرات رؤسِ آیات میں تقلیل کرتے ہیں وہ ان کے واوی اور یائی ہونے میں کوئی فرق نہیں کرتے صرف مکی کی عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ رؤسِ آیات میں سے صرف یائی کلمات میں تقلیل ہے اور ممکن ہے کہ یائی سے ان کی مراد وہ کلمات ہوں جو یا کی شکل میں لکھے ہوئے ہیں واللہ اعلم۔

(نشر)

اور ابوبکر کے لیے رمیٰ، انفال (ع) ، اور أَعْمٰی اسراء (ع) میں دونوں جگہ اور سُوًى طٰہٰ (ع) اور سُدًى (قیامہ) ان دونوں میں صرف وقفاً امالہ محضہ ہے اور ابوعمرو کے لیے ان میں سے صرف اسراء کے پہلے أَعْمٰی میں امالہ محضہ اور ابو عمرو کے علاوہ (رمیٰ اور دوسرے أَعْمٰی وغیرہ) سب میں فتحہ ہے اور حفص کے لیے صرف مَجْرٖیهَا ہود (ع) میں امالہ ہے۔

ابوعمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ اہل عراق کے طریق سے یعنی ابوعمرو کے دوری کی روایت سے یٰوَیْلَتٰی۔ یٰحَسْرَتٰی اور أَنّٰی استفہامیہ میں امالہ بین بین اور یٰاَسَفٰی میں فتحہ پڑھا ہے (اور شاطبیہ نے ان کے لیے یٰاَسَفٰی میں بھی تقلیل بتائی ہے پس اس میں دوری کے لیے فتحہ اور امالہ دونوں اور باقی تین میں صرف تقلیل ہے اور ہمیں سے اہل رقہ کے طریق سے سوسی کے لیے) چاروں میں فتحہ پڑھا ہے۔

اور حمزہ اور کسائی ان چاروں میں اپنے قاعدہ کے موافق امالہ کرتے ہیں (اور ورش کے لیے بھی ان کے قاعدہ کے موافق فتحہ اور تقلیل دونوں ہیں) اور باقی اڑھائی (قالون۔ ابن کثیر۔ ابن عامر) باب کے شروع سے یہاں تک تمام الفاظ اور تمام قسموں میں خالص فتحہ پڑھتے ہیں۔

فصل ۱ ذیل کے سترہ کلمات میں صرف کسائی کے لیے امالہ ہے حمزہ کے لیے نہیں (۱) أَحْیَا سب جگہ جیسے أَحْیَاكُمْ۔ فَأَحْیَا بِهِ۔ أَحْیَاهَا جب کہ اس کے ساتھ (حروف معانی میں سے) صرف فا یا ثُمَّ ہو یا کوئی بھی حرف نہ ہو (پس اگر اس کے ساتھ واو ہو صرف وَأَحْیَا (نجم ع) میں ہے تو اس میں دونوں کے لیے امالہ ہے جیسا کہ آگے آئے گا) (۲) خَطَایَاكُمْ۔ خَطَایَاهُمْ۔ خَطَایَانَا (۳) الرُّءْیَا۔ لِلرُّءْیَا۔ (۴) رُءْیَایَ (۵) مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ مَرْضَاتِي۔ مَرْضَاتِ ہر جگہ (۶) حَقَّ تُقٰتِهٖ آل عمران (ع) (۷) قَدْ هَدٰىنِ انعام (ع) (۸) وَمَنْ عَصَانِي ابراہیم (ع) میں (۹) وَمَا أَنْسٰىنِیهُ کہف (ع) میں (۱۰) أَتٰىنِيَ الْكِتٰبَ (۱۱) وَأَوْصٰىنِي بِالصَّلٰوةِ (دونوں مریم ع) (۱۲) فَمَا اٰتٰىنِ َ اللّٰهُ نمل (ع) میں (۱۳) مَحْیَاهُمْ جاثیہ (ع) میں (۱۴) دَحٰىهَا نٰزعٰت (ع) میں (۱۵) تَلٰىهَا (۱۶) طَحٰىهَا دونوں شمس میں (۱۷) سَجٰی والضحٰی میں۔

۲ ذیل کے ستر ہ کلمات کے امالہ میں کسائی کے ساتھ حمزہ بھی شریک ہیں

(۱) یَحْیٰی (۲) وَلَا یَحْیٰی (۳) أَمَاتَ وَأَحْیَا (نجم ع) جب کہ أَحْیَا واو کے ساتھ ہو (جو صرف اسی ایک جگہ ہے) (۴) الدُّنْیَا (۵) الْعُلْیَا (۶) الْقُصْوٰی (۷) الْحَوَایَا (۸) وَالضُّحٰی (۹) ضُحٰىهَا (۱۰) الرِّبٰوا (۱۱) إِنَّنِي هَدٰىنِي (انعام ع) (۱۲) وَأَتٰىنِي ہود (ع و ع) (۱۳) لَوْ أَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِي زمر (ع) میں (۱۴) مِنْهُمْ تُقٰىةً آل عمران (ع) (۱۵) مُزْجٰىةٍ (یوسف ع) (۱۶) كِلْتَاهُمَا (اسراء ع) (۱۷) إِنٰىهُ (احزاب ع) اور صرف إِنٰىهُ میں ان دونوں کے ساتھ ہشام نے بھی امالہ کیا ہے اور باقین ان تمام الفاظ کو فتحہ سے پڑھتے ہیں اور فُعْلٰی میں ابوعمرو کا اور ذوات الیاء میں ورش کا مذہب اوپر بیان ہو چکا ہے۔

فصل ۳ ذیل کے سترہ کلمات میں صرف کسائی کے دوری کے لیے امالہ ہے (۱) اٰذَانِهِمْ کے دوسرے الف میں سات جگہ (بقرہ ع و انعام ع اسراء فصلت ع۔ کہف و نوح ع و کہف ع) (۲) وَفِيٓ اٰذَانِنَا (فصلت ع) (۳) طُغْیَانِهِمْ ہر جگہ (یعنی بقرہ و یونس ع انعام ع۔ اعراف ع۔ مومنون ع) (۴) هُدَايَ (دو جگہ بقرہ ع و طٰہٰ ع) (۵) مَثْوَايَ (یوسف ع) (۶) وَمَحْيَايَ (انعام ع) (۷) رُءْیَاكَ صرف سورۂ یوسف کے شروع (ع) میں (۸) بَارِئِكُمْ دو جگہ (بقرہ ع میں) (۹) الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ حشر (ع) (۱۰) وَسَارِعُوْا (آل عمران ع) (۱۱) یُسَارِعُوْنَ ہر جگہ (جو کل سات موقعوں میں ہے آل عمران ع و ع و مائدہ ع و ع و ع میں ایک ایک انبیاء ع و مومنون ع) (۱۲) نُسَارِعُ (مومنون ع) (۱۳) وَالْجَارِ دو جگہ (نساء ع میں) (۱۴) جَبَّارِیْنَ دو جگہ (مائدہ ع و شعراء ع میں) (۱۵) الْجَوَارِ تین جگہ شوریٰ (ع) رحمٰن (ع) اور تکویر میں (۱۶) مَنْ أَنْصَارِیٓ إِلَى اللّٰهِ دو جگہ (آل عمران ع و صف ع) (۱۷) كَمِشْكٰوةٍ نور (ع) میں اور باقی حضرات کے لیے ان سب میں فتحہ ہے لیکن رُءْیَاكَ (یوسف ع) کو ورش و ابوعمرو اپنے قاعدہ کے موافق امالہ بین بین سے پڑھتے ہیں (اور ورش کے لیے فتحہ بھی ہے) نیز الْجَارِ اور جَبَّارِیْنَ میں ورش کے لیے اہل ادا نے امالہ بین بین اور فتحہ دونوں وجہ بتائی ہیں (اور دونوں صحیح بھی ہیں) اور میں نے ان کے لیے بین بین ہی سے پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں اور (عبد العزیز فارسی نے ابو طاہر سے اور انھوں نے ابوعثمان سعید بن عبد الرحیم نابینا سے اور انھوں نے ابوعمرو دوری سے اور انھوں نے کسائی سے نقل کیا ہے کہ وہ یُوَارِي۔ فَأُوَارِيَ مائدہ (ع) کے دونوں کلموں میں (اور

(یعنی امالہ میں فتحہ اور کسرہ دونوں کا کچھ کچھ حصہ شامل ہوتا ہے پس نہ خالص فتحہ ہوتا اور نہ خالص کسرہ یہاں اشماماً کا لفظ لانے میں اشارہ ہو گیا کہ امالہ ہر جگہ اسی طرح ہونا چاہیے واللہ اعلم)

اور خلاد کے لیے ان تینوں موقعوں میں فتحہ اور امالہ دونوں ہیں اور میں ان کے لیے فتحہ ہی کو اختیار کرتا ہوں دانی نے ابوالفتح سے تو تینوں موقعوں میں صرف فتحہ پڑھا ہے اور ابوالحسن سے ضِعْفًا میں فتحہ اور امالہ دونوں اور اٰتِیْكَ میں صرف امالہ پڑھا ہے پس یہ خلاف مرتب ہے جس میں ترتیب کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا یعنی ضِعْفًا کے فتحہ کے ساتھ تو اٰتِیْكَ کے دونوں کلمات میں دونوں وجوہ پڑھ سکتے ہیں اور ضِعْفًا کے امالہ کے ساتھ اٰتِیْكَ میں صرف امالہ ہوگا ورنہ طرق میں خلط ہو جائے گا)

فصل ۴ ابوعمرو اور کسائی کے راوی دوری ان تمام الفات میں امالہ کرتے ہیں جن کے بعد وہ کسرہ والی را ہو جو (لفظ) فعل کا لام کلمہ ہو جیسے عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ اَلنَّارِ ۔ اَلْقَهَّارِ ۔ اَلْغَفَّارِ ۔ بِقِنْطَارٍ ۔ بِدِیْنَارٍ ۔ اَلْاَبْرَارِ وغیرہ اور اس قسم میں سے جن کلمات میں را دو بار آ رہی ہو جیسے مِنْ قَرَارٍ ۔ اَلْاَشْرَارِ اَلْاَبْرَارِ ان کے امالہ میں ان دونوں کے ساتھ ابوالحارث بھی شریک ہیں اور جن کلمات میں دو را نہ ہوں ان میں خالص فتحہ پڑھتے ہیں (پس دو را والے کلمات میں ابو عمرو اور پورے کسائی کے لیے امالہ ہے) اور جُرُفٍ هَارٍ کا اختلاف اس کے بعد توبہ ع میں آئے گا اور ورش ان (ایک را اور دو را والے) تمام کلمات میں امالہ بین بین کرتے ہیں اور ان میں سے جن کلمات میں را دو بار آ رہی ہو اور دوسری پر کسرہ ہو ان میں اور (ایک را والوں میں سے) صرف اَلْقَهَّارِ میں ہر جگہ اور دَارَ الْبَوَارِ (ابراہیم ع) میں حمزہ بھی تقلیل میں ورش کے ساتھ شریک ہیں اور باقی کلمات میں ان کے لیے خالص فتحہ ہے اور ابن ذکوان میری اس قراءۃ کے اعتبار سے جو فارس بن احمد اور ابوالقاسم فارسی سے ہے صرف حِمَارِكَ بقرہ (ع) اور اَلْحِمَارِ جمعہ (ع) میں امالہ کرتے ہیں (اور قصیدہ میں فتحہ بھی درج ہے) اور باقین کے لیے (الف کے بعد کسرہ والی را کے) پورے باب میں خالص فتحہ ہے۔

فصل ۵ اَلْكٰفِرِیْنَ اور كٰفِرِیْنَ میں ہر جگہ جب کہ را کے بعد یا ہو

یُوَارِیْ اعراف ع میں) امالہ کرتے تھے (اور نشر کی رو سے یُوَارِیْ کو مائدہ کے ساتھ خاص کرنے میں دانی منفرد ہیں اور ابوعثمان کے طرق کے تمام رواۃ کے خلاف ہیں) اور ان دونوں کو دوری سے ابوعثمان کے سوا اور کسی نے بھی روایت نہیں کیا اور ابوطاہر نے (ابو عثمان کے) اس طریق سے امالہ ہی کو اختیار کیا ہے اور ابن مجاہد کے طریق سے میں نے ان دونوں کو فتحہ ہی سے پڑھا ہے۔ پس امالہ طرق کے خلاف ہے اور اس کا ذکر صرف فائدہ کے کامل کرنے کی غرض سے ہے کیونکہ تیسیر میں دوری کا طریق جعفر بن محمد سے ہے اور ان سے یُوَارِیْ ۔ فَاُوَارِیَ میں صرف فتحہ ہے)

فصل ۳ ذیل کے دس حلقوں میں جب کہ وہ ثلاثی مجرد سے ماضی کے صیغہ ہوں عام ہے کہ ان کے ساتھ فاعل کی ضمیر ہو یا نہ ہو صرف حمزہ نے امالہ کیا ہے وہ یہ ہیں (۱) جَآءَ ۔ جَآءُوْ ۔ جَآءَتْ (۲) شَآءَ (۳) زَادَ ۔ زَادُوْا ۔ زَادَتْ (۴) رَانَ (۵) خَافَ ۔ خَافُوْا ۔ خَافَتْ (۶) طَابَ (۷) خَابَ (۸) حَاقَ (۹) ضَاقَ ۔ ضَاقَتْ (۱۰) زَاغَ کے مادہ میں سے صرف زَاغَ نجم میں اور زَاغُوْا صف میں (پس زَاغَتْ احزاب ع و ص ع نکل گیا)

(ثلاثی مجرد کہنے سے فَاَجَآءَهَا اور اَزَاغَ مزید کے صیغے اور ماضی کہنے سے مضارع کے سب صیغے نکل گئے چنانچہ ان میں امالہ نہیں ہے) اور ابوبکر اور کسائی نے ان کی موافقت کر کے صرف بَلْ رَانَ تطفیف میں امالہ کیا ہے اور ابن ذکوان حمزہ کی موافقت کر کے صرف جَآءَ اور شَآءَ میں ہر جگہ امالہ کرتے ہیں اور زَادَ کے الفاظ میں سے فَزَادَهُمُ بقرہ کے شروع (ع) میں امالہ کرتے ہیں اور یہ محمد بن اخرم کی روایت ہے جس کو انھوں نے اخفش سے اور اخفش نے ابن ذکوان سے نقل کیا ہے اور ابن اخرم کے سوا دوسرے حضرات نے ابن ذکوان سے (زَادَ کے) تمام قرآن میں امالہ نقل کیا ہے (پس فَزَادَهُمُ میں پہلی جو بقرہ ع میں ہے صرف امالہ اور زَادَ کے باقی کلمات میں فتحہ اور امالہ دونوں نکل آئے فتحہ ابن اخرم سے اور امالہ نقاش سے اور طرق بھی انھیں سے ہے) ذیل کے دو کلمات میں صرف حمزہ (کے راوی خلف) نے امالہ کیا ہے (۱) ضِعْفًا نساء (ع) میں عین کے فتحہ کا امالہ کرتے ہیں (۲) اٰتِیْكَ بِهٖ نمل (ع) کے دونوں موقعوں میں ہمزہ کے فتحہ کا امالہ کرتے ہیں جو اشمام کے طور پر ہوتا ہے۔

ابوعمرو اور کسائی کے دوری کے لیے قاف کے فتحہ کا امالہ ہے اور ورش ان سب کو بین بین سے پڑھتے ہیں اور باقیین کے لیے خالص فتحہ ہے۔

۲ اور مجھے فارسی نے ابو طاہر سے پڑھ کر ابوعمرو کی قراءۃ میں (دوری کی روایت سے) جر کے موقع میں ہر جگہ اَلنَّاسِ کے نون کے فتحہ کا امالہ پڑھایا ہے اور یہ ابوعبدالرحمٰن ابوحمدون۔ ابن سعدان کی روایت ہے جس کو ان تینوں نے یزیدی سے اور انھوں نے ابوعمرو سے نقل کیا ہے اور فارسی کے سوا دوسرے شیوخ نے مجھے فتحہ پڑھایا ہے اور یہ یزیدی سے احمد بن جبیر کی روایت ہے اور ابن مجاہد بھی فتحہ ہی کو اختیار کرتے تھے (یعنی اَلنَّاس کے سین پر کسرہ ہو تو اس میں ابوعمرو کے دوری کے لیے امالہ اور سوسی کے لیے فتحہ ہے) اور باقی چھ نے بھی اس کو فتحہ ہی سے پڑھا ہے۔

فصل ۶ ذیل کے پانچ الفاظ میں صرف ہشام کے لیے امالہ ہے (۱) وَمَشَارِبُ یٰس (ع) میں (۲) مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ غاشیہ میں (۳) عٰبِدُوْنَ (۴) عَابِدٌ (۵) عٰبِدُوْنَ تینوں کافرون میں۔ اور ذیل کے چار الفاظ میں صرف ابن ذکوان کے لیے امالہ ہے (۱) عِمْرٰنَ (۲) مِحْرَابَ دونوں میں ہر جگہ (۳) مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ نور (ع) میں (۴) وَالْاِكْرَامِ دو جگہ رحمٰن (ع و ع) میں یہ میری وہ قراءۃ ہے جس کو میں نے ابوالفتح سے پڑھا ہے اور میں نے فارسی سے اور انہوں نے نقاش سے صرف اَلْمِحْرَاب میں ہر جگہ را کا امالہ پڑھا ہے اور میں نے ابوالحسن سے صرف اس اَلْمِحْرَاب میں امالہ پڑھا ہے جو جر کے موقعہ میں ہو اور یہ دو جگہ ہے فِي الْمِحْرَابِ آل عمران (ع) میں اور مِنَ الْمِحْرَاب مریم (ع) میں۔

نتیجہ یہ کہ فِي الْمِحْرَابِ مِنَ الْمِحْرَابِ میں صرف امالہ اور اَلْمِحْرَابَ آل عمران ع و ص ع میں اور باقی ان کلمات میں امالہ اور فتحہ دونوں ہیں اور تفصیل رسالہ طرق میں ملے گی اور باقیین کے لیے ان سب میں خالص فتحہ ہے لیکن ورش کا وہ مذہب باقی ہے جو راءات کے باریک پڑھنے کے بارہ میں ہے اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد انیسویں باب میں آئے گا۔

ابوعمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ یہ امالہ کے قواعد (کلیہ) ہیں جو کلمات ان کے ہم شکل واقع ہوں گے ان کا حکم بھی انھیں پر قیاس کرنے سے نکل آئے گا رہے اس باب کے وہ کلمات

۵ جو انشاء اللہ عن قریب ہی طبع ہو جائے گا۔

(یعنی ترا اور حروف مقطعات وغیرہ) جو سورتوں میں متفرق ہو کر آئے ہیں آگے سورتوں میں انشاء اللہ ان کو ان کے موقعوں پر بیان کریں گے

فصل ۷ ۱ وہ تمام الفات جن میں وصلاً بعد کے کسرہ کی وجہ سے امالہ محضہ یا بین بین ہوتا ہے جیسے بِمِقْدَارٍ۔ بِدِينَارٍ۔ بِقِنْطَارٍ۔ اَلْاَبْرَارِ۔ مِنَ النَّاسِ اور ان کے ہم شکل وہ الفاظ جن میں را اور کسرہ کلمہ کے آخر میں ہو اگر (ان کے بعد اس زیر والے حرف پر (سکون کے ساتھ) وقف کر دیں تو گو وہ کسرہ جو امالہ کا سبب تھا باقی نہیں رہتا لیکن ان الفات میں (وصل کی طرح) وقفاً بھی امالہ محضہ اور بین بین ہوتا ہے کیونکہ وقف عارضی ہے (اس لیے عارض کا اعتبار نہیں کرتے بلکہ اب بھی کسرہ کو موجود سمجھ کر امالہ کرتے ہیں اور اگر اس کسرہ والے حرف پر روم سے وقف کیا جائے تو اس صورت میں امالہ بدرجۂ اولیٰ باقی رہے گا)

۲ (امالہ کے) وہ تمام الفات جن کے بعد ساکن ہو۔ تنوین ہو یا اس کے سوا کوئی اور حرف ہو جیسے هُدًى۔ مُصَفًّى۔ مُسَمًّى۔ ضُحًى۔ غُزًّى۔ مَوْلًى۔ رِبًا مُفْتَرًى۔ اَلْاَقْصَى الَّذِي۔ طَغَى الْمَاءُ۔ اَلنَّصٰرَى الْمَسِيحُ۔ مُوسَى الْكِتٰبَ۔ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ وغیرہ ان میں وصلاً تو امالہ ناجائز ہے (کیونکہ ساکن کی بنا پر وہ الف ہی حذف ہو جاتا ہے جس میں امالہ تھا) لیکن وقفاً ان میں امالہ (یا بین بین) مشہور (اور شائع) ہے کیونکہ اب وہ ساکن نہیں رہتا (اور الف لوٹ آتا ہے) لیکن اگر اس ساکن سے پہلے را ہو جیسے حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ۔ سَيَرَى الَّذِينَ اَلْكُبْرَى اذْهَبْ۔ اَلْقُرَى الَّتِي۔ اَلنَّصٰرَى الْمَسِيحُ وغیرہ تو ابوشعیب سوسی اس ساکن کے باوجود وصل کی حالت میں بھی یزیدی سے را کا امالہ روایت کرتے ہیں اور میں نے سوسی کے مذہب میں را کا امالہ ہی پڑھا ہے اور اسی کو اختیار بھی کرتا ہوں (اور قصیدہ میں فتحہ بھی ہے پس جن مثالوں میں الف سے پہلے را ہو اور الف کے بعد ساکن ہو جیسا کہ ابھی گذرا ان میں وصلاً سوسی کے لیے را کا امالہ اور فتحہ دونوں اور باقیین کے لیے صرف فتحہ ہے اور وقفاً سب اپنے قاعدہ پر ہیں پس ابوعمرو۔ حمزہ۔ کسائی کے لیے صرف امالہ اور ورش کے لیے بین بین اور باقیین کے لیے فتحہ ہے) پس اس کو سمجھ لو اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور تحقیق کی باگیں انھیں کے قبضہ میں ہیں۔

فائدہ۔ جس را کے بعد ساکن ہو اس میں وصلاً سوسی ہی امالہ کرتے ہیں جیسا کہ ابھی معلوم

ہو چکا ہے پس اگر اس را کے بعد اللہ کا لفظ آجائے تو را کے فتحہ کی صورت میں تو سوسی کے لیے بھی لام کا پُر ہی پڑھنا ضروری ہے لیکن امالہ کی صورت میں لام کو پُر بھی پڑھ سکتے ہیں اور باریک بھی اور دانی کی رائے پر ثانی اولیٰ ہے اور اگر لفظ اللہ فتحہ اور ضمہ والی باریک را کے بعد آجائے جیسا کہ ورش کی قراءۃ پر اَفَغَیْرَ اللّٰہِ اور ذِکْرُ اللّٰہِ میں ہے تو اس صورت میں لام کا پُر ہی پڑھنا ضروری ہے پس بعض حضرات کا یہ قیاس صحیح نہیں کہ جس طرح امالہ والی را کے بعد لام میں دونوں وجوہ ہیں اسی طرح باریک را کے بعد بھی لام میں دونوں وجوہ جائز ہونی چاہئیں کیونکہ امالہ اور ترقیق تقریباً ایک ہی ہیں اور اس قیاس کا غلط ہونا ظاہر ہے تفصیل مقدمہ شرح شاطبیہ اردو کے صفحہ ۲۴ پر ملے گی۔

اٹھارھواں باب

تانیث کی ہا زائد پر وقف کرنے کی صورت میں کسائی کے مذہب کے بیان میں

۱ یاد رکھو کہ کسائی تانیث کی ہا (جو وصلاً تا ہو) اور جو تلفظ میں اسی ہا کے ہم شکل ہو اگرچہ تانیث کے لیے نہ ہو (یعنی واحد کے صیغہ میں عام ہے کہ دراز تا کی شکل میں ہو یا گول تا کی صورت میں) اس پر امالہ کے ساتھ وقف کرتے ہیں جیسے حَبَّةٌ۔ اَلْمَيْتَةُ۔ ثَلٰثَةَ وَلِيجَةً۔ بَلْدَةً۔ لَذَّةٍ۔ اَلْمَوْقُوذَةُ۔ هُمَزَةٍ۔ لُمَزَةٍ اَلْمُقَدَّسَةَ۔ خَمْسَةً۔ وَالْخَامِسَةُ۔ اَلْبَطْشَةَ۔ خَلِيفَةً۔ لَيْلَةَ نِعْمَةَ۔ اَلْقِيٰمَةِ۔ قِيمَةٌ۔ جَنَّةٌ۔ رَبْوَةٍ۔ حَيَّةٌ۔ لَعِبْرَةً۔ اَلْاٰخِرَةَ اور جیسے بَصِيرَةٌ۔ كَبِيرَةٌ۔ صَغِيرَةً۔ كَثِيرَةً۔ اَلظَّهِيرَةِ۔ بَحِيرَةٍ مُشْرِكَةً۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ۔ اَلْمُؤْتَفِكَةَ۔ ضَاحِكَةٌ۔ اَلْاَيْكَةِ۔ وِجْهَةٌ فَاكِهَةٌ۔ اٰلِهَةً۔ خَاطِئَةٍ۔ فِئَةٌ۔ مِائَةَ۔ نَاشِئَةَ۔ سَيِّئَةً

خَطِيٓئَةً۔ كَهَيْئَةِ وغیرہ ۲ لیکن اگر تانیث کی ہا سے پہلے الف۔ حا۔ خا۔ صاد۔ ضاد۔ طا۔ ظا۔ عین۔ غین۔ قاف ان دس (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَاعٍ کے) حرفوں میں سے کوئی حرف آجائے جیسے اَلصَّلٰوةَ۔ اَلزَّكٰوةَ۔ اَلْحَيٰوةِ۔ اَلنَّجٰوةِ۔ وَمَنٰوةَ۔ هَيْهَاتَ۔ وَالنَّطِيحَةُ۔ اَلصَّاخَّةُ۔ نَفْخَةٌ۔ خَصَاصَةٌ۔ خَاصَّةً بَسْطَةً۔ حِطَّةٌ۔ مُحِيطَةٌ۔ مَوْعِظَةٌ۔ غِلْظَةً۔ حَفَظَةً۔ اَلْقَارِعَةُ اَلْبَالِغَةُ۔ اَلْحَاقَّةُ۔ وغیرہ۔

۳ اور اسی طرح اگر تانیث کی ہا سے پہلے اَكْهَرُ کے چار حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اور ان میں ہمزہ سے پہلے فتحہ یا الف ہو اور کاف و را سے پہلے ضمہ یا فتحہ ہو اور ہا سے پہلے الف ہو (عام ہے کہ وہ ضمہ و فتحہ ان چاروں حرفوں کے ساتھ متصل ہو یا ان حرفوں اور ضمہ والے حرف کے درمیان کوئی ساکن بھی آرہا ہو غرض ان چاروں حرفوں سے پہلے کسرہ اور یائے ساکنہ نہ ہو) ہمزہ جیسے اِمْرَاَةٌ۔ اَلنَّشْاَةَ۔ سَوْءَةَ۔ بَرَآءَةٌ وغیرہ (لیکن ہمزہ فتحہ اور الف کے بعد ان چار ہی مثالوں میں آیا ہے) کاف جیسے اَلتَّهْلُكَةِ اور اَلشَّوْكَةِ ہا صرف سَفَاهَةٍ میں۔ را جیسے غَمْرَةٍ۔ عَبْرَةً۔ فَتْرَةٍ۔ سَفَرَةٍ۔ حُفْرَةٍ۔ سُوْرَةٍ۔ عُسْرَةٍ۔ بَرَرَةٍ۔ مَحْشُورَةً۔ عِمَارَةَ عَوْرَةٌ وغیرہ تو ابن مجاہد اور ان کے شاگرد ان دونوں صورتوں میں ان حروف کے بعد تانیث کی ہا اور اس سے پہلے حرف میں امالہ نہیں کرتے تھے اور کسائی سے ان حروف کے امالہ سے مستثنیٰ ہونے کے بارہ میں نص قطعاً نہیں آئی۔

اور میں نے ابوالفتح سے اور انھوں نے عبدالباقی سے قاعدہ کے عام ہونے کے پیش نظر (ان سب حروف میں امالہ ہی) پڑھا ہے نیز ہم سے محمد بن علی نے اور ان کو ابن الانباری نے ان سے ادریس نے (امالہ ہی) بیان کیا ہے جس کو ادریس نے خلف سے اور انھوں نے کسائی سے نقل کیا ہے لیکن اگر تانیث کی ہا سے پہلے الف ہو تو پھر کسی کے نزدیک بھی امالہ جائز نہیں اور پہلا مذہب مختار ہے (جو ابن مجاہد وغیرہ کا ہے اور وہ یہ ہے کہ حروف مستعلیہ اور حَاعٍ کے دس حرفوں میں اور اَكْهَرُ کے حروف میں جب کہ یہ کسرہ اور یائے ساکنہ کے بعد نہ ہوں امالہ نہیں اور باقی صورتوں میں ہے) اور باقی چھ تانیث کی ہا پر فتحہ ہی کے ساتھ وقف کرتے ہیں اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے۔

فائدہ خلاصہ یہ کہ تانیث کی تا سے پہلے حروف کی چار قسمیں ہیں (۱) جن میں بلا خلاف امالہ ہے اور وہ فَجَثَتْ زَيْنَبُ لِذَوْدِ شَمْسٍ کے پندرہ حروف ہیں کیونکہ ان کو کسی نے بھی مستثنیٰ نہیں کیا اور مثالیں اوپر آچکی ہیں (۲) جن میں بلا خلاف فتحہ ہے اور وہ صرف الف ہے جو چھ اسموں میں آیا ہے اس کو سب نے مستثنیٰ کیا ہے (۳) وہ جن میں ہر حال میں فتحہ اور امالہ دونوں ہیں اور وہ حُدَّ بَنَّ ضَغْطٍ قِظٍّ حَجٍّ کے نو حروف ہیں ان میں ابن مجاہد وغیرہ کے مذہب پر صرف فتحہ اور دانی وغیرہ کی رائے پر امالہ ہے (۴) وہ جن میں ایک حالت میں صرف امالہ ہے اور دوسری حالت میں دونوں وجوہ ہیں اور وہ اَكْهَرَ کے چار حروف ہیں پس اگر ان سے پہلے کسرہ یا یائے ساکنہ ہو عام ہے کہ کسرہ ان حروف سے متصل ہو یا کسرہ اور ان حروف کے درمیان کوئی ساکن حرف آرہا ہو تب تو یہ پہلی قسم کے پندرہ حروف میں شامل ہو جاتے ہیں اور ان میں بھی صرف امالہ ہوتا ہے اور اگر کسرہ اور یائے ساکنہ نہ ہو تو پھر تیسری قسم کے نو حروف کی طرح ان میں بھی فتحہ و امالہ دونوں ہیں۔

تنبیہ اَلتَّوْرٰىةِ اور مَرْضَاتِ میں ہر جگہ اور تُقٰىةً (آل عمران ع) میں اور مُزْجٰىةٍ (یوسف ع) میں اور كَمِشْكٰوةٍ (نور ع) میں ان پانچوں میں امالہ والوں کے لئے دونوں حالتوں میں امالہ ہے کیونکہ ان میں بدلا ہوا الف پایا جا رہا ہے پس یہ امالہ ہائے تانیث کا نہیں ہے تاکہ الف کی وجہ سے منع ہو جائے یا کسائی کے ساتھ مخصوص ہو۔

انیسواں باب

ورش کے اس مذہب کے مختصر بیان میں جو را کے پُر اور باریک پڑھنے کے بارے میں ہے

۱ یاد رکھو کہ جب فتحہ والی را سے پہلے لازمی کسرہ ہو جو اسی کلمہ میں ہو جس میں را ہو یا را سے پہلے ساکن ہو اور اس سے پہلے ایسا ہی کسرہ ہو یا را سے پہلے اسی کلمہ میں یائے ساکنہ ہو عام ہے کہ اس را پر تنوین ہو یا نہ ہو تو ان تینوں صورتوں میں ورش اس را کے فتحہ میں تھوڑا سا

امالہ بین بین کرتے ہیں (یعنی را کو باریک پڑھتے ہیں لیکن فتحہ کو کسرہ کی طرف نہیں جھکاتے جس سے امالہ ہو جائے پس را میں امالہ کا تھوڑا سا اثر پایا جاتا ہے اور چونکہ امالہ اور ترقیق اور تفخیم اور فتحہ میں لزوم کا علاقہ ہے یعنی امالہ ملزوم ہے اور ترقیق لازم ہے اور تفخیم ملزوم اور فتحہ لازم ہو حتی کہ اداء کے لحاظ سے تفخیم کے ساتھ امالہ ناجائز ہے نیز امالہ کے ساتھ تفخیم قطعاً نہیں ہوتی بلکہ فتحہ ہی کے ساتھ ہوتی ہے اس لیے بعض جگہ امالہ بول کر ترقیق اور ترقیق بول کر امالہ اور فتحہ بول کر تفخیم مراد لے لیتے ہیں اسی اصطلاح کے موافق یہاں مصنف نے را کی ترقیق کو امالہ کر بیان کر دیا فتفکر) ۱ وہ را جس سے پہلے اسی کلمہ میں کسرہ ہو جیسے اَلْاٰخِرَةُ ۔ بَاسِرَةٌ ۔ نَاظِرَةٌ ۔ فَاقِرَةٌ ۔ تَبْصِرَةً ۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ ۔ اَلْمُعْصِرٰتِ ۔ اَنْ طَهِّرَا ۔ سٰحِرٰنِ ۔ صَابِرًا ۲ وہ فتحہ والی را جس میں را کے اور اس سے پہلے کسرہ کے درمیان کوئی ساکن حرف آ رہا ہو جیسے اَلشِّعْرَ ۔ اَلسِّحْرَ ۔ اَلذِّكْرَ ۔ اَلسِّدْرَةَ ۔ ذُوْ مِرَّةٍ ۔ لَعِبْرَةً وغیرہ ۳ وہ فتحہ والی را جس سے پہلے اسی کلمہ میں یائے ساکنہ ہو جیسے اَلْخَيْرٰتِ ۔ حَيْرَانَ ۔ اَلْخَيْرَ ۔ اَلطَّيْرَ ۔ لَا ضَيْرَ ۔ غَيْرُكُمْ ۔ فَالْمُغِيْرٰتِ ۔ اَلْخَبِيْرُ ۔ خَبِيْرًا ۔ بَصِيْرًا ۔ نَذِيْرًا ۔ خَيْرًا ۔ طَيْرًا ۔ يَسِيْرًا وغیرہ (پس ورش ان تینوں صورتوں میں کسرہ اور یائے ساکنہ کے سبب را کو باریک پڑھتے ہیں)۔

لیکن ذیل کی پانچ صورتوں میں صرف کسرہ کے بعد والی را کو دونوں قسموں میں (یعنی کسرہ و را کے درمیان ساکن ہو یا نہ ہو) اپنے اس قاعدہ کے خلاف کر کے خالص فتحہ سے (یعنی پُر پڑھتے ہیں)۔ ۱ را کے بعد کوئی مستعلیہ حرف ہو جو ان چار کلمات صِرَاطَ ۔ صِرَاطٍ میں ہر جگہ اِعْرَاضًا (نساء ع) اور اِعْرَاضُهُمْ (انعام ع) فِرَاقُ (کہف ع) اور اَلْفِرَاقُ (قیامہ ع) وَالْاِشْرَاقِ (ص ع) میں آیا ہے۔ ۲ کسرہ اور را کے درمیان والا ساکن خا کے سوا کوئی اور مستعلیہ حرف ہو جو ان پانچ کلمات اِصْرًا (بقرہ ع) اور اِصْرَهُمْ (اعراف ع) مِصْرًا (بقرہ ع) اور مِصْرَ چاروں جگہ قِطْرًا (کہف ع) فِطْرَتَ (روم ع) وِقْرًا (ذاریات ع) میں آیا ہے (پس اِخْرَاجُهُمْ اور اِخْرَاجًا میں بدستور باریک ہوگی کیونکہ خا ہمس اور انفتاح کی بناء پر ضعیف ہے اس لئے اس کو فاصل نہیں مانتے) ۳ را عجمی کلمہ میں ہو جو چار آئے ہیں اِبْرٰهِيْمَ ۔ اِسْرَآءِيْلَ ۔ عِمْرٰنَ ۔ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (فجر) میں (اور گو اِرَمَ کو بعض عربی بھی کہتے ہیں

لیکن تیسیر کے طرق سے تفخیم میں خلاف نہیں) ۴ کلمہ میں را دو بار آرہی ہو عام ہے کہ دوسری را پر ضمہ ہو خواہ
فتحہ اور اس قسم کے بھی چار کلمات آئے ہیں اَنْ تَفِرَّ اِرَّ (احزاب ع) اور فِرَارًا۔ ضِرَارًا (بقرہ ع)
مِدْرَارًا۔ اِسْرَارًا (اس قسم پر پُر پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ دونوں رائیں تلفظ میں یکساں ہیں
۵ وہ کلمات جو فِعْلًا کے وزن پر ہوں اور را پر تنوین ہو اور اس قسم کے یہ چھ کلمات آئے ہیں ذِكْرًا
سِتْرًا۔ وِزْرًا۔ اِمْرًا۔ حِجْرًا۔ اِصْرًا ان چھوں میں ترقیق بھی ہے اور تفخیم (پُر پڑھنا) اولیٰ ہے
۲ اور لازمی کسرہ اور یائے ساکنہ کے بعد ضمہ والی را کا بھی وہی حکم ہے جو فتحہ والی کا ہے (یعنی فتحہ
والی کی طرح ضمہ والی را کو بھی ان دونوں صورتوں میں باریک پڑھتے ہیں جیسے يُبْصِرُوْنَ۔ اَتَصْبِرُوْنَ
مُنْذِرُوْنَ۔ مُنْذِرٌ۔ قَدِيْرٌ۔ بَصِيْرٌ۔ خَبِيْرٌ۔ خَيْرٌ۔ ذِكْرٌ۔ بِكْرٌ وغیرہ۔
۳ اور اگر را سے پہلا کسرہ لازمی نہ ہو (بلکہ عارضی ہو جو لام اور بائے جارہ پر آتا ہے یا یائے ساکنہ
دوسرے کلمہ میں ہو) جیسے بِرُسُلِ۔ لِرَسُوْلِ۔ بِرُشْدٍ۔ لِرَبِّكَ۔ بِرِزْقِهِنَّ۔ بِرُءُوْسِكُمْ۔
لِرُقِيِّكَ اور فِيْ رَيْبٍ اور فِيْ رُءْيَايَ وغیرہ یا کسرہ دوسرے کلمہ کا ہو جیسے اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ
اور اَبُوْكِ امْرَاَ تو ورش بلا خلاف ان کو خالص فتحہ (و ضمہ) سے (پُر) پڑھتے ہیں۔
۴ اور بِشَرَرٍ (مرسلات) میں بھی را کے فتحہ کو تھوڑے سے امالہ (ترقیق) سے پڑھتے ہیں کیونکہ اس
کے بعد دوسری را پر کسرہ ہے اور غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ (نساء ع) میں اگرچہ دوسری را پر کسرہ ہے لیکن اس
میں را کو خالص فتحہ سے پُر پڑھتے ہیں کیونکہ اس سے پہلے ضاد ہے جو تفخیم کو چاہتا ہے اور حَيْرَانَ انعام
ع میں بھی دونوں وجوہ ہیں لیکن پُر والی زیادات میں سے ہے اور وَالْاِشْرَاقِ صٓ ع میں بھی قاف کے
کسرہ کی بنا پر دونوں وجوہ ہیں اور دانی کی رائے پر پُر پڑھنا اولیٰ ہے اور یہی طریق کے بھی موافق ہے اور قاف
کے مستعلیہ میں سے ہونے کے سبب را اس کو بھی چاہتا ہے اور ترقیق دانی نے ابن غلبون سے پڑھی ہے اور
قاف پر کسرہ ہونے کے سبب قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ غیث) اور باقی حضرات مذکورہ بالا تمام قسموں اور
الفاظ میں را کو پُر پڑھتے ہیں۔

فصل (۱) ذیل کی تین صورتوں میں را کو پُر پڑھنے پر سب کا اجماع ہے ۱ را سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو
عام ہے کہ ان دونوں حرکتوں کے اور را کے درمیان ساکن ہو یا نہ ہو اور خود را پر فتحہ ہو یا ضمہ
ہو یا ساکن ہو جیسے حَذَرَ الْمَوْتِ۔ تُرَدُّوْنَ۔ يَرُدُّوْنَكُمْ۔ اَلْيُسْرَ۔ اَلْعُسْرَ۔ فَرَجَعْكُمْ۔ كُرْسِيُّهُ
وغیرہ۔
۲ را ساکن ہو اور اس سے پہلے عارضی کسرہ ہو جیسے اَمِ ارْتَابُوْا۔ يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا

۳ را ساکن ہو اور اس سے پہلے لازمی کسرہ ہو لیکن اس کے بعد اسی کلمہ میں کوئی مستعلیہ حرف
آجائے جیسے وَاِرْصَادًا۔ لَبِالْمِرْصَادِ۔ مِرْصَادًا۔ فِرْقَةٍ۔ قِرْطَاسٍ وغیرہ۔ (۲) اور
ان دو صورتوں میں سب کے لیے باریک ہوتی ہے ۱ را ساکن ہو اور اس سے پہلے لازمی کسرہ ہو اور اس
کے بعد اسی کلمہ میں کوئی مستعلیہ حرف نہ ہو جیسے مِرْيَةٍ۔ شِرْعَةً۔ فِرْعَوْنَ۔ اَلْاِرْبَةِ وغیرہ ۲
اسی طرح وہ را جس پر کسرہ ہو عام ہے کہ اس کا کسرہ لازمی ہو یا عارضی (جو نقل یا اجتماع ساکنین کی بنا پر
آیا ہو) وہ بھی وصلاً سب کے لیے بلا خلاف باریک ہوتی ہے اور اگر کلمہ کے آخر میں ہو اور (وہ خود یا اس کی
حرکت) لازمی ہو تو وقف میں (اس کے پُر اور باریک پڑھنے کا) ایک (جدا) قاعدہ ہے میں انشاء اللہ اس
کو بھی اس کے بعد کی فصل میں (بھی) بیان کروں گا۔
(اور چونکہ وقفاً را کے پُر اور باریک پڑھنے کے حکم میں را کی حرکت کے لازمی اور عارضی ہونے سے کوئی
فرق نہیں آتا بلکہ عارضی ہونے کا اثر صرف روم کے بارہ میں ظاہر ہوتا ہے کہ عارضی حرکت میں جائز نہیں اس
لیے یہاں وَكَانَتْ لَازِمَةً کی قید غالباً زائد ہے اور ممکن ہے کہ وَكَانَتْ لَامًا ہو اور کاتب کی غلطی
سے لَازِمَةً درج ہو گیا ہو واللہ اعلم)

فصل اگر فتحہ اور ضمہ والی را اور را ساکنہ پر وقف کرنا ہو تو وہ وصل کی طرح ہو گا پس اگر وصل میں را
باریک تھی تو وقف میں بھی باریک ہی ہو گی (چنانچہ کسرہ کے بعد ساکنہ سب کے لئے باریک
ہی ہوتی ہے) اور اگر وصل میں پُر تھی تو وقف میں بھی پُر ہو گی (چنانچہ فتحہ اور ضمہ کے بعد والی را سب کے لئے دونوں
حالتوں میں پُر ہوتی ہے عام ہے کہ ان تینوں میں سے) ضمہ والی را کی حرکت کی طرف اشمام و روم سے اشارہ
کریں یا نہ کریں لیکن شرط یہ ہے کہ را سے پہلے کسرہ اور یائے ساکنہ نہ ہو کیونکہ اگر را سے پہلے ان دونوں
میں سے کوئی ہو تو فتحہ والی تو ورش کے لئے وصل و وقف دونوں میں باریک ہوتی ہے اور باقین کے لئے
وصل میں پُر اور وقف میں باریک ہوتی ہے۔ اور ضمہ والی پر روم سے وقف کرنے کی صورت میں تو ورش
کے علاوہ اوروں کی قراءۃ میں پُر اور ورش کے لئے باریک ہوتی ہے اور اشمام و اسکان سے وقف کریں
تو سب کے لئے باریک ہوتی ہے۔ رہی کسرہ والی را سو اس پر دو طرح وقف ہوتا ہے یعنی اگر اس کی
حرکت میں روم کرو تو سب کے لئے وصل کی طرح وقف میں بھی باریک ہوتی ہے اور اگر سکون سے
وقف کرو تو سب کے لئے پُر ہوتی ہے لیکن اگر اس را سے پہلے کسرہ ہو جیسے مُنْهَمِرٍ یا یائے ساکنہ
ہو جیسے نَذِيْرٍ یا ترقیق والی را ہو جو صرف بِشَرَرٍ (مرسلات) میں ورش کی قراءۃ پر ہے تو ان تین
صورتوں میں وصل و وقف دونوں میں باریک ہوتی ہے اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور درست

بات کو وہی خوب جانتے ہیں اور انہیں کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

فائدہ۔ خلاصہ یہ کہ وقف والی را ان چار صورتوں میں باریک ہوتی ہے (۱) کسرہ کے بعد ہو جیسے قُدِرَ۔ ذِکْرٌ (۲) یائے ساکنہ کے بعد جیسے خَبِیْرٌ۔ قَدِیْرٌ (۳) امالہ محضہ یا بین بین کے بعد جیسے اَلنَّارِ (۴) باریک را کے بعد جیسے بِشَرَرٍ میں ورش کی قراءۃ پر عام ہے کہ وقف سکون کے ساتھ ہو یا ضمہ والی پر اشمام کے ساتھ۔ رہا روم سو اس میں کسرہ والی تو سب کے لیے باریک ہوتی ہے اور ضمہ والی کسرہ اور یائے ساکنہ کے بعد تو ورش کے لیے باریک اور باقین کے لئے پُر ہوتی ہے اور کسرہ اور یائے ساکنہ نہ ہو تو سب کے لئے پُر ہوتی ہے۔

بیسواں باب

لامات کے پُر اور باریک پڑھنے کے بیان میں

۱ یاد رکھو کہ ورش ان تین شرطوں سے لام کو پُر پڑھتے ہیں (۱) لام پر فتحہ ہو (۲) لام سے پہلے صاد۔ طا۔ ظا میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہو (۳) یہ تینوں حرف یا تو ساکن ہوں یا ان پر فتحہ ہو صاد جیسے اَلصَّلٰوۃَ۔ مُصَلًّی۔ فَیُصْلَبُ۔ فَصَلّٰی وغیرہ طا جیسے اَلطَّلَاقُ۔ مُعَطَّلَۃٍ۔ بَطَلَ مَطْلَعِ الْفَجْرِ وغیرہ۔ ظا جیسے وَاِذَآ اَظْلَمَ۔ یَظْلِمُوْنَ۔ بِظَلَّامٍ وغیرہ ۲ پس اگر لام صاد کے بعد ایسے کلمہ میں آرہا ہو جو اس سورۃ کی آیت کے سرے پر ہو جس کی آیتوں کے آخر میں یا سے بدلا ہوا الف ہو جو صرف ان تین کلموں پر آیا ہے وَلَا صَلّٰی (قیامہ ع) فَصَلّٰی (اعلیٰ) اِذَا صَلّٰی (علق) تو اس کو پُر اور باریک دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں اور یہ اس مذہب کی بنا پر ہے جس کے لحاظ سے رؤس آیات میں بھی فتحہ جائز ہے) اور باریک پڑھنا اس سے زیادہ موافق ہے تاکہ امالہ کے سبب تمام آیتیں تلفظ میں یکساں ہو جائیں (بلکہ لام کا باریک ہی پڑھنا لازم اور واجب ہے کیونکہ باب الامالہ میں معلوم ہو چکا ہے کہ معتبر اور مستعمل مذہب کی بنا پر رؤس آیات میں ورش کے لیے صرف تقلیل ہے جو لام کی ترقیق ہی کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور فتحہ قطعاً نہیں) ۳ اور اسی طرح ذیل کی تین صورتوں میں بھی دونوں وجوہ جائز ہیں اور وصل و اصل کی موافقت کی بنا پر پُر پڑھنا افضل ہے (۱) لام ان تینوں

حروف صاد۔ طا۔ ظا کے بعد کلمہ کے آخر میں ہو اور اس پر وقف کر دیا جائے اور ایسا لام ان چھ کلموں میں آیا ہے ۱ یُّوْصَلَ (بقرہ و رعد ع) ۲ فَصَلَ (بقرہ ع) ۳ فَصَّلَ (انعام ع) ۴ وَبَطَلَ (اعراف ع) ۵ ظَلَّ (نحل ع وزخرف ع) ۶ وَفَصْلَ (صٓ ع) (۲) وہ لام جو ان حروف کے بعد ہو اور لام کے بعد یا سے بدلا ہوا الف ہو جیسے یَصْلٰىهَا (۳) ان حروف اور لام کے درمیان الف فاصل آرہا ہو جو ان تین کلموں میں آیا ہے ۱ فِصَالًا (بقرہ ع) ۲ یَّصّٰلَحَا (نساء ع) ۳ طَالَ (طٰہٰ و انبیاء ع و حدید ع) اور باقی حضرات (ان حروف کے بعد) اس لام کو ہر جگہ فتحہ سے (باریک) پڑھتے ہیں اور اشباع یعنی پُر نہیں کرتے ۴ اور اللہ کے لام کو وصل میں فتحہ اور ضمہ کے بعد پُر اور کسرہ کے بعد باریک پڑھنے پر سب کا اجماع ہے جیسے قَالَ اللّٰہُ۔ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ قَالُوا اللّٰھُمَّ وغیرہ اور جیسے بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ قُلِ اللّٰھُمَّ وغیرہ اور اسی طرح (ان) باقی لامات کو بھی سب حضرات بلا خلاف باریک پڑھتے ہیں (جو نہ تو ان تین حروف کے بعد ہوں نہ لفظ اللہ میں ہوں) عام ہے کہ ان لاموں پر حرکت ہو یا ساکن ہوں۔

اکیسواں باب

کلموں کے آخری حروف پر وقف کرنے کے بیان میں

۱ یاد رکھو کہ قراء کی (اکثری) عادت یہ ہے کہ جب کلموں کے آخر میں فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ والے حروف پر وقف کرتے ہیں تو سکون ہی سے کرتے ہیں کیونکہ یہی اصل ہے (اس بنا پر کہ وقف کا مقصد راحت ہے اور وہ اسی میں ہے کہ حرکت کی طرف کسی قسم کا بھی اشارہ نہ کرنا پڑے) اور ابوعمرو اور کوفیین سے یہ روایت بھی آئی ہے کہ وہ انہی آخری حرکت والے حروف پر اس کی حرکت کی طرف اشارہ کر کے بھی وقف کرتے تھے عام ہے کہ وہ حرکت اعرابی ہو یا بنائی اور یہ اشارہ روم سے بھی ہوتا ہے اور اشمام سے بھی اور باقی تین سے اس بارہ میں کوئی صاف عبارت نہیں آئی اور اہل ادا میں سے ہمارے اکثر شیوخ ان کی قراءت میں بھی اشارہ ہی سے وقف کرنا بہتر جانتے ہیں کیونکہ اس سے (سننے یا دیکھنے والے کو پتہ چل جاتا

(کہ اس پر فلاں حرکت ہے)

۲ اور روم کی حقیقت یہ ہے کہ تم حرکت کو ذرا آواز سے ادا کرو جس سے اس کی آواز کا اکثر حصہ غائب ہو جائے اور ایک پوشیدہ (و ہلکی سی) آواز سننے میں آئے (یا حرکت کے دو حصہ حذف کر کے ایک حصہ باقی رکھا جائے) اس کو نابینا اپنے کانوں سے سن کر معلوم کر سکتا ہے اور اشمام کی حقیقت یہ ہے کہ تم حرف کو بالکل ساکن کرنے کے بعد (ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے) اپنے دونوں ہونٹوں کو ملا لو (اور کلی کی طرح گول کر لو) اور اس کو نابینا معلوم نہیں کر سکتا کیونکہ یہ آنکھ سے دیکھنے پر موقوف ہے اس بنا پر کہ اس میں عضو سے حرکت کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور روم ساتوں قاریوں کے نزدیک رفع اور ضمہ (پیش) اور جر اور کسرہ (زیر) ہی میں ہوتا ہے اور نصب اور فتحہ (زبر) میں اس کو استعمال نہیں کرتے کیونکہ یہ ہلکی حرکت ہے اس لئے آسانی سے حصوں پر تقسیم نہیں ہو سکتی) اور اشمام رفع اور ضمہ ہی میں ہوتا ہے۔

۳ اور ہم نے جو ایک ہی حرکت کے دو دو نام لئے ہیں (چنانچہ پیش کو رفع اور ضمہ اور زیر کو جر اور کسرہ اور زبر کو نصب اور فتحہ کہا ہے) اس سے اعرابی اور بنائی حرکت کی طرف اشارہ کرنا منظور ہے (اور اعرابی حرکت وہ ہے جو بدلتی رہتی ہے اور بنائی لازم ہوتی ہے (جو بدلتی نہیں)

فصل ذیل کی تین صورتوں میں نہ روم سے اشارہ کرنا جائز ہے نہ اشمام سے بلکہ صرف سکون ہی سے وقف ہوتا ہے)

۱ عارضی حرکت (جو دو ساکن جمع ہو جانے کی یا نقل کی بنا پر آتی ہے جیسے وَاَنْذِرِ النَّاسَ اور قُلِ ادْعُوا اور مِنْ اُوْتِیَ) ۲ جمع کے میم کی حرکت ان کی قراءۃ پر جو اس کو ضمہ سے (هُمُ) پڑھتے ہیں کیونکہ (عارضی ہونے کے سبب) وقف میں ان دونوں قسموں کی حرکتوں کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا ۳ اسی طرح تانیث کی تا جو ھا سے بدل جاتی ہے اس میں بھی نہ روم ہوتا ہے نہ اشمام کیونکہ یہ ساکن ہوتی ہے جس کا حرکت سے ذرا بھی علاقہ نہیں ہوتا اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور تحقیق کی باتیں انہیں کے ذمہ میں ہیں۔

فائدہ واحد مذکر غائب کی ھا اگر فتحہ یا الف یا صحیح ساکن کے بعد ہو جیسے لَهٗ۔ رَاٰهُ۔ عَنْهُ تو ان تین صورتوں میں تو روم و اشمام بلا خلاف جائز ہیں اور اگر کسرہ یا ضمہ یا یائے ساکنہ یا واو ساکنہ کے

ع۱ اسی لئے بعض ماہر شیوخ ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر معلوم کیا کرتے ہیں چنانچہ میرے شیخ حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب مدظلہ اعمیٰ پانی پتی حافظ عشرہ بھی اسی طرح معلوم کیا کرتے ہیں ۱۲ منہ

بعد ہو جیسے بِهٖ۔ اٰجْرُهٗ۔ فِیْهِ۔ رَاَوْدُوْهُ تو ان چار صورتوں میں جمہور کی رائے پر نا جائز اور بعض کی رائے پر جائز ہیں اور دونوں مذہب صحیح ہیں۔

بائیسواں باب

رسم الخط قرآن کی کتابت کے موافق وقف کرنے کے بیان میں

معلوم کرو کہ ہمیں یہ روایت صحیح اور معتبر ذریعہ سے پہونچی ہے کہ نافع۔ ابو عمرو اور کوفیین رسم الخط کے موافق وقف کیا کرتے تھے اور ابن کثیر اور ابن عامر سے ہمیں اس بارہ میں کوئی روایت نہیں پہونچی ہاں ہمارے شیوخ کے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ جن پانچ حضرات سے رسم کی پیروی منقول ہے ان کی طرح ان دونوں (مکی اور شامی) کی قراءۃ میں بھی رسم کے موافق ہی وقف کیا جائے اور مرسوم کے چند مواقع میں ان سے خط کے خلاف وقف کرنا بھی وارد ہوا ہے میں انشاء اللہ تمہیں ان موقعوں کو اختصار کے ساتھ بتاؤں گا۔

(الف) ان میں سے ایک موقع تانیث کی وہ ہر ایک ھا ہے جو قرآنوں میں اصل (وصل) کے موافق (دراز) تا کی شکل میں لکھی ہوئی ہو اور جو دو قسم کے کلمات میں آتی ہے ۱ وہ جن کو سب واحد کے صیغہ سے پڑھتے ہیں اور وہ تیرہ ہیں) جیسے ۱ رَحْمَتْ (سات جگہ بقرہ ع۲۷ و اعراف ع۶ و ہود ع۷ و مریم ع۱ و روم ع۵ و زخرف ع۳ میں دو جگہ) ۲ نِعْمَتْ (گیارہ جگہ بقرہ ع۲۸ و آل عمران ع۱۱ مائدہ ع۲ میں دوسرا نِعْمَتَ اللہِ و ابراہیم ع۵ میں دو جگہ و نحل ع۹ و ع۱۰ و ع۱۵ میں ایک ایک و لقمن ع۳ و فاطر ع۱ و طور ع۲) ۳ امْرَاَتْ (سات جگہ آل عمران ع۴ و یوسف ع۳ و ع۴ و قصص ع۱ اور تحریم ع۲ میں تین جگہ ۴ لَعْنَتْ دو جگہ آل عمران ع۶ و نور ع۱) ۵ کَلِمَتْ اعراف ع۱۶ ۶ سُنَّتْ پانچ جگہ انفال ع۵ و فاطر ع۵ میں تین جگہ و غافر ع۹ ۷ بَقِیَّتْ ہود ع۸ ۸ قُرَّتْ قصص ع۱ ۹ فِطْرَتْ روم ع۴ ۱۰ شَجَرَتْ (دخان ع۳ میں) ۱۱ وَجَنَّتْ (واقعہ ع۳) ۱۲ وَمَعْصِیَتْ دو جگہ مجادلہ ع۲ میں دو) ۱۳ ابْنَتْ (تحریم ع۲) ان میں ابو عمرو و کسائی اصل کے موافق تا کو ھا سے بدل کر وقف کرتے ہیں (کیونکہ ... کی تا میں اصل یہی ہے کہ اس کو وقفاً ھا سے بدل لیا جائے اور یہ قریش کا لغت ہے) اور ابن کثیر کے مذہب کا قیاس بھی یہی ہے کیونکہ حسن بن حباب نے بزی کو مَرْضَاتِ

ع۱ اس سے دوسرا نعمت مراد ہے نہ کہ پہلا

مِنْ آكْمَامِهَا پر وقف کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا ھا سے (ہوگا اس سے باقی تا آت کا حکم بھی نکل آیا) ۲ وہ کلمات جن کو بعض واحد اور بعض جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں اور وہ سات ہیں (اٰيٰتٌ (یوسف ع وعنکبوت ع) غَيٰبَتِ (یوسف ع میں دوجگہ) كَلِمٰتُ (چار جگہ انعام ع ویونس ع وع وغافر ع) (فِي الْغُرُفٰتِ سبا ع بَيِّنٰتٍ (فاطر ع) ثَمَرٰتٍ (فصلت ع) (جِمٰلٰتٌ مرسلات ع) (ان میں جمع سے پڑھنے والے سب تا سے وقف کرتے ہیں اور واحد سے پڑھنے والے اگر کی، بصری یا کسائی میں سے ہوں تو ھا سے اور باقین میں سے ہوں تو تا سے وقف کرتے ہیں اور یہ ان کے موقعوں پر آجائے گا کہ ان میں کون سے حضرات جمع سے اور کون واحد سے پڑھتے ہیں اور جن کلمات کے جمع سے پڑھنے پر اتفاق ہے جیسے حَسَرٰتٍ۔ اٰلٰيٰتِ ان میں سب تا ہی سے وقف کرتے ہیں ھا سے کوئی نہیں کرتا اس کو یاد رکھنا چاہیے کیونکہ یہ لغزش کا مقام ہے)

(ب) مَرْضَاتِ اللّٰهِ (اور مَرْضَاتِ) اَزْوَاجِكَ میں ہر جگہ اور اَللّٰتَ وَ الْعُزّٰى (نجم ع) میں اور وَلَاتَ حِيْنَ (ص ع) اور هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ (مومنون ع) اور ذَاتَ بَهْجَةٍ (نمل ع) میں۔ (پانچوں کی رواۃ تا پر) کسائی ھا سے وقف کرتے ہیں اور صرف هَيْهَاتَ میں دونوں جگہ بزی بھی ان کے ساتھ شریک ہیں (پس دونوں هَيْهَاهْ۔ هَيْهَاهْ پڑھتے ہیں اور اسی طرح باقی کو سمجھ لو)

(ج) يٰاَبَتِ میں ہر جگہ ابن کثیر اور ابن عامر (تا کے بجائے) ھا سے وقف کرتے ہیں (یعنی يٰاَبَهْ) اور باقی حضرات ان سب مواقع میں رسم کی پیروی کی بنا پر تا سے وقف کرتے ہیں۔

(د) وَكَاَيِّنْ میں تمام قرآن میں (ساتوں جگہ) ابو عمرو یا پر وقف کرتے ہیں (یعنی وَكَاَيْ) اس کو ابن الیزیدی نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابو عمرو سے روایت کیا ہے اور باقی حضرات (رسم کے موافق) نون پر وقف کرتے ہیں۔

(ه) وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ اور وَيْكَاَنَّهٗ (قصص ع) میں کسائی دوری وغیرہ کی روایت سے (یعنی دونوں روایتوں سے) یا پر وقف کرتے ہیں (پس ان کی رائے پر) وَيْ۔ كَاَنَّ سے جدا کلمہ ہے اور ابو عمرو سے روایت یہ ہے کہ وہ کاف پر وقف کرتے ہیں اور باقی حضرات پورے کلمہ (یعنی اول میں نون اور ثانی میں ھا) پر وقف کرتے ہیں (یعنی وَيْكَاَنَّ اور وَيْكَاَنَّهٗ اور نشر کی رو سے رسم کی پیروی کی بنا پر ابو عمرو و کسائی کے لیے بھی یہی اولیٰ ہے)

(و) اور ابو عبدالرحمٰن نے اپنے والد یزیدی سے اور انھوں نے بصری سے روایت

کیا ہے کہ ابو عمرو فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ (نساء ع) اور مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ (کہف ع) اور مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ (فرقان ع) اور فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (معارج ع) چاروں میں مَا پر وقف کرتے ہیں لام پر نہیں (کرتے) اور کسائی سے اختلاف ہے (یعنی) ان سے مَا اور لام دونوں پر وقف کرنا منقول ہے اور باقی چاروں میں لام پر وقف کرتے ہیں جو (رسمًا مابعد سے) جدا ہے (اور نشر کی رو سے مَا پر تو سب کے لیے درست ہے کیونکہ یہ مستقل کلمہ ہے جو لفظًا اور حکمًا مابعد سے جدا ہے اور لام میں دونوں احتمال ہیں یعنی وقف کے جائز ہونے کا بھی کیونکہ یہ رسمًا مابعد سے جدا ہے اور قیاس کی رو سے یہی ظاہر ہے اور ناجائز ہونے کا بھی کیونکہ یہ لام جارہ ہے جو معنیً اپنے مجرور کے ساتھ متصل ہوتا ہے)

(ز) حمزہ اور کسائی اَيًّا مَّا تَدْعُوْا (اسراء ع) میں تنوین کو الف سے بدل کر اَيًّا پر وقف کرتے ہیں اور مَا پر نہیں (کرتے) اور باقی حضرات مَا پر وقف کرتے ہیں (اور تحقیق یہ ہے کہ سب کے لئے اَيًّا اور مَا دونوں پر وقف درست ہے کیونکہ دونوں رسمًا ایک دوسرے سے جدا ہیں)

(ح) اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ نور (ع) میں اور يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ زخرف (ع) میں اور اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ رحمٰن (ع) میں تینوں میں ابو عمرو و کسائی (اصل کے موافق) الف پر وقف کرتے ہیں اور باقی پانچ رسم کے موافق الف کے بغیر وقف کرتے ہیں (یعنی اَيُّهْ)

(ط) وَادِ النَّمْلِ (نمل ع) میں صرف کسائی یا پر وقف کرتے ہیں (یعنی وَادِيْ) اور باقی چھ یا کے بغیر دال پر وقف کرتے ہیں اور اس باب کے کچھ کلمات (جیسے يُؤْتِ اللّٰهُ نمل ع اور بِهٰدِ الْعُمْيِ نمل ع وروم ع۔ اور يُنَادِ قٓ ع وغیرہ) اور باقی ہیں جو ان شاء اللہ اپنے موقعوں پر آئیں گے۔

فصل اگر مَا استفہامیہ سے پہلے (لام۔ فِيْ۔ عَنْ۔ بَا۔ مِنْ میں سے) کوئی حرف جار ہو جیسے فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اور لِمَ تَقُوْلُوْنَ اور فِيْمَ اَنْتَ۔ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ۔ بِمَ يَرْجِعُ اور فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ اور مِمَّ خُلِقَ وغیرہ تو صرف بزی مَا پر وقف کرنے کی صورت میں سکتہ کی ھا زیادہ کرتے ہیں اور فَلِمَهْ۔ لِمَهْ۔ فِيْمَهْ۔ عَمَّهْ بِمَهْ۔ فَبِمَهْ۔ مِمَّهْ پڑھتے ہیں اور باقی حضرات میم ساکنہ پر وقف کرتے ہیں (اور اس کے بعد ھا زیادہ نہیں کرتے اور عبدالعزیز فارسی سے دانی نے بزی کے لیے بھی اسی طرح پڑھا ہے یعنی فَلِمْ۔ فَبِمْ فِيْمْ پس بزی کے لئے ان میں ھا کا زیادہ کرنا طریق کے خلاف ہے)

تیئیسواں باب

حمزہ کے اس مذہب کے بیان میں جو ہمزہ سے پہلے ساکن پر سکتہ کرنے کے بارہ میں ہے

یاد رکھو کہ حمزہ کے راوی خلف اس ساکن پر سانس لئے بغیر معمولی سا سکتہ کرتے تھے جو کلمہ کے آخر میں ہو اور (صحیح ہو خواہ لین یعنی و ۔ی الف۔یا) مدہ نہ ہو اور اس ساکن کے بعد ہمزہ آرہا ہو تاکہ (اس ٹھہرنے کے سبب) ہمزہ کو خوب ظاہر کر دیں کیونکہ یہ پوشیدہ حرف ہے (جو اہتمام نہ کرنے کے سبب اکثر غائب اور حذف ہو جاتا ہے) اور اس کی مثالیں یہ ہیں مَنْ اٰمَنَ ۔ هَلْ اَتٰىكَ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ ۔ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ ۔ خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۔ قَدْ اَفْلَحَ ۔ مِنْ شَیْءٍ اِذْ ۔ حَامِیَةٌ اَلْهٰىكُمُ وغیرہ اور اسی طرح اَلْاٰخِرَةِ ۔ اَلْاَرْضَ ۔ اَلْاٰنَ ۔ اَلْاٰزِفَةُ وغیرہ (میں اَلْ پر بھی) (ہر جگہ سکتہ کرتے تھے جب کہ اَلْ کے بعد ہمزہ ہو) کیونکہ (گو اَلْ اور اس کا مابعد درحقیقتاً ایک کلمہ ہے لیکن چونکہ اَلْ کے جدا کر دینے سے کلمہ کے معنیٰ میں کوئی خرابی نہیں آتی صرف تہ ‌ایف زائل ہو جاتی ہے اس لئے یہ بھی دو کلموں کے مرتبہ میں ہیں (اسی لئے اَلْ پر سکتہ ہوتا ہے) پس اگر ساکن اور ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہوں تو اس ساکن پر سکتہ نہیں کرتے لیکن صرف لفظ شَیْءٍ اور شَیْئًا میں ہر جگہ قاعدہ کلیہ کے طور پر سکتہ کرتے ہیں (اس کو دانی نے ابوالفتح سے پڑھا ہے یعنی ان سے صرف خلف کے لیئے ہمزہ سے پہلے ساکنِ منفصل اور اَلْ اور شَیْءٍ میں سکتہ ہے)

ابو عمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن سے حمزہ کی دونوں روایتوں میں صرف لام تعریف اور شَیْءٍ اور شَیْئًا میں ہر جگہ سکتہ پڑھا ہے (نتیجہ یہ کہ خلف کے لئے ساکنِ منفصل میں سکتہ اور عدم سکتہ دونوں اور اَلْ اور شَیْءٍ میں صرف سکتہ ہے اور خلاد کے لیے اَلْ اور شَیْءٍ میں دونوں اور ساکنِ منفصل میں صرف عدم سکتہ ہے پس جس قسم میں ایک کا اختلاف ہے اس میں دوسرے کا

اتفاق ہے) اور باقی چھ سکتہ کے بغیر ہمزہ کو ساکن سے ملا کر پڑھتے ہیں اور اس قسم میں ورش کا مذہب اوپر بیان ہو چکا ہے (کہ وہ ساکنِ منفصل اور اَلْ میں نقل کیا کرتے ہیں اور شَیْءٍ اور شَیْئًا وغیرہ کی یائے لین میں ان کے لئے توسط اور طول ہے جیسا کہ بقرہ ع میں آئے گا) اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور تحقیق کی باگیں انھیں کے قبضہ میں ہیں۔

چوبیسواں باب

قراء کے ان قواعد کے بیان میں جو اضافت کی یائے کے فتحہ اور سکون کے بارہ میں ہیں :

(یاءِ اضافت متکلم کی یا کو کہتے ہیں جو ترکیب میں مضاف الیہ ہوا کرتی ہے اور یہ رسم میں بھی ہوتی ہے)

یاد رکھو کہ اضافت کی جن یاآت میں اختلاف ہے وہ کل دو سو چودہ ہیں (چونکہ مصنف نے اٰتٰنِ‍یَ اللّٰهُ (نمل) اور فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ (زمر) کو بھی انھی یاآت میں شامل کیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں اضافت کی یاآت کی طرح فتحہ اور سکون کا اختلاف بھی ہے اس لئے دو سو چودہ ہوگئیں اور قصیدہ میں ان کو اس باب میں اس لیئے بیان نہیں کیا کہ یہ لکھی ہوئی نہیں ہیں اور اسی لئے یاآت زوائد میں شمار کیا ہے اس بناء پر اس میں اضافت کی یاآت دو سو بارہ ہیں) چنانچہ فتحہ والے ہمزۂ قطعی سے پہلے ننانوے اور کسرہ والے سے پہلے باون اور ضمہ والے سے پہلے دس ہیں اور جس ہمزۂ وصلی کے ساتھ لام تعریف بھی ہو اس سے پہلے سولہ اور جس ہمزۂ وصلی کے ساتھ لام نہ ہو اس سے پہلے سات ہیں اور ہمزہ کے سوا باقی حروف ہجاء سے پہلے تیس ہیں اور ہم ہر سورۃ کے آخر میں ان یاآت کو ایک ایک کر کے بیان کریں گے جو ان دو سو چودہ میں سے (اس سورۃ میں) آرہی ہوں گی اور ان کا اختلاف بھی پوری تشریح کے ساتھ بتائیں گے یہاں ہم مختصر طور پر ان میں قراء کے قواعد بیان کرتے ہیں اور ان یاآت پر جو کئے دیتے ہیں جن میں قراء نے اپنے ان قواعد کے خلاف

کیا ہے تاکہ مختصر ہونے کی بنا پر ان کو یاد کیا جاسکے اور انشاء اللہ انھیں پر قیاس کے ذریعہ ان تمام یاآت کا حکم بھی نکل آئے گا جو ان میں نہ (سورتوں میں) جدا جدا آئیں گی۔

پہلی فصل

یاد رکھو کہ جن یاآت کے بعد فتحہ والا ہمزہ قطعی ہو ان سب کو ہر جگہ حرمیان اور ابوعمرو فتحہ سے پڑھتے ہیں جیسے اِنِّیٓ اَعْلَمُ اور اِنِّیٓ اَخْلُقُ اور مَالِیَ اَنْ اَقُوْلَ وغیرہ (جو ننانوے[99] یاآت ہیں) تو یہ قاعدہ اسی طرح ہے لیکن ذیل کی پینتیس[35] میں بعض نے اس کے خلاف کیا ہے)

(الف) ان تین یاآت میں صرف ابن کثیر کے لئے فتحہ ہے ۱ فَاذْكُرُوْنِیٓ اَذْكُرْكُمْ بقرہ (ع) ۲ ذَرُوْنِیٓ اَقْتُلْ ۳ اُدْعُوْنِیٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ غافر (ع و ع) (ان میں مکی تو اپنے قاعدہ پر ہیں اور نافع اور بصری قاعدہ کے خلاف ساکن پڑھتے ہیں) اور ان کے علاوہ ان دس یاآت میں ابن کثیر نے دونوں روایتوں سے اپنے قاعدہ کے خلاف کرکے یا کو ساکن پڑھا ہے ۱ و ۲ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیٓ اٰیَةً آل عمران (ع) و مریم (ع) میں ۳ فِیْ ضَیْفِیٓ اَلَیْسَ ہود (ع) ۴ اِنِّیٓ اَرٰىنِیٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۵ اِنِّیٓ اَرٰىنِیٓ اَحْمِلُ یوسف (ع) میں دونوں جگہ ان دونوں میں نِّیْ کی یا مراد ہے اَرٰىنِیْ کی نہیں (کیونکہ اس میں تو سب اپنے قاعدہ پر ہیں) ۶ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیٓ اَبِیٓ یوسف (ع) اس میں بھی لِیْ کی یا مراد ہے نہ کہ اَبِیْ کی ۷ سَبِیْلِیٓ اَدْعُوْا یوسف (ع) ۸ مِنْ دُوْنِیٓ اَوْلِیَآءَ کہف (ع) میں ۹ وَیَسِّرْ لِیٓ اَمْرِیْ طٰہٰ (ع) میں ۱۰ لِیَبْلُوَنِیٓ ءَاَشْكُرُ نمل (ع) میں۔ اور ان سات یاآت کو صرف قنبل نے ساکن پڑھا ہے (پس ان کے لئے سکون سترہ[17] میں ہوگیا) ۱ و ۲ وَلٰكِنِّیٓ اَرٰىكُمْ ہود و احقاف (ع) میں ۳ فَطَرَنِیٓ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ہود (ع) ۴ اِنِّیٓ اَرٰىكُمْ ہود (ع) ۵ و ۶ اَوْزِعْنِیٓ اَنْ اَشْكُرَ نمل و احقاف (ع) میں ۷ مِنْ تَحْتِیٓ اَفَلَا زخرف (ع) میں۔ اور عِنْدِیٓ اَوَلَمْ یَعْلَمْ قصص (ع) میں ابوربیعہ نے قنبل اور بزی دونوں سے یا کا سکون نقل کیا ہے (جو قنبل کے بیے طریق کے خلاف ہے اور قصیدہ میں دونوں کے لئے فتحہ بھی درج ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اس یا میں بزی کے لیے صرف سکون اور قنبل کے لئے فقط فتحہ پڑھا جائے)

(ب) ان دو یاآت میں صرف نافع کے لئے فتحہ ہے ۱ هٰذِهٖ سَبِیْلِیٓ اَدْعُوْا یوسف (ع) میں ۲ لِیَبْلُوَنِیٓ ءَاَشْكُرُ نمل (ع) میں اور اَوْزِعْنِیٓ میں دونوں سورتوں میں

نافع سے ورش نے فتحہ روایت کیا ہے اور قالون نے ان دونوں کلموں میں اسکان نقل کیا ہے۔

(ج) ابوعمرو نے نو جگہ اپنے قاعدہ کے خلاف کرکے یا کو ساکن پڑھا ہے ۱ فَطَرَنِیٓ اَفَلَا ہود (ع) میں ۲ لَیَحْزُنُنِیٓ اَنْ ۳ سَبِیْلِیٓ اَدْعُوْا یوسف (ع و ع) میں ۴ لِمَ حَشَرْتَنِیٓ اَعْمٰی طٰہٰ (ع) میں ۵ اَوْزِعْنِیٓ اَنْ ۶ لِیَبْلُوَنِیٓ ءَاَشْكُرُ نمل (ع و ع) میں ۷ تَاْمُرُوْنِّیٓ اَعْبُدُ زمر (ع) میں ۸ اَوْزِعْنِیٓ اَنْ ۹ اَتَعِدَانِنِیٓ اَنْ احقاف (ع) میں۔

(د) اور ابن عامر نے دونوں روایتوں سے صرف ان آٹھ یاآت کا فتحہ پڑھا ہے ۱ تا ۶ لَعَلِّیٓ ہر جگہ (یوسف ع و طٰہٰ ع و مومنون ع و قصص ع میں دو دو غافر ع) ۷ مَعِیَ اَبَدًا توبہ (ع) میں ۸ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا (ع) میں اور ابن ذکوان نے ان سے اَرَهْطِیٓ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ ہود (ع) میں بھی فتحہ پڑھا ہے (اور تحقیق یہ ہے کہ اس میں ہشام کے لئے بھی فتحہ اور سکون دونوں ہیں) اور مَالِیٓ اَدْعُوْكُمْ غافر (ع) میں ابن عامر سے ہشام کے لئے فتحہ ہے

(ہ) حفص صرف دو یاآت مَعِیَ توبہ (ع) و ملک (ع) میں فتحہ پڑھتے ہیں۔

(و) اور باقی ڈھائی ابوبکر، حمزہ، کسائی اس قسم میں تمام قرآن میں یا کو ساکن پڑھتے ہیں (اور اَرِنِیٓ اَنْظُرْ اعراف ع اور وَلَا تَفْتِنِّیٓ اَلَا توبہ ع اور وَتَرْحَمْنِیٓ اَكُنْ ہود ع اور فَاتَّبِعْنِیٓ اَهْدِكَ مریم ع ان چار یاآت میں سب کے لئے سکون ہے اور یہ ان اختلاف والی ننانوے[99] یاآت سے علیحدہ ہیں)

دوسری فصل

جن یاآت کے بعد کسرہ والا ہمزہ قطعی ہو جیسے مِنِّیٓ اِلَّا - مِنِّیٓ اِنَّكَ اور یَدِیَ اِلَیْكَ اور رَبِّیٓ اِلٰی صِرَاطٍ وغیرہ ان سب کو نافع ابوعمرو تمام قرآن میں فتحہ سے پڑھتے ہیں (اور یہ کل باون[52] ہیں۔ ستائیس[27] میں تو یہ قاعدہ اسی طرح ہے اور ان پچیس میں بعض نے خلاف کیا ہے)

(الف) ان نو یاآت میں صرف نافع کے لئے فتحہ ہے ابوعمرو کے لئے نہیں ۱ و ۲ مَنْ اَنْصَارِیٓ اِلَی اللّٰهِ آل عمران (ع) و صف (ع) میں ۳ بَنَاتِیٓ اِنْ كُنْتُمْ حجر (ع) میں ۴ تا ۶ سَتَجِدُنِیٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ کہف (ع) اور قصص و صافات (ع) میں ۷ بِعِبَادِیٓ اِنَّكُمْ شعرا (ع) میں ۸ لَعْنَتِیٓ اِلٰی ص (ع) میں ۹ وَرُسُلِیٓ اِنَّ مجادلہ (ع) میں اور ان نافع سے ورش نے ایک دسویں یا اور زیادہ کی ہے جو بَیْنِیٓ وَبَیْنَ اِخْوَتِیٓ اِنَّ یوسف

(ع) میں ہے پس اس میں ورش ہی کے لئے فتحہ ہے۔

(ب) ابن کثیر (اس قسم کی سے) صرف دو یاآت اٰبَآءِیْ اِبْرٰھِیْمَ یوسف (ع) میں اور دُعَآءِیْ اِلَّا فِرَارًا نوح (ع) میں فتحہ پڑھتے ہیں۔

(ج) اور ابن عامر (اس قسم کی دس سے) صرف ان پندرہ یاآت میں فتحہ پڑھتے ہیں ۱تا۹ اَجْرِیَ اِلَّا ہر جگہ (یونس ع وہود ع و ع وشعراء ع تا ع وسبا ع) ۱۰ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مائدہ (ع) میں ۱۱ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ہود (ع) میں ۱۲ اٰبَآءِیْ اِبْرٰھِیْمَ یوسف (ع) میں ۱۳ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ یوسف (ع) میں ۱۴ وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ مجادلہ (ع) میں۔ ۱۵ دُعَآءِیْ اِلَّا نوح (ع) میں۔

(د) اور حفص صرف اَجْرِیَ اِلَّا میں ہر جگہ اور یَدِیَ اِلَیْکَ اور وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مائدہ (ع و ع) میں ان گیارہ یاآت کا فتحہ پڑھتے ہیں۔

(ہ) اور باقی اڑھائی ابوبکر۔ حمزہ۔ کسائی تمام قرآن میں یا کو ساکن پڑھتے ہیں۔

فائدہ۔ اس قسم میں سے ان نو یاآت میں سب کے لئے سکون ہے اور یہ مذکورہ بالا باون کے علاوہ ہیں ۱ یَدْعُوْنَنِیْ (یوسف ع) ۲و۳ تَدْعُوْنَنِیْ (غافر ع میں دو) ۴تا۶ اَنْظِرْنِیْ (اعراف ع وحجر ع وص ع) ۷ تَدْعُوْنَنِیْ (ص ع) ۸ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ (احقاف ع) ۹ اَخَّرْتَنِیْ (منافقون ع)۔

تیسری فصل جن یاآت کے بعد ضمہ والا ہمزہ قطعی ہو جیسے اِنِّیْ اُعِیْذُھَا اور اِنِّیْ اُرِیْدُ اور اِنِّیْ اُمِرْتُ وغیرہ ان سب میں ہر جگہ صرف نافع کے لئے فتحہ اور باقی چھ کے لئے سکون ہے (اور یہ کل دس ہیں اور بِعَھْدِیْ اُوْفِ (بقرہ ع) اور اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ (کہف ع) ان میں سب کے لئے سکون ہے اور یہ ان دس کے علاوہ ہیں)

چوتھی فصل ۱ جن یاآت کے بعد الف لام ہو جیسے رَبِّیَ الَّذِیْ۔ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ۔ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ان سب میں

(الف) حمزہ کے لئے ہر جگہ یا کا سکون ہے (اور چونکہ وصل میں یا کے ساکن ہونے سے دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں اس لئے یا کو حذف کر دیتے ہیں اور یہ کل سولہ ہیں)

(ب) اور صرف تین مواقع میں کسائی بھی ان کی موافقت کر کے یا کو ساکن پڑھتے ہیں ۱ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ابراہیم (ع) میں ۲و۳ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ عنکبوت و زمر (ع) میں

(ج) اور ابوعمرو صرف دو یاآت (کے سکون) میں ان کے ساتھ شریک ہیں یعنی یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ عنکبوت اور زمر میں۔

(د) اور ابن عامر بھی دو یاآت کے سکون میں ان کے ساتھ شریک ہیں ۱ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ اعراف (ع) میں ۲ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ابراہیم (ع) میں

(ہ) اور حفص صرف عَھْدِیَ الظّٰلِمِیْنَ بقرہ (ع) میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔

(و) اور باقی اڑھائی نافع۔ مکی۔ ابوبکر اس یا کا ہر جگہ زبر پڑھتے ہیں ۱۷ فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ زمر (ع) میں صرف ابوشعیب سوسی وصلاً یا کا زبر پڑھتے ہیں اور وقفاً یا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں (اور اس کی تفصیل زمر ع میں دیکھو) اور باقی حضرات وصل ووقف دونوں میں اس یا کو حذف کرتے ہیں اور فَمَآ اٰتٰنِ ءَ اللّٰہُ (نمل ع) میں جو اختلاف ہے اس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے موقع پر آئے گا (اور قصیدہ میں ان دونوں یاآت کو زوائد کے باب میں بیان کیا ہے اس بنا پر کہ یہ رسم میں نہیں ہیں اسی لئے ناظم نے اس قسم کی یاآت چودہ بتائی ہیں) ۳ اور تین کلمات میں ہر جگہ کلیہ قاعدہ کے طور پر اور نو کلمات میں ایک ایک جگہ سب یا کا فتحہ پڑھتے ہیں۔

کلیہ قاعدہ والے تین کلمہ یہ ہیں ۱ نِعْمَتِیَ الَّتِیْ ۲ حَسْبِیَ اللّٰہُ ۳ شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ تینوں میں ہر جگہ اور ایک ایک جگہ والے نو کلمہ یہ ہیں ۱ ان میں سے پہلا وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ آل عمران (ع) میں ہے ۲ بِیَ الْاَعْدَآءَ ۳ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۴ اِنَّ وَلِیِّ ءَ اللّٰہُ اعراف (ع وع وع) میں ۵ مَسَّنِیَ الْکِبَرُ حجر (ع) میں ۶ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ سبا (ع) میں ۷ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ ۸ جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مومن (ع) میں ۹ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ تحریم (ع) میں (پس جن یاآت کے بعد ال ہے ان میں سے ان بارہ میں تو سب کے لئے فتحہ ہے اور جو باقی رہیں ان میں وہ اختلاف ہے جو اوپر نمبر ایک میں درج ہوچکا ہے ان نمبر دو والی بارہ یاآت کے بیان کر دینے سے فائدہ کی تکمیل کے علاوہ اختلاف والی یاآت کی تعیین بھی ہو گئی کہ وہ ان کے ماسوا ہیں)

پانچویں فصل جن یاآت کے بعد اکیلا ہمزہ وصلی ہو جس کے ساتھ لام نہ ہو جیسے اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ اور اَخِی اشْدُدْ وغیرہ (وہ سب سات ہیں)

(الف) پس نافع ان میں سے صرف تین یاآت کو ساکن پڑھتے ہیں (اور وصلاً حذف کر دیتے ہیں) ۱ اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ (اعراف ع) ۲ اَخِی اشْدُدْ (طٰہٰ ع) ۳ یٰلَیْتَنِی

اتَّخَذْتُ (فرقان ع) اور باقی چار و فتحہ سے پڑھتے ہیں)

(ب) ابن کثیر صرف ان دو کو ساکن کرتے ہیں ۱ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ کو اپنی دونوں روایتوں سے ۲ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا (فرقان ع) کو صرف قنبل کی روایت سے (اور باقی پانچ کو فتحہ سے پڑھتے ہیں)

(د) اور ابو عمرو اس یا کا ہر جگہ فتحہ پڑھتے ہیں

(ہ) اور ابو بکر صرف مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ (صف ع) میں یا کا فتحہ پڑھتے ہیں (اور باقی چھ میں سکون)

(و) اور باقی (ساڑھے تین: ابن عامر، حفص، حمزہ اور کسائی) اس یا کو ہر جگہ ساکن پڑھتے ہیں۔

چھٹی فصل

اگر یا کے بعد ہمزہ کے سوا ہجا کے باقی حروف میں سے کوئی حرف آجائے جیسے بَيْتِيَ۔ وَجْهِيَ۔ مَمَاتِي وغیرہ تو

(الف) نافع ان میں سے ان سات یا آت کا فتحہ پڑھتے ہیں ۱ و ۲ بَيْتِيَ بقرہ (ع) و حج (ع) میں ۳ وَجْهِيَ آل عمران (ع) اور انعام (ع) میں ۵ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ انعام (ع) میں ۶ مَالِيَ يٰسٓ (ع) میں ۷ وَلِيَ دِيْنِ کافرون میں اور ورش صرف ان چار یا آت کو بھی فتحہ سے پڑھتے ہیں (پس ان کے لئے گیارہ میں فتحہ ہے) ۸ وَلْيُؤْمِنُوْا بِي بقرہ (ع) میں ۹ وَلِيَ فِيْهَا طٰہٰ (ع) میں ۱۰ وَمَنْ مَّعِيَ شعراء (ع) میں ۱۱ لِي فَاعْتَزِلُوْنِ دخان (ع) میں۔

(ب) اور ابن کثیر ان چار یا آت کو فتحہ سے پڑھتے ہیں ۱ وَمَحْيَايَ انعام (ع) میں ۲ مِنْ وَّرَآءِيَ مریم (ع) میں ۳ مَالِيَ لَآ نمل و يٰسٓ (ع) میں ۴ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ فصلت (ع) میں اور بزی کافرون میں وَلِيَ دِيْنِ کی یا کو بھی فتحہ اور سکون دونوں سے پڑھتے ہیں (لیکن طریق کے موافق سکون ہے پس ان کے لئے چھ ہو گئیں)

(ج) ابو عمرو صرف دو یا آت کو فتحہ سے پڑھتے ہیں ۱ وَمَحْيَايَ انعام (ع) میں ۲ وَمَالِيَ يٰسٓ (ع) میں

(د) اور ابن عامر اپنی دونوں روایتوں سے ان چھ یا آت کو فتحہ سے پڑھتے ہیں ۱ و ۲ وَجْهِيَ دونوں موقعوں میں یعنی آل عمران (ع) و انعام (ع) میں ۳ صِرَاطِي ۴ وَمَحْيَايَ انعام (ع) (ع) میں

۵ اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ عنکبوت (ع) میں ۶ وَمَالِيَ يٰسٓ (ع) میں اور ہشام نے پانچ یا آت اور زیادہ کی ہیں (پس یہ گیارہ میں فتحہ پڑھتے ہیں) ۷ تا ۹ بَيْتِيَ ہر جگہ (بقرہ ع و حج ع و نوح ع میں) ۱۰ مَالِيَ نمل (ع) میں ۱۱ وَلِيَ دِيْنِ کافرون میں۔

(ہ) ابو بکر اور کسائی صرف ان تین یا آت کو فتحہ سے پڑھتے ہیں ۱ وَمَحْيَايَ انعام (ع) میں ۲ و ۳ مَالِيَ نمل اور يٰسٓ (ع) میں۔

(و) اور حفص صرف ان بائیس یا آت کو فتحہ سے پڑھتے ہیں ۱ تا ۳ بَيْتِيَ (تینوں جگہ) ۴ و ۵ وَجْهِيَ (دونوں جگہ) ۶ تا ۱۴ مَعِيَ تمام قرآن میں (جو نو جگہ ہے اعراف ع، توبہ ع، کہف ع میں ایک و ع میں دو، انبیاء ع، شعراء ع و ع و قصص ع میں) ۱۵ وَمَحْيَايَ انعام (ع) میں۔ ۱۶ تا ۲۲ لِيَ صرف سات جگہ ابراہیم (ع) طٰہٰ (ع) نمل و يٰسٓ (ع) اور صٓ میں دو جگہ (ع و ع) میں اور کافرون میں۔

(ز) اور حمزہ صرف وَمَحْيَايَ کی یا کو فتحہ سے پڑھتے ہیں اور اختلاف والی یا آت میں سے اس کے سوا اور کسی کو بھی فتحہ سے نہیں پڑھتے (بلکہ سب کو ساکن پڑھتے ہیں)

پچیسواں باب

قراء کے ان قواعد کے بیان میں جو ان یا آت (کے بارہ) میں ہیں جو قرآنوں کی (رسم سے محذوف ہیں)

یاد رکھو کہ ان یا آت میں سے جن میں اختلاف ہے ان کا مجموعہ صرف اکسٹھ یا آت ہیں

(الف) پس نافع ورش کی روایت سے سینتالیس یا آت کو صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور وقف میں حذف کر دیتے ہیں اور قالون کی روایت سے ان میں سے بیس کو (وصل ہی میں) ثابت رکھتے ہیں اور دو یا آت اَلتَّلَاقِ۔ اَلتَّنَادِ غافر (ع و ع) میں ان کے لئے اثبات و حذف دونوں ہیں (لیکن اثبات ضعیف اور متروک ہے)

(ب) اور ابن کثیر اپنی دونوں روایتوں سے ان اکسٹھ[۶۱] میں سے اکیس[۲۱] یا آت کو وصل و وقف دونوں میں ثابت رکھتے ہیں اور بزی کی روایت سے پانچ اور زیادہ کی ہیں (پس ان کے لئے چھبیس[۲۶] ہو جاتی ہیں اکیس[۲۱] جو دونوں روایتوں سے ہیں وہ تو باب الفرش میں سورتوں میں آئیں گی اور جن پانچ میں صرف بزی کے لئے اثبات ہے وہ یہ ہیں) ۲۲ وَتَقَبَّلْ دُعَآءِیْ ابراہیم (رغ) میں ۲۳ یَدْعُ الدَّاعِیْ قمر (رغ) میں ۲۴ بِالْوَادِیْ ۲۵ اَکْرَمَنِیْ ۲۶ اَهَانَنِیْ (تینوں) والفجر میں پانچوں کو بزی وقفاً و وصلاً دونوں میں ثابت رکھتے ہیں اور قنبل کی روایت سے ان اکیس[۲۱] پر دو زیادہ کی ہیں (پس کل تئیس[۲۳] ہو جاتی ہیں) ۲۲ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِیْ یوسف (رغ) میں اس کو قنبل دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور بزی کے لیے دونوں حالتوں میں حذف ہے ۲۳ بِالْوَادِیْ فجر میں اس میں وصلاً صرف اثبات اور وقفاً اثبات و حذف دونوں ہیں (لیکن چونکہ اثبات فارس سے اور حذف ابوالحسن سے ہے اس لئے طریق کے موافق وقفاً بھی صرف اثبات ہے پس ان چھ میں دونوں راویوں کا خلاف ہے) بزی نے ان میں سے مَنْ یَّتَّقِیْ کے علاوہ باقی پانچ کو لیا ہے اس بناء پر ان کے لئے چھبیس[۲۶] ہو گئیں اور قنبل نے مَنْ یَّتَّقِیْ اور بِالْوَادِیْ کو لیا ہے پس ان کے لئے تئیس[۲۳] ہو گئیں۔

(ج) اور ابو عمرو ان اکسٹھ[۶۱] میں سے صرف وصلاً چونتیس[۳۴] کو ثابت رکھتے ہیں اور اَکْرَمَنِ اور اَهَانَنِ فجر میں اثبات و حذف دونوں میں اختیار دیتے ہیں لیکن ان دونوں میں ان کے لئے حذف ماخوذ (اور اولیٰ) ہے کیونکہ دونوں آیتوں کے سرے پر ہیں (جن پر اکثر وقف کیا کرتے ہیں اور وقف کا رسم کے موافق ہونا اولیٰ ہے۔ اور مزید تفصیل نشر میں دیکھو)

(د) ابن عامر کے راوی ہشام صرف ثُمَّ کِیْدُوْنِیْ اعراف (رغ[۲۴]) میں دونوں حالتوں میں یا کو ثابت رکھتے ہیں (اور یہی صحیح ہے اور قصیدہ میں دونوں حالتوں میں حذف بھی درج ہے لیکن وہ صحیح نہیں حذف صرف وقفاً صحیح ہے اور وہ بھی نشر کے طرق سے ہے) اور ابن ذکوان اس یا کو اور اسی طرح باقی تمام یا آت کو دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں لیکن صرف فَلَا تَسْئَلْنِیْ کہف (رغ) میں اخفش سے ان کے لئے دونوں وجوہ ہیں (اور اس کی تفصیل کہف رغ کے آخر میں دیکھو)

(ہ) اور عاصم ان تمام یا آت کو حذف کرتے ہیں لیکن دو یاؤں میں اختلاف ہے ۱ فَمَآ اٰتٰنِ ءَ اللّٰهُ نمل (رغ) میں اس میں ابوبکر کے لئے دونوں حالتوں میں حذف ہے (یعنی وصلاً

اٰتٰنِ ءَ اللّٰهُ اور وقفاً اٰتٰنْ ہے) اور حفص کے لئے وصلاً یا کا زبر اور وقفاً یائے ساکنہ کا اثبات اور حذف دونوں ہیں ۲ اور دوسری یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ زخرف (رغ) میں ہے اس میں ابوبکر کے لئے وصلاً یا کا فتحہ ہے اور وقفاً یا کو ساکن کرکے ثابت رکھتے ہیں اور حفص دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں۔

(و) اور حمزہ صرف دو یا آت کو ثابت رکھتے ہیں ۱ وَتَقَبَّلْ دُعَآءِیْ ابراہیم (رغ) کو صرف وصلاً ۲ اَتُمِدُّوْنَنِیْ نمل (رغ) میں دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں۔

(ز) کسائی ان (اکسٹھ[۶۱]) میں سے صرف دو یا آت کو وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۱ یَوْمَ یَاْتِ ہود (رغ) میں ۲ مَا کُنَّا نَبْغِ کہف (رغ) میں اور ہم سورتوں کے آخر میں ان اکسٹھ[۶۱] میں سے ان تمام یا آت کو بیان کریں گے جو اس سورۃ میں وارد ہوئی ہیں اور ان کا اختلاف بھی بتائیں گے ابو عمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ یہ قواعد کلیہ ہیں جن کو ہم نے اس مختصر کتاب کی گنجائش کے موافق ذرا تشریح سے بیان کر دیا ہے اور الفاظ بھی کم اور قریب المعنیٰ (آسان) استعمال کئے ہیں تاکہ ان قاعدوں کی اور مثالیں جو آئیں ان کا حکم بھی انشاء اللہ انھی پر قیاس کر کے نکال لیا جائے اور ان میں بھی ہمارے بیان کے مطابق عمل کیا جائے اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کے اول سے آخر تک ایک ایک سورۃ کر کے (ان) فرشی اختلافات کا بیان شروع کرتے ہیں (جن کے لئے کلیہ قاعدہ نہیں بن سکتے) اور ہم حق تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں غلطی سے محفوظ رکھے اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور تحقیق کی باگیں انھیں کے قبضہ میں ہیں۔

چھبیسواں باب

فرش الحروف

(ان کلمات کی قرآءت کے بیان میں جن کے لئے کوئی کلیہ قاعدہ نہیں بن سکتا اس میں بقرہ سے لے کر اخلاص تک کی تمام سورتیں نمبروار آئیں گی، اس میں پہلے قرآنی کلمہ کو حفص کی قراءۃ کے

موافق اسی طرح لکھیں گے جس طرح قرآن میں لکھا ہوا ہے پھر بتائیں گے کہ اس میں دو یا تین قراءتیں ہیں پھر نمبر دے کر پہلے کلمہ کی وہ شکل درج کریں گے جو اس قراءۃ کے موافق ہوتی ہے پھر اس کی حرکتیں اور قیدیں بتائیں گے اور جو قراءۃ حفص کے موافق ہوگی اس کی شکل ظاہر نہیں کریں گے بلکہ اس کے بارہ میں اسی کو کافی سمجھیں گے کہ سب سے پہلے اس کلمہ کو حفص کی قراءۃ کے موافق لکھ دیا ہے پس جس جگہ حرکتیں بتائی جائیں اور کلمہ کی شکل ظاہر نہ کی جائے وہاں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ قراءۃ اسی طرح ہے جس طرح یہ کلمہ قرآن میں لکھا ہوا ہے اور آسانی کے لئے رکوعوں کے نمبر بھی لگا دئے ہیں)

فرش الحروف

پارہ الٓمّٓ

سورۃ البقرۃ

ع ۲ وَمَا يَخْدَعُوْنَ میں دو قراءتیں ہیں ۔ نافع مکی حرمیان اور ابو عمرو کے لئے وَمَا يُخَادِعُوْنَ
یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ اور (اس کے بعد) الف اور دال کے کسرہ سے ۔ باقی چار کے
لئے یا اور دال کے فتحہ اور خا کے سکون سے ہے الف کے بغیر
يَكْذِبُوْنَ میں دو قراءتیں ہیں ۔ (تینوں) کوفیین کے لئے یا کے فتحہ کاف کے سکون
اور ذال کی تخفیف سے ۔ باقی چار کے لئے يُكَذِّبُوْنَ یا کے ضمہ کاف کے فتحہ اور ذال کی
تشدید سے ۔
قِيْلَ میں ہر جگہ اور غِيْضَ (ہود ع ۴ میں) جِائَ ءَ (زمر ع اور فجر میں) اور
سِيْٓءَ (ہود ع و عنکبوت ع) اور سِيْٓـَٔتْ (ملک ع) اور وَحِيْلَ (سبا ع) اور

وَسِيْقَ (زمر ع) میں دو جگہ ان سب قرآن) میں دو قرأتیں ہیں ۱ــ اول کے تین میں ہشام اور کسائی کے لئے (اور حِيْلَ اور سِيْقَ میں ابن عامر اور کسائی کے لئے اور سِيْٓءَ اور سِيْٓـئَتْ میں نافع ابن عامر کسائی کے لئے) پہلے حرف کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام (جس کی کیفیت یہ ہے کہ کسرہ اور ضمہ کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک حرکت بنالی جاتی ہے جس میں ضمہ کا جزو پہلے ہوتا ہے پھر کسرہ کا اور مصنف نے سِيْٓءَ اور سِيْٓـئَتْ کا اشمام ہود (ع) میں اور حِيْلَ اور سِيْقَ کا سبا (ع) میں بیان کیا ہے) ۲ــ باقین . . . . . کے لیے سب میں پہلے حرف کا خالص کسرہ ہے (اور یہ اشمام اصل کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہوتا ہے کہ اصل کے لحاظ سے ان حروف پر ضمہ تھا)

اگر یا اور واو ساکن ہوں اور ان سے پہلے حرف پر فتحہ ہو اور اس (واو، یا لین) کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ آجائے جیسے شَيْءٍ۔ شَيْئًا اور كَهَيْئَةِ وغیرہ اور اَلسَّوْءِ اور سَوْءَةَ وغیرہ تو (اس واو اور یا میں تین قرأتیں ہیں) ۱ــ ورش اس یا اور واو میں توسط (تین الفی) مد کرتے ہیں (اور قصیدہ میں طول (پانچ الفی مد) بھی درج ہے اور دونوں صحیح ہیں) لیکن مَوْئِلًا (کہف ع) اور اَلْمَوْءُدَةُ (تکویر کے واو) کو (صرف قصر سے پڑھتے ہیں) ۲ــ حمزہ صرف شَيْءٍ اور شَيْئًا میں یا پر وقف کرتے ہیں (اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جس سے شَيْ اور شَيَا ہو جاتا ہے) ۳ــ اور باقی (ساڑھے پانچ) نہ تو واو و یا (لین میں مد) کرتے ہیں اور نہ (شَيْءٍ اور شَيْئًا میں یا پر) وقف کرتے ہیں (بلکہ ہمزہ پر مد کرتے ہیں)

ع۳ اگر هُوَ اور هِيَ کی ھا واو۔ فا و لام کے بعد ہو جیسے وَهُوَ۔ وَهِيَ۔ فَهُوَ فَهِيَ۔ لَهُوَ لَهِيَ یا هُوَ کی ھا ثُمَّ کے بعد ہو جو صرف ثُمَّ هُوَ قصص (ع) میں ہے تو اس ھا میں دو قرأتیں ہیں ۱ــ واو۔ فا۔ لام کے بعد قالون۔ ابوعمرو کسائی کے۔ یہ اور ثُمَّ کے بعد قالون اور کسائی کے لئے ھا کا سکون یعنی وَهْوَ۔ وَهْيَ۔ فَهْوَ۔ فَهْيَ۔ لَهْوَ۔ لَهْيَ۔ ثُمَّ هْوَ ۲ــ باقین کے لئے هُوَ کی ھا کا ضمہ اور هِيَ کی ھا کا کسرہ ہے۔

ع۴ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ میں دو قرأتیں ہیں ۱ــ حمزہ کے لئے زا کے بعد الف اور لام کی تخفیف سے فَاَزَالَهُمَا الشَّيْطٰنُ ۲ــ باقی (چھ) کے لئے زا کے بعد والے الف کا حذف اور لام پر تشدید ہے

فَتَلَقّٰىٓ اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ میں دو قرأتیں ہیں ۱ــ ابن کثیر کے لئے اٰدَمُ

کے میم کا نصب اور كَلِمٰتٌ کی تا پر دو پیش یعنی اٰدَمَ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٌ ۲ــ باقی چھ کے لئے اٰدَمُ کے میم کا ضمہ اور كَلِمٰتٍ کی تا پر دو زیر ہیں۔

ع۵ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا میں دو قرأتیں ہیں ۱ــ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے تا سے وَلَا تُقْبَلُ ۲ــ باقی پانچ کے لئے یا سے۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا۔ وٰعَدْنٰكُمْ (موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں) ہر جگہ (یعنی یہاں اور اعراف ع و طٰہٰ ع تینوں میں) دو قرأتیں ہیں ۱ــ واو کے بعد والے الف کا حذف یعنی وَاِذْ وَعَدْنَا اور وَوَعَدْنٰكُمْ ۲ــ باقی چھ کے لئے واو کے بعد الف ہے۔

بَارِئِكُمْ میں دونوں جگہ اور يَاْمُرُكُمْ۔ يَنْصُرْكُمْ۔ وَمَا يُشْعِرُكُمْ۔ يَاْمُرُهُمْ (اور تَاْمُرُهُمْ) ان (چھوں) میں تین قرأتیں ہیں ۱ــ ان سب میں اہل بغداد کے طریق سے ابوعمرو (کے دوری) کے لئے بَارِئِكُمْ میں ہمزہ کے کسرہ کا اور باقی کلمات میں را کے ضمہ کا اختلاس (یعنی حرکت کے ایک حصہ کو حذف کر دیتے ہیں اور دو حصہ باقی رکھتے ہیں اور سیبویہ کا پسند کیا ہوا لغت ہے) ۲ــ اہل عراق کے طریق سے (دوری کے لیے) اور ان کے علاوہ اوروں سے (سوسی کے لئے ان سب میں ہمزہ اور را کا) سکون (یعنی بَارِئْكُمْ۔ يَاْمُرْكُمْ۔ يَنْصُرْكُمْ وَمَا يُشْعِرْكُمْ۔ يَاْمُرْهُمْ۔ تَاْمُرْهُمْ) اور یہ سکون صرف ابوعمرو سے منقول ہے (پس دوری کے لئے اختلاس و سکون اور سوسی کے لئے صرف سکون نکل آیا) ۳ــ (ابوعمرو کے علاوہ) باقی چھ کے لئے چھوں میں ہمزہ اور را کی پوری حرکت ہے پس یہاں اشباع سے یہی مراد ہے نہ یہ کہ ان میں صلہ کرتے ہیں کیونکہ یہ تو کسی کی بھی قراءۃ نہیں ہے)

نَغْفِرْ لَكُمْ میں تین قرأتیں ہیں ۱ــ نافع کے لئے يُغْفَرْ لَكُمْ یا اور اس کے ضمہ اور فا کے فتحہ سے ۲ــ ابن عامر کے لئے تُغْفَرْ لَكُمْ تا اور اس کے ضمہ اور فا کے فتحہ سے۔ ۳ــ باقی پانچ کے لئے نون اور اس کے فتحہ اور فا کے کسرہ سے۔

ع۶ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اور اس کے باب کا حکم فاتحہ میں بیان ہو چکا ہے

اَلنَّبِيّٖنَ۔ اَلْاَنْۢبِيَآءَ۔ اَلنُّبُوَّةَ۔ اَلنَّبِيُّ۔ اَلنَّبِيُّوْنَ میں ہر جگہ دو قرأتیں ہیں ۱ــ نافع ان سب کو ہمزہ سے پڑھتے ہیں (اور اس سے پہلے یا اور واو اور الف میں مد بھی کرتے ہیں جس سے اَلنَّبِيْٓـئِيْنَ۔ اَلْاَنْۢبِئَآءَ۔ اَلنُّبُوْٓءَةَ۔ اَلنَّبِيْٓءُ۔ اَلنَّبِيْٓـئُوْنَ ہو جاتا ہے لیکن قالون دو جگہ لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ اور بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ (احزاب

غ ورع) میں صرف وصل میں اپنے ان قاعدہ کے موافق جو کسرہ والے دو ہمزوں میں ہے پہلے ہمزہ کی تخفیف کرتے ہیں (یعنی ہمزہ کو یا سے بدل کر پہلی یا کا دوسری میں ادغام کرتے ہیں اور وقفاً ان دونوں کو بھی ہمزہ ہی سے لِلنَّبِیِّ) ءِ اور بُیُوتَ النَّبِیِّ ءِ پڑھتے ہیں کیونکہ اس صورت میں دو ہمزہ جمع نہیں رہتے اس لئے تخفیف کا قاعدہ بھی نہیں پایا جاتا) ۲ اور باقی چھ ان سب کو ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں (اَلنُّبُوَّۃَ) ہمزہ کو واو سے اور باقی سب میں یا سے بدل کر ان سب کو اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح اس شروع میں درج کئے گئے ہیں پس اَلْاَنْبِیَآءَ میں یا کو بلا تشدید پڑھتے ہیں اور اَلنُّبُوَّۃَ میں واو کا ... میں اور باقی الفاظ میں یا کا یا میں ادغام کرکے واو اور یا کو تشدید سے پڑھتے ہیں)

وَالصّٰبِئِیْنَ میں یہاں (اور حج غ میں) اور وَالصّٰبِئُوْنَ (مائدہ غ) میں دو قراتیں ہیں ۱ نافع ہر جگہ ہمزہ کو حذف کرکے بقرہ اور حج میں با کے کسرہ سے وَالصّٰبِیْنَ اور مائدہ میں با کے ضمہ سے وَالصّٰبُوْنَ پڑھتے ہیں ۲ باقی چھ ہمزہ کو ثابت رکھ کر وَالصّٰبِئِیْنَ وَالصّٰبِئُوْنَ پڑھتے ہیں۔ ع ۸

هُزُوًا میں ہر (گیارہ) جگہ اور کُفُوًا اخلاص میں تین قراتیں ہیں ۱ حفص کے لئے زا اور فا کا ضمہ اور ہمزہ کا (وقف و وصل دونوں میں) واو سے ابدال (یعنی هُزُوًا۔ کُفُوًا) ۲ حمزہ کے لئے زا اور فا کا سکون اور ان کے بعد وصلاً تو ہمزہ ہے (یعنی هُزْءًا۔ کُفْءًا) اور جب ان پر وقف کرتے ہیں تو ہمزہ کا واو سے ابدال کرتے ہیں (یعنی هُزْوًا۔ کُفْوًا) تاکہ رسم کی پیروی بھی ہو جائے اور اس لئے بھی کہ ان میں (اصل کے اعتبار سے) ہمزہ سے پہلے حرف پر ضمہ تھا پس گویا ساکن پر اب بھی ضمہ ہی ہے اور اس کے بعد فتحہ والا ہمزہ قیاس کی رو سے بھی واو ہی سے بدلا کرتا ہے اور وقفاً دوسری وجہ بھی ہے جو قیاسی ہے یعنی ہمزہ کی حرکت ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جس سے هُزًا۔ کُفًا ہو جاتا ہے) ۳ باقی ساڑھے پانچ کے لئے زا اور فا کا ضمہ اور اس کے بعد دونوں حالوں میں ہمزہ ہے (یعنی هُزُؤًا۔ کُفُؤًا) ع ۹

وہ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ جس کے بعد اَفَتَطْمَعُوْنَ ہے جو نویں رکوع میں ہے اور وہ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ جس کے بعد اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ ہے (جو دسویں رکوع میں ہے) ان دونوں میں دو قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر کے لئے دونوں میں یا ہے یعنی یَعْمَلُوْنَ نافع اور ابوبکر کے لئے اول میں تا اور ثانی میں یا ہے ۲ باقی ساڑھے چار کے لئے دونوں میں تا ہے۔

خَطِیْٓئٰتُهٗ میں دو قراتیں ہیں ۱ نافع کے لئے جمع کے صیغہ سے ہمزہ کے بعد الف کے ساتھ خَطِیْٓئٰتُهٗ ۲ باقی چھ کے لئے واحد کے صیغہ سے الف کے بغیر۔

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ میں ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لئے یا سے لَا یَعْبُدُوْنَ ہے اور باقی چار کے لئے تا ہے۔ ع

لِلنَّاسِ حُسْنًا میں حمزہ اور کسائی کے لئے حَسَنًا ہے حا اور سین کے فتحہ سے اور باقی پانچ کے لئے حا کا ضمہ اور سین کا سکون ہے۔

تَظٰهَرُوْنَ میں یہاں اور اسی طرح تَظٰهَرَا تحریم (ع) میں دونوں میں کوفیین کے لئے ظا کی تخفیف ہے اور باقی چار کے لئے تَظّٰهَرُوْنَ اور تَظّٰهَرَا دونوں میں ظا کی تشدید کے ساتھ۔

اُسٰرٰی میں دو قراتیں ہیں ۱ حمزہ کے لئے اَسْرٰی (ہمزہ کے فتحہ اور سین کے سکون) الف کے بغیر فَعْلٰی کے وزن پر ۲ باقی چھ کے لئے (ہمزہ کے ضمہ اور سین کے بعد) الف سے فُعَالٰی کے وزن پر۔

تُفٰدُوْهُمْ میں نافع۔ عاصم۔ کسائی کے لئے تا کا ضمہ اور فا کے بعد الف ہے اور باقی چار کے لئے تَفْدُوْهُمْ ہے تا کے فتحہ اور فا کے سکون سے الف کے بغیر۔

اَلْقُدُسِ میں ہر (چہار) جگہ ابن کثیر کے لئے اَلْقُدْسِ ہے دال کے سکون سے اور باقی چھ کے لئے دال کا ضمہ ہے۔ ع ۱۱

یُنَزِّلُ۔ تُنَزِّلُ اور نُنَزِّلُ تینوں میں ہر جگہ جب کہ یہ مضارع کے صیغہ ہوں اور ان کے پہلے حرف (یا۔ تا۔ نون) پر ضمہ ہو۔ دو قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے ہر جگہ یُنْزِلُ۔ تُنْزِلُ۔ نُنْزِلُ نون کے سکون اور اخفا اور زا کی تخفیف سے ۲ اور باقی پانچ کے لئے یُنَزِّلُ۔ تُنَزِّلُ اور نُنَزِّلُ نون کے فتحہ اور زا کی تشدید سے لیکن عَلٰٓی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً انعام (ع) میں ابوعمرو کے لئے باقین کی طرح یُنَزِّلَ ہے (پس اس میں صرف ابن کثیر کے لئے سکون اور تخفیف ہے) اور وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا سبحان الذی (ع و غ) میں ابن کثیر باقین کی طرح ہیں (پس ان میں صرف ابوعمرو کے لئے سکون اور تخفیف ہے) اور مُنَزِّلُهَا مائدہ غ) اور وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ لقمن (ع) اور اَلَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ حٰمٓ عٓسٓقٓ (ع) (ان تینوں میں سکون و تخفیف میں مکی اور بصری کے ساتھ حمزہ اور کسائی بھی شریک ہیں اور وَمَا نُنَزِّلُهٗ حجر (ع) کو سب دوسرے نون کے فتحہ اور زا کی تشدید سے

پڑھتے ہیں۔
جبریل میں (دونوں جگہ) یہاں اور وجبریل تحریم (ع) میں چار قراءتیں ہیں ۱ ع ۱۲ ۱۲
ابن کثیر کے لئے جَبرِیل اور وَجَبرِیل جیم کے فتحہ اور را کے کسرہ سے ہمزہ کے بغیر۔
۲ ابوبکر کے لئے جَبرَئِل جیم اور را کے فتحہ اور اس کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے یا کے
بغیر ۳ حمزہ اور کسائی کے لئے جَبرَئِیل ابوبکر کی طرح صرف اتنا فرق ہے کہ یہ دونوں
ہمزہ کے بعد یائے ساکنہ بھی زیادہ کرتے ہیں ۴ باقی ساڑھے تین کے لئے جِبرِیل جیم اور
را کے کسرہ (اور اس کے بعد یائے ساکنہ) سے ہمزہ کے بغیر۔

ومیکٰل میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابوعمرو اور حفص کے لئے ومیکٰل کاف کے
بعد الف سے ہمزہ اور یا دونوں کے بغیر ۲ نافع کے لئے ومیکائل الف کے بعد کسرہ والے
ہمزہ سے یا کے بغیر ۳ باقی ساڑھے چار کے لئے ومیکائیل (الف کے بعد کسرہ والے)
ہمزہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ) سے

ولٰکنّ الشّیٰطین میں یہاں اور ولٰکنّ اللہ قتلھم اور ولٰکنّ اللہ
رمٰی انفال (ع) میں تینوں میں دو قراءتیں ہیں ۱ ابن عامر اور حمزہ اور کسائی کے لئے
ولٰکنِ الشّیٰطینُ اور ولٰکنِ اللہُ ہے ولٰکن کے نون کے کسرہ اور اس کی تخفیف اور بعد
والے کلمہ الشّیٰطینُ اور اللہُ کے نون و ہا کے ضمہ سے ۲ باقی چار کے لئے ولٰکنّ
کے نون کا فتحہ اور اس پر تشدید اور الشّیٰطینَ اور اللہَ کے نون اور ہا کا فتحہ ہے

ما ننسخ میں ابن عامر کے لئے ما نُنسِخ ہے نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے ع ۱۳
اور باقی چھ کے لئے نون و سین دونوں کا فتحہ ہے۔

او ننسھا میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے او ننسأھا ہے نون اور سین کے فتحہ
اور اس کے بعد ہمزہ (ساکنہ) سے اور باقی پانچ کے لئے نون کا ضمہ اور سین کا کسرہ ہے ہمزہ
کے بغیر

وقالوا اتخذ اللہ میں ابن عامر کے لئے قالوا اتخذ اللہ ہے قاف سے پہلے ع ۱۴
واو کے بغیر اور باقی چھ کے لئے واو کے ساتھ ہے۔

کن فیکون میں یہاں اور فیکون ونعلمہ آل عمران (ع) میں اور نحل (ع) اور
مریم (ع) ویٰس (ع) وغافر (ع) چھوں میں ابن عامر کے لئے کن فیکونَ ہے نون کے

نصب ہے اور نحل اور یٰس میں کسائی بھی ان کے ساتھ شریک ہیں (اور باقی چار میں ان کے لئے نون کا
ہے) اور باقی پانچ کے لئے چھوں میں نون کا رفع ہے (اور فیکون الحق آل عمران ع
اور فیکون قولہ انعام ع میں سب کے لئے نون کا رفع ہے اور یہ ان چھ کے علاوہ ہیں)

ولا تُسئَلُ میں نافع کے لئے ولا تَسئَلْ ہے تا کے فتحہ اور لام کے جزم سے اور باقی
چھ کے لئے تا اور لام دونوں پر ضمہ ہے۔

ع ۱۵ ۱۵ ہشام کے لئے ذیل کے تینتیس مقامات میں ابراھیم کے بجائے ابراھام ہے ھا کے
بعد الف سے ۱ تا ۱۵ اس سورۃ کے تمام کلمات (جن میں سے پانچ پندرھویں رکوع میں
ہیں اور چھ سولھویں میں اور چار پینتیسویں میں) ۱۶ تا ۱۸ تین سورۂ نساء میں اور یہ آخر والے
ہیں (جن میں سے دو اٹھارھویں میں اور ایک تیئیسویں میں ہے پس آل ابراھیم ع میں
سب کے لئے یا ہے) ۱۹ انعام میں آخری کلمہ (جو ع میں ہے پس ع و ع والوں میں سب کے
لئے یا ہے) ۲۰ و ۲۱ توبہ میں آخری کلمے (جو ع میں ہیں پس وقوم ابراھیم ع میں سب کے لئے یا
ہے) ۲۲ سورۂ ابراہیم ع میں ایک کلمہ ۲۳ و ۲۴ نحل ع میں دو کلمے ۲۵ تا ۲۷ مریم میں تین کلمے
(یعنی ع و ع و ع میں ایک ایک) ۲۸ عنکبوت میں آخری کلمہ (جو ع میں ہے پس ولما ابراھیم
ع میں سب کے لئے یا ہے) ۲۹ حٰمعسق میں ایک (جو ع میں ہے) ۳۰ ایک ذاریات
میں (جو ع میں ہے) ۳۱ ایک کلمہ نجم (ع) میں ہے۔ ۳۲ ایک کلمہ حدید (ع) میں
۳۳ ایک کلمہ ممتحنہ (ع) میں ہے (اور پہلے موقع میں ہے پس قول ابراھیم میں سب کے لئے
یا ہے) اور میں نے ابن ذکوان کے لئے صرف بقرہ والے پندرہ کلمات میں یا اور الف دونوں
وجوہ پڑھی ہیں (یا فارسی سے ہے اور یہی طریق کے موافق ہے اور الف ابوالحسن سے ہے)
اور باقی چھ کے لئے تمام قرآن میں ابراھیم ہے یا سے۔

واتخذوا میں نافع۔ ابن عامر کے لئے واتَّخَذوا ہے خا کے فتحہ سے اور باقی پانچ کے
لئے خا کا کسرہ ہے۔

فامتعہ میں ابن عامر کے لئے فاُمتِعُہ ہے میم کے سکون اور تا کی تخفیف سے اور
باقی چھ کے لئے میم کا فتحہ اور تا پر تشدید ہے۔

وارنا۔ ارنی میں ہر جگہ تین قراءتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور سوسی کے لئے وَاَرْنا
اور اَرْنی ہے را کے سکون سے (اور فصلت ع میں ابن عامر اور ابوبکر بھی ان کے ساتھ شریک ہیں)

۲۲ یزیدی سے ابوعمرو دوری کے لئے را کے کسرہ کا اختلاس ۲۳ باقی پانچ کے لئے را کے کسرہ کا اشباع (یعنی پورا کسرہ نہ کہ صلہ بھی)

ع ۱۶ ۱۶ وَوَصّٰی میں نافع اور ابن عامر کے لئے وَاَوْصٰی ہے (دونوں واؤوں کے درمیان فتحہ والے ہمزہ اور دوسرے واو کے سکون اور صاد کی تخفیف سے اور باقی پانچ کے لئے ہمزہ کے بغیر فتحہ والے دو واو ہیں اور صاد پر تشدید ہے۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ میں ابن عامر حفص، حمزہ اور کسائی کے لئے تا ہے اور باقی ساڑھے تین کے لئے اَمْ یَقُوْلُوْنَ ہے یا سے

پارہ ۲

سَیَقُوْلُ

مدنی

ع ۱۷ ۱ لَرَءُوْفٌ ہر رَءُوْفٌ میں ہر جگہ حرمیان۔ ابن عامر حفص کے لئے ہمزہ کے بعد واو ساکنہ مدہ ہے اور باقی ساڑھے تین کے لئے لَرَءُفٌ ہے واو مدہ کے حذف سے

وہ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ جس کے بعد وَلَئِنْ اَتَیْتَ ہے (جو اسی رکوع میں ہے) اس میں ابن عامر، حمزہ اور کسائی کے لئے تا اور باقی چار کے لئے یا ہے۔

ع ۱۸ ۲ مُوَلِّیْهَا میں ابن عامر کے لئے مُوَلّٰهَا ہے (لام کے فتحہ اور اس کے بعد الف کے) باقی چھ کے لئے لام کا کسرہ اور اس کے بعد جزم والی یا ہے۔

وہ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ جس کے بعد وَمِنْ حَیْثُ ہے (جو اسی رکوع میں ہے) اس میں ابوعمرو کے لئے یا اور باقی چھ کے لئے تا ہے۔

لِئَلَّا میں ہر جگہ (یہاں اور نساء ع ۲۳ و حدید ع میں) ورش کے لئے لِیَلَّا ہے لام کے بعد فتحہ والی یا سے اور باقی ساڑھے چھ کے لئے فتحہ والا ہمزہ ہے

ع ۱۹ ۳ وَمَنْ تَطَوَّعَ (میں یہاں) اور فَمَنْ تَطَوَّعَ (ع ۲۳ میں) دونوں موقعوں میں حمزہ اور کسائی کے لئے وَمَنْ یَّطَّوَّعْ اور فَمَنْ یَّطَّوَّعْ ہے یا اور طا کی تشدید اور عین کے جزم سے اور باقی پانچ کے لئے یا کے بجائے تا اور طا کی تخفیف اور عین کا فتحہ ہے۔

ع ۲۰ ۴ (اَلرِّیٰحِ میں گیارہ جگہ توحید اور جمع کا اختلاف ہے توحید والے اَلرِّیْحِ یا کے سکون سے اور جمع والے اَلرِّیٰحِ یا کے بعد الف سے پڑھتے ہیں) پس وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ میں یہاں اور جاثیہ (ع) میں اور تَذْرُوْہُ الرِّیٰحُ کہف (ع) ان تین میں حمزہ اور کسائی کے لئے توحید اور باقی پانچ کے لئے جمع ہے اور اعراف (ع) اور نمل (ع) میں اور روم (ع) کے دوسرے اَلرِّیٰحِ میں اور فاطر (ع) والے میں ان چار میں ابن کثیر، حمزہ اور کسائی کے لئے توحید اور باقی چار کے لئے جمع ہے (اور روم ع کا پہلا اَلرِّیٰحِ سب کے لئے جمع کے صیغہ سے ہے اور یہ ان گیارہ کے علاوہ ہے) اور ابراہیم (ع) اور شوریٰ (ع) میں نافع کے لئے جمع اور باقی چھ کے لئے توحید ہے اور حجر (ع) والے میں حمزہ کے لئے توحید اور باقی چھ کے لئے جمع ہے اور فرقان (ع والے) میں ابن کثیر کے لئے توحید اور باقی چھ کے لئے جمع ہے

(فائدہ۔ پس نافع کے لئے گیارہ کی گیارہ میں جمع ہے ابن کثیر کے لئے ۲ اور حجر میں جمع اور باقی سات میں توحید ہے حمزہ کے لئے فرقان میں جمع اور باقی دس میں توحید ہے کسائی کے لئے حجر و فرقان میں جمع اور باقی نو میں توحید ہے اور باقی تین ابوعمرو۔ ابن عامر۔ عاصم کے لئے ابراہیم اور شوریٰ میں توحید اور باقی نو میں جمع ہے)

وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ میں نافع ابن عامر کے لئے تا اور باقی پانچ کے لئے یا ہے۔

اِذْ یُرَوْنَ میں ابن عامر کے لئے یا کا ضمہ اور باقی چھ کے لئے یا کا فتحہ ہے۔

ع ۲۱ ۵ خُطُوٰتِ میں ہر (پانچ جگہ) قنبل۔ ابن عامر حفص۔ کسائی کے لئے طا کا ضمہ ہے اور باقی چار کے لئے خُطْوٰتِ ہے طا کے سکون سے

(اگر دو ساکن اس طرح جمع ہو جائیں کہ ان میں سے پہلا ساکن ان چھ میں سے کوئی ایک ہو)
۱ نون جیسے فَمَنِ اضْطُرَّ۔ اَنِ اعْبُدُوْا۔ اَنِ احْكُمْ۔ وَلٰكِنِ انْظُرْ۔ اَنِ اغْدُوْا وغیرہ ۲ قَدْ کی دال جو وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ میں ہے ۳ تانیث کی تا جو

وَقَالَتِ اخْرُجْ (یوسف ۳ ع میں ہے) ۲. تنوین جیسے فَتِیلًا انْظُرْ۔ مُبِینٍ اقْتُلُوا
وغیرہ ۵. قُلِ کا لام ۶. اَوْ کا واو جیسے قُلِ ادْعُوا اللہَ اور اَوِ انْقُصْ وغیرہ اور
(پہلے ساکن کے بعد) ہمزۂ وصلی (جو اس کے بعد ہے) ابتدا کرنے کی صورت میں پیش سے پڑھا جاتا
ہو (اور اس کے بعد کسی مزید بیان کی حاجت نہیں رہتی بلکہ یہی کافی ووافی ہے) اور دوسرے ساکن
کے بعد لازمی ضمہ ہو (چنانچہ ان چھوں قسموں میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں) تو عاصم۔ حمزہ ان چھوں
قسموں میں پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں (چنانچہ گذشتہ مثالیں کسرہ ہی سے درج کی گئی ہیں) اور
ابوعمرو قُلِ کے لام اور اَوْ کے واو کو ضمہ دیتے ہیں جیسے قُلُ ادْعُوا۔ اَوُ انْقُصْ اور
باقی چار قسموں میں کسرہ دیتے ہیں اور باقی (یا حضرات نافع۔ ابن کثیر۔ ابن عامر۔ کسائی) ان سب
حروف کو (چھوں قسموں میں) ضمہ دیتے ہیں (یعنی فَمَنُ اضْطُرَّ۔ وَلَقَدُ اسْتُهْزِئَ اور
وَقَالَتُ اخْرُجْ اور فَتِیلًا انْظُرْ اور قُلُ ادْعُوا اللہَ۔ اَوُ انْقُصْ پڑھتے
ہیں) لیکن ان میں سے ابن ذکوان صرف تنوین کو مستثنیٰ کرکے کسرہ دیتے ہیں سوائے دو کلموں
بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا (اعراف ع) اور خَبِیثَةٍ اجْتُثَّتْ (ابراہیم ع) کے (کہ ان
میں ضمہ ہی پڑھتے ہیں) یہ محمد بن اخرم کی روایت ہے جس کو انھوں نے اخفش سے اور انھوں نے
ابن ذکوان سے نقل کیا ہے اور نقاش وغیرہ نے اخفش سے اور انھوں نے ابن ذکوان سے تنوین کا
ہر جگہ کسرہ ہی روایت کیا ہے (نتیجہ یہ کہ ابن ذکوان کے لئے تنوین میں کسرہ ہے لیکن مذکورۂ بالا
دو کلموں میں ضمہ اور کسرہ دونوں ہیں اور طریق کے موافق کسرہ ہی ہے اور باقی پانچ قسموں میں صرف
ضمہ ہے اور اَنِ اتَّقُوا۔ اَنِ امْشُوا۔ اِنِ امْرُؤٌا۔ بِغُلٰمٍ اسْمُهٗ۔ اِنِ الْحُکْمُ
غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔ قُلِ لَّمُ وَحْدَهٗ میں سب پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں کیونکہ پہلی
مثال میں تو دوسرے ساکن کے بعد تا پر زبر ہے اور بقیہ میں ضمہ تو ہے لیکن لازمی نہیں ہے نیز
ابتدا کے وقت ان میں ہمزہ کا ضمہ نہیں پڑھا جاتا بلکہ آخری تین مثالوں میں فتحہ سے اور باقی میں
ہمزہ کے کسرہ سے ابتدا ہوتی ہے چنانچہ اِتَّقُوا۔ اِمْشُوا۔ اَلْحُکْمُ پڑھتے ہیں)

ع ۲۲/۶ لَیْسَ الْبِرُّ میں اور حمزہ کے لئے را کا فتحہ اور باقی.... (ساڑھے پانچ) کے لئے
را کا ضمہ ہے اور دوسرے (وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا) میں (جو ع ۲۴ میں ہے) بلا خلاف
سب کے لئے را کا ضمہ ہے (کیونکہ وہاں باجارہ موجود ہے اس لئے اَلْبِرُّ کا مابعد خبر ہی بن
سکتا ہے) وَلٰکِنَّ الْبِرَّ دونوں جگہ (یہاں اور ع ۲۴ میں) نافع اور ابن عامر کے لئے وَلٰکِنِ الْبِرُّ ۰

ہے نون (کی تخفیف اور اس) کے کسرہ اور را کے ضمہ سے اور باقی پانچ کے لئے نون کا فتحہ اور اس
پر تشدید اور را کا فتحہ ہے۔

مِنْ مُّوْصٍ میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لئے مِنْ مُّوَصٍّ ہے واو کے فتحہ اور
صاد کی تشدید سے اور باقی ساڑھے چار کے لئے واو کا سکون اور صاد کی تخفیف ہے۔

فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ میں تین قرأتیں ہیں ۱. نافع۔ ابن ذکوان کے لئے
فِدْیَةُ طَعَامِ مَسٰکِیْنَ یعنی اضافت کے سبب فِدْیَةٌ کی تنوین کو حذف کرکے طعام
کے میم کا کسرہ اور مِسْکِیْنٍ کو جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں یعنی میم اور سین کا فتحہ اور سین کے بعد
الف اور نون کے فتحہ سے تنوین کے بغیر ۲. ہشام کے لئے فِدْیَةٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ یعنی تا
پر تنوین اور طَعَام کے میم کا رفع اور مَسٰکِیْنَ میں جمع کا صیغہ ہے نون کے فتحہ سے تنوین کے
بغیر ۳. باقی پانچ کے لئے فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ہے یعنی تا کی تنوین اور طَعَام کے میم کے ضمہ
سے اور مِسْکِیْنٍ کو واحد کے صیغہ سے میم کے کسرہ اور سین کے سکون اور الف کے حذف
نون کو تنوین دے کر پڑھتے ہیں۔

اَلْقُرْاٰنُ۔ قُرْاٰنًا۔ قُرْاٰنَهٗ کو ہر جگہ جب کہ یہ اسم ہو ابن کثیر اَلْقُرَانُ۔ قُرَانًا۔
قُرَانَهٗ پڑھتے ہیں یعنی را کے بعد ہمزہ نہیں پڑھتے (بلکہ اس کی حرکت نقل کرکے را کو دیدیتے
ہیں اور وقفاً حمزہ بھی ابن کثیر ہی کی طرح پڑھتے ہیں اور باقی پانچ را کے بعد ہمزہ پڑھتے ہیں اور نقل
نہیں کرتے)

وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّةَ میں ابوبکر کے لئے وَلِتُکَمِّلُوا الْعِدَّةَ ہے کاف کے فتحہ
اور میم کی تشدید سے اور باقی ساڑھے چھ کے لئے کاف کا سکون اور میم کی تخفیف ہے۔

ع ۲۴/۸ اَلْبُیُوْتُ۔ بُیُوْتًا اور بُیُوْتَکُمْ میں ہر جگہ ورش، ابوعمرو و حفص کے لئے با کا
ضمہ ہے اور باقی پانچ کے لئے با کا کسرہ ہے۔

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ۔ حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ۔ فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ میں حمزہ اور کسائی
کے لئے وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ۔ حَتّٰی یَقْتُلُوْکُمْ۔ فَاِنْ قَتَلُوْکُمْ ہے الف کے حذف
سے اور یہ قتل سے ہیں اور باقی پانچ کے لئے تینوں میں قاف کے بعد الف ہے اور قتال
سے ہیں (اور باقی حرکات وہی ہیں جو درج کی گئی ہیں)

ع ۲۵/۹ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ دونوں میں ابن کثیر کے لئے فَلَا رَفَثٌ وَلَا فُسُوْقٌ

ہے ثا اور قاف کی تنوین اور ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لئے ثا اور قاف کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور وَلَا جِدَالَ میں بلا خلاف (سب کے لئے) لام کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر

فِي السِّلْمِ میں حرمیان اور کسائی کے لئے سین کا فتحہ اور باقی (چار) کے لئے سین کا کسرہ ہے۔

تُرْجَعُ الْأُمُورُ میں ہر جگہ ابن عامر، حمزہ اور کسائی کے لئے تَرْجِعُ الْأُمُورُ ہے تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی (چار) کے لئے تا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔ ع ۲۷ / ۱۰

حَتّٰى يَقُولُ میں نافع کے لئے لام کا رفع اور باقی چھ کے لئے لام کا نصب ہے۔

إِثْمٌ كَبِيرٌ میں حمزہ اور کسائی کے لئے إِثْمٌ كَثِيرٌ ہے ثا سے اور باقی (پانچ) کے لئے ثا کے بجائے با سے۔ ع ۱۱

قُلِ الْعَفْوَ میں ابو عمرو کے لئے واو کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لئے واو کا فتحہ ہے۔

لَأَعْنَتَكُمْ میں بزی کے لئے ہمزہ کی تسہیل ہے جس کو ان سے ابو ربیعہ نے نقل کیا ہے (اور قصیدہ میں تحقیق بھی ہے) اور باقی ساڑھے چھ کے لئے ہمزہ کی (صرف) تحقیق ہے۔

حَتّٰى يَطْهُرْنَ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لئے يَطَّهَّرْنَ ہے طا اور ہا دونوں کے فتحہ اور دونوں کی تشدید سے اور باقی ساڑھے چار کے لئے طا کا سکون اور ہا کا ضمہ ہے (اور دونوں بلا تشدید ہیں) ع ۲۸ / ۱۲

إِلَّا أَنْ يَخَافَا میں حمزہ کے لئے یا کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لئے یا کا فتحہ ہے۔ ع ۲۹ / ۱۳

لَا تُضَارَّ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لئے را کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لئے را کا فتحہ ہے ع ۱۴

مَا آتَيْتُمْ میں یہاں اور وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا روم (ع) میں ابن کثیر کے لئے أَتَيْتُمْ ہے (ہمزہ کے بعد) الف کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لئے (ہمزہ کے بعد الف) مد سے (اور وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ روم ع میں سب کے لئے ہمزہ کے بعد الف ہے)

تَمَسُّوهُنَّ میں دونوں جگہ یہاں اور احزاب (ع) میں (تینوں میں) حمزہ اور کسائی کے لئے تُمَاسُّوهُنَّ ہے تا کے ضمہ اور (میم کے بعد) الف (اور مد لازم) سے اور باقی پانچ کے لئے تینوں میں تا کا فتحہ اور الف کا حذف ہے۔ ع ۳۱ / ۱۵

قَدَرُهُ میں دونوں جگہ ابن ذکوان، حفص، حمزہ اور کسائی کے لئے دال کا فتحہ ہے اور باقی چار کے لئے دونوں جگہ قَدْرُهُ ہے دال کے سکون سے۔

وَصِيَّةً میں حرمیان، ابوبکر، کسائی کے لئے تا کے دو پیش اور باقی ساڑھے تین کے لئے تا کے دو زبر ہیں۔

فَيُضَاعِفَهُ لَهُ میں یہاں اور حدید (ع) میں ابن عامر، عاصم کے لئے فا کا فتحہ ہے اور باقی پانچ کے لئے دونوں میں فَيُضَاعِفُهُ ہے فا کے ضمہ سے نیز فَيُضَاعِفَهُ اور يُضَاعِفُ میں ہر جگہ اور مُضَاعَفَةً (آل عمران ع) میں ابن کثیر و ابن عامر کے لئے فَيُضَعِّفَهُ اور يُضَعِّفُ اور مُضَعَّفَةً ہے الف کے حذف اور عین کی تشدید سے اور باقی پانچ کے لئے ضاد کے بعد الف اور عین بلا تشدید ہے (اور ان دونوں کے ملانے سے بقرہ ع اور حدید ع میں چار قراءتیں ہو جاتی ہیں ۱ ابن کثیر کے لئے فَيُضَعِّفُهُ تشدید اور ضمہ سے ۲ ابن عامر کے لئے فَيُضَعِّفَهُ تشدید اور فتحہ سے ۳ عاصم کے لئے فَيُضَاعِفَهُ الف اور تخفیف اور فتحہ سے ۴ باقی چار کے لئے فَيُضَاعِفُهُ الف اور تخفیف اور ضمہ سے)

وَيَبْسُطُ میں یہاں اور بَسْطَةً اعراف (ع) میں تین۔ ابو عمرو، ہشام، حفص اور حمزہ کے راوی خلف کے لئے دونوں میں سین اور خلاد کے لئے صاد اور سین دونوں ہیں اور ابن ذکوان کے لئے نقاش نے اخفش سے یہاں سین اور اعراف میں صاد نقل کیا ہے (اور یہی طریق کے موافق ہے اور قصیدہ میں ابن ذکوان کے لئے بھی دونوں میں سین و صاد دونوں ہیں جو بقرہ میں تو صحیح ہیں لیکن صاد طریق کے خلاف ضرور ہے اور اعراف میں سین کی وجہ صحیح نہیں) اور باقی تین (نافع، بزی، ابوبکر، کسائی) کے لئے دونوں میں صرف صاد ہے۔

عَسَيْتُمْ میں یہاں اور محمد (ع) میں دونوں میں نافع کے لئے سین کا کسرہ اور باقی چھ کے لئے دونوں میں سین کا فتحہ ہے۔

غُرْفَةً میں ابن عامر اور کوفیین کے لئے غین کا ضمہ اور باقی تین کے لئے غین کا فتحہ ہے۔

دَفْعُ اللّٰهِ میں یہاں اور حج (ع) میں نافع کے لئے دِفَاعُ ہے دال کے کسرہ اور فا کے بعد الف سے اور باقی چھ کے لئے دال کا فتحہ اور فا کا سکون ہے الف کے بغیر۔

پارہ ۳
تِلْكَ الرُّسُلُ

ع ۳۴ ۲ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ تینوں ہیں یہاں اور لَا بَيْعٌ فِيهِ
وَلَا خِلَالٌ ابراہیم (عٓ) اور لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ طور (عٓ) میں ساتوں میں ابن
کثیر ابوعمرو کے لیے لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ اور لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَالَ
اور لَا لَغْوَ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمَ بفتحہ ہیں ا ر تا اور لام اور واو اور میم کے فتحہ سے تنوین کے
بغیر اور باقی پانچ کے لیے ساتوں میں آخر حرف کا ضمہ اور اس پر تنوین ہے۔
ع ۳۵ ۳ أَنَا أُحْيِي اور أَنَا أُنَبِّئُكُمْ اور أَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ وغیرہ میں جب کہ أَنَا
کے بعد ضمہ والا یا فتحہ والا ہمزہ (قطعی) ہو ان میں سے ضمہ والا دو جگہ بقرہ عٓ ویوسف عٓ میں
اور فتحہ والا دس جگہ آیا ہے۔ نافع (وقف و وصل) دونوں حالتوں میں الف کو ثابت رکھ کر أَنَا
أُحْيِي اور أَنَا أَوَّلُ پڑھتے ہیں (اور الف زیادہ کرنے سے مد منفصل پیدا ہو جاتا ہے اس میں قاعدہ
کے موافق قالون کے لیے قصر دونوں اور ورش کے لیے صرف مد ہوگا) اور اگر أَنَا کے بعد کسرہ
والا ہمزہ ہو جو (تین جگہ) إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ (اعراف عٓ و شعراء عٓ) اور وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ
(احقاف عٓ) میں ہے تو صرف قالون الف کو ثابت رکھتے ہیں اس کو ابو نشیط نے قالون سے
روایت کیا ہے (اور قصر میں الف کا حذف بھی درج ہے پس ان تینوں کلموں میں قالون کیلئے

اثبات و حذف دونوں ہیں اور حذف طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ ابو الفتح سے ہے) اور باقی چھ
صرف وصل میں الف کو حذف کرتے ہیں اور وقف میں سب حضرات أَنَا میں الف کو ہر جگہ اور
ہر حال میں ثابت رکھتے ہیں (عام ہے کہ اس کے بعد ہمزہ ہو یا نہ ہو)

لَمْ يَتَسَنَّهْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے صرف وصلاً لَمْ يَتَسَنَّ وَانْظُرْ ہے
ھا کے حذف سے (اور وقفاً ھا کو ثابت رکھتے ہیں) اور باقی پانچ دونوں حالتوں میں ھا کو ثابت
رکھ کر لَمْ يَتَسَنَّهْ پڑھتے ہیں۔

نُنْشِزُهَا میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے زا ہے اور باقی تین کے لیے نُنْشِرُهَا
ہے را سے۔

قَالَ أَعْلَمُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے قَالَ اعْلَمْ ہے امر کا صیغہ ہونے کی
بنا پر ہمزۂ وصلی اور میم کے جزم سے اور ابتدا (یا اعادہ ہمزہ کے) کسرہ سے کرتے ہیں یعنی إِعْلَمْ
اور باقی پانچ کے لیے اخبار کی بنا پر وصل و ابتدا دونوں حالتوں میں قَالَ أَعْلَمُ ہے ہمزۂ قطعی کے
فتحہ اور میم کے ضمہ سے۔

فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ میں حمزہ کے لیے صاد کا کسرہ اور باقی چھ کے لیے صاد کا ضمہ ہے۔
جُزْءًا اور جُزْءٌ میں ہر (سہ) جگہ (یہاں اور زخرف عٓ و حجر عٓ میں) ابوبکر کے لیے
ع ۳۶ ۴ جُزُءًا اور جُزُءٌ ہے زا کے ضمہ سے اور باقی ساڑھے چھ کے لیے (تینوں میں) زا کا سکون ہے
بِرَبْوَةٍ میں یہاں اور (إِلَىٰ رَبْوَةٍ) مومنون (عٓ) میں ابن عامر، عاصم کے لیے را کا
فتحہ اور باقی پانچ کے لیے دونوں میں را کا ضمہ ہے۔

أُكُلُهَا۔ أُكُلَهُ اور أُكُلٍ۔ الْأُكُلِ۔ أُكُلٍ میں ہر جگہ حرمیان کے لیے أُكْلُهَا۔ أُكْلَهُ۔
الْأُكْلِ۔ أُكْلٍ ہے کاف کی تخفیف یعنی سکون سے اور صرف اس (أُكُل) میں جو مونث غائب
کی ضمیر کی طرف مضاف ہو یعنی أُكُلَهَا (کے سکون) میں ابو عمرو بھی ان کے ساتھ شریک ہیں اور
باقی حالات میں ان کے لیے کاف کا ضمہ ہے اور باقی چار کے لیے ہر حال میں کاف کا ضمہ ہے
(اور مُثَقَّلًا سے پیش ہی مراد ہے کیونکہ سکون کا ادا کرنا آسان اور پیش کا ادا کرنا قدرے دشوار ہے)
بزی ان کنیس ۳۱ موقعوں میں وصل کی حالت میں اس تا کو تشدید سے پڑھتے ہیں جو مضارع
کے صیغوں کے شروع میں آرہی ہے ۱ وَلَا تَيَمَّمُوا یہاں ۲ وَلَا تَفَرَّقُوا آل عمران
(عٓ) میں ۳ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ نساء (عٓ) میں ۴ وَلَا تَعَاوَنُوا مائدہ (عٓ) میں

۵ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ انعام (ع ۱۹) میں ۶ فَإِذَا هِيَ تَلَقَّفُ اعراف (ع ۱۴) میں اسی
طرح ۷ (يَمِينِكَ تَلَقَّفْ) طٰہ (ع ۳) میں اور ۸ (هِيَ تَلَقَّفُ) شعرا (ع ۳) میں
۹ وَلَا تَوَلَّوْا ۱۰ وَلَا تَنَازَعُوْا انفال (ع ۳ و ع ۶) میں ۱۱ قُلْ هَلْ
تَرَبَّصُوْنَ توبہ (ع ۷) میں ۱۲ وَإِنْ تَوَلَّوْا ۱۳ فَإِنْ تَوَلَّوْا ۱۴ لَا تَكَلَّمُ
نَفْسٌ ہود (ع ۱ و ع ۹) میں ۱۵ مَا تَنَزَّلُ حجر (ع ۱) میں ۱۶ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ ۱۷
فَإِنْ تَوَلَّوْا نور (ع ۲ و ع ۷) میں ۱۸ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ ۱۹ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ شعرا (ع ۱۱)
میں ۲۰ وَلَا تَبَرَّجْنَ ۲۱ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ احزاب (ع ۴ و ع ۷) میں ۲۲ لَا تَنَاصَرُوْنَ
صٰفّٰت (ع ۲) میں ۲۳ وَلَا تَنَابَزُوْا ۲۴ وَلَا تَجَسَّسُوْا ۲۵ لِتَعَارَفُوْا حجرات (ع ۲)
میں ۲۶ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ممتحنہ (ع ۲) میں ۲۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ ملک (ع ۱) میں ۲۸ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ
ن (ع ۲) میں ۲۹ عَنْهُ تَلَهّٰى عبس میں ۳۰ نَارًا تَلَظّٰى لیل میں ۳۱ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ
تَنَزَّلُ قدر میں۔ ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ ابو الفرج النجاد القطان مُعَلِّم نے ابو الفتح بن بدہن سے
اور انھوں نے ابو بکر زینبی سے اور انھوں نے ابو ربیعہ سے اور انھوں نے بزی سے پڑھ کر دو
موقع اور زیادہ بتائے ہیں ۱ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آل عمران (ع ۱۴) میں
۲ فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ واقعہ (ع ۲) میں (پہلے اکتیس کی طرح) ان دو میں بھی تا کو تشدید
سے پڑھتے ہیں اور ابو ربیعہ کے قول پر قیاس کرنے سے بھی یہی نکلتا ہے (لیکن صحیح یہ ہے کہ ان
دونوں میں تشدید نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے نہ نشر کے طرق سے کیونکہ زینبی ان کے طرق میں نہیں
ہیں) پس اگر ان تا آت سے ابتدا یا اعادہ کیا جائے تو یہ سب بلا تشدید پڑھی جائیں گی اور اگر ان
سے پہلے حرف مد ہو (جیسا کہ ۱ و ۴ و ۹ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۵ و ۲۰ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۸ و ۲۹۔ ان تیرہ
موقعوں میں ہے) تو اس میں لازمی سکون کے سبب زیادہ (چار الفی) مد کیا جائے گا اور ۳ و ۵ تا ۸ و
۱۱ و ۲۵ و ۲۷۔ ان آٹھ میں تا سے پہلے حرف پر تنوین ہے ان اکیس موقعوں میں تو مد اور حرکت
کی وجہ سے تشدید آسانی سے ادا ہو جاتا ہے اور باقی دس میں تا سے پہلے ساکن صحیح ہے اس کے
بعد تشدید دشواری سے ادا ہوتی ہے کیونکہ ساکن کو باقی رکھتے ہوئے تشدید ادا کرنا پڑتا ہے اس
لیے ان کی خوب مشق کرائی جائے) اور باقی حضرات پورے باب میں ان سب تا آت کو (وصل و ابتدا
دونوں میں) بلا تشدید پڑھتے ہیں۔
فَنِعِمَّا میں یہاں اور نِعِمَّا نساء (ع ۸) میں دونوں میں چار قراءتیں ہیں ۱ ابن کثیر

ورش اور حفص کے لیے نون اور عین دونوں کا پورا کسرہ ۲ قالون۔ ابو عمرو اور ابو بکر کے لیے
نون کا پورا کسرہ اور عین کے کسرہ کا اختلاس (دو تہائی) ۳ (انھی اختلاس والوں کے لیے فَنِعْمَّا
بھی ہے نون کے کسرہ اور عین کے سکون (اور میم کی تشدید) سے اور نص ان تینوں سے سکون ہی
کے ساتھ آئی ہے اور اختلاس قیاس سے زیادہ موافق ہے کیونکہ اس میں دو ساکن جمع نہیں ہوتے)
۴ باقی تین (ابن عامر، حمزہ اور کسائی) کے لیے فَنَعِمَّا ہے نون کے فتحہ اور عین کے کسرہ سے۔
وَيُكَفِّرُ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن کثیر، ابو عمرو اور ابو بکر کے لیے وَنُكَفِّرُ (یا کے
بجائے) نون اور را کے ضمہ سے ۲ ابن عامر اور حفص کے لیے وَيُكَفِّرُ یا اور را کے ضمہ سے
۳ باقی تین (نافع، حمزہ اور کسائی) کے لیے وَنُكَفِّرْ نون سے اور را کے جزم سے۔
يَحْسَبُهُمْ اور يَحْسَبُوْنَ، تَحْسَبَنَّ اور تَحْسَبَنَّ میں جب کہ یہ مضارع
٣٦ ع ٦ صیغہ ہو ہر جگہ ابن عامر، عاصم اور حمزہ کے لیے سین کا فتحہ اور باقی چار کے لیے سین کا کسرہ ہے۔
فَأْذَنُوْا میں ابو بکر، حمزہ کے لیے فَآذِنُوْا ہے ہمزہ کے بعد مدہ اور ذال کے کسرہ
سے اور باقین کے لیے الف کا حذف (ہمزہ کا سکون) اور ذال کا فتحہ ہے۔
إِلٰى مَيْسَرَةٍ میں نافع کے لیے مَيْسُرَةٍ ہے سین کے ضمہ سے اور باقی چھ کے
لیے سین کا فتحہ ہے۔
وَأَنْ تَصَدَّقُوْا میں عاصم کے لیے صاد کی تخفیف ہے اور باقی چھ کے لیے تَصَّدَّقُوْا
ہے صاد کی تشدید سے۔
تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ میں ابو عمرو کے لیے تَرْجِعُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے
اور باقی چھ کے لیے تا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔
٣٩ ع ٧ أَنْ تَضِلَّ میں حمزہ کے لیے إِنْ تَضِلَّ ہے ہمزہ کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے
ہمزہ کا فتحہ ہے۔
فَتُذَكِّرَ میں تین قراءتیں ہیں ۱ حمزہ کے لیے فَتُذَكِّرُ (ذال کے فتحہ اور) کاف
کی تشدید اور را کے ضمہ سے ۲ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فَتُذْكِرَ ذال کے سکون اور کاف
کی تخفیف اور را کے فتحہ سے ۳ باقی چار کے لیے ذال کا فتحہ اور کاف پر تشدید اور را کا فتحہ۔
تِجَارَةً حَاضِرَةً دونوں میں عاصم کے لیے تا کے زبر ہیں اور باقی چھ کے نزدیک دونوں
میں تا کے پیش ہیں۔

فَرِهٰنٌ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فَرُهُنٌ ہے را اور ہا دونوں کے ضمہ کے الف
کے بغیر اور باقی پانچ کے لیے را کا کسرہ اور ہا کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔
ع ۴۸ فَيَغْفِرُ اور يُعَذِّبُ دونوں میں ابن عامر اور عاصم کے لیے را اور با کا ضمہ ہے اور باقی
پانچ کے لیے فَيَغْفِرْ اور يُعَذِّبْ دونوں ہے را اور با کے جزم سے۔
وَكُتُبِهٖ میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَكِتٰبِهٖ ہے کاف کے کسرہ اور تا کے بعد الف سے
واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر اور باقی پانچ کے لیے کاف اور تا دونوں کا ضمہ ہے الف کے بغیر جمع
کا صیغہ ہونے کی بنا پر۔
رُسُلُنَا۔ رُسُلُكُمْ۔ رُسُلُهُمْ۔ سُبُلَنَا میں جب کہ لام کے بعد دو حرف
(لکھے ہوئے) ہوں ان میں ابوعمرو کے لیے ہر جگہ رُسْلُنَا۔ رُسْلُكُمْ۔ رُسْلُهُمْ۔ سُبْلَنَا
ہے سین اور با کے سکون سے اور باقی چھ کے لیے سین اور با دونوں کا ضمہ ہے (اور رُسُلُهٗ
رُسُلُكَ۔ سُبُلَ رَبِّكِ میں سب کے لیے سین اور با کا ضمہ ہے کیونکہ ان میں لام کے بعد
اسی کلمہ میں دو حرف نہیں ہیں)

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

۱ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ ۲ اِنِّيْٓ اٰدَمَ (ع ۴ میں) دونوں میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے یا کا فتحہ ہے
۳ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ (ع ۱۵ میں) میں حفص اور حمزہ دونوں کے لیے سکون ہے (اور باقی ساڑھے
پانچ کے لیے یا کا فتحہ ہے) ۴ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ (ع ۱۵) اس میں نافع ہشام اور حفص کے لیے فتحہ ہے
۵ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (ع ۱۸) اس میں ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے ۶ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ (ع ۲۳) اس میں ورش
کے لیے فتحہ ہے ۷ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنْ (ع ۳۳) میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۸ رَبِّيَ
الَّذِيْ يُحْيِي (ع ۳۵) اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے (اور باقی چھ کے لیے فتحہ ہے) اور اس میں وہ زائد
یا آت جو رسم سے محذوف ہیں تین ہیں ۱ الدَّاعِ ۲ اِذَا دَعَانِ (ع ۲۳) ان دونوں کو ورش
اور ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں (یعنی اَلدَّاعِيْ اِذَا دَعَانِيْ پڑھتے ہیں اور قالون کے لیے یہاں
سے تو حذف ہی نکلتا ہے اور ۲ بعدہ میں وصلاً حذف و اثبات دونوں ہیں اور حذف مشہور تر ہے)
۳ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ (ع ۲۵) اس کو صرف ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔ ابوعمرو
دانی کہتے ہیں کہ میں ہر سورۃ کے آخر میں یا آت کے بارہ میں ایسا ہی کروں گا کہ باقین کی قراۃ
اضافت کی یا آت میں فتحہ اور سکون کی اور زوائد میں حذف و اثبات کو بیان نہیں کروں گا۔

کیونکہ ان (کے سمجھنے) میں دشواری نہیں ہے پس اضافت کی یا آت میں فتحہ کی ضد سکون اور سکون
کی ضد فتحہ ہوگا اور زوائد میں حذف کی ضد اثبات اور اثبات کی ضد حذف ہوگا اس کو تم خود
نکال لینا)۔
فائدہ جو یا آت رسم سے محذوف ہیں ترجمہ میں ان کو یا آت زائدہ اور زوائد کہا جائے گا۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ

ع ۱ اَلتَّوْرٰىةَ میں تمام قرآن میں ابوعمرو۔ ابن ذکوان۔ کسائی کے لیے امالۂ محضہ اور نافع
اور حمزہ کے لیے امالۂ بین بین ہے اور باقی اڑھائی کے لیے فتحہ ہے اور میں نے قالون کے لیے اس
طرح (فتحہ بھی) پڑھا ہے (پس ان کے لیے امالہ بین بین اور فتحہ دو وجوہ نکل آئیں اور دونوں صحیح ہیں)
ع ۲ ۱۰ سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی پانچ کے لیے
تا ہے۔
يَرَوْنَهُمْ میں نافع کے لیے تا اور باقی چھ کے لیے یا ہے۔
رِضْوَانٌ میں ابوبکر کے لیے ہر جگہ رُضْوَانٌ ہے را کے ضمہ سے لیکن مائدہ کے دوسرے
کلمہ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ (ع ۲ میں) اوروں کی طرح ان کے لیے بھی کسرہ ہی ہے اور باقی ساڑھے
چھ کے لیے سب جگہ را کا کسرہ ہے۔
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ میں کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی چھ
کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔
ع ۳ ۱۱ وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ میں حمزہ کے لیے وَيُقٰتِلُوْنَ ہے یا کے ضمہ اور قاف کے
فتحہ اور اس کے بعد الف اور تا کے کسرہ سے اور یہ قتال سے ہے اور باقی چھ کے لیے یا کا
فتحہ اور قاف کا سکون اور الف کا حذف اور تا کا ضمہ ہے اور یہ قتل سے ہے (اور يَقْتُلُوْنَ
النَّبِيّٖنَ جو اس سے پہلے ہے وہ سب کے لیے قتل ہی سے ہے)
اَلْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَالْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ (میں یہاں اور انعام ع ۱۲ و یونس
ع ۴ و روم ع ۲ چاروں میں دو دو جگہ) اور اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ (فاطر ع ۲) وغیرہ یعنی لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ

اعراف ع دسوں میں جب کہ میت کے مصداق میں بے جان ہونے کی صفت ثابت ہو چکی ہو نافع، حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے اَلْمَيِّتَ اور مَيِّتٍ کی یا پر تشدید ہے اور باقی ساڑھے تین کے لیے ان سب موقعوں میں اَلْمَيْتَ اور مَيْتٍ ہے یا کے سکون اور تخفیف سے (اور جس جگہ مَيِّت کا استعمال ایسے شخص کے لیے ہوا ہے جو ابھی بے جان نہ ہوا ہو جیسے اِنَّكَ مَيِّتٌ اور وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ اور بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ اس میں سب کے لیے تشدید ہے اور بَلْدَةً مَّيْتًا میں ہر جگہ ساتوں کے لیے سکون اور تخفیف ہے)

ع ۱۴ بِمَا وَضَعَتْ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے بِمَا وَضَعْتُ ہے عین کے سکون اور تا کے ضمہ سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے عین کا فتحہ اور تا کا سکون ہے۔

وَكَفَّلَهَا میں کوفیین کے لیے فا پر تشدید ہے اور باقی چار کے لیے وَكَفَلَهَا ہے فا کی تخفیف سے۔

زَكَرِيَّا کو یہاں اور تمام قرآن میں جو سات جگہ آیا ہے ۱تا۳ یہاں ۴ انعام ع ۵و۶ مریم ع میں ۷ انبیاء ع میں حفص، حمزہ، کسائی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں اور (چونکہ اس کے آخر میں الف ہے اس لیے) اس کو اعراب بھی نہیں دیتے (بلکہ ہر حال میں ایک ہی طرح رہتا ہے) اور باقی ساڑھے چار اس میں ہمزہ پڑھتے ہیں اور اس ہمزہ کو (موقع کے مناسب) اعراب بھی دیتے ہیں اسی لیے یہاں (وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّاءَ میں ان میں سے) ابوبکر ہمزہ کا فتحہ پڑھتے ہیں اور باقی چار ہمزہ کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (پس اس میں تین قراءتیں ہو گئیں ۱ حرمیان اور ابوعمرو، ابن عامر کے لیے وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ ۲ ابوبکر کے لیے وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّاءَ ۳ حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا) پس اگر زَكَرِيَّا کے بعد دوسرا ہمزہ آجائے (جیسا کہ مریم ع میں دو جگہ اور انبیاء ع میں ہے) تو ابن عامر اور ابوبکر اس کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور حرمیان اور ابوعمرو اس میں (قاعدہ کے موافق) تخفیف کرتے ہیں

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے فَنَادٰىهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ہے (دال کے بعد) امالہ والے الف کے ساتھ تا کے بغیر اور باقی پانچ کے لیے دال کے بعد تا (ئے ساکنہ) ہے الف کے بغیر۔

اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی پانچ کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

يُبَشِّرُكَ میں یہاں ۱و۲ دونوں موقعوں میں (یعنی ع و ع میں) اور وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۳ سبحان الذی و ۴ کہف (ع) میں چاروں میں حمزہ اور کسائی کے لیے يَبْشُرَ ہے یا کے فتحہ با کے سکون اور شین کے ضمہ اور اس کی تخفیف سے ۵ اور يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ شوریٰ (ع) میں ابن کثیر، ابوعمرو، حمزہ اور کسائی کے لیے اور يُبَشِّرُهُمْ توبہ (ع) میں اور اِنَّا نُبَشِّرُكَ حجر (ع) و مریم (ع) میں اور لِتُبَشِّرَ بِهِ مریم (ع) میں ان چار میں صرف حمزہ کے لیے يَبْشُرُ. نَبْشُرُكَ. لِتَبْشُرَ ہے انھیں حرکات اور انھیں قیدوں سے (پس حمزہ کے لیے تو نوکے نو میں يَبْشُرُ. نَبْشُرُ. لِتَبْشُرَ ہے اور کسائی صرف اول کے پانچ میں ان کے ساتھ شریک ہیں اور ۶تا۹ میں باقین کی طرح ہیں اور ابن کثیر اور ابوعمرو نمبر پانچ میں حمزہ کی طرح اور باقی آٹھ میں باقین کی طرح ہیں) اور باقی تین (نافع، ابن عامر، عاصم) کے لیے سب جگہ يُبَشِّرُ. نُبَشِّرُ. لِتُبَشِّرَ ہے پہلے حرف کے ضمہ با کے فتحہ شین کے کسرہ اور اس کی تشدید سے (اور پہلے جو باقین کی طرح آیا ہے اس سے یہی تین مراد ہیں)

ع ۵ / ۱۳ كُنْ فَيَكُوْنُ کے نون کا زبر اور پیش بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ میں نافع، عاصم کے لیے یا ہے اور باقی پانچ کے لیے وَنُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ ہے نون سے۔

اَنِّيْ اَخْلُقُ لَكُمْ میں نافع کے لیے اِنِّيْ ہے ہمزہ کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

فَيَكُوْنُ طَيْرًا میں یہاں اور فَتَكُوْنُ طَيْرًا مائدہ (ع) میں دونوں میں نافع کے لیے طَآئِرًا ہے طا کے بعد الف اور اس کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر اور باقی چھ کے لیے طَيْرًا ہے طا کے بعد یائے ساکنہ سے الف اور ہمزہ کے بغیر اور یہ جمع کا صیغہ ہے۔

فَيُوَفِّيْهِمْ میں حفص کے لیے یا ہے اور باقی ساڑھے چھ کے لیے نون ہے

ع ۶ / ۱۴ / ۱۵ هٰٓاَنْتُمْ میں ہر چار جگہ (آل عمران ع و ع و نساء ع و محمد ع میں) پانچ قراءتیں ہیں ۱ قالون اور ابوعمرو کے لیے (هٰٓاَنْتُمْ ہا کے بعد الف) مدہ سے (تحقیق والے) ہمزہ کے بغیر (یعنی ان کے لیے ہا کے بعد الف اور ہمزہ کی تسہیل ہے مد و قصر کے ساتھ پس اس میں بہ نسبت ورش کے ان کے لیے مد زیادہ ہے کیونکہ ایک تو ہا کے بعد الف مدہ ہے دوسرے تسہیل کے سبب ہمزہ بھی الف مدہ کے مانند ہو گیا ہے گو بالکل الف نہیں ہوا) ۲ ورش کے لیے هٰٓاَنْتُمْ ہا کے بعد والے الف کے حذف اور ہمزہ کی تسہیل سے (اس کو مصنف نے اس طرح بیان کیا ہے) کہ ورش اس میں نہایت کم مد کرتے ہیں کیونکہ

جب انھوں نے الف کو حذف کر دیا تو اب اس میں اتنا ہی مد رہ گیا کہ تسہیل کی بنا پر ہمزہ نرم ہو کر
الف مدہ کے مانند ہو گیا پس ان کا مد قالون اور ابوعمرو سے کم ہو گیا خوب سمجھ لو ۳ ورش ہی کے
لیے ھٰٓاَنْتُمْ یعنی ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس الف میں مد لازم اس بنا پر کہ اس کے بعد نون پر
لازمی سکون آ رہا ہے یہ وجہ صرف قصیدہ میں ہے ۴ قنبل کے لیے ھَاَنْتُمْ ھا کے بعد والے
الف کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے ۵ باقی ساڑھے چار بزی۔ ابن عامر کوفیین کے لیے ھٰٓاَنْتُمْ
ھا کے بعد الف مدہ اور ہمزہ کی تحقیق سے اور بزی اپنے قاعدہ کے موافق اس الف مدہ کو قصر سے پڑھتے
ہیں (کیونکہ یہ مد منفصل ہے جس بزی ان کے لیے ہر جگہ قصر ہی ہوا کرتا ہے اور باقی حضرات مد کرتے ہیں)
(فن کے مصنفین کی عادت ہے کہ ھٰٓاَنْتُمْ کی قراءتیں بیان کرنے کے بعد اس کی ہر قراءۃ کی توجیہ
بھی بتایا کرتے ہیں گو نشر کی تحقیق کی رو سے اس کا ضروری قرار دینا مناسب نہیں اسی عادت پر عمل کرتے
ہوئے ان قراءت کی توجیہ درج ہیں) ابوعمرو دانی کہتے ہیں کہ (ھٰٓاَنْتُمْ کی) ھا کو قالون۔ ابوعمرو ہشام
کی قراءۃ پر تو تنبیہ کے لیے کہہ سکتے ہیں اور ہمزہ سے بدلی ہوئی بھی (تنبیہ کی صورت میں الف اصل
کلمہ کا ہوگا کیونکہ تنبیہ کی ھا میں الف آیا کرتا ہے اور ہمزہ سے بدلی ہوئی ہونے کی صورت میں الف
ادخال کا ہوگا کیونکہ یہ حضرات دو ہمزوں کے درمیان ادخال کا الف زیادہ کیا کرتے ہیں) اور ورش
اور قنبل کی قراءۃ پر ھا صرف ہمزہ سے بدلی ہوئی ہوگی (تنبیہ کے لیے نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ دونوں ھا کے
بعد الف نہیں پڑھتے اور بزی۔ ابن ذکوان اور کوفیین کی قراءۃ پر صرف تنبیہ کے لیے ہوگی (اس
بنا پر کہ یہ سب ھا کے بعد الف پڑھتے ہیں اور ان کا مذہب دو ہمزوں کے درمیان ادخال بھی نہیں ہے
پس الف تنبیہ کی ھا ہی کا زائد ہو سکتا ہے) پھر جو حضرات ھا کو تنبیہ کے لیے کہتے ہیں ان میں سے جن
کا مذہب متصل میں مد اور منفصل میں صرف قصر ہے ان کے لیے تو (ھٰٓاَنْتُمْ کے) الف میں صرف قصر ہوگا
(کیونکہ تنبیہ کی صورت میں یہ مد منفصل کی قسم سے ہوگا) عام ہے کہ وہ اَنْتُمْ کے ہمزہ کو تحقیق سے
پڑھتے ہوں (اور وہ بزی ہیں) خواہ تسہیل سے (اور وہ سوسی ہیں) اور باقین مد یا مد و قصر میں اپنے
اصول پر ہیں) اور جو حضرات ھا کو ہمزہ سے بدلی ہوئی کہتے ہیں ان میں سے جن کا مذہب دو ہمزوں
کے درمیان ادخال ہے (اور وہ قالون۔ ابوعمرو اور ہشام ہیں) وہ ھا کے الف میں مد کرتے ہیں اور یہاں
بھی عام ہے کہ وہ ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہوں (اور وہ ہشام ہیں) یا تسہیل سے (اور وہ قالون اور ابو
عمرو ہیں) کیونکہ اس صورت میں ھا کا مد متصل کی قسم سے ہوگا اس بنا پر کہ اسی کلمہ کے ہمزہ کی وجہ سے
ہو رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قالون و ابوعمرو کے لیے قصر بھی ہوگا کیونکہ تسہیل کی بنا پر مد کے سبب میں

تغیر ہو گیا ہے) اور یہ پوری تقریر ان کے اصول پر مبنی اور ان کے مذاہب کا خلاصہ ہے (واضح رہے
کہ یہاں دانی رحمۃ اللہ علیہ نے جمہور کے مذہب کے خلاف بعض کا مذہب اختیار کر کے ادخال کے
الف کے مد کو متصل قرار دیا ہے اور اس مسئلہ کی پوری تفصیل شرح شاطبیہ صفحہ ۱۹۷ پر تنبیہ کے ذیل
میں ملاحظہ ہو)

ع ۸ / ۱۶ اَنْ يُّؤْتٰٓى میں ابن کثیر کے لیے ءَاَنْ يُّؤْتٰٓى ہے استفہام کی بنا پر دو ہمزوں سے جن
میں سے دوسرے میں مد (تسہیل بلا ادخال) ہے اور باقی چھ کے لیے خبر ہونے کی بنا پر مد (تسہیل) کے
بغیر (ایک ہمزہ تحقیق والا) ہے

يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اور لَا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ میں یہاں اور نُؤْتِهٖ مِنْهَا میں تین جگہ جن
میں دو آل عمران (رع) میں اور ایک حٰمٓ عٓسٓقٓ (رع) میں اور نُوَلِّهٖ وَنُصْلِهٖ نساء (رع) میں
ساتوں جگہ تین قراءتیں ہیں ۱ ابوعمرو۔ ابوبکر۔ حمزہ کے لیے يُؤَدِّهْ۔ لَا يُؤَدِّهْ۔ نُؤْتِهْ مِنْهَا
نُوَلِّهْ وَنُصْلِهْ ہے ھا کے سکون سے ۲ قالون کے لیے يُؤَدِّهِ۔ لَا يُؤَدِّهِ۔ نُؤْتِهِ
نُوَلِّهِ وَنُصْلِهِ ھا کے کسرہ کے اختلاس سے (یعنی کسرہ تو پورا پڑھتے ہیں لیکن اس میں صلہ نہیں
کرتے اور اسی لیے اس کو اختلاس کہہ دیا کیونکہ یہ بہ نسبت صلہ کے جلدی ادا ہو جاتا ہے پس ضمیر
کی ھا میں کسی جگہ بھی اختلاس سے اصطلاحی معنیٰ مراد لینا صحیح نہیں۔ اور ہشام سے حلوانی نے بھی صلہ
کے بغیر کسرہ ہی روایت کیا ہے (اور قصیدہ میں صلہ بھی ہے اور دونوں صحیح ہیں لیکن صلہ ابوالفتح کے
بجائے ابوالحسن سے ہے) ۳ باقی ساڑھے تین (ورش۔ ابن کثیر۔ ابن ذکوان حفص۔ کسائی) کے
لیے ھا کا کسرہ ہے اور اس کا یا کے ساتھ صلہ یعنی کھڑا زیر ہے اور وقفاً ساتوں کلمات میں سب کے لیے
ھا کا سکون ہے۔

تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے تا کا ضمہ اور عین کا کسرہ اور لام پر
تشدید اور کسرہ اور باقی تین کے لیے تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ ہے تا کے فتحہ عین کے سکون اور لام کے فتحہ
سے تشدید کے بغیر۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ میں ابن عامر۔ عاصم اور حمزہ کے لیے را کا نصب اور باقی چار کے لیے را کا رفع ہے
اور ابوعمرو را کے سکون اور اختلاس میں اپنے قاعدہ پر ہیں (جو بقرہ رع میں گذر چکا ہے)

ع ۹ / ۱۷ اَلنَّبِيّٖنَ لَمَآ میں حمزہ کے لیے لِمَا ہے لام کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے
لام کا فتحہ ہے۔

اٰتَیۡتُکُمۡ میں نافع کے لیے اٰتَیۡنٰکُمۡ ہے یا کے بعد نون اور الف کے ساتھ جمع ہونے
کی بنا پر اور باقی چھ کے لیے (یا کے بعد پیش والی) تا ہے الف کے بغیر۔
یَبۡغُوۡنَ اور وَاِلَیۡہِ یُرۡجَعُوۡنَ دونوں میں تین قراءتیں ہیں ۱ حفص کے لیے
دونوں میں یا ۲ ابو عمرو کے لیے (یَبۡغُوۡنَ ۔ تُرۡجَعُوۡنَ اول میں) یا اور (ثانی میں) تا سے۔
۳ باقی ساڑھے پانچ کے لیے (تَبۡغُوۡنَ ۔ تُرۡجَعُوۡنَ) دونوں میں تا سے۔

پارہ ۴ لَنۡ تَنَالُوۡا

ع ۱ حِجُّ الۡبَیۡتِ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے حا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے چار)
کے لیے حا کا فتحہ ہے۔
ع ۲ وَمَا یَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَلَنۡ یُّکۡفَرُوۡہُ دونوں میں حفص۔ حمزہ اور کسائی
ع ۳ کے لیے یا ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَمَا تَفۡعَلُوۡا اور فَلَنۡ تُکۡفَرُوۡہُ ہے
تا سے۔
لَا یَضُرُّکُمۡ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے ضاد کا ضمہ اور را پر تشدید اور ضمہ ہے اور باقی
(تین) کے لیے لَا یَضِرۡکُمۡ ہے ضاد کے کسرہ اور را کے جزم اور اس کی تخفیف سے۔
۱۳ ع ۴ مُنۡزَلِیۡنَ یہاں اور اِنَّا مُنۡزِلُوۡنَ عنکبوت (ع ۴) میں ابن عامر کے لیے
مُنَزَّلِیۡنَ اور مُنَزِّلُوۡنَ ہے نون کے فتحہ اور زا کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے (نون کا
سکون اور زا کی) تخفیف ہے۔

مُسَوِّمِیۡنَ میں ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ عاصم کے لیے واو کا زیر اور باقی (چار) کے لیے واو
۱۴ ع ۵ کا زبر ہے۔
وَسَارِعُوۡا میں نافع۔ ابن عامر کے لیے سَارِعُوۡا ہے سین سے پہلے واو کے بغیر اور باقی
(پانچ) کے لیے (سین سے پہلے زبر والا) واو بھی ہے۔
قَرۡحٌ میں دونوں جگہ یہاں اور اَلۡقَرۡحُ اسی سورۃ کے ع ۱۸ میں تینوں میں ابو بکر اور حمزہ اور
کسائی کے لیے قُرۡحٌ ۔ اَلۡقُرۡحُ ہے قاف کے پیش سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تینوں
۱۵ ع ۶ میں قاف کا زبر ہے۔
وَکَاَیِّنۡ میں ہر (سات) جگہ ابن کثیر کے لیے وَکَآئِنۡ ہے کاف کے بعد الف ہے جس
میں مد بھی ہے اور اس کے بعد زیر والا ہمزہ ہے یا کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے کاف کے بعد زبر
والا ہمزہ اور اس کے بعد تشدید اور زیر والی یا ہے اور اس میں نون پر (اور نون کے بغیر) وقف کرنے کا
ذکر (بائیسویں باب) بابُ الوقف علیٰ مرسوم الخط میں آچکا ہے۔
قٰتَلَ مَعَہٗ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے قاف اور تا کا زبر اور (دونوں کے
درمیان) الف ہے اور باقی (تین) کے لیے قُتِلَ ہے قاف کے پیش اور الف کے حذف اور تا
۱۶ ع ۷ کے زیر سے۔
اَلرُّعُبَ اور رُعُبًا میں ہر جگہ ابن عامر اور کسائی کے لیے اَلرُّعُبَ اور رُعُبًا
ہے عین کے پیش سے اور باقی (پانچ) کے لیے عین کا سکون ہے۔
تَغۡشٰی طَآئِفَۃً میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔
کُلَّہٗ لِلّٰہِ میں ابو عمرو کے لیے کُلُّہٗ ہے لام کے پیش سے اور باقی (چھ) کے لیے لام کا زبر
۱۷ ع ۸ ہے۔
وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ میں ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے
تا ہے۔
مُتُّمۡ ۔ مُتُّ ۔ مُتۡنَا میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ ابن عامر اور ابو بکر کے
لیے ہر جگہ مُتُّمۡ ۔ مُتُّ ۔ مُتۡنَا ہے میم کے پیش سے ۲ حفص کے لیے صرف اسی سورۃ (اور اسی
رکوع) کے ان دونوں کلموں (مُتُّمۡ) میں میم کا پیش ہے اور باقی سب جگہ مِتُّ ۔ مِتۡنَا ہے میم کے
زیر سے ۳ باقی تین (نافع۔ حمزہ اور کسائی) کے لیے سب جگہ مِتُّمۡ ۔ مِتۡنَا ۔ مِتُّ ہے میم کے زیر کے

خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ میں حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا ہے۔
اَنْ یَّغُلَّ میں ابن کثیر، ابو عمرو، عاصم کے لیے یا کا زبر اور غین کا پیش ہے اور باقی چار
کے لیے اَنْ یُّغَلَّ ہے یا کے پیش اور غین کے زبر سے۔
لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا میں ہشام کے لیے مَا قُتِّلُوْا ہے تا کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے
چھ) کے لیے تا کی تخفیف ہے۔
اَلَّذِیْنَ قُتِلُوْا میں یہاں اور ثُمَّ قُتِلُوْا حج (ع) میں ابن عامر کے لیے دونوں میں قُتِّلُوْا
ہے تا کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے تا کی تخفیف ہے۔
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا میں ہشام کے لیے میری اس قرارة کی رو سے جو
ابو الفتح سے ہے یا ہے (اور قصیدہ میں تا بھی درج ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے صرف تا ہے
وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ میں کسائی کے لیے ہمزہ کا زیر اور باقی (چھ) کے لیے زبر ہے
ع ۱۸ / ۹ وَلَا یَحْزُنْكَ اور لَیَحْزُنُنِیْ اور یَحْزُنُ الَّذِیْنَ میں ہر جگہ نافع کے لیے
وَلَا یُحْزِنْكَ اور لَیُحْزِنُنِیْ اور یُحْزِنُ الَّذِیْنَ ہے یا کے پیش اور زا کے زیر سے لیکن
لَا یَحْزُنُهُمُ انبیاء (ع) میں (باقیوں کی طرح) ان کے لیے بھی یا کا زبر اور زا کا پیش ہے اور باقی
(چھ) کے لیے (سب جگہ) اسی طرح یا کا زبر اور زا کا پیش ہے (اور یہ تفصیل صرف واحد کے صیغوں
میں ہے جس میں حفص یا کا زبر اور زا کا پیش پڑھتے ہیں کہ اس میں نافع کے لیے یُحْزِنُ اور یُحْزِنْ
ہے اور باقی چھ کے لیے یَحْزُنُ اور یَحْزُنْ ہے اور جمع کے صیغوں میں سب کے لیے یَحْزُنُوْنَ
اور تَحْزَنُوْنَ ہے یا اور تا اور زا کے زبر سے)
وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ میں
یہاں حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں تا ہے اور لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ (ع ۱۹)
میں کوفیین کے لیے تا ہے (پس حمزہ کے لیے تینوں میں تا اور عاصم اور کسائی کے لیے نمبر ایک اور
نمبر دو میں یا اور نمبر تین میں تا ہے) اور باقی (چار) کے لیے تینوں میں یا ہے۔
حَتّٰی یَمِیْزَ میں یہاں اور لِیَمِیْزَ انفال (ع) میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے
یُمَیِّزَ ہے یا کے پیش میم کے زبر اور دوسری یا کی تشدید اور زیر سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا زبر
اور میم کا زیر اور دوسری یا کا سکون اور اس کی تخفیف ہے۔
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

ع ۱۹ / ۱۰ سَنَكْتُبُ وَقَتْلَهُمُ وَنَقُوْلُ میں حمزہ کے لیے سَیُكْتَبُ وَقَتْلُهُمْ و
یَقُوْلُ ہے یعنی سَنَكْتُبُ میں (زبر والے نون کے بجائے پیش والی یا اور تا کا زبر اور وَقَتْلَهُمْ
میں لام کا پیش اور وَنَقُوْلُ میں یا ہے اور باقی (چھ) کے لیے سَنَكْتُبُ میں نون اور اس کا زبر اور
تا کا پیش اور وَقَتْلَهُمْ میں لام کا زبر اور وَنَقُوْلُ میں نون ہے۔
وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ کو ہشام ان دونوں میں با زیادہ کر کے وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ پڑھتے
ہیں۔ ہشام نے اپنی کتاب میں اس (با کی زیادتی) کو اپنے اساتذہ سے اور انھوں نے ابن عامر سے
نقل کر کے اسی طرح نصًّا (صاف عبارت میں) بیان کیا ہے اور منقول ہے کہ یہ با اہل شام کے
قرآنوں میں بھی اسی طرح لکھی ہوئی تھی۔ اور مجھ سے فارس بن احمد نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے
عبد الباقی بن حسین نے بیان کیا اور یہ بتایا کہ حلوانی کو اس بارہ میں شک ہوا تو اس کی بابت ہشام
کو خط لکھا تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ ان دونوں کلموں میں با ثابت ہے اور ابن ذکوان صرف
وَالزُّبُرِ میں با زیادہ کرتے ہیں (اور ان کے لیے وَبِالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ ہے کیونکہ وَبِالزُّبُرِ میں تو
شام کے تمام مصاحف میں با زائد ہے اور وَبِالْكِتٰبِ میں بعض میں با ہے اور بعض میں نہیں ہے)
اور باقی (چھ) کے لیے دونوں با کے بغیر ہیں۔
لَیُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا یَكْتُمُوْنَهٗ دونوں میں ابن کثیر اور ابو عمرو، ابو بکر کے
لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں میں تا ہے۔
فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ میں ابن کثیر، ابو عمرو کے لیے فَلَا یَحْسَبُنَّهُمْ ہے یا سے اور با
کے پیش سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے اور با کا زبر ہے۔
ع ۱۱ وَقُتِلُوْا میں یہاں اور اَلَّذِیْنَ قَتَلُوْا انعام (ع) میں دونوں میں ابن کثیر، ابن عامر
کے لیے وَقُتِّلُوْا اور اَلَّذِیْنَ قَتَّلُوْا ہے تا کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں تا
کی تخفیف ہے۔
وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا میں یہاں اور فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ توبہ (ع) میں حمزہ اور
کسائی کے لیے وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا اور فَیُقْتَلُوْنَ وَیَقْتُلُوْنَ ہے یعنی دونوں جگہ (ترتیب
بدل کر) پہلے فعل کو مجہول اور دوسرے کو معروف پڑھتے ہیں اور باقی (پانچ) تبدیلی کے بغیر پہلے فعل کو
معروف اور دوسرے کو مجہول پڑھتے ہیں

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت چھ ہیں۔

لے وَجْهِيَ لِلّٰهِ (رع) اس میں نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے یا کا زبر ہے ٢ مِنِّيْ إِنَّكَ
٣ اِجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً (رع) دونوں میں نافع اور ابوعمرو کے لیے زبر ہے ٤ وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا (رع)
٥ مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ (رع) ان دونوں میں صرف نافع کے لیے زبر ہے ٦ اَنِّيْ اَخْلُقُ
اس میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے زبر ہے۔
اور اس سورۃ میں یا آت زوائد دو ہیں، لے وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (رع) میں اس کو نافع اور ابوعمرو وصلاً
لے وَخَافُوْنِيْ اِنْ كُنْتُمْ (رع) اس کو صرف ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ النِّسَآءِ

تَسَآءَلُوْنَ میں کوفیین کے لیے سین کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے تَسَّآءَلُوْنَ ہے
سین کی تشدید ہے
وَالْاَرْحَامَ میں حمزہ کے لیے میم کا زیر اور باقی (چھ) کے لیے اس کا زبر ہے۔
لَكُمْ قِيٰمًا میں نافع۔ ابن عامر کے لیے قِيَمًا (یا کے بعد والے) الف کے بغیر اور باقی
(پانچ) کے لیے یا کے بعد الف ہے۔
ضِعٰفًا خَافُوْا (دونوں کا امالہ) باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔
وَسَيُصْلَوْنَ میں ابن عامر ابوبکر کے لیے یا کا پیش اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے
یا کا زبر ہے۔
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً میں نافع کے لیے تا کے دو پیش اور باقی (چھ) کے لیے تا پر دو
زبر ہیں۔
فَلِاُمِّهِ میں دونوں جگہ یہاں اور فِيْٓ اُمِّهَا قصص (رع) میں اور فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ
زخرف (رع) میں چاروں میں حمزہ اور کسائی کے لیے وصلاً فَلِاِمِّهِ - فِيْٓ اِمِّهَا اور فِيْٓ اِمِّ الْكِتٰبِ
ہے ہمزہ کے زیر سے اور باقی (پانچ) کے لیے وصل وابتدا (اعادہ) دونوں حالتوں میں ہمزہ کا پیش ہے۔
پس اگر اُمّ خود بھی جمع یعنی اُمَّهٰت ہو اور جمع (مذکر) کی طرف مضاف ہو اور اس ہمزہ سے
پہلے حرف پر زیر ہو جس کے کل الفاظ چار جگہ آئے ہیں لے بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ نحل (رع) میں اور

اسی طرح ٢ و ٣ زمر (رع) و نجم (رع) میں
٤ اور بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ نور (رع) میں تو ماقبل سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں اس میں تین قرائتیں
ہیں لے حمزہ کے لیے بُطُوْنِ اِمِّهٰتِكُمْ اور بُيُوْتِ اِمِّهٰتِكُمْ ہے ہمزہ اور میم دونوں کے
زیر سے ٢ کسائی کے لیے وصل ہی میں بُطُوْنِ اِمَّهٰتِكُمْ۔ بُيُوْتِ اِمَّهٰتِكُمْ ہے ہمزہ
کے زیر اور میم کے زبر سے ٣ باقی (پانچ) کے لیے دونوں حالتوں میں ہمزہ کا پیش اور میم کا زبر ہے اور اگر ان
سب موقعوں میں اُمّ اور اُمَّهٰت سے ابتدا (اعادہ) کریں (جو فَلِاُمِّهِ میں تو صحیح نہیں اور
باقی چھ میں درست ہے) تو سب کے لیے واحد اُمّ میں ہمزہ کا پیش اور جمع (اُمَّهٰت) میں ہمزہ کا
پیش اور میم کا زبر ہوگا۔
يُوْصِيْ بِهَا میں دونوں جگہ تین قرائتیں ہیں لے ابن کثیر اور ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے
دونوں میں يُوْصٰى بِهَا صاد کے زبر اور اس کے بعد الف سے ٢ حفص کے لیے اول میں يُوْصِيْ
بِهَا صاد کے زیر اور اس کے بعد یائے ساکنہ سے اور ثانی میں يُوْصٰى بِهَا ابن کثیر وغیرہ کی
طرح ٣ اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں يُوْصِيْ بِهَا صاد کے زیر اور اس کے بعد یا کے
ساکنہ سے۔
يُدْخِلْهُ میں دونوں جگہ نافع۔ ابن عامر کے لیے نون اور باقی (پانچ) کے لیے
یا ہے۔
ع ٣ ١٤ وَالَّذٰنِ میں یہاں اِنْ هٰذٰنِ طٰهٰ (رع) میں اور هٰذٰنِ حج (رع) میں اور
هٰتَيْنِ قصص (رع) میں اَرِنَا الَّذَيْنِ فصلت (رع) میں پانچوں میں ابن کثیر کے لیے
وَالَّذٰنِّ۔ هٰذٰنِّ۔ هٰتَيْنِّ۔ اَرِنَا الَّذَيْنِّ ہے یعنی نون پر تشدید اور اس سے پہلے
الف اور یا میں مد طول ہے (اور یا میں توسط اور قصر بھی جائز ہے) اور باقی (چھ) کے لیے پانچوں میں
نون کی تخفیف ہے اور اس سے پہلے الف اور یا میں طول اور مد بھی نہیں۔
كَرْهًا میں یہاں اور توبہ (رع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے كُرْهًا ہے کاف کے ضمہ
سے اور باقی پانچ کے لیے دونوں جگہ کاف کا فتحہ ہے۔
بِفَاحِشَةٍ مُّبَيَّنَةٍ میں یہاں اور احزاب (رع) میں اور طلاق (رع) میں ابن کثیر
اور ابوبکر کے لیے یا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تینوں میں یا کا کسرہ ہے۔

پارہ ۵ وَالْمُحْصَنٰتُ

اَلْمُحْصَنٰتُ اور مُحْصَنٰتٍ میں (اَل) کے ساتھ ہو یا اَل کے بغیر کسائی کے لیے
ہر جگہ دونوں میں صاد کا کسرہ ہے سوائے اس سورۃ کے پہلے موقعہ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ
کے کہ اس میں ان کے لیے بھی صاد کا فتحہ ہے اور باقی چھ کے لیے سب میں صاد کا فتحہ ہے۔
وَاُحِلَّ لَكُمْ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور حا کا کسرہ اور باقی
ساڑھے چار کے لیے وَاَحَلَّ لَكُمْ ہے ہمزہ اور حا دونوں کے فتحہ سے۔
فَاِذَآ اُحْصِنَّ میں ابوبکر حمزہ اور کسائی کے لیے اَحْصَنَّ ہے ہمزہ اور صاد دونوں
کے فتحہ سے اور باقی ساڑھے چار کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور صاد کا کسرہ ہے۔
تِجَارَةً میں کوفیین کے لیے تا کے دو زبر ہیں اور باقی چار کے لیے تا کے پیش ہیں۔
مُدْخَلًا میں یہاں اور اسی طرح حج (ع) میں دونوں میں نافع کے لیے میم کا فتحہ اور
باقی چھ کے لیے میم کا ضمہ ہے۔
وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ۔ وَسْئَلْهُمْ اور فَسْئَلِ الَّذِيْنَ۔ وَسْئَلِ
الْقَرْيَةَ۔ فَسْئَلُوْا وغیرہ میں ہر جگہ جب یہ امر حاضر کا صیغہ ہو اور سین سے پہلے واو یا فا ہو
تو اس میں ابن کثیر اور کسائی کے لیے وَسَلُوْا۔ فَسَلُوْا۔ وَسَلْهُمْ۔ فَسَلِ الَّذِيْنَ ہے
ہمزہ کے بغیر یعنی ہمزہ کی حرکت سین کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں اور وقفاً حمزہ بھی اپنے قاعدہ
پر ہیں کہ ان کے لیے بھی وَسَلُوْا وغیرہ ہے ہمزہ کے بغیر اور باقی پانچ کے لیے ہمزہ سے ہے نقل کے بغیر
وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ میں کوفیین کے لیے عین کے بعد والے الف کا حذف ہے اور باقی
چار کے لیے عٰقَدَتْ ہے عین کے بعد الف سے۔
ع ۴ بِالْبُخْلِ میں یہاں اور حدید (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے بِالْبَخَلِ ہے با اور خا
کے فتحہ سے اور باقی پانچ کے لیے با کا ضمہ اور خا کا سکون ہے۔
وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً میں حرمیان کے لیے تا کے پیش اور باقی پانچ کے لیے تا کے زبر ہیں۔

لَوْ تُسَوّٰى میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع، ابن عامر کے لیے تَسَّوّٰى تا کے فتحہ اور سین
کی تشدید سے ۲ حمزہ اور کسائی کے لیے تَسَوّٰى تا کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے ۳ باقی
تین کے لیے تا کا ضمہ اور سین کی تخفیف ہے۔
ع ۴ اَوْ لٰمَسْتُمُ میں یہاں اور مائدہ (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَمَسْتُمْ ہے لام کے
بعد والے الف کے بغیر اور باقی پانچ کے لیے لام کے بعد الف ہے۔
فَتِيْلًا انْظُرْ میں یہاں اور اَنِ اقْتُلُوْٓا اور اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ
(ع) میں نون اور واو کا کسرہ اور ضمہ بقرہ (ع) میں اور اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا (ع) کا اختلاف بقرہ (ع)
میں بیان ہو چکا ہے۔
اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ میں ابن عامر کے لیے قَلِيْلًا ہے لام کے دو زبروں سے اور
جب وقف کرتے ہیں تو الف پر کرتے ہیں یعنی قَلِيْلَا اور باقی چھ کے لیے لام کے دو پیش ہیں
اور وقف بھی الف کے بغیر کرتے ہیں۔
كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ میں ابن کثیر حفص کے لیے تا اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے
یا ہے۔
وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا میں ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا ہے اور باقی پانچ کے لیے
تا ہے اور یہ (اس سورۃ کا) دوسرا يُظْلَمُوْنَ ہے۔ رہا پہلا جو ع میں ہے سو اس میں (سب کے لیے)
بلا اختلاف یا ہے۔
بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ میں ابو عمرو اور حمزہ کے لیے بَيَّتْ طَّآئِفَةٌ ہے یعنی تا کا طا
میں ادغام کرتے ہیں اور باقی پانچ کے لیے تا کا فتحہ ہے ادغام کے بغیر۔
وَمَنْ اَصْدَقُ۔ يَصْدِفُوْنَ۔ تَصْدِيَةً۔ وَتَصْدِيَةً وغیرہ جو بارہ جگہ ہو
جب کہ صاد ساکن ہو اور اس کے بعد دال ہو تو حمزہ اور کسائی صاد کا زا کے ساتھ اشمام کرتے ہیں (جس
کی کیفیت فاتحہ کے اَلصِّرَاطَ میں درج ہو چکی ہے) اور باقی پانچ کے لیے ان میں خالص صاد ہے۔
فَتَبَيَّنُوْا میں دونوں جگہ یہاں اور حجرات (ع) میں تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے
فَتَثَبَّتُوْا ہے ثا اور با اور تا کے ساتھ تَثَبُّتٌ سے اور باقی پانچ کے لیے با۔ یا۔ نون کے ساتھ
بیان سے۔
اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا میں نافع۔ ابن عامر حمزہ کے لیے اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ہے

لام کے بعد والے الف کے بغیر اور یہ آخری اَلسَّلٰمَ ہے اور یہ پہلے دو جو (ع) میں ہیں سو وہ سب کے لیے الف کے بغیر ہیں)

غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ میں نافع، ابن عامر، کسائی کے لیے غَيْرَ کی را کا فتحہ اور باقی چار کے لیے را کا ضمہ ہے۔

ع ۱۵ فَسَوْفَ يُؤْتِيهِ أَجْرًا میں ابوعمرو و حمزہ کے لیے یا اور باقی پانچ کے لیے نون ہے۔

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: یہاں اور مریم (ع) اور فاطر (ع) میں جو اس سورۃ کا پہلا يَدْخُلُونَ ہے تینوں میں ابن کثیر، ابوعمرو، ابوبکر کے لیے اور غافر کے دوسرے سَيَدْخُلُونَ میں جو (ع) میں ہے ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے اور يَدْخُلُونَهَا فاطر (ع) میں صرف ابوعمرو کے لیے يُدْخَلُونَ ہے یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ سے اور باقی ساڑھے چار کے لیے پانچوں میں یا کا فتحہ اور خا کا ضمہ ہے (پس ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے فاطر میں يَدْخُلُونَهَا اور باقی چار میں يُدْخَلُونَ ہے اور ابوعمرو کے لیے غافر کے دوسرے میں سَيَدْخُلُونَ اور باقی چار میں يُدْخَلُونَ ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے پانچوں میں يَدْخُلُونَ ہے)

ع ۱۹ أَنْ يُصْلِحَا میں کوفیین کے لیے یا کا ضمہ اور صاد کا سکون اور لام کا کسرہ ہے اور باقی چار کے لیے أَنْ يَصَّالَحَا ہے یا اور لام کے فتحہ اور صاد کے فتحہ اور تشدید اور اس کے بعد الف کے اثبات سے۔

ع ۲۰ وَإِنْ تَلْوُا میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے وَإِنْ تَلُوا ہے لام کے ضمہ اور واو کے سکون سے اور باقی پانچ کے لیے لام کا سکون اور اس کے بعد دو واو ہیں ان میں سے پہلے کا ضمہ اور دوسرے کا سکون ہے۔

الَّذِي نَزَّلَ اور الَّذِي أَنْزَلَ میں نافع اور کوفیین کے لیے نون اور ہمزہ اور زا کا فتحہ ہے اور باقی تین کے لیے نُزِّلَ - أُنْزِلَ ہے نون اور ہمزہ کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے۔

اور وَقَدْ نَزَّلَ میں عاصم کے لیے نون اور زا کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے نون کا ضمہ اور زا کا کسرہ ہے (پس عاصم کے لیے تینوں میں نَزَّلَ، أَنْزَلَ ہے اور نافع، حمزہ اور کسائی کے لیے نمبر ایک و نمبر دو میں نَزَّلَ، أَنْزَلَ اور نمبر تین میں نُزِّلَ ہے اور ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر کے لیے تینوں میں نُزِّلَ أُنْزِلَ ہے)

ع ۲۱ فِي الدَّرْكِ میں کوفیین کے لیے را کا سکون ہے اور باقی چار کے لیے فِي الدَّرَكِ ہے را کے فتحہ سے

پارہ ۶ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ

ع ۲۱ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ میں حفص کے لیے یا ہے اور باقی ساڑھے چھ کے لیے نُؤْتِيهِمْ ہے نون سے۔

ع ۲۲ لَا تَعْدُوا میں چار قراءتیں ہیں (۱) ورش کے لیے لَا تَعَدُّوا عین کے فتحہ اور دال کی تشدید سے۔ (۲) قالون کے لیے عین کے فتحہ کا اختلاس (یعنی دو تہائی فتحہ) اور دال پر تشدید (۳) قالون ہی کے لیے لَا تَعْدُّوا عین کے سکون اور دال کی تشدید سے اور نص ان سے عین کے سکون اور دال کی تشدید ہی کے ساتھ آئی ہے۔ (۴) باقی چھ کے لیے عین کا سکون اور دال کی تخفیف ہے۔

ع ۲۳ سَيُؤْتِيهِمْ أَجْرًا میں حمزہ کے لیے یا اور باقی چھ کے لیے نون ہے۔

زَبُورًا میں یہاں اور اسرا (ع) میں اور فِي الزَّبُورِ انبیاء (ع) میں حمزہ کے لیے زُبُورًا اور فِي الزُّبُورِ ہے زا کے ضمہ سے اور باقی چھ کے لیے تینوں میں زا کا فتحہ ہے۔

اور اس سورۃ میں اختلافی یا آت میں سے ایک یا بھی نہیں ہے۔

سُورَةُ الْمَائِدَة

ع ۱ شَنَآنُ قَوْمٍ میں دونوں جگہ جو (ع) و (ع) میں ہیں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے شَنْآنُ ہے نون کے سکون سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے دونوں میں نون کا فتحہ ہے۔

إِنْ صَدُّوكُمْ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی پانچ کے لیے فتحہ ہے۔

وَالْمُحْصَنَاتُ اور أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ نساء (ع و ع) میں بیان ہو چکے ہیں۔

ع ۲ وَأَرْجُلَكُمْ میں نافع، ابن عامر، حفص، کسائی کے لیے لام کا فتحہ ہے اور باقی ساڑھے تین .... کے لیے لام کا کسرہ ہے۔

ع ۳ قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً میں حمزہ اور کسائی کے لیے قَسِيَّةً ہے الف کے حذف اور یا کی

تشدید ہے اور باقی پانچ کے لیے قاف کے بعد الف اور یا کی تخفیف ہے۔

رُسُلُنَا دبقرہ ع ۱۲) بیان ہو چکا ہے۔

ع ٥ / ١٠ لِلسُّحْتِ میں تینوں جگہ (جن میں ایک یہاں اور دو ع میں ہیں) ابن کثیر۔ ابوعمرو۔

کسائی کے لیے لِلسُّحُتِ اور السُّحُتَ ہے حا کے ضمہ سے اور باقی چار کے لیے تینوں میں حا کا

سکون ہے۔

ع ١١ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ سے وَالْجُرُوْحَ تک کے پانچ کلمات (وَالْعَيْنَ وَالْاَنْفَ

وَالْاُذُنَ وَالْجُرُوْحَ) میں کسائی کے لیے وَالْعَيْنُ۔ وَالْاَنْفُ۔ وَالْاُذُنُ۔ وَالسِّنُّ

وَالْجُرُوْحُ ہے نون اور فا اور حا کے ضمہ سے اور ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے صرف وَالْجُرُوْحُ

میں حا کا ضمہ (اور باقی چار میں فتحہ ہے) اور باقیوں کے لیے پانچوں میں نون۔ فا۔ حا کا فتحہ ہے۔

وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ اور فِيْ اُذُنَيْهِ میں ہر جگہ نافع کے لیے وَالْاُذْنَ

بِالْاُذْنِ اور فِيْ اُذْنَيْهِ ہے ذال کے سکون سے اور باقی چھ کے لیے ذال کا ضمہ ہے۔

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ میں حمزہ کے لیے وَلِيَحْكُمَ ہے لام کے کسرہ اور میم کے

فتحہ سے اور باقی چھ کے لیے لام اور میم دونوں کا سکون ہے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق اھل

کے ہمزہ کی حرکت میم کو دیدیتے ہیں (اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جس سے وَلْيَحْكُمَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ

ہو جاتا ہے)

يَبْغُوْنَ میں ابن عامر کے لیے تا اور باقی چھ کے لیے یا ہے۔

ع ٨ / ١٢ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا میں تین قراتیں ہیں ۱ حرمیان اور ابن عامر کے لیے يَقُوْلُ

الَّذِيْنَ یا سے پہلے واو کے حذف اور لام کے ضمہ سے۔ ۲ ابوعمرو کے لیے وَيَقُوْلَ الَّذِيْنَ

واو سے اور لام کے فتحہ سے، ۳ باقی تین (کوفیین) کے لیے یا سے پہلے واو اور لام کا ضمہ ہے۔

مَنْ يَّرْتَدَّ میں نافع۔ ابن عامر کے لیے مَنْ يَّرْتَدِدْ ہے دو دالوں سے جن میں سے

پہلی پر کسرہ اور دوسری کا سکون ہے اور باقی پانچ کے لیے ایک دال ہے جس پر تشدید اور فتحہ ہے۔

ع ٩ / ١٣ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ میں ابوعمرو اور کسائی کے لیے را کا کسرہ ہے (اور اس سے پہلے

الف میں ابوعمرو اور ابوالحارث کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق امالہ بھی ہے) اور باقی پانچ کے لیے را

پر فتحہ ہے۔

وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ میں حمزہ کے لیے وَعَبُدَ الطَّاغُوْتِ ہے با کے ضمہ اور تا کے کسرہ

اور باقی چھ کے لیے با اور تا دونوں کا فتحہ ہے۔

ع ١٠ / ١٢ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ میں نافع۔ ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے رِسٰلٰتِهٖ ہے لام کے

بعد الف اور تا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر (اور ہا کا بھی کسرہ اور اس کا یا کے ساتھ صلہ ہے)

اور باقی ساڑھے چار کے لیے رِسَالَتَهٗ ہے لام کے بعد والے الف کے حذف اور تا کے فتحہ سے واحد

ہونے کی بنا پر۔

اَلَّا تَكُوْنُ میں ابوعمرو اور حمزہ و کسائی کے لیے نون کا ضمہ اور باقی چار کے لیے

نون کا فتحہ ہے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا

پارہ ۷

ع ١٢ / ١ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن ذکوان کے لیے عٰقَدْتُّمُ

عین کے بعد الف اور قاف کی تخفیف سے ۲ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے عَقَدْتُّمُ الْاَيْمَانَ

الف کے حذف اور قاف کی تخفیف سے ۳ باقی چار حرمیان۔ ابوعمرو۔ ہشام۔ حفص کے لیے

عَقَّدْتُّمُ ہے الف کے حذف اور قاف کی تشدید سے۔

ع ١٣ / ٣ فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا میں کوفیین کے لیے ہمزہ پر تنوین (دو پیش) اور مِثْلُ کے لام کا

ضمہ ہے اور باقی چار کے لیے فَجَزَآءُ مِثْلِ مَا ہے یعنی ہمزہ پر ایک پیش اور لام کا کسرہ ہے۔

اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے كَفَّارَةُ طَعَامِ ہے اضافت

کے سبب تنوین کے حذف اور میم کے کسرہ سے اور باقی پانچ کے لیے تا پر تنوین اور طعام کے

میم کا ضمہ ہے اور مَسٰكِيْنَ یہاں سب کے لیے بلا اختلاف جمع کے صیغہ سے ہے۔

قِيٰمًا لِّلنَّاسِ میں ابن عامر کے لیے قِيَمًا لِّلنَّاسِ ہے یا کے بعد والے الف کے

١٤ حذف سے اور باقی چھ کے لیے یا کے بعد الف ہے۔

مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ میں حفص کے لیے تا اور حا دونوں کا فتحہ ہے اور جب اس

کلمے سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزہ کا کسرہ (اِسْتَحَقَّ) پڑھتے ہیں اور باقی ساڑھے چھ کے لیے

مِنَ الَّذِیْنَ اسْتُحِقَّ میں تا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے اور جب اس سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزہ کا ضمہ اُسْتُحِقَّ پڑھتے ہیں۔

عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ میں ابوبکر و حمزہ کے لیے عَلَیْهِمُ الْاَوَّلِیْنَ ہے جمع کے صیغہ سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے الْاَوْلَیٰنِ ہے تثنیہ کے صیغہ سے۔

ع ۱۵ / ۵ اَلْغُیُوْبِ میں ہر جگہ ابوبکر اور حمزہ کے لیے اَلْغِیُوْبِ ہے غین کے کسرہ سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے غین کا ضمہ ہے۔

اَلْقُدُسِ میں بقرہ (ر) میں اور رکوع ۱ آل عمران (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَّا سِحْرٌ میں یہاں اور ہود اور صف (ع) میں تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے اِلَّا سٰحِرٌ ہے سین کے بعد الف اور حا کے کسرہ سے، اور باقی پانچ کے لیے سین کا کسرہ اور حا کا سکون ہے الف کے بغیر

هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ میں کسائی کے لیے هَلْ تَسْتَطِیْعُ رَبَّكَ ہے یعنی یا کے بجائے تا ہے اور هَلْ کے لام کا اس میں ادغام ہے اور رَبَّكَ کی با کا فتحہ ہے اور باقی چھ کے لیے یا ہے اور با کا ضمہ ہے۔

اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے نون کا فتحہ اور زا پر تشدید ہے اور باقی چار کے لیے مُنْزِلُهَا ہے نون کے سکون اور زا کی تخفیف سے۔

ع ۱۶ / ۶ هٰذَا یَوْمُ میں نافع کے لیے میم کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے میم کا ضمہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت چھ ہیں

۱۔ یَدِیَ اِلَیْكَ (ع) میں نافع۔ ابوعمرو۔ حفص کے لیے فتحہ ہے۔ ۲۔ اِنِّیْ اَخَافُ (ع) ۳۔ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ (ع میں) ان دونوں میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۴۔ اِنِّیْ اُرِیْدُ (ع) ۵۔ اِنِّیْ اَعَذِّبُهٗ ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۶۔ وَاُمِّیَ

ع ۱۵ اِلٰهَیْنِ (ع میں) اس میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر حفص کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

وَاخْشَوْنِیْ (ع) اس کو ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

ع ۲ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ میں ابوبکر و حمزہ اور کسائی کے لیے مَنْ یَّصْرِفْ ہے یا کے فتحہ اور را کے کسرہ سے اور باقی ساڑھے چار کے لیے یا کا ضمہ اور را کا فتحہ ہے۔

ع ۳ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی پانچ کے لیے تا ہے۔

فِتْنَتُهُمْ میں ابن کثیر۔ ابن عامر حفص کے لیے تا کا ضمہ اور باقی ساڑھے چار کے لیے تا کا فتحہ ہے (اور ان دونوں کو ملانے سے تین قراتیں ہو جاتی ہیں ۱۔ نافع۔ ابوعمرو۔ ابوبکر کے لیے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ ۲۔ ابن کثیر۔ ابن عامر حفص کے لیے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ ۳۔ حمزہ اور کسائی کے لیے لَمْ یَكُنْ فِتْنَتَهُمْ)

وَاللّٰهِ رَبِّنَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے با کا فتحہ اور باقی پانچ کے لیے با کا کسرہ ہے۔

وَلَا نُكَذِّبَ وَنَكُوْنَ میں تین قراتیں ہیں ۱۔ حفص و حمزہ کے لیے با اور نون دونوں کا فتحہ ۲۔ ابن عامر کے لیے وَلَا نُكَذِّبُ وَنَكُوْنَ (نُكَذِّبُ میں با کے ضمہ اور وَنَكُوْنَ میں نون کے فتحہ سے) ۳۔ باقی ساڑھے چار کے لیے وَلَا نُكَذِّبُ وَنَكُوْنُ دونوں میں با اور نون کے ضمہ سے۔

ع ۱۰ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ میں ابن عامر کے لیے وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ ہے واؤ کے بعد ایک لام اور تا کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے دو لام ہیں (جن میں سے دوسرے کا دال میں ادغام ہے) اور تا کا ضمہ ہے۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میں یہاں اور اعراف (ع) میں نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے تا اور باقی ساڑھے چار کے لیے دونوں میں یا ہے۔

لَا یُكَذِّبُوْنَكَ میں نافع اور کسائی کے لیے لَا یُكْذِبُوْنَكَ ہے کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے۔ اور باقی (پانچ) کے لیے کاف کا فتحہ اور ذال پر تشدید ہے۔

اَرَءَیْتَكُمْ اور اَرَءَیْتُمْ۔ اَرَءَیْتَ اور اَفَرَءَیْتَ اور اَفَرَءَیْتُمْ وغیرہ میں جب ان میں را سے پہلے ہمزہ ہو یعنی رَءَیْتَ۔ رَءَیْتُمْ تو نافع کے لیے چاروں میں را کے بعد والے ہمزہ کی تسہیل ہے (اور ورش کے لیے ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس میں مد بھی ہے یعنی اَرَاَیْتُمْ۔ اَفَرَاَیْتُمْ) اور کسائی کے لیے اَرَیْتَكُمْ۔ اَرَیْتُمْ ہے ہمزہ کے حذف سے اور حمزہ چاروں میں صرف وقف

نافع کی طرح ہیں اور باقی پانچ کے لیے ہمزہ کی تحقیق ہے۔

ع ۵ ۱۱ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ میں یہاں اور اقتربت (ع) اور قمر (ع) اور فُتِحَتْ انبیاء (ع) میں چاروں میں ابن عامر کے لیے فَتَّحْنَا۔ فُتِّحَتْ ہے تا کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے چاروں میں تا کی تخفیف ہے۔

ع ۶ ۱۲ بِالْغَدٰوةِ میں یہاں اور کہف (ع) میں دونوں میں ابن عامر کے لیے بِالْغُدْوَةِ ہے غین کے ضمہ دال کے سکون (اور اس کے بعد فتحہ والے واو) سے (الف کے بغیر) اور باقی چھ کے لیے غین کا فتحہ اور دال کے بعد الف ہے، واو کے بغیر (یعنی ان کے لیے واو صرف لکھنے میں آتا ہے پڑھا نہیں جاتا)

أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ اور فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن عامر عاصم کے لیے أَنَّهُ۔ فَأَنَّهُ دونوں میں ہمزہ کے فتحہ سے ۲ نافع کے لیے أَنَّهُ۔ فَإِنَّهُ اول میں ہمزہ کے فتحہ اور ثانی میں کسرہ سے ۳ باقی چار کے لیے دونوں میں إِنَّهُ۔ فَإِنَّهُ دونوں میں ہمزہ کا کسرہ۔

وَلِتَسْتَبِينَ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی ساڑھے چار کے لیے تا ہے

سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ میں نافع کے لیے لام کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے لام کا ضمہ ہے

ع ۷ ۱۳ يَقُصُّ الْحَقَّ میں نافع، ابن کثیر اور عاصم کے لیے قاف کا ضمہ اور اس کے بعد صاد اور اس پر تشدید اور ضمہ ہے اور باقی چار کے لیے يَقْضِ الْحَقَّ قاف کے سکون اور اس کے بعد ضاد اور اس کے کسرہ سے تشدید کے بغیر اور رسم الخط کی پیروی کے سبب وقف سب کے لیے اس میں اور اس کے ہم شکل الفاظ میں یا کے بغیر ہوگا (پس یہاں وقف ضاد پر ہوگا یعنی يَقْضِ ط)

ع ۸ ۱۴ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا میں یہاں اور اسْتَهْوَتْهُ (ع) میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے تَوَفّٰهُ۔ اسْتَهْوٰهُ ہے فا اور واو کے بعد الف سے تا کے بغیر اور اس الف میں امالہ بھی ہے اور باقی پانچ کے لیے دونوں میں فا اور واو کے بعد تائے ساکنہ ہے۔

وَخُفْيَةً میں یہاں اور اعراف (ع) میں ابوبکر کے لیے خا کا کسرہ اور باقی ساڑھے چھ کے لیے خا کا ضمہ ہے۔

لَئِنْ أَنْجَانَا میں کوفیین کے لیے جیم کے بعد الف ہے یا اور تا کے بغیر اور باقی چار کے لیے لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا ہے (جیم کے بعد یائے ساکنہ اور فتحہ والی تا سے اور ان دونوں کے درمیان الف بھی نہیں ہے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ میں ہشام اور کوفیین کے لیے نون کا فتحہ اور جیم پر تشدید ہے اور باقی ساڑھے تین کے لیے يُنْجِيكُمْ ہے نون کے سکون اور جیم کی تخفیف سے (اور نون میں اخفا بھی کرتے ہیں)

وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ میں ابن عامر کے لیے يُنَسِّيَنَّكَ ہے نون کے فتحہ اور سین کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے نون کا سکون اور (اس میں اخفا اور) سین کی تخفیف ہے۔

ع ۹ ۱۵ رَاٰ كَوْكَبًا۔ رَاٰ اَيْدِيَهُمْ۔ رَاٰهُ۔ فَرَاٰهُ اور اسی طرح وہ رَاٰ جو تلفظ میں ان کا ہم شکل ہو اور یا سے بدلے ہوئے الف کے بعد ساکن منفصل نہ ہو بلکہ حرکت والا حرف ہو اسم ظاہر ہو جو سات جگہ آیا ہے ۱ یہاں ۲ ہود ع ۷ ۳ ہود ع ۳ ۴ یوسف ع ۳ ۵ طٰہٰ ع ۱ ۶ نجم ع ... میں خواہ ضمیر میں ہو جو نو جگہ آیا ہے) اس میں چار قراءتیں ہیں ۱ ابن ذکوان۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے را اور ہمزہ دونوں کا امالہ محضہ لیکن نقاش اخفش سے (اور وہ ابن ذکوان سے) نقل کرتے ہوئے اس رَاٰ کو (امالہ سے) مستثنیٰ کرتے ہیں جس کے بعد ضمیر ہو (جو تین کلمات میں نو جگہ آیا ہے ۱ رَاٰكَ انبیاء ع ۳ و ۲ ... رَاٰهَا نمل ع و قصص ع ۴ تا ۹ رَاٰهُ نمل ع و فاطر و صفت ع و نجم ع و تکویر و علق) پس اس میں را اور ہمزہ دونوں کا فتحہ پڑھتے ہیں اور میں نے فارسی سے اور انہوں نے نقاش سے دونوں کا فتحہ ہی پڑھا ہے اور مجھے ابوالفتح نے بھی فتحہ ہی پڑھایا ہے جس کو انہوں نے عبدالباقی سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے اور ان حضرات نے نقاش سے اور انہوں نے اخفش سے پڑھا ہے (یہ وہ ہے جو تیسیر کے موجودہ مطبوعہ اور قلمی نسخہ میں ہے جس سے یہ نکلتا ہے کہ رَاٰكَ۔ رَاٰهَا۔ رَاٰهُ میں نو کی نو جگہ ابن ذکوان کے لیے نقاش سے دونوں حرفوں کا صرف فتحہ ہے پس امالہ زیادات میں سے ہوگا اور علی قاریؒ نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ ضمیر والے رَاٰ میں نقاش نے اخفش سے دونوں حرفوں کا فتحہ اور ابن اخرم نے دونوں کا امالہ روایت کیا ہے اور یہی مطلب صاف اور بے غبار ہے جس سے پوری عبارت کا مفہوم درست ہو جاتا ہے لیکن نشر و اتحاف میں اس کا عکس درج ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ تیسیر میں نقاش سے دونوں حرفوں کا صرف امالہ ہے اور دونوں کا فتحہ ابن اخرم سے ہے اور ارشاد المریدین علی ضباع بھی یہی کہتے ہیں کہ اس قسم میں فتحہ زیادات میں سے ہے۔ خیال یہ ہے کہ یہ اختلاف تیسیر کے نسخوں کے مختلف ہونے کی بنا پر ظہور میں آیا ہے اور علی قاریؒ کو بھی وہی نسخہ ملا ہوگا جو اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نقاش سے فتحہ ہے پس امالہ زیادات میں سے ہوگا۔ اور جو نسخے صاحب نشر اور اتحاف کے مطالعہ میں آئے ہوں گے ان میں وَاسْتَثْنَى النَّقَّاشُ عَنِ الْأَخْفَشِ کے بجائے وَاسْتَثْنَى ابْنُ الْأَخْرَمِ عَنِ الْأَخْفَشِ ہوگا اور غالباً یہی صحیح بھی ہے کیونکہ صاحب نشر روایات کی پوری چھان بین

کرتے ہیں پس اگر روایت اس کے خلاف ہوتی تو ... ضرور تنبیہ فرماتے) ع۲ ابو عمرو کے لیے صرف ہمزہ میں امالہ محضہ اور را میں فتح اور ابو شعیب سوسی سے حمزہ کی طرح را اور ہمزہ دونوں کا امالہ بھی منقول ہے (لیکن یہ صحیح نہیں) ع۳ کوفی کے لیے (دونوں قسموں میں) سب جگہ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ بین بین (اور قاعدہ کے موافق بدل کی) تینوں وجوہ بھی ... ہوں گی اور چونکہ رَاَ میں ان کے لیے فتح قطعاً نہیں ہے اس لیے اس میں فَتَلَقّٰۤی آدَمُ کی طرح امالہ کے ساتھ توسط وطول اور فتح کے ساتھ قصر وطول چار وجوہ نہ ہوں گی بلکہ تین ہوں گی اور سب امالہ کے ساتھ ہوں گی۔ ع۴ اور باقی (اڑھائی قالون۔ ابن کثیر ہشام حفص) کے لیے سب جگہ را اور ہمزہ دونوں کا فتح ہے۔

اور اگر رَاٰ میں یا (سے بدلے ہوئے الف) کے بعد ساکن منفصل آجائے (جو وقف کرنے کی صورت میں رَاٰ سے جدا ہوجاتا ہو جیسے رَاَ الْقَمَرَ اور رَاَ الشَّمْسَ وغیرہ (جو چھ جگہ آیا ہے ع۱و۲ یہاں ع۳و۴ نحل ع میں ع۵ کہف ع بن ع۶ احزاب ع میں) تو اس میں دو قراءتیں ہیں ع۱ ابوبکر اور حمزہ کے لیے صرف را کا امالہ (محضہ اور ہمزہ کا فتح) ع۲ باقی ساڑھے پانچ کے لیے را اور ہمزہ دونوں کا فتحہ اور اس کا یہ حکم وصل کی حالت میں ہے پس اگر رَاٰ پر وقف کر دینے کے سبب ساکن سے جدا ہوجائے تو اس میں بھی اختلاف اسی طرح ہوگا جس طرح رَاٰ کَوْکَبًا میں بیان ہوچکا ہے (یعنی وقفاً اس رَاٰ میں بھی وہی چار قراءتیں ہوں گی جو اوپر گزریں اور ابن ذکوان کے لیے بھی دونوں حرفوں میں صرف امالہ ہوگا ضمیر والے رَاٰ کی طرح ... وجوہ نہ ہوں گی) اور خلف نے یحییٰ سے اور انہوں نے ابوبکر سے اور اکثر حضرات نے سوسی سے پہلے (رَاٰ) کی طرح ... (ساکن منفصل والے رَاٰ) میں بھی را اور ہمزہ دونوں کے فتحہ کا امالہ نقل کیا ہے۔ ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر اور سوسی دونوں کی روایت میں اس قسم میں دونوں کا امالہ بھی پڑھا ہے، اور ابو حمدون و ابو عبدالرحمن ... سے پہلے رَاٰ کی طرح اس قسم میں بھی صرف ہمزہ کے فتحہ کا امالہ روایت کیا ہے اور یہ سب روایتیں صحیح اور قابل عمل ہیں (نتیجہ یہ کہ جس رَاٰ کے بعد متحرک حرف ہو خواہ ظاہر ہو خواہ ضمیر جیسے رَاٰ کَوْکَبًا۔ رَاٰہُ اس میں سوسی کے لیے دو وجوہ ہیں ع۱ را کا فتحہ ہمزہ کا امالہ اور یہی صحیح ہے ع۲ دونوں کا امالہ یہ طرق کے خلاف ہے اور ساکن منفصل والے رَاٰ میں سوسی سے چار وجوہ ہیں ع۱ را اور ہمزہ دونوں کا فتحہ اور یہی صحیح ہے ع۲ دونوں کا امالہ ع۳ را کا فتحہ ہمزہ کا امالہ ع۴ نمبر ۳ کا عکس یہ تینوں روایتیں طرق کے خلاف ہیں گو فی نفسہٖ صحیح ہوں پس تیسیر کے طرق سے صرف پہلی وجہ پڑھی جائے گی اور ابوبکر کے لیے ساکن منفصل والے رَاٰ میں دو وجوہ ہیں ع۱ را کا امالہ ہمزہ کا فتحہ اور یہی صحیح ہے ع۲ دونوں کا امالہ یہ طرق کے خلاف ہے)

فائدہ۔ رَاٰ کی قسموں اور ان کی صحیح وجوہ میں

رَاٰ کے بعد والا حرف یا تو متحرک ہوتا ہے یا ساکن اور متحرک اسم ظاہر میں بھی ہوتا ہے اور ضمیر میں بھی اور ساکن منفصل بھی ہوتا ہے جو وقفاً رَاٰ سے جدا ہوجاتا ہے جیسے رَاَ الْقَمَرَ اور متصل ولازم بھی ہوتا ہے جو کسی وقت بھی جدا نہیں ہوتا جیسے رَاَوْا۔ رَاَتْ۔ رَاَیْتَ پس اس کی کل چار قسمیں ہوگئیں ع۱ وہ رَاٰ جس کے بعد متحرک ہو اور اسم ظاہر ہو اور یہ سات جگہ آیا ہے ع۲ وہ رَاٰ جس کے بعد متحرک ہو لیکن ضمیر ہو یہ تین کلموں میں ہے جو نو جگہ آئے ہیں ان دونوں قسموں میں وہی چار قراءتیں ہیں جو اوپر لکھی گئیں لیکن دوسری قسم کے نو کلمات میں ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں ع۱ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ع۲ دونوں کا فتحہ اور پہلی قسم میں ان کے لیے دونوں حرفوں کا صرف امالہ ہے ع۳ وہ رَاٰ جس کے بعد ساکن منفصل ہو جو چھ جگہ آیا ہے اس میں صرف ابوبکر اور حمزہ کے لیے فقط را کا امالہ ہے ع۴ وہ رَاٰ جس کے بعد ساکن لازم ہو اس میں سب کے لیے وقف و وصل دونوں حالتوں میں دونوں حرفوں کا فتحہ ہے

اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ میں نافع۔ ابن ذکوان کے لیے اَتُحَآجُوْنِیْ ہے نون کی تخفیف سے اور ہشام کے لیے تخفیف و تشدید دونوں ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے صرف تشدید ہے۔

۱۰ ع ۱۴ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ میں یہاں اور یوسف (ع) میں دونوں میں کوفیین کے لیے تا پر تنوین دو زیر ہیں اور باقی چار کے لیے دونوں میں دَرَجٰتِ مَنْ نَّشَآءُ ہے تنوین کے بغیر تا کے ایک زیر سے۔

وَالْیَسَعَ میں یہاں اور صٓ (ع) میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَاللَّیْسَعَ ہے دو لاموں سے جن میں سے دوسرے پر تشدید اور فتحہ اور یا کا سکون ہے اور باقی پانچ کے لیے دونوں میں ایک لام اور اس کا سکون اور یا پر فتحہ ہے۔

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ میں چار قراءتیں ہیں ع۱ ابن ذکوان کے لیے فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهٖ یعنی ھا کا کسرہ اور اس کا یا کے ساتھ صلہ ہے (اور قصیدہ میں عدم صلہ ھا کا پڑھنا بھی درج ہے جو نشر کے طرق سے بھی نادر و قلیل ہے پھر تیسیر کے طرق کا تو ذکر ہی کیا ہے پس اس میں ابن ذکوان کے لیے صلہ ہی صحیح ہے) ع۲ ہشام کے لیے فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهِ صلہ کے بغیر ھا کے پورے زیر سے ع۳ حمزہ اور کسائی کے لیے وصلاً فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِ۔ ھا کے حذف سے اور وقفاً ھا کو ساکن کرکے ثابت رکھتے ہیں۔ ع۴ باقی چار دونوں حالتوں میں ھا کو ساکن کرکے ثابت رکھتے ہیں۔

۱۱ ع ۱۲ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ تینوں میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے

یا اور باقی پانچ کے لیے تینوں جگہ تا ہے۔

وَلِیُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی میں ابوبکر کے لیے یا اور باقی ساڑھے چھ کے لیے تا ہے۔

لَقَدْ تَقَطَّعَ بَیْنُکُمْ میں نافع، حفص، کسائی کے لیے نون کا فتحہ ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے نون کا ضمہ ہے۔

ع ۱۲ / ۱۸ اَلْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ اور اَلْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ (میں یا کی تشدید و تخفیف کا اختلاف) آل عمران (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَجَاعِلُ الَّیْلِ سَکَنًا میں کوفیین کے لیے جَعَلَ فَعَلَ کے وزن پر ہے اور اَلَّیْلَ میں لام کا فتحہ ہے اور باقی چار کے لیے وَجَاعِلُ الَّیْلِ ہے یعنی جَاعِلُ۔ فَاعِلُ کے وزن پر ہے اور اَلَّیْلِ میں دوسرے لام کا کسرہ ہے۔

فَمُسْتَقَرٌّ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے قاف کا کسرہ اور باقی پانچ کے لیے قاف کا فتحہ ہے۔

اِلٰی ثَمَرِہٖ۔ مِنْ ثَمَرِہٖ دونوں موقعوں میں یہاں (یعنی ع ۱۲ اور ع ۱۷ میں) اور (مِنْ ثَمَرِہٖ) یٰسٓ (ع) میں تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے ثُمُرِہٖ ہے ثا اور میم دونوں کے ضمہ سے اور باقی پانچ کے لیے تینوں میں ثا اور میم کا فتحہ ہے۔

وَخَرَقُوْا میں نافع کے لیے وَخَرَّقُوْا ہے را کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے را کی تخفیف ہے۔

ع ۱۳ / ۱۹ دَرَسْتَ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے دَارَسْتَ دال کے بعد الف اور سین کے سکون اور تا کے فتحہ سے ۲ ابن عامر کے لیے دَرَسَتْ الف کے حذف سین کے فتحہ اور تا کے سکون سے ۳ باقی چار کے لیے دَرَسْتَ الف کے حذف سین کے سکون اور تا کے فتحہ سے۔

اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے اور ابوبکر کے لیے اِنَّ کے ہمزہ کا کسرہ اور فتحہ دونوں وجوہ ہیں اور باقی ساڑھے چار کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے تا اور باقی پانچ کے لیے یا ہے۔

پارہ ۸ وَلَوْ اَنَّنَا

کُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا میں نافع، ابن عامر کے لیے قِبَلًا ہے قاف کے کسرہ اور با کے فتحہ سے اور باقی پانچ کے لیے قاف اور با دونوں کا ضمہ ہے۔

اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ میں ابن عامر اور حفص کے لیے نون کا فتحہ اور زا پر تشدید ہے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے مُنْزَلٌ ہے نون کے سکون (اور اخفا) اور زا کی تخفیف سے۔

کَلِمَتُ رَبِّكَ میں کوفیین کے لیے واحد کا صیغہ ہے میم کے بعد والے الف کے بغیر اور باقی چار کے لیے کَلِمٰتُ ہے جمع کے صیغہ سے میم کے بعد الف کے ساتھ۔

لَیُضِلُّوْنَ میں یہاں اور لِیُضِلُّوْا یونس (ع) میں دونوں جگہ کوفیین کے لیے یا کا ضمہ اور باقی چار کے لیے دونوں میں یا کا فتحہ ہے۔

وَقَدْ فَصَّلَ لَکُمْ میں نافع اور کوفیین کے لیے فا اور صاد دونوں کا فتحہ ہے اور باقی تین کے لیے فُصِّلَ ہے فا کے ضمہ اور صاد کے کسرہ سے۔

مَا حَرَّمَ میں نافع اور حفص کے لیے حا اور را دونوں کا فتحہ ہے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے حُرِّمَ ہے حا کے ضمہ اور را کے کسرہ سے (پس ان دونوں میں تین قراءتیں ہو گئیں ۱ نافع اور حفص کے لیے فَصَّلَ لَکُمْ مَّا حَرَّمَ ۲ ابوبکر، حمزہ، کسائی کے لیے فَصَّلَ لَکُمْ مَّا حُرِّمَ ۳ باقی تین نفر والوں کے لیے فُصِّلَ لَکُمْ مَّا حُرِّمَ۔

اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا میں یہاں اور اَلْاَرْضُ الْمَیْتَةُ یٰسٓ (ع) میں اور لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا حجرات (ع) میں تینوں میں نافع کے لیے مَیِّتًا اور اَلْمَیِّتَةُ ہے یا کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے تینوں میں یا کا سکون اور تخفیف ہے۔

یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر لام کے بعد والے الف کا حذف اور تا کا فتحہ (اور ہا کا الٹا پیش) ہے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے جمع ہونے کی بنا پر رِسٰلٰتِهٖ ہے لام کے بعد الف اور تا کے کسرہ اور ہا کے کھڑے زیر سے۔

ضَیِّقًا میں یہاں اور فرقان (رع ۲) میں ابن کثیر کے لیے ضَیْقًا ہے یا کے سکون اور تخفیف سے اور باقی چھ کے لیے دونوں میں یا پر تشدید اور کسرہ ہے۔

حَرَجًا میں نافع۔ ابوبکر کے لیے را کا کسرہ اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے را کا فتحہ ہے۔

كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ میں تین قراءتیں ہیں ۱؎ ابن کثیر کے لیے يَصْعَدُ صاد کے سکون اور الف کے حذف اور صاد وعین دونوں کی تخفیف سے ۲؎ ابوبکر کے لیے يَصَّاعَدُ صاد کی تشدید اور فتحہ اور اس کے بعد الف اور عین کی تخفیف سے ۳؎ باقی ساڑھے پانچ کے لیے صاد اور عین دونوں پر تشدید ہے الف کے بغیر۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ میں یہاں اور یہاں اس سورۃ کا دوسرا (يَحْشُرُهُمْ) ہے اور یونس کے دوسرے (يَحْشُرُهُمْ) میں (جو ع میں ہے) اور وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ ثُمَّ يَقُولُ سبا (رع ۵) میں يَحْشُرُهُمْ کے تمام (تینوں) کلمات میں اور ثُمَّ يَقُولُ چاروں میں حفص کے لیے یا اور باقی ساڑھے چھ کے لیے چاروں میں نون ہے (اور انعام ویونس کے پہلے يَحْشُرُهُمْ میں جو ع میں ہے ساتوں کے لیے نون ہے)

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ میں ابن عامر کے لیے تا اور باقی چھ کے لیے یا ہے۔ ١٦ ع ٣

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اور مَكَانَتِهِمْ میں ہر پانچ جگہ ابوبکر کے لیے مَكَانَاتِكُمْ اور مَكَانَاتِهِمْ ہے جمع کے صیغہ اور نون کے بعد الف سے اور باقی ساڑھے چھ کے لیے واحد ہونے کی بناء پر نون کے بعد والے الف کا حذف ہے۔

مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ میں یہاں اور قصص (رع ۴) میں حمزہ اور کسائی کے لیے يَكُوْنُ ہے یا سے اور باقی پانچ کے لیے تا سے۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاۤؤُهُمْ میں ابن عامر کے لیے زُيِّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلُ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَاۤئِهِمْ ہے۔ یعنی زُيِّنَ میں زا کا ضمہ یا کا کسرہ اور قَتْلُ میں لام کا ضمہ اور اَوْلَادَهُمْ میں دال کا فتحہ (ہا کا ضمہ) اور شُرَكَاۤئِهِمْ میں ہمزہ اور ہا دونوں کا کسرہ ہے اور باقی چھ کے لیے زَيَّنَ میں زا اور یا دونوں کا فتحہ اور قَتْلَ میں لام کا فتحہ اور اَوْلَادِهِمْ میں دال اور ہا کا کسرہ اور شُرَكَاۤؤُهُمْ میں ہمزہ اور ہا کا ضمہ ہے۔

بِزَعْمِهِمْ میں دونوں جگہ کسائی کے لیے زا کا ضمہ اور باقی چھ کے لیے زا کا فتحہ ہے۔

وَاِنْ يَّكُنْ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے وَاِنْ تَكُنْ ہے تا سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے یا ہے۔

مَيْتَةً میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے تا کے دو پیش اور باقی پانچ کے لیے تا کے زبر ہیں۔ (پس ان دونوں میں چار قراءتیں ہو گئیں ۱؎ ابن عامر کے لیے وَاِنْ تَكُنْ مَيْتَةٌ ۲؎ ابوبکر کے لیے وَاِنْ تَكُنْ مَيْتَةً ۳؎ ابن کثیر کے لیے وَاِنْ يَّكُنْ مَيْتَةٌ ۴؎ باقی ساڑھے چار کے لیے وَاِنْ يَّكُنْ مَيْتَةً)

اَلَّذِيْنَ قَتَلُوْا (میں تا کی تشدید اور تخفیف کا اختلاف) آل عمران (رع ۱۷) میں بیان ہو چکا ہے۔

١٧ ع ٤

يَوْمَ حَصَادِهٖ میں ابوعمرو۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے حا کا فتحہ اور باقی چار کے لیے کسرہ ہے۔

وَمِنَ الْمَعْزِ میں نافع اور کوفیین کے لیے عین کا سکون ہے اور باقی تین (نفر[1]) کے لیے وَمِنَ الْمَعَزِ عین کے فتحہ سے۔

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ (میں طا کا ضمہ وسکون) بقرہ (رع ۲۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ میں ابن کثیر۔ ابن عامر۔ حمزہ کے لیے اَنْ تَكُوْنَ ہے تا سے اور باقی چار کے لیے یا ہے۔

مَيْتَةً میں ابن عامر کے لیے تا کا ضمہ اور باقی چھ کے لیے فتحہ ہے (پس اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً میں تین قراءتیں ہو گئیں ۱؎ ابن کثیر اور حمزہ کے لیے اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةً ۲؎ ابن عامر کے لیے اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةٌ ۳؎ باقی چار کے لیے اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً)

١٩ ع ٢

تَذَكَّرُوْنَ میں ہر جگہ جب کہ یہ ایک تا سے لکھا ہوا ہو حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ذال کی تخفیف ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے تَذَّكَّرُوْنَ ہے ذال کی تشدید سے۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی پانچ کے لیے فتحہ اور ان میں سے ابن عامر کے لیے نون کی تخفیف اور اس کا سکون ہے اور باقی چار کے لیے نون پر تشدید اور فتحہ ہے (پس اس میں تین قراءتیں ہو گئیں ۱؎ حمزہ اور کسائی کے لیے وَاِنَّ هٰذَا ۲؎ ابن عامر کے لیے وَاَنْ هٰذَا ۳؎ باقی چار کے لیے وَاَنَّ هٰذَا)

٢٠ ع ٧

دونوں موقعوں میں يَصْدِفُوْنَ (کے صاد کا اشمام) نساء (رع ۱۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

[1] نفر ایک رمز ہے جسکو علامہ شاطبی نے ابن عامر، حمزہ اور کسائی کے لئے مقرر کیا ہے ۱۲ منہ
ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ ابن عامر

اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمْ میں یہاں اور کل (۲) میں حمزہؒ کسائی کے لیے اَنْ یَّاْتِیَهُمْ ہے
یا سے اور باقی پانچ کے لیے تا سے ہے۔
فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ میں یہاں اور روم (۲) میں حمزہ اور کسائی کے لیے فٰرَقُوْا ہے (فا
کے بعد الف اور را کی تخفیف سے اور باقی پانچ کے لیے الف کا حذف اور را پر تشدید ہے۔
دِیْنًا قِیَمًا میں کوفیین کے لیے قاف کا کسرہ اور یا کا فتحہ اور اس کی تخفیف ہے اور باقی
چار کے لیے قَیِّمًا ہے قاف کے فتحہ اور یا کے کسرہ اور تشدید سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یائیں آٹھ ہیں

۱ اِنِّیٓ اَخَافُ (ع) ۲ اِنِّیٓ اَرٰىكَ (ع) میں ان دونوں میں حرمیان اور ابو عمرو
کے لیے یا کا فتحہ ہے ۳ اِنِّیٓ اُمِرْتُ (ع) ۴ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ (ع) ان دونوں میں نافع کے لیے یا کا
فتحہ ہے ۵ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ (ع) اس میں نافع، ابن عامر، حفص کے لیے فتحہ ہے ۶ صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا
(ع) اس میں ابن عامر کے لیے فتحہ ہے ۷ رَبِّیٓ اِلٰی صِرَاطٍ (ع) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ
ہے ۸ وَمَحْیَایَ (ع) اس میں نافع (قالون) کے لیے سکون (اور مد لازم) ہے اور ورش کے لیے
یا کا سکون (مع مد لازم) اور فتحہ دونوں ہیں اور ابن خاقان نے اس میں سکون ہی پڑھایا ہے
اور اس کو انھوں نے اپنے شیوخ سے نقل کیا ہے اور میں سکون ہی کو اختیار کرتا ہوں کیونکہ ہم سے
احمد بن عمر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن ابراہیم نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم
سے ابو بکر بن سہل نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو الازہر نے بیان کیا جس کو انھوں نے
ورش سے اور ورش نے نافع سے نقل کیا ہے کہ وَمَحْیَایَ میں یا کا سکون ہے ابو الازہر کہتے ہیں
کہ مجھے عثمان بن سعید (ورش) نے یہ حکم دیا ہے کہ مَثْوَایَ کی طرح اس یا کو بھی فتحہ سے پڑھوں اور
یہ فرمایا ہے کہ یہ نحوی قاعدہ کے زیادہ موافق ہے کیونکہ الف کے بعد سب جگہ یا پر فتحہ ہی آتا ہے)
اور ہم سے خلف بن ابراہیم معلم نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن اسامہ نے بیان کیا جس کو انھوں
نے اپنے والد سے اور انھوں نے یونس سے اور یونس نے ورش سے اور ورش نے نافع سے نقل کیا ہے
کہ وَمَحْیَایَ میں یا کا سکون اور وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ میں یا کا فتحہ ہے۔ یونس کہتے ہیں کہ مجھ سے عثمان (ورش)
نے کہا کہ مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ تم وَمَحْیَایَ میں یا کا فتحہ پڑھو اور وَمَمَاتِیْ میں یا کا سکون
پڑھو۔

ابو عمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ ورش کا یہ قول دلیل ہے اس پر کہ وہ نافع سے تو سکون روایت کرتے ہیں
لیکن اپنی ذاتی رائے سے فتحہ کو پسندیدہ سمجھتے ہیں (جیسا کہ باقی چھ کی قراءۃ ہے) اور اس سورۃ میں یائے
زائدہ ایک ہے جو وَلَا تُنْظِرُوْنِ (ع) میں ہے اس کو ابو عمرو بصری رحمہ اللہ وصل میں ثابت
رکھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف

ع ۸ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ میں ابن عامر کے لیے یَتَذَكَّرُوْنَ ہے یعنی تا سے پہلے یا
زیادہ کرتے ہیں اور باقی (چھ) تا سے پہلے یا زیادہ نہیں کرتے (اور ذال کی تخفیف اور تشدید میں یہ سب
اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو ابھی انعام (ع) میں گزرا ہے)
ع ۲ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ میں یہاں اور كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ زخرف (ع) میں دونوں میں
ابن ذکوان، حمزہ اور کسائی کے لیے تَخْرُجُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور را کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چار)
کے لیے دونوں میں تا کا ضمہ اور را کا فتحہ ہے۔
ع ۳ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى میں نافع، ابن عامر، کسائی کے لیے سین کا فتحہ ہے اور باقی (چار) کے
لیے سین کا ضمہ ہے۔
خَالِصَةً میں نافع کے لیے تا کے دو پیش اور باقی (چھ) کے لیے تا کے دو زبر ہیں۔
وَلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ میں ابو بکر کے لیے یا ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا ہے۔
لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابو عمرو کے لیے لَا تُفْتَحُ تا اول اور فا کے
سکون اور دوسری تا کی تخفیف سے ۲ حمزہ اور کسائی کے لیے لَا یُفْتَحُ یا سے اور فا کے سکون
اور تا کی تخفیف سے ۳ باقی (چار) کے لیے لَا تُفَتَّحُ تا سے اور فا کے فتحہ اور تا کی تشدید
سے۔
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ میں ابن عامر کے لیے مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ ہے واو کے بغیر اور باقی
(چھ) کے لیے وَمَا ہے واو سے۔
قَالُوْا نَعَمْ اور قُلْ نَعَمْ میں ہر چہار جگہ کسائی کے لیے نَعِمْ ہے عین کے کسرہ سے اور باقی

(اور جو شعیب علیہ السلام کے قصہ میں ع ۱۱ میں ہے اس میں سب کے لیے واو کے بغیر ہے)

اِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ میں نافع اور حفص کے لیے ایک ہمزہ کسرہ والا ہے اخبار کی بنا پر اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے عَ اِنَّكُمْ ہے استفہام کی بنا پر دو ہمزوں سے اور اس میں ادخال و تسہیل کے بارہ میں جو قراء کا مذہب ہے وہ باب الہمزتین (دسویں باب) میں بیان ہوچکا ہے۔

پارہ ۹ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

ع ۱۲ ۲ لَفَتَحْنَا انعام (ع ۵) میں بیان ہوچکا ہے۔

اَوَاَمِنَ میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے اَوْ اَمِنَ ہے واو کے سکون سے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت واو کو دیدیتے ہیں اور اَوَ اَمِنَ پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے واو کا فتحہ ہے۔

ع ۱۳ ۳ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ میں نافع کے لیے عَلَیَّ ہے یا کے فتحہ اور تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے عَلٰی ہے یا کے سکون سے اور وہ یا تلفظ میں الف سے بدل جاتی ہے۔

ع ۱۳ ۴ اَرْجِهْ میں یہاں اور شعراء (ع ۳) میں دونوں میں چھ قراءتیں ہیں (تین ہمزہ کے بغیر اور تین ہمزہ کے ساتھ) ۱ قالون کے لیے اَرْجِهِ جیم کے بعد ہمزہ کے حذف اور ہا کے کسرہ کے اختلاس (پورے زیر) سے ۲ ورش و کسائی کے لیے اَرْجِهِیْ جیم کے بعد والے ہمزہ کے بغیر ہا کا یا کے ساتھ صلہ کرتے ہیں ۳ عاصم اور حمزہ کے لیے اَرْجِهْ ہمزہ کے حذف سے اور ہا کو ساکن پڑھتے ہیں ۴ ابن کثیر اور ہشام کے لیے اَرْجِئْهُوْ جیم کے بعد ہمزہ ساکنہ اور ہا کے ضمہ سے اور اس ہا کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں ۵ ابوعمرو کے لیے اَرْجِئْهُ جیم کے بعد ہمزہ اور ہا کے ضمہ سے صلہ کے بغیر ۶ ابن ذکوان کے لیے اَرْجِئْهِ جیم کے بعد ہمزہ اور ہا کے کسرہ سے اور اس کا یا کے ساتھ صلہ نہیں کرتے اور وقفاً یہ ہا بلا خلاف ساکن پڑھی جاتی ہے لیکن جو حضرات ہا کا ضمہ (یا کسرہ) پڑھتے ہیں عام ہے کہ وہ اس کا صلہ کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں ان کی قراءۃ پر سکون کے ساتھ (ضمہ کی صورت میں) اشمام و روم (اور کسرہ کی صورت میں صرف روم)

(چھ) کے لیے عین کا فتحہ ہے۔

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ میں بزی، ابن عامر، حمزہ اور کسائی کے لیے اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ ہے نون کی تشدید (اور فتحہ) اور تا کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے نون کی تخفیف اور سکون اور اس کا لام میں ادغام) اور تا کا ضمہ ہے۔

ع ۱۴ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ میں یہاں اور رعد (ع ۱) میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے يُغَشِّى الَّيْلَ النَّهَارَ ہے (غین کے فتحہ اور شین کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے (غین کا سکون اور شین کی تخفیف ہے۔

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٍ چاروں میں ابن عامر کے لیے سین اور را اور میم اور تا کا ضمہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے چاروں حرفوں کا نصب ہے جو اول کے تین میں فتحہ سے اور مُسَخَّرٰتٍ ان کسرہ سے ہوگا۔

وَّخُفْيَةً (میں خا کا کسرہ اور ضمہ) انعام (ع ۸) میں بیان ہوچکا ہے۔

اور اَلسِّحْرُ کا اختلاف بقرہ (ع ۲۰) میں بیان ہوچکا ہے۔

بُشْرًا اس ہر جگہ چار قراءتیں ہیں ۱ عاصم کے لیے بُشْرًا با اور اس کے ضمہ اور شین کے سکون سے ۲ ابن عامر کے لیے نُشْرًا (نون اور اس کے ضمہ اور شین کے سکون سے ۳ حمزہ اور کسائی کے لیے نَشْرًا (نون اور اس کے فتحہ اور شین کے سکون سے ۴ باقی (تین) کے لیے نُشُرًا (نون اور اس کے ضمہ اور شین کے ضمہ سے۔

ع ۱۵ ۸ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ میں ہر جگہ جب کہ اس سے پہلے وہ مِنْ ہو جو اسموں کو جر دیا کرتا ہے کسائی کے لیے غَيْرِهٖ ہے را کے کسرہ (سے اور ہا کے کھڑے زیر) سے اور باقی (چھ) کے لیے را کا ضمہ (اور ہا کا الٹا پیش) ہے۔

اُبَلِّغُكُمْ میں دونوں جگہ یہاں (یعنی ع ۸ و ع ۹ میں) اور احقاف (ع ۳) میں تینوں میں ابوعمرو کے لیے اُبْلِغُكُمْ ہے (با کے سکون اور لام کی تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے تینوں میں با کا فتحہ اور لام پر تشدید ہے۔

بَصْۜطَةً (میں سین اور صاد کا اختلاف) بقرہ (ع ۳۲) میں بیان ہوچکا ہے۔

ع ۱۷ ۱۰ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا جو صالح علیہ السلام کے قصہ میں ہے اس میں ابن عامر کے لیے وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ ہے واو سے اور باقی (چھ) کے لیے واو کے بغیر ہے

بھی جائز ہے۔

بِکُلِّ سَحّٰرٍ میں یہاں اور یونس (رع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے سَحّٰرٍ ہے یعنی الف حا کے بعد ہے اور باقی (پانچ) کے لیے الف سین کے بعد ہے (اور حا کا کسرہ ہے)

اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا میں حرمیان اور حفص کے لیے خبر ہونے کی بنا پر ایک ہمزہ کسرہ والا ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ءَاِنَّ لَنَا ہے استفہام کی بنا پر دو ہمزوں سے اور یہ سب (ادخال و تسہیل کے بارہ میں) اپنے ان قواعد پر ہیں جو باب الھمزتین من کلمۃ (یعنی دسویں باب میں) بیان ہو چکے ہیں۔

قَالَ نَعَمْ میں عین کا فتحہ اور کسرہ اسی طرح (کے رع) میں بیان ہو چکا ہے۔

تَلْقَفُ میں یہاں اور طٰہٰ وشعراء (رع) میں حفص کے لیے لام کا سکون اور قاف کی تخفیف ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تینوں میں تَلَقَّفُ ہے لام کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ میں یہاں اور قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ طٰہٰ اور شعراء (رع) میں تینوں میں چار قراءتیں ہیں ۱ قنبل کے لیے اعراف میں وصلاً فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ ہے یعنی استفہام کے (پہلے) ہمزہ کو فتحہ والے واو سے بدلتے ہیں اور اس کے بعد دوسرے کی تسہیل کرتے ہیں (اور اس تسہیل کو اس طرح بیان کیا ہے) کہ پہلے ہمزہ کے بعد مد کرتے ہیں جس کا اندازہ دو الف کے برابر ہے (کیونکہ تسہیل کے سبب ہمزہ نرم ہو کر الف مدہ کی طرح ہو جاتا ہے گو بالکل الف نہیں ہوتا ایک الف تو یہ ہے اور دوسرا وہ ہے جو اٰمَنْتُمْ میں ہمزہ کے بعد ظاہر آ رہا ہے اور مصنف کی عادت ہے کہ تسہیل کو اکثر جگہ مد اور مدہ سے تعبیر کرتے ہیں) اور طٰہٰ میں اٰمَنْتُمْ ہے (تحقیق والے ایک ہمزہ اور اس کے بعد الف سے خبر ہونے کی بنا پر) اور شعراء میں (وصل و اعادہ دونوں حالتوں میں ءَاٰمَنْتُمْ ہے) استفہام کی بنا پر ایک ہمزہ اور اس کے بعد طویل مدہ ہے جس کا اندازہ دو الف کے برابر ہے (یعنی پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال ہے پس تحقیق والے کو ہمزہ اور تسہیل والے کو مدہ کہا ہے) اور اعراف والے میں جب اٰمَنْتُمْ سے اعادہ کرتے ہیں تو اس کو بھی اسی طرح پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے ءَاٰمَنْتُمْ پڑھتے ہیں پس پہلے ہمزہ کا واو سے ابدال اسی صورت میں کرتے ہیں جب کہ اس کو فِرْعَوْنُ سے ملا کر پڑھیں کیونکہ ہمزہ سے پہلے ضمہ ہونے کی بنا پر یہ قاعدہ وصل ہی کی صورت میں پایا جاتا ہے)

خلاصہ یہ کہ اعراف میں وصلاً فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ ہے پہلے ہمزہ کے بجائے واو اور دوسرے کی تسہیل سے اور اعادہ میں ءَاٰمَنْتُمْ ہے پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے اور شعراء میں دونوں حالتوں میں اسی طرح ءَاٰمَنْتُمْ ہے، اور طٰہٰ میں ہر حال میں اٰمَنْتُمْ ہے) ۲ حفص کے لیے تینوں جگہ اٰمَنْتُمْ ہے خبر کی بنا پر (تحقیق والے) ایک ہمزہ اور (اس کے بعد الف سے ۳ ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے تینوں جگہ ءَاَاٰمَنْتُمْ ہے استفہام کی بنا پر تحقیق والے دو ہمزوں سے اور دونوں کے بعد ایک الف ہے ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے تینوں میں ایک ہمزہ اور اس کے بعد طویل مدہ ہے جس کا اندازہ دو الفوں کے برابر ہے۔ (جس کی تقریر اوپر گزر چکی ہے یعنی پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے) اور ان تینوں موقعوں میں (پہلے) ہمزہ کے بعد تین الفوں کے جمع ہونے کو ناپسند رکھنے کی وجہ سے تحقیق و تسہیل والے ہمزہ کے درمیان کسی نے بھی ادخال کا الف زیادہ نہیں کیا یعنی جو حضرات ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور اس جیسے دوسرے کلمات میں الف فاصل زیادہ کرتے ہیں وہ بھی ان تین کلمات میں الف زیادہ نہیں کرتے۔

ع ۵ **سَنُقَتِّلُ** میں حرمیان کے لیے سَنَقْتُلُ ہے نون کے فتحہ (اور قاف کے سکون) اور تا کے ضمہ سے تشدید کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے نون کا ضمہ (اور قاف کا فتحہ) اور تا پر تشدید اور کسرہ ہے۔

ع ۶ **یَعْرِشُوْنَ** میں یہاں اور نحل (رع) میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے ضمہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے دونوں میں را کا کسرہ ہے۔

یَعْكِفُوْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے کاف کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے کاف کا ضمہ ہے۔

وَاِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ میں ابن عامر کے لیے اَنْجٰكُمْ ہے جیم کے بعد الف کے ساتھ یا اور نون کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے (جیم کے بعد) یائے ساکنہ اور نون اور اس کے بعد الف ہے۔

یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ میں نافع کے لیے یَقْتُلُوْنَ ہے یا کے فتحہ قاف کے سکون اور تا کے ضمہ سے تشدید کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے یا کا ضمہ قاف کا فتحہ اور تا پر تشدید اور کسرہ ہے۔

ع ۷ **جَعَلَهٗ دَكًّا** میں حمزہ اور کسائی کے لیے دَكَّآءَ ہے (یعنی کاف کے بعد الف اور اس میں مد متصل اور اس کے بعد ہمزہ اور اس پر فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے کاف پر

دو زبروں کی تنوین سے ہمزہ کے بغیر
بِرِسٰلٰتِیْ میں حرمیان کے لیے بِرِسٰلَتِیْ ہے واحد کے صیغہ سے (یعنی لام کے بعد الف
نہیں پڑھتے) اور باقی (پانچ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر لام کے بعد الف ہے۔
سَبِیْلَ الرُّشْدِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے سَبِیْلَ الرَّشَدِ ہے را اور شین کے فتحہ
سے اور باقی (پانچ) کے لیے را کا ضمہ اور شین کا سکون ہے۔
ع ۱۸ مِنْ حُلِیِّهِمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے حا کا کسرہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے حا کا ضمہ
ہے۔
لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا وَیَغْفِرْ لَنَا دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور رَبَّنَا میں
با کا فتحہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں یا اور رَبُّنَا میں با کا ضمہ ہے۔
قَالَ ابْنَ اُمَّ میں یہاں اور طٰہٰ (ع) میں ابن عامر ابوبکر حمزہ اور کسائی کے لیے میم کا
کسرہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے میم کا فتحہ ہے۔
۱۹ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ میں ابن عامر کے لیے اٰصَارَهُمْ ہے ہمزہ اور صاد کے فتحے سے اور
ع ۹ دونوں کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے اِصْرَهُمْ ہے ہمزہ کے کسرہ اور
صاد کے سکون سے دونوں الفوں کے بغیر واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر ہے۔
ع ۲۰ نَغْفِرْ لَكُمْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے تُغْفَرْ لَكُمْ ہے نون کے بجائے تا اور اس کے
۱۰ ضمہ اور فا کے فتحے سے اور باقی (پانچ) کے لیے نون اور اس کا فتحہ اور فا کا کسرہ ہے۔
خَطِیْٓئٰتِكُمْ میں چار قراءتیں ہیں ۱ ابوعمرو کے لیے خَطَایَاكُمْ عَطَایَاكُمْ کے وزن
پر ہمزہ کے بغیر ۲ ابن عامر کے لیے خَطِیْٓئَتُكُمْ ہے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر (یا کے بعد فتحہ
والے ہمزہ اور تا کے ضمہ سے الف کے بغیر) ۳ نافع کے لیے خَطِیْٓئٰتُكُمْ ابن عامر کی طرح لیکن
یہ جمع ہونے کی بنا پر ہمزہ کے بعد الف بھی پڑھتے ہیں۔ ۴ باقی (چار) کے لیے خَطِیْٓئٰتِكُمْ نافع
کی طرح لیکن یہ حضرات تا کے ضمہ کے بجائے کسرہ پڑھتے ہیں (پس نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓئٰتِكُمْ میں
چار قراءتیں ہو گئیں ۱ نافع کے لیے تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِیْٓئٰتُكُمْ ۲ ابن عامر کے لیے تُغْفَرْ لَكُمْ
خَطِیْٓئَتُكُمْ ۳ ابوعمرو کے لیے نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَایَاكُمْ ۴ باقی (چار) کے لیے نَغْفِرْ
لَكُمْ خَطِیْٓئٰتِكُمْ)
ع ۲۱ قَالُوْا مَعْذِرَةً میں حفص کے لیے تا کے دو زبر اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا کے
۱۱

دو پیش ہیں۔
بِعَذَابٍۭ بَئِیْسٍ میں چار قراءتیں ہیں ۱ نافع کے لیے بِیْسٍ با کے کسرہ اور اس کے
بعد یائے ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر عِیْسٍ کے وزن پر ۲ ابن عامر کے لیے بِئْسٍ با کے کسرہ اور
اور اس کے بعد ہمزہ ساکنہ سے ۳ ابوبکر کے لیے دو وجوہ ہیں ۱ بَیْئَسٍ با کے فتحہ یا کے سکون اور
اس کے بعد فتحہ والے ہمزہ سے فَیْعَلٍ کے وزن پر ۴ باقی (ساڑھے چار) کے لیے بَئِیْسٍ با
کے فتحہ پھر کسرہ والے ہمزہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ سے رَئِیْسٍ کے وزن پر اور یہ وجہ ابوبکر سے بھی
منقول ہے (اسی بنا پر ان کے لیے دو وجوہ ہو گئیں)
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ سورۂ انعام (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَالَّذِیْنَ یُمَسِّكُوْنَ میں ابوبکر کے لیے یُمْسِكُوْنَ ہے (میم کے سکون اور سین کی
۲۲ تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے میم کا فتحہ اور سین پر تشدید ہے۔
۱۲ ذُرِّیَّتَهُمْ میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے ذُرِّیّٰتِهِمْ ہے جمع ہونے کی بنا پر یا
کے بعد الف اور تا (اور ہا) کے کسرہ سے اور باقی (چار) کے لیے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر الف کا
حذف تا کا فتحہ (اور ہا کا ضمہ) ہے
اَنْ تَقُوْلُوْٓا اور اَوْ تَقُوْلُوْٓا دونوں میں ابوعمرو کے لیے اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اور اَوْ یَقُوْلُوْٓا سے
یا سے اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں تا ہے۔
یُلْحِدُوْنَ میں یہاں اور فصلت (ع) میں حمزہ کے لیے یَلْحَدُوْنَ ہے یا اور حا کے
۲۳ فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا ضمہ اور حا کا کسرہ ہے۔
ع وَیَذَرُهُمْ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابوعمرو۔ عاصم کے لیے نون کے بجائے یا اور را
کے ضمہ سے ۲ حمزہ اور کسائی کے لیے وَیَذَرْهُمْ یا اور را کے جزم سے ۳ باقی (تین) کے لیے
وَنَذَرُهُمْ نون اور را کے ضمہ سے۔
لَهٗ شُرَكَآءَ میں نافع۔ ابوبکر کے لیے شِرْكًا ہے شین کے کسرہ را کے سکون سے اور
کاف پر دو زبروں کی تنوین سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے شین کا ضمہ را کا فتحہ کاف کے بعد
الف اور اس میں مد متصل اور اس کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہے تنوین کے بغیر
لَا یَتَّبِعُوْكُمْ میں یہاں اور یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ شعراء (ع) میں نافع کے لیے لَا یَتْبَعُوْكُمْ
اور یَتْبَعُهُمُ الْغَاوٗنَ ہے (تا کے سکون اور اس کی تخفیف اور با کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے

دونوں میں تا پر تشدید اور فتحہ اور یا کا کسرہ ہے۔

طٓئِفٌ میں ابن کثیر اور ابو عمرو اور کسائی کے لیے طَیْفٌ ہے یائے ساکنہ سے الف اور ہمزہ کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے طا کے بعد الف اور اس کے بعد کسرہ والا ہمزہ ہے یا کے بغیر

یُمِدُّوْنَهُمْ میں نافع کے لیے یُمِدُّوْنَهُمْ ہے یا کے ضمہ اور میم کے کسرہ سے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ اور میم کا ضمہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

۱ اِنِّیْ اَخَافُ (ع ۳) ۲ مِنِّیْ (ع ۳) میں اس یا کے حمزہ کے لیے سکون ہے ۳ اِنِّیْ اَخَافُ (ع ۳) مِنْ بَعْدِیْ اَعَجِلْتُمْ (ع ۸) ان دونوں پر حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ مَعِیَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ (ع ۱۳) میں اس یا پر حفص کے لیے فتحہ ہے ۵ اِنِّیْ اَصْطَفَیْتُکَ (ع ۱۷) اس میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۶ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ (ع ۱۷) اس میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے سکون ہے ۷ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ (ع ۱۹) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے ثُمَّ کِیْدُوْنِ (ع ۲۴) اس کو ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں اور ہشام کے لیے وقف و وصل دونوں میں اثبات و حذف دونوں ہیں (لیکن حذف طرق کے خلاف ہے اور نشر کے طرق سے بھی صرف وقفاً صحیح ہے)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال

ع ۱ ۱۵ مُرْدِفِیْنَ میں نافع کے لیے دال کا فتحہ ہے اور مجھ سے ... محمد بن احمد نے ابن مجاہد سے نقل کر کے اسی طرح بیان کیا ہے کہ موصوف نے قنبل سے فتحہ ہی پڑھا ہے لیکن ابن مجاہد نے اس کو وہم بتایا ہے (اسی لیے وہ دال کا کسرہ ہی پڑھتے اور پڑھاتے تھے) اور باقی (چھ) کے لیے دال کا کسرہ ہے

ع ۲ ۱۶ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ میں تین قرأتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے یَغْشٰکُمُ النُّعَاسُ یا کے فتحہ غین کے سکون اور شین کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور النُّعَاسُ کے سین کے

ضمہ سے ۲ نافع کے لیے یُغْشِیْکُمُ النُّعَاسَ یا کے ضمہ غین کے سکون شین کے کسرہ اور اس کی تخفیف اور اس کے بعد یائے ساکنہ اور اَلنُّعَاسَ کے سین کے فتحہ سے ۳ باقی (چار) کے لیے بھی اسی طرح لیکن یہ یا کا ضمہ غین کا فتحہ اور شین پر تشدید پڑھتے ہیں (جس طرح شروع میں لکھا گیا)

اَلرُّعْبَ آل عمران (ع ۱۶) میں اور وَلٰکِنَّ اللّٰہَ جو یہاں دو جگہ ہے وہ وَمِیْکٰلَ کے بعد بقرہ (ع ۱۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

مُوْهِنُ کَیْدِ الْکٰفِرِیْنَ میں تین قرأتیں ہیں ۱ حرمیان اور ابو عمرو کے لیے مُوَهِّنٌ کَیْدَ الْکٰفِرِیْنَ واو کے فتحہ ہا کی تشدید اور دال کے فتحہ سے اور نون پر تنوین ہے ۲ حفص کے لیے مُوْهِنُ کَیْدِ الْکٰفِرِیْنَ واو کے سکون ہا کی تخفیف اور تنوین کے حذف سے اور اضافت کی بنا پر کَیْدِ کے دال کا کسرہ ہے ۳ باقی (ساڑھے تین ابن عامر، ابو بکر، حمزہ اور کسائی) کے لیے مُوْهِنٌ کَیْدَ الْکٰفِرِیْنَ واو کے سکون اور ہا کی تخفیف اور دال کے فتحہ سے اور نون پر تنوین ہے۔

وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ میں نافع، ابن عامر، حفص کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے

ع ۱۸ لِیَمِیْزَ اللّٰہُ اس سے پہلے (آل عمران ع ۱۸) میں بیان ہو چکا ہے۔

پارہ ۱۰ وَاعْلَمُوْا

ع ۵ ۱ بِالْعُدْوَۃِ میں دونوں جگہ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے عین کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں عین کا ضمہ ہے۔

مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَۃٍ میں نافع، بزی، ابو بکر کے لیے مَنْ حَیِیَ ہے دو یاؤں سے جن میں سے پہلی پر کسرہ ہے تشدید کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے ایک یا اور اس پر تشدید اور فتحہ ہے۔

ع ۶ اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ میں ابن عامر کے لیے تَتَوَفّٰی ہے (اور قاعدہ کے موافق ہشام کے لیے

ذال کا تا میں ادغام اِذْ تَّتَوَفَّى الَّذِيْنَ (اور ابن ذکوان کے لیے اظہار ہے) اور باقی (چھ) کے لیے
ایک یا اور ایک تا ہے۔
ع ۴ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ میں ابن عامر، حفص، حمزہ کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار)
کے لیے تا ہے۔
اَنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ میں ابن عامر کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا
کسرہ ہے۔
لِلسَّلْمِ میں ابوبکر کے لیے سین کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔
ع ۵ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اور فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ
میں کوفیین کے لیے دونوں میں يَكُنْ ہے یا سے اور ابوعمرو کے لیے اول میں یا اور ثانی میں تا ہے یعنی
وَاِنْ يَّكُنْ اور فَاِنْ تَكُنْ اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں تا ہے۔
فِيْكُمْ ضَعْفًا میں حمزہ اور عاصم کے لیے ضاد کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے ضُعْفًا ہے
ضاد کے ضمہ سے۔
اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ میں ابوعمرو کے لیے تَكُوْنَ ہے تا سے اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔
ع ۶ مِنَ الْاَسْرٰى میں ابوعمرو کے لیے مِنَ الْاُسَارٰى ہے فُعَالٰی کے وزن پر اور باقی
(چھ) کے لیے مِنَ الْاَسْرٰى ہے فَعْلٰی کے وزن پر ہے۔
مِنْ وَّلَايَتِهِمْ میں حمزہ کے لیے واو کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یائیں دو ہیں

۱ اِنِّیْ اَرٰی ۲ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ (دونوں ع ۶ میں) دونوں میں حرمیان اور ابوعمرو
کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ التَّوْبَة

ع ۸ اَئِمَّةَ الْكُفْرِ (یہ یہاں اور اَئِمَّةً میں ہر پانچ جگہ ابن عامر اور کوفیین کے لیے

دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے ادخال کے بغیر اور ہشام میری اس قراءۃ کی رو سے جو ابوالفتح سے ہے دونوں
کے درمیان ادخال کا الف بھی زیادہ کرتے ہیں (اور اٰئِمَّةً پڑھتے ہیں اور قصیدہ میں ان کے لیے ابن
ذکوان اور کوفیین کی طرح الف کا ترک بھی ہے جو دانی کے شیخ ابوالحسن سے ہے اس لیے وہ طریق کے
موافق نہیں) اور باقی (تین) کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی یا کے مانند تسہیل ہے مد (ادخال
کے الف) کے بغیر (مصنف نے یہاں بِهَمْزَةٍ وَّيَاءٍ مُّخْتَلَسَةِ الْكَسْرِ فرمایا ہے پس تحقیق والے
کو ہمزہ اور تسہیل والے کو اس یا سے تعبیر کیا ہے جس کے کسرہ میں اختلاس ہو رہا ہے لیکن اس سے
خالص یا مراد نہیں ہے اور اسی طرح اختلاس بھی اپنے اصطلاحی معنی پر نہیں ہے بلکہ اس کو اختلاس
اس لیے کہا ہے کہ تسہیل والے ہمزہ کا کسرہ بہ نسبت تحقیق والے کے آسانی سے ادا ہو جاتا ہے پس
اس میں تین قراءتیں ہو گئیں ۱ ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے اَئِمَّةً دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا
ادخال سے ۲ ہشام کے لیے اٰئِمَّةً اور اَئِمَّةً دونوں کی تحقیق مع ادخال اور بلا ادخال
سے ۳ باقی (تین) کے لیے اول کی تحقیق اور ثانی کی تسہیل بلا ادخال سے)
لَا اَيْمَانَ لَهُمْ میں ابن عامر کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ ہے۔
ع ۳ ۹ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ میں جو پہلا مَسٰجِدَ ہے ابن کثیر اور ابوعمرو کے
لیے مَسْجِدَ اللّٰهِ ہے (سین کے سکون اور الف کے حذف سے) واحد کا صیغہ ہونے کی بنا
پر اور باقی (پانچ) کے لیے جمع کی بنا پر سین کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے (اور دوسرے مَسٰجِدَ
اللّٰهِ میں جو اس کے بعد ہے کوئی خلاف نہیں وہ سب کے لیے جمع ہی کے صیغہ سے ہے)
يُبَشِّرُهُمْ آل عمران (ع ۴) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَعَشِيْرَتُكُمْ میں ابوبکر کے لیے عَشِيْرَاتُكُمْ ہے را کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا
پر اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے الف کے حذف سے واحد ہونے کی بنا پر ہے
ع ۵ ۱۱ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ میں عاصم اور کسائی کے لیے را پر تنوین ہے
اور اس تنوین کو کسرہ دیتے ہیں اور کسائی کے لیے اس کو ضمہ دینا (اور عُزَيْرُنُ ابْنُ اللّٰهِ پڑھنا
جیسا کہ فَتِيْلًا نِ انْظُرْ وغیرہ میں ان کا قاعدہ ہے) جائز نہیں کیونکہ یہاں اِبْن کے نون کا ضمہ
اعرابی ہے اور بدلتا رہنے کے سبب لازمی نہیں (اور فَتِيْلًا نِ انْظُرْ میں ظا کا ضمہ لازمی
ہے اس لیے وہاں اس کی رعایت سے تنوین کو بھی ضمہ دیتے ہیں اور یہاں کسرہ ہی پڑھتے ہیں)
اور باقی (پانچ) کے لیے عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ ہے تنوین کے بغیر۔

يُضَاهِـُٔونَ میں عاصم کے لیے ہا کا کسرہ اور اس کے بعد ضمہ والا ہمزہ ہے اور باقی
(چھ) کے لیے يُضَاهُونَ ہے ہا کے ضمہ سے ہمزہ کے بغیر
إِنَّمَا النَّسِيٓءُ میں ورش کے لیے إِنَّمَا النَّسِيُّ ہے یا کی تشدید سے ہمزہ کے بغیر اور باقی
(ساڑھے چھ) کے لیے یا کا سکون اور (اس میں) مد متصل) اور (اس کے بعد) ہمزہ ہے اور وقفاً ہشام
اور حمزہ بھی اس کو ورش کی طرح پڑھتے ہیں۔
يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا ضمہ اور ضاد کا فتحہ ہے اور
باقی (ساڑھے چار) کے لیے يَضِلُّ ہے یا کے فتحہ اور ضاد کے کسرہ سے۔
اَوْ كَرْهًا نساء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔
أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے يُقْبَلَ ہے یا سے اور باقی (پانچ)
کے لیے تا سے۔
أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ (کا اختلاف) مائدہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ میں حمزہ کے لیے تا کے دو زیر اور باقی (چھ) کے لیے تا کے
دو پیش ہیں۔
إِنْ نَّعْفُ اور نُعَذِّبْ طَآئِفَةً میں عاصم کے لیے نَعْفُ میں نون اور
اس کا فتحہ اور فا کا ضمہ اور نُعَذِّبْ میں نون (اور ذال) کا کسرہ اور طَآئِفَةً کی تا پر دو
زبر ہیں اور باقی (چھ) کے لیے إِنْ يُّعْفَ اور تُعَذَّبْ کا اختلاف ہے اول میں نون کے بجائے یا کے ضمہ
اور فا کے فتحہ سے اور ثانی میں نون کے بجائے تا اور ذال کے فتحہ سے اور طَآئِفَةٌ کی تا پر دو پیش ہیں

پارہ ۱۱ يَعْتَذِرُوْنَ

ع ۱۲ / ۱ دَآئِرَةُ السَّوْءِ میں یہاں اور فتح (ع) میں دونوں میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے
دَآئِرَةُ السُّوْءِ ہے سین کے ضمہ سے (اور اس سے واؤ میں مد متصل پیدا ہو جاتا ہے) اور باقی (پانچ)
کے لیے دونوں میں سین کا فتحہ ہے۔

قُرْبَةٌ لَّهُمْ میں ورش کے لیے قُرُبَةٌ ہے را کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چھ)
کے لیے را کا سکون ہے۔
ع ۱۳ / ۲ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهٰرُ میں ا... کے لیے مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ہے یعنی مِنْ زیادہ کرتے
ہیں اور دوسری تا کا کسرہ پڑھتے ہیں اور باقی (چھ) مِنْ کو حذف کر کے تا کا فتحہ پڑھتے ہیں۔
إِنَّ صَلٰوتَكَ میں یہاں اور أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ ہود (ع) میں دونوں میں
حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے لام کے بعد الف ہے واؤ کے بغیر واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر اور یہاں
تا پر فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یہاں إِنَّ صَلَوٰتِكَ اور ہود میں أَصَلَوٰتُكَ ہے
لام کے بعد فتحہ والے واؤ اور الف سے اور یہاں تا کا نصب ہے جو کسرہ کے ساتھ آئے گا اور ہود
والے میں سب کے لیے بلاخلاف تا کا ضمہ ہے۔
مُرْجَوْنَ میں یہاں اور تُرْجِي احزاب (ع) میں دونوں میں ابن کثیر، ابو عمرو، ابن عامر اور
ابوبکر کے لیے مُرْجَـُٔونَ اور تُرْجِئُ ہے جیم کے بعد ضمہ والے ہمزہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے
لیے دونوں میں ہمزہ کا حذف ہے۔
وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا میں نافع، ابن عامر کے لیے الَّذِينَ اتَّخَذُوا ہے یعنی الَّذِينَ
سے پہلے واؤ نہیں پڑھتے اور باقی (پانچ) کے لیے واؤ کے ساتھ ہے۔
أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ اور خَيْرٌ أَمْ مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ دونوں میں
نافع، ابن عامر کے لیے أُسِّسَ بُنْيَانُهُ ہے ہمزہ کے ضمہ سین کے کسرہ اور بُنْيَانُهُ کے دوسرے
نون کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے ہمزہ اور سین اور بُنْيَانَهُ کے نون تینوں کا فتحہ ہے۔
شَفَا جُرُفٍ میں ابن عامر، ابوبکر، حمزہ کے لیے جُرْفٍ ہے را کے سکون سے اور باقی
(ساڑھے چار) کے لیے را کا ضمہ ہے۔
هَارٍ میں ابن کثیر، ہشام، حفص، حمزہ کیلئے اور نقاش کی روایت پر اخفش سے (ابن
ذکوان کے لیے) ھا کا فتحہ ہے (اور قصیدہ میں ابن ذکوان کے لیے امالہ بھی ہے جو ان سے صوری
کی اور اخفش سے ابن اخرم کی روایت ہے اس لیے طریق کے موافق نہیں) اور ورش کے لیے امالہ
بین بین ہے اور باقی (تین قالون، ابو عمرو، ابوبکر، کسائی) کے لیے امالہ ہے اور ان تمام قراءتوں میں را
فعل کا لام کلمہ تھی (کیونکہ یہ اصل میں هَائِرٌ تھا) پھر قلب مکانی کے ذریعہ عین کلمہ بنا دی گئی (اور لام
کلمہ حذف ہو گیا)

إِلَّآ أَن تَقَطَّعَ میں ابن عامر، حفص، حمزہ کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ آل عمران (رکوع ...) میں بیان ہو چکا ہے۔

تَزِيغُ قُلُوبُ میں حفص اور حمزہ کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا ہے۔

أَوَلَا يَرَوْنَ میں حمزہ کے لیے تا ہے اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یائے دو ہیں

۱ مَعِيَ أَبَدًا (ع) اس میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے سکون ہے۔ ۲ مَعِيَ عَدُوًّا (ع) اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے۔

سورۂ یونس علیہ السلام

الٓر اور الٓمّٓر میں قالون، ابن کثیر، حفص کے لیے را کا فتحہ اور ورش کے لیے امالہ بین بین اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے امالہ محضہ ہے۔

لَسٰحِرٌ مُّبِينٌ میں ابن کثیر اور کوفیین کے لیے سین کے بعد الف اور حا کا کسرہ ہے اور باقی (تین) کے لیے لَسِحْرٌ ہے (سین کے کسرہ حا کے سکون سے) الف کے بغیر۔

ضِيَآءً میں یہاں اور انبیاء (رکوع) اور قصص (ع) تینوں میں قنبل کے لیے ضِئَآءً ہے ضاد کے بعد ہمزہ ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے ضاد کے بعد زیر والی یا ہے۔

يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ میں ابن کثیر اور ابو عمرو اور حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے نون ہے۔

لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ میں ابن عامر کے لیے لَقَضٰى إِلَيْهِمْ أَجَلَهُمْ ہے قاف اور ضاد کے فتحہ اور ضاد کے بعد الف اور أَجَلَهُمْ میں لام کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے قاف کا ضمہ اور ضاد کا کسرہ اور یا کا فتحہ اور أَجَلُهُمْ کے لام کا ضمہ ہے۔

وَلَآ أَدْرٰىكُمْ بِهٖ (ع) یہاں اور سورۂ قیامہ کے پہلے لَآ أُقْسِمُ میں دونوں میں

قنبل کے لیے وَلَأَدْرٰىكُمْ اور لَأُقْسِمُ ہے اور نقاش نے ابو ربیعہ سے اور انھوں نے بزی سے بھی حذف ہی روایت کیا ہے اور مجھے ابو القاسم فارسی نے بھی ان کے لیے حذف ہی پڑھایا ہے (اور قصیدہ میں ان کے لیے اثبات بھی ہے جو ابو ربیعہ کے بجائے ابن حباب سے اور فارسی کے بجائے دانی کے دوسرے شیوخ سے ہے جس طریق کے موافق حذف ہی ہے) اور باقی (چھ) کے لیے دونوں جگہ الف کا اثبات ہے۔

أَدْرٰىكَ اور أَدْرٰىكُمْ میں ہر جگہ قالون، ابن کثیر، ہشام، حفص کے لیے اور نقاش کی روایت پر اخفش سے (ابن ذکوان کے لیے) را کا فتحہ ہے (اور قصیدہ میں امالہ بھی ہے جو اخفش سے ابن اخرم کی روایت ہے) اور ورش کے لیے امالہ بین بین ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے امالہ محضہ ہے۔

عَمَّا يُشْرِكُونَ میں یہاں اور دو موقعوں میں سورۂ نحل کے شروع (یعنی ع) میں اور سورۂ روم میں چاروں میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔ ع ٨

يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ میں ابن عامر کے لیے يَنْشُرُكُمْ ہے یا کے فتحہ نون کے سکون اور شین کے ضمہ سے جو نَشْر سے بنا ہے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا ضمہ اور سین کا فتحہ اور اس کے بعد تشدید اور کسرہ والی یا ہے جو تَسْيِيْر سے بنا ہے۔

مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا میں حفص کے لیے عین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے عین کا ضمہ ہے۔

قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ میں ابن کثیر اور کسائی کے لیے قِطْعًا ہے طا کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے لیے طا کا فتحہ ہے۔

هُنَالِكَ تَبْلُوا میں حمزہ اور کسائی کے لیے تَتْلُوا ہے دو تاؤں سے اور یہ تلاوۃ سے ہے اور باقی (پانچ) کے لیے تا اور با کے ساتھ ہے بَلَاء سے۔

كَلِمَتُ رَبِّكَ میں یہاں اور اسی سورۃ کے آخر (ع) میں اور غافر (ع) تینوں میں نافع۔ ع
ابن عامر کے لیے كَلِمٰتُ رَبِّكَ ہے میم کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف ہے۔

أَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْ میں چھ قراءتیں ہیں ۱ ورش، ابن کثیر، ابن عامر کے لیے لَا يَهَدِّيْ یا اور ھا کے فتحہ اور دال کی تشدید سے ۲ قالون اور ابو عمرو کے لیے بھی اسی طرح لیکن یہ ھا کے

اختلاس سے پڑھتے ہیں اور یہ یزیدی ابو عمرو سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ ھا کو کسی قدر فتحہ کی بو دیا کرتے تھے (اور اختلاس کا اور بو دینے کا مطلب ایک ہی ہے) ۳ قالون کے لیے دوسری وجہ میں لَا یَهْدِّیْ ھا کے سکون اور دال کی تشدید سے چنانچہ قالون سے نص سکون ہی کے ساتھ آئی ہے ۴ ابو بکر کے لیے لَا یِهِدِّیْ یا اور ھا دونوں کے کسرہ اور دال کی تشدید سے ۵ حفص کے لیے لَا یَهِدِّیْ یا کے فتحہ ھا کے کسرہ اور دال کی تشدید سے ۶ حمزہ اور کسائی کے لیے لَا یَهْدِیْ ھا کے سکون اور دال کی تخفیف سے۔

وَلٰكِنَّ النَّاسَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَلٰكِنِ النَّاسُ ہے لٰکِنْ کے نون کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے اور سین کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے لٰکِنَّ کے نون پر تشدید اور فتحہ اور سین کا بھی فتحہ ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جس کے ساتھ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْا ہے انعام (ع ۱۵) میں بیان ہو چکا ہے۔

سورۂ یونس

بِهٖ آٰلْئٰنَ میں یہاں اور آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ (ع ۹) میں نافع کے لیے اٰلَنَ ہے نقل کی بنا پر لام کے فتحہ اور ہمزہ کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے لام کا سکون اور اس کے بعد (فتحہ والا) ہمزہ ہے اور اس میں اور اس کے ہم شکل کلمات میں جیسے قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ (انعام ع ۱۸ میں دو) اور قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ (یونس ع ۶ میں) اور آٰللّٰهُ خَيْرٌ (نمل ع ۵ میں) اور آٰلسِّحْرُ یونس ع ۸ میں ابو عمرو کی قراءۃ پر ساتویں میں صرف (ابو عمرو اور باقی چھ میں) ساتوں دوسرے ہمزۂ وصلی کو تسہیل سے پڑھتے ہیں جو ہمزۂ استفہامیہ کے بعد ہے اور اس میں تحقیق کسی کے لیے بھی نہیں ہے نیز اس ہمزۂ وصلی اور اس سے پہلے ہمزہ کے درمیان ادخال کے الف کے ذریعہ جدائی بھی کسی نے نہیں کی (پس ان میں سب کے لیے ءَآلذَّكَرَيْنِ۔ ءَآلْئٰنَ۔ ءَآللّٰهُ۔ ءَآلسِّحْرُ ہے تسہیل بلا ادخال سے اول کے تین کلمہ دو دو جگہ آئے ہیں اور چوتھا ایک جگہ آیا ہے اس لیے سات ہو گئے) کیونکہ (اول تو) ہمزۂ وصلی (عارضی ہونے کی بنا پر) ضعیف ہے (پس ثقل ثابت نہیں ہوا تاکہ ادخال کے الف سے جدائی کرنے کی حاجت پیش آئے) اور (دوسرے) اکثر قراء اور نحاۃ کے قول پر اس (ہمزہ) کا (الف سے) ابدال لازم ہے۔ (جس سے ان کی شکل آٰلذَّكَرَيْنِ آٰلْئٰنَ۔ آٰللّٰهُ ہو جاتی ہے اور ادخال دو ہمزوں میں جدائی کرنے کے لیے ہوا کرتا ہے نہ کہ ہمزہ اور الف میں جدائی کرنے کے لیے۔ خلاصہ یہ کہ ان ساتوں کلمات میں سب کے لیے دو وجوہ ہیں ۱

تسہیل بلا ادخال ۲ ہمزہ کا الف سے ابدال مد لازم کے ساتھ)

ع ۷ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ میں ابن عامر کے لیے تا اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

ع ۱۱ وَمَا يَعْزِبُ عَنْ رَّبِّكَ میں یہاں اور لَا يَعْزُبُ سبا (ع) میں دونوں میں کسائی کے لیے زا کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے زا کا ضمہ ہے۔

۱۲ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ میں حمزہ کے لیے را کا ضمہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ ہے۔

ع ۸ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ اعراف (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا۔

۱۳ بِهِ السِّحْرُ میں ابو عمرو کے لیے بِهٖ آٰلسِّحْرُ استفہام کی بنا پر مد کے ساتھ (یعنی دو ہمزہ پڑھ کر پہلے کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور دوسرے میں تسہیل یا مد لازم کے ساتھ الف سے ابدال کرتے ہیں تسہیل کی صورت میں ہمزہ مدہ کے مانند ہو جاتا ہے اور ابدال کی صورت میں خود الف مدہ ہی بن جاتا ہے اس لیے مد سے تعبیر کر دیا) اور باقی (چھ) کے لیے خبر ہونے کی بنا پر مد نہیں ہے (بلکہ خود ہمزۂ وصلی ہی حذف ہو جاتا ہے)

ع ۹ عبداللہ بن ابی مسلم اپنے والد اور ابو ہبیرہ سے اور وہ حفص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ

۱۴ اَنْ تَبَوَّاٰ میں ہمزہ کو یا سے بدل کر وقف کرتے تھے (اور اَنْ تَبَوَّيَا پڑھتے تھے) اور ابن الخراسانی نے ابو طاہر سے اور انہوں نے اشنانی سے نقل کر کے ہم سے یہ بیان کیا ہے کہ ہمزہ سے وقف کرتے ہے اور میں نے بھی ہمزہ ہی پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں (اور یا والی وجہ ضعیف اور متروک ہے)

لِيُضِلُّوْا کا ذکر انعام (ع ۱۴) میں آ چکا ہے۔

وَلَا تَتَّبِعَآنِّ میں ابن ذکوان کے لیے وَلَا تَتْبَعَانِ ہے نون کی تخفیف سے (اور قصیدہ میں ایک اور وجہ بھی ہے جو ضعیف ہے اور وہ وَلَا تَتْبَعَآنِّ ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے نون پر تشدید (اور اس سے پہلے الف میں مد) ہے اور (معتبر روایت کی بنا پر) تا کی تشدید میں کسی کا بھی خلاف نہیں۔

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے فتحہ ہے

ع ۱۰ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ میں ابو بکر کے لیے نون اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔

۱۵ نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ میں حفص اور کسائی کے لیے (نون کا سکون اور اس میں اخفا اور جیم کی

تخفیف ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نُنۡجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ہے (نون کے فتحہ اور جیم کی) تشدید
سے اور اس پر اور اس کے ان (یائی) ہم شکلوں پر جو مصاحف میں یا کے بغیر لکھے ہوئے ہیں تمام قراء
ان کی رسم کے موافق (یا کے بغیر ہی) وقف کرتے ہیں لیکن جن کلمات کے بارہ میں ان سے یا پر وقف
کرنے کی روایت ثابت ہو چکی ہے ان کا مرجع وہی روایت ہوتی ہے (اور ان پر یا ہی کے ساتھ
وقف کرتے ہیں)

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت پانچ ہیں

۱ لِيٓ اَنۡ اَبۡدِّلَهٗ ۲ اِنِّيٓ اَخَافُ (ع ۲) ان میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ
ہے ۳ نَفۡسِيٓ اِنۡ اَتَّبِعُ (ع ۵) ۴ رَبِّيٓ اِنَّهُ الۡحَقُّ (ع ۵) ان دونوں [illegible] فع اور
ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۵ اِنۡ اَجۡرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ (ع ۳) یہاں اور اسی طرح اس میں ہر
نو جگہ نافع۔ ابو عمرو۔ ابن عامر حفص کے لیے فتحہ ہے۔

سُوۡرَةُ هُوۡدٍ عَلَيۡهِ السَّلَام

الٓرٰ (یونس ع ۱ میں) بیان ہو چکا ہے۔

پارہ ۱۲ وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ

اِلَّا سِحۡرٌ (مائدہ ع ۱۵ میں) بیان ہو چکا ہے۔
اِنِّيٓ لَكُمۡ نَذِيۡرٌ میں ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چار) کے
لیے کسرہ ہے۔
بَادِيَ الرَّاۡيِ میں ابو عمرو کے لیے دال کے بعد والی یا کے بجائے فتحہ والا ہمزہ ہے

(یعنی بَادِئَ الرَّاۡيِ ہے) اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ والی یا ہے (اور ہمزہ نہیں ہے)
فَعُمِّيَتۡ عَلَيۡكُمۡ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے عین پر ضمہ اور میم پر تشدید ہے اور باقی
(ساڑھے چار) کے لیے فَعَمِيَتۡ ہے عین کے فتحہ اور میم کی تخفیف سے۔
ع ۴ مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ میں یہاں اور مومنون (ع ۲) میں حفص کے لیے لام پر تنوین
دو زیر ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دونوں میں تنوین کا حذف (لام کا ایک زیر) یعنی مِنۡ كُلِّ
زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ) ہے۔
مَجۡرٖهَا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے میم کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے میم کا ضمہ ہے
اور اس کی را میں جو (فتحہ اور امالہ کا) اختلاف ہے وہ باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔
يٰبُنَيَّ ارۡكَبۡ مَّعَنَا میں یہاں عاصم کے لیے یا کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے یا کا کسرہ
ہے (اور اس کے باقی موقعوں کا بیان یوسف ع ۱ میں آئے گا)
ارۡكَبۡ مَّعَنَا (سولھویں باب میں) اور قِيۡلَ اور غِيۡضَ الۡمَآءُ (کا اشمام بقرہ ع ۲ میں)
اور مِنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ (اعراف ع ۸ میں) بیان ہو چکا ہے۔
اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ میں کسائی کے لیے عَمِلَ غَيۡرَ صَالِحٍ ہے میم کے کسرہ اور
لام کے فتحہ سے تنوین کے بغیر اور غَيۡرَ میں را کا فتحہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے میم کا فتحہ لام پر تنوین دو پیش
اور غَيۡرُ کی را کا ضمہ ہے۔
فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ میں نافع۔ ابن عامر کے لیے فَلَا تَسۡـَٔلَنِّ ہے لام کے فتحہ اور نون کے کسرہ
اور تشدید سے اور ابن کثیر کے لیے بھی اسی طرح ہے لیکن یہ نون کا فتحہ پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے
فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ ہے لام کے سکون اور نون کے کسرہ سے تشدید کے بغیر (اور اس میں ورش اور ابو عمرو
وصلاً نون کے بعد یائے ساکنہ بھی پڑھتے ہیں اس لیے اس میں پانچ قراءتیں ہو جاتی ہیں ۱ قالون
و ابن عامر کے لیے فَلَا تَسۡـَٔلَنِّ ۲ ورش کے لیے وقفاً تو اسی طرح اور وصلاً فَلَا تَسۡـَٔلَنِّيۡ یا سے
۳ ابن کثیر کے لیے فَلَا تَسۡـَٔلَنَّ ۴ ابو عمرو کے لیے وصلاً فَلَا تَسۡـَٔلۡنِيۡ اور وقفاً فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ
۵ باقی (تین) کوفیین کے لیے دونوں حالتوں میں فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ یا کے بغیر)
ع ۵ وَمِنۡ خِزۡيِ يَوۡمِئِذٍ میں یہاں اور مِنۡ عَذَابِ يَوۡمِئِذٍۭ بِبَنِيۡهِ معارج
(ع ۱) میں دونوں میں نافع اور کسائی کے لیے يَوۡمَئِذٍ کے میم کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا کسرہ
ہے۔

أَلَا إِنَّ ثَمُودَا یہاں اور وَعَادًا وَّثَمُودَا فرقان و عنکبوت (ع) میں تینوں میں حفص اور حمزہ کے لیے دال کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور وقف بھی الف کے بغیر کرتے ہیں اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تینوں میں ثَمُودًا ہے تنوین سے اور وقف بھی الف پر کرتے ہیں (اور ثَمُودَا پڑھتے ہیں)

أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ میں کسائی کے لیے لِثَمُودٍ ہے تنوین اور کسرہ سے اور باقی (چھ) کے لیے دال پر فتحہ ہے تنوین کے بغیر۔

قَالَ سَلَٰمٌ یہاں اور ذٰریٰت (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے سِلْمٌ ہے سین کے کسرہ اور لام کے سکون سے الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے سین اور لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

يَعْقُوبُ قَالَتْ يَٰوَيْلَتَىٰ میں ابن عامر حفص۔ حمزہ کے لیے با کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے با کا ضمہ ہے۔

سِيٓءَ بِهِمْ میں یہاں اور عنکبوت (ع) میں اور سِيٓـَٔتْ ملک (ع) میں نافع۔ ابن عامر کسائی سین کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام کرتے ہیں یعنی ضمہ اور کسرہ دونوں کا کچھ کچھ حصہ ملا کر ایک حرکت بنا دیتے ہیں اور باقی (چار) سین کا خالص کسرہ پڑھتے ہیں۔

فَأَسْرِ اور أَنْ أَسْرِ میں ہر پانچ جگہ (جن میں سے فَأَسْرِ تین جگہ اور أَنْ أَسْرِ دو جگہ آیا ہے) حرمیان کے لیے فَاسْرِ۔ أَنِ اسْرِ ہے ہمزہ وصلی سے (جو ماقبل سے ملنے کی صورت میں حذف ہو جاتا ہے) اور باقی (پانچ) کے لیے پانچوں میں ہمزہ قطعی اور اس کا فتحہ ہے (اور یہ ہمزہ ہر حال میں باقی رہتا ہے)

إِلَّا ٱمْرَأَتَكَ میں ابن کثیر۔ ابو عمرو کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ ہے۔

أَصَلَوٰتُكَ توبہ (ع) میں اور عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ انعام (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَأَمَّا ٱلَّذِينَ سُعِدُوا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سین کا ضمہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

وَإِنَّ كُلًّا میں حرمیان اور ابوبکر کے لیے وَإِنْ كُلًّا ہے نون کے سکون اور تخفیف سے

اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے نون پر تشدید اور فتحہ ہے۔

لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ میں یہاں اور لَّمَّا جَمِيعٌ یٰس (ع) میں اور لَّمَّا عَلَيْهَا طارق میں تینوں میں ابن عامر۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے میم پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے تینوں میں لَمَا ہے میم کی تخفیف سے (پس یہاں وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا میں چار قراتیں ہو گئیں ۱ نافع۔ ابن کثیر کے لیے وَإِنْ كُلًّا لَمَا نون اور میم دونوں کی تخفیف سے ۲ ابوبکر کے لیے وَإِنْ كُلًّا لَّمَّا نون کی تخفیف اور میم کی تشدید سے ۳ ابو عمرو اور کسائی کے لیے وَإِنَّ كُلًّا لَمَا نون کی تشدید اور میم کی تخفیف سے ۴ ابن عامر حفص۔ حمزہ کے لیے وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا نون اور میم دونوں کی تشدید سے)

وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ ٱلْأَمْرُ میں نافع اور حفص کے لیے یا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے يَرْجِعُ ٱلْأَمْرُ ہے یا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے۔

عَمَّا تَعْمَلُونَ میں یہاں اور نمل کے آخر میں نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت اٹھارہ ہیں

۱ فَإِنِّيٓ أَخَافُ (ع) ۲ إِنِّيٓ أَخَافُ (ع) ۳ إِنِّيٓ أَعِظُكَ ۴ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِكَ (ع) ۵ إِنِّيٓ أَخَافُ ۶ شِقَاقِيٓ أَن (ع) ان چھیوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے یا کا فتحہ ہے ۷ عَنِّيٓ إِنَّهُ (ع) ۸ إِنِّيٓ إِذًا لَّمِنَ ۹ نُصْحِيٓ إِنْ أَرَدتُّ (ع) ۱۰ ضَيْفِيٓ أَلَيْسَ (ع) ان چاروں میں نافع۔ ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۱ وَلَٰكِنِّيٓ أَرَىٰكُمْ (ع) ۱۲ إِنِّيٓ أَرَىٰكُم (ع) ان دونوں میں نافع۔ بزی۔ ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۳ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ (ع) ۱۴ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى ٱلَّذِي (ع) ان دونوں میں نافع۔ ابو عمرو۔ ابن عامر حفص کے لیے فتحہ ہے ۱۵ فَطَرَنِيٓ أَفَلَا (ع) اس میں نافع اور بزی کے لیے فتحہ ہے ۱۶ إِنِّيٓ أُشْهِدُ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۱۷ وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا بِٱللَّهِ (ع) اس میں نافع۔ ابو عمرو۔ ابن عامر کے لیے فتحہ ہے ۱۸ أَرَهْطِيٓ أَعَزُّ (ع) اس میں حرمیان اور ابو عمرو اور ابن ذکوان کے لیے یا کا فتحہ ہے (اور ہشام کے لیے فتحہ اور سکون دونوں ہیں اور فتحہ مشہور تر بھی ہے اور طریق کے بھی موافق ہے لیکن تیسیر سے ان کے لیے صرف سکون نکلتا ہے کیونکہ فتحہ والوں میں ان کو بیان نہیں کیا پس اس میں

دانی رحمہ طریق سے نکل گئے ہیں) اور اس میں یا آت زوائد تین ہیں ۱ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ (ع۳) اس کو
ورش اور ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۲ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ (ع۷) اس کو ابوعمرو وصل میں ثابت
رکھتے ہیں ۳ یَوْمَ یَاْتِ (ع۹) اس کو ابن کثیر وصل و وقف دونوں میں اور نافع۔ ابوعمرو۔ کسائی صرف
وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۃ یوسف علیہ السلام

ع ۱۱ یٰۤاَبَتِ میں ہر آٹھ جگہ ابن عامر کے لیے تا کا فتحہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے تا کا کسرہ ہے
اور یٰۤاَبَتِ پر ابن کثیر اور ابن عامر ہا سے وقف کرتے ہیں یعنی یٰۤاَبَہْ (اور یہ باب الوقف (بائیسویں
باب) میں بیان ہو چکا ہے۔
یٰبُنَیَّ میں یہاں اور لقمٰن (ع۲) میں دوسرے موقع یٰبُنَیَّ اِنَّهَا میں اور صٰفٰت (ع۳ والے)
میں تینوں میں حفص کے لیے یا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا کا کسرہ ہے (اور لقمٰن ع۲ کے
پہلے اور تیسرے یٰبُنَیَّ کا ذکر ان کے موقع پر آئے گا)
ع ۱۲ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ میں ابن کثیر کے لیے اٰیَةٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ہے واحد کے صیغے سے الف
کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر یا کے بعد الف ہے۔
غَیٰبَتِ الْجُبِّ میں دونوں موقعوں میں نافع کے لیے غَیٰبٰتِ الْجُبِّ ہے با کے
بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف ہے
اور مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا میں (جو اصل میں لَا تَاْمَنُنَا تھا) تمام قرا پہلے نون کا دوسرے
میں ادغام کرتے ہیں اور (اصل کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) اس کا پیش کے ساتھ اشمام کرتے ہیں۔
(یعنی پہلے نون پر ہلکا سا ضمہ پڑھتے ہیں جس کو روم کہتے ہیں اور اسی کو یہاں مجازاً اشمام کہہ دیا
ہے) اور یہاں اشمام کی حقیقت یہ ہے کہ عضو کے ذریعہ نہیں (بلکہ قدرے) حرکت کے ذریعہ (پہلے)
نون کی (اصل کی) طرف اشارہ کیا جائے پس یہ اخفا (روم) ہوگا صحیح ادغام نہ ہوگا کیونکہ حرکت کے بجائے
پورا سکون نہیں آتا بلکہ اس کی آواز کمزور ہو جاتی ہے اور اسی (معمولی سی حرکت) کے سبب مدغم
اور مدغم فیہ (دونوں نونوں) میں جدائی ہو جاتی ہے اور یہ ہمارے اکثر اماموں کا قول ہے اور یہ درست

بھی ہے کیونکہ روم سے حرکت کا حال بخوبی معلوم ہو جاتا ہے اور سننے والا سمجھ لیتا ہے کہ پہلے اس نون
پر ضمہ تھا اور قیاس کی رو سے بھی صحیح ہے (اور قصیدہ میں اشمام بھی درج ہے جو ہونٹوں سے ہوتا
ہے اور اس میں صحیح ادغام بھی ہو جاتا ہے لیکن حرکت کا پتہ دینے میں روم کے برابر نہیں ہے غرض
یہ کہ لَا تَاْمَنَّا میں ساتوں کے لیے روم و اشمام دونوں صحیح ہیں اور روم میں نون کا اظہار اور اشمام
میں ادغام ہوتا ہے)
نَرْتَعْ وَ یَلْعَبْ دونوں میں نافع اور کوفیین کے لیے یا اور باقی (تین) کے لیے دونوں
میں نون ہے۔
اور نَرْتَعْ میں حرمیان کے لیے نَرْتَعِ ہے عین کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے عین کا
سکون ہے (پس نَرْتَعْ میں چار قراءتیں ہو گئیں ۱ نافع کے لیے یَرْتَعِ ۲ ابن کثیر کے لیے نَرْتَعِ
۳ ابوعمرو اور ابن عامر کے لیے نَرْتَعْ ۴ کوفیین کے لیے یَرْتَعْ)
اَلذِّئْبُ میں تینوں جگہ ورش اور ابوعمرو اور کسائی کے لیے ہمزہ کا یا سے ابدال یعنی
اَلذِّیْبُ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں حالتوں میں تحقیق والا ہمزہ ہے اور حمزہ جب اس پر
وقف کرتے ہیں تو وہ بھی اپنے قاعدہ کے موافق (یا سے ابدال کرتے) ہیں۔
یٰبُشْرٰی کوفیین کے لیے فُعْلٰی کے وزن پر ہے (اور الف کے بعد فتحہ والی یا نہیں
ہے) اور ان میں سے حمزہ اور کسائی را کے فتحہ کا امالہ کرتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے یٰبُشْرٰیَ
ہے را کے بعد الف پھر فتحہ والی یا سے اور ان میں سے ورش کے لیے را میں امالہ بین بین ہے اور
باقی (ساڑھے تین) کے لیے را کا خالص فتحہ ہے اور ابوعمرو کی قراءۃ میں بھی اکثر اہل ادا را کے فتحہ
ہی کو پسند کرتے ہیں اور ابن مجاہد کا قول بھی یہی ہے اور میں نے بھی فتحہ ہی پڑھا ہے اور یزیدی کے
طریق سے ابوشعیب سوسی سے اور ان کے علاوہ اوروں سے ابوعمرو سے فتحہ ہی کے ساتھ نص
بھی آئی ہے (اور قصیدہ میں تقلیل و امالہ بھی درج ہے اور ابوعمرو کے لیے تینوں صحیح ہیں لیکن فتحہ اولیٰ
ہے پھر تقلیل کا پھر امالہ کا درجہ ہے)
۳ ع ۱۳ هَیْتَ لَكَ میں پانچ قراءتیں ہیں ۱ نافع۔ ابن ذکوان کے لیے هِیْتَ لَكَ ہا کے
کسرہ اور (اس کے بعد یائے ساکنہ سے) ہمزہ کے بغیر اور تا کے فتحہ سے ۲ ہشام کے لیے هِئْتَ
لَكَ ہے پہلی قراءۃ کی طرح لیکن یہ (یا کے بجائے) ہمزہ (ساکنہ) پڑھتے ہیں ۳ ہشام ہی سے
هِئْتُ بھی منقول ہے تا کے ضمہ سے (اور گو دانی نے اس کو صحیح بتایا ہے لیکن یہ طریق کے خلاف

ہے) ۱۲۴ ابن کثیر کے لیے هَيْتُ لَكَ ہا کے فتحہ اور تا کے ضمہ اور دونوں کے درمیان یائے ساکنہ سے ہے باقی (چار) کے لیے هَيْتَ لَكَ ہا اور تا دونوں کے فتحہ سے

اَلْمُخْلَصِيْنَ میں جب اس کے شروع میں الف لام ہو ہر آٹھ جگہ نافع اور کوفیین کے لیے لام کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے کسرہ ہے۔

حَاشَ لِلّٰهِ میں دونوں جگہ (یہاں اور اسی سورۃ کے ع میں) ابوعمرو کے لیے وصلاً حَاشَا ہے شین کے بعد الف سے اور جب اس پر وقف کرتے ہیں تو رسم کی پیروی کے سبب اس الف کو حذف کر دیتے ہیں (اور باقین کی طرح حَاشْ پڑھتے ہیں) اس کو یزیدی سے ان کے بیٹے ابوعبدالرحمٰن نے نصاً روایت کیا ہے اور یزیدی ہی سے ابوالعباس ادیب (ثعلب) کی روایت سے ابوحمدون اور احمد بن واصل اور ابوشعیب سوسی نے بھی نقل کیا ہے۔

دَاَبًا میں حفص ہمزہ کو فتحہ کی حرکت دیتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دَأْبًا ہے ہمزہ کے سکون سے۔

وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

پارہ ۱۳ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِيْ

بِالسُّوْٓءِ اِلَّا میں قالون اور بزی کے لیے وصلاً بِالسُّوِّ اِلَّا ہے ہمزہ کے بجائے تشدید والے واو اور اِلَّا کے ہمزہ کی تحقیق سے (اور دوسری وجہ میں دونوں کے لیے پہلے ہمزہ کی تسہیل ہے مد اور قصر کے ساتھ اور وقفاً صرف تحقیق ہے) اور ورش اور قنبل اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو کسرہ والے دو ہمزوں میں ہے (اور گیارھویں باب میں بیان ہو چکا ہے) اور ابوعمرو بھی اپنے اسی قاعدہ پر ہیں اور باقی (چار) بھی اپنے اپنے قواعد پر ہیں۔

حَيْثُ يَشَآءُ میں ابن کثیر کے لیے نون اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا کے بعد الف پھر نون ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لِفِتْيَتِهِ اجْعَلُوْا ہے (یا کے بعد) تا ہے الف کے بغیر۔

اَخَانَا نَكْتَلْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا ہے اور باقی (پانچ) کے لیے نون ہے۔

خَيْرٌ حٰفِظًا میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے حا کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور فا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے حِفْظًا ہے حا کے کسرہ اور فا کے سکون سے الف کے بغیر۔

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ انعام (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا۔ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اور اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ میں یہاں اور اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ (اسی سورۃ کے ع میں) اور اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رعد (ع) میں پانچوں میں بزی کے لیے فَلَمَّا اسْتَايَسُوْا۔ وَلَا تَايَسُوْا۔ لَا يَايَسُ اِذَا اسْتَايَسَ الرُّسُلُ۔ اَفَلَمْ يَايَسِ الَّذِيْنَ ہے یائے ساکنہ کے بجائے الف سے پھر فتحہ والی یا سے ہمزہ کے بغیر (یعنی حروف کی ترتیب بدل کر ہمزہ کو کلمہ کا دوسرا حرف بنا کر ساکن کر دیتے ہیں اور اس کو الف سے بدل لیتے ہیں اور یا کو تیسرے حرف کی جگہ لا کر فتحہ دیدیتے ہیں اور اس کو قلبِ مکانی کہتے ہیں اور یہاں قلب کے بعد ہمزہ کا الف سے بدلنا ضروری ہے) یہ میری اس قراءۃ کی رو سے ہے جو ابوالقاسم فارسی سے ہے جس کو انہوں نے نقاش سے اور انہوں نے ابو ربیعہ سے پڑھا ہے (اور دوسری وجہ میں ان کے لیے باقین کی طرح بھی ہے جس کو دانی نے ابوالفتح اور ابوالحسن سے پڑھا ہے اسی لیے گو وہ صحیح تو ہے لیکن طریق کے خلاف ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے پانچوں میں یائے ساکنہ پھر فتحہ والا ہمزہ ہے لفظی الف کے بغیر (جس طرح شروع میں درج کیے گئے ہیں یعنی یہ حضرات قلب و ابدال نہیں کرتے) اور حمزہ جب وقف کرتے ہیں تو اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت یا کو دیدیتے ہیں) اور ہمزہ کو حذف کر کے فَلَمَّا اسْتَيَسُوْا۔ وَلَا تَيَسُوْا پڑھتے ہیں اور باقی تین کو بھی اسی طرح سمجھ لو)

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ میں ابن کثیر کے لیے اِنَّكَ ہے خبر کی بنا پر کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور باقی (چھ) کے لیے استفہام کی بنا پر دو ہمزہ ہیں (جن میں سے پہلے پر فتحہ اور دوسرے پر کسرہ ہے) اور استفہام (کی صورت) میں ادخال اور دوسرے ہمزہ کی تحقیق و تسہیل میں سب اپنے (اپنے) قواعد پر ہیں (جو دسویں باب میں بیان ہو چکے ہیں)

نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ میں یہاں اور نحل (ع) میں اور انبیاء کے پہلے موقع میں جو ع میں ہے)

حفص کے لیے یا کے بجائے نون اور حا کا کسرہ (پھر یائے ساکنہ ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے نُوحِیْ ہے نون کے بجائے یا اور حا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) سے اور حمزہ اور کسائی اپنے قاعدہ کے موافق اس الف میں امالہ کرتے ہیں (اور ورش بین بین اور فتحہ پڑھتے ہیں اور انبیاء کے دوسرے نُوحِیْ کا ذکر اس کے موقع پر آئے گا)

اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے تا اور باقی (چار) کے لیے یا ہے

قَدْ کُذِبُوْا میں کوفیین کے لیے ذال کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کیلئے کُذِّبُوْا ہے ذال کی تشدید سے

فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا یُرَدُّ میں ابن عامر، عاصم کے لیے (ضمہ والا) ایک نون اور جیم پر تشدید اور یا کا فتحہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے فَنُنْجِیْ ہے دو نونوں سے جن میں سے پہلے پر ضمہ ہے اور دوسرا ساکن ہے (اور اس میں اخفا بھی ہے) اور جیم کی تخفیف اور یا کا سکون ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت بائیس ہیں

۱ لَیَحْزُنُنِیْ اَنْ (ع) اس میں حرمیان کے لیے فتحہ ہے ۲ رَبِّیْ اَحْسَنَ (ع) ۳ اَرٰنِیْ اَعْصِرُ ۴ اَرٰنِیْ اَحْمِلُ (ع) ۵ اِنِّیْ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ (ع) ۶ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ (ع) ۷ اَبِیْ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ (ع) ۸ اِنِّیْ اَعْلَمُ (ع) ان ساتوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۹، ۱۰ اِنِّیْ اَرٰىنِیْ (ع) میں دونوں جگہ اس سے مراد اِنِّیْ کی یا ہے نہ کہ اَرٰىنِیْ کی ۱۱ رَبِّیْ اِنِّیْ تَرَكْتُ (ع) ۱۲ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ ۱۳ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ (ع) ۱۴ یَاْذَنَ لِیْ اَبِیْ (ع) اس سے مراد لِیْ کی یا ہے ۱۵ رَبِّیْ اِنَّهٗ ۱۶ بِیْ اِذْ اَخْرَجَنِیْ (ع) ان آٹھوں میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۷ اٰبَآءِیْ اِبْرٰهِیْمَ (ع) ۱۸ لَعَلِّیْ اَرْجِعُ (ع) ان دونوں میں کوفیین کے لیے سکون (اسکان) ہے (اور باقی چار کے لیے فتحہ ہے) ۱۹ اَنِّیْ اُوْفِی الْكَیْلَ (ع) ۲۰ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا (ع) ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۲۱ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ (ع) اس میں نافع۔ ابو عمرو۔ ابن عامر کے لیے فتحہ ہے ۲۲ اِخْوَتِیْ اِنَّ (ع) اس میں ورش کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یاآت زائدہ دو ہیں ۱ حَتّٰی تُؤْتُوْنِیْ (ع) اس کو ابن کثیر وقف و وصل دونوں میں اور ابو عمرو صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِیْ (ع) اس کو قنبل

دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور باقی حضرات وقف و وصل دونوں میں ان دونوں کو حذف کرتے ہیں اور نَرْتَعِیْ (ع) میں قنبل سے ابو ربیعہ اور ابن صباح نے دونوں حالتوں میں عین کے بعد یا کا اثبات روایت کیا ہے (لیکن چونکہ قنبل کا طریق ابن مجاہد سے ہے اور ان سے حذف ہے اس لیے اثبات طریق کے خلاف ہے) اور ان دونوں کے سوا اوروں نے دونوں حالتوں میں قنبل سے یا کا حذف نقل کیا ہے اور باقی حضرات اس یا کو دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ اعراف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ - صِنْوَانٌ - وَّغَیْرُ چاروں کلمات میں ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ حفص کے لیے (آخری حرف عین۔ لام۔ نون۔ را کا) ضمہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے چاروں حرفوں کا کسرہ ہے۔

یُسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ میں ابن عامر، عاصم کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے نون ہے۔

استفہام مکرر پاس پاس دو جگہ دو دو ہمزوں کے جمع ہونے کا قاعدہ

جب دو استفہام جمع ہو جائیں جیسے ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ اور ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ وغیرہ تو ان میں قراء کا اختلاف ہے اور یہ سب گیارہ جگہ آئے ہیں ۱ ایک موقع تو اس سورۂ رعد (ع) میں ہے ۲، ۳ اور دو موقع سورۃ الاسرا (ع و ع) میں ہیں ۴ اور ایک موقع مومنون (ع) میں ہے ۵ اور ایک موقع نمل (ع) میں ہے ۶ اور

ایک موقع عنکبوت (عٓ) میں ہے ۔ اور ایک موقع الم السجدہ (عٓ) میں ہے ۹۸ اور دو موقع صٰفّٰت (عٓ و عٓ) میں ہیں ۔ اور ایک موقع واقعہ (عٓ) میں ہے ۔ اور ایک جگہ نٰزعٰت (عٓ) میں ہے (ان میں سے ۔ تا ۔ ان نو میں) تو ءَ اِذَا ءَ اِنَّا ہے اور ۔ میں ءَ اِنَّکُمْ ءَ اِنَّکُمْ ہے اور ۔ میں ءَ اِنَّا ءَ اِذَا ہے ۔ پس نافع اور کسائی کے لیے ان سب موقعوں میں ءَ اِذَا اِنَّا اور ءَ اِنَّا اِذَا ہے یعنی دونوں میں سے اول کو استفہام (دو ہمزوں) سے اور ثانی کو خبر (ایک ہمزہ) سے پڑھتے ہیں پھر استفہام والے موقع میں نافع کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی یا کے مانند تسہیل ہے اور قالون دونوں کے درمیان ادخال کا الف بھی زیادہ کرتے ہیں جس سے ءَ اِذَا ۔ اِنَّا ہو جاتا ہے اور ورش ادخال نہیں کرتے صرف دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں) اور کسائی کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق (بلا ادخال) ہے اور نافع نمل و عنکبوت میں اپنے اس قاعدہ کے خلاف کر کے نمل میں اِذَا ءَ اِنَّا اور عنکبوت میں اِنَّکُمْ ءَ اِنَّکُمْ اول کو اخبار (ایک ہمزہ) سے اور ثانی کو استفہام (دو ہمزوں) سے پڑھتے ہیں اور کسائی صرف عنکبوت میں اپنے قاعدہ کے خلاف کر کے دونوں کو استفہام سے (ءَ اِنَّکُمْ اَئِنَّکُمْ) پڑھتے ہیں اور سورۂ نمل میں خبر (دوسرے موقع) میں ایک نون زیادہ کر کے ءَ اِذَا کُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَا اِنَّنَا لَمُخْرَجُوْنَ پڑھتے ہیں ۔ اور ابن کثیر اور ابو عمرو تمام قرآن میں (گیارہ کے گیارہ موقعوں میں دونوں جگہ استفہام (ءَ اِذَا ءَ اِنَّا) پڑھتے ہیں اور پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل کرتے ہیں ۔ اور ابن کثیر تو پہلے ہمزہ کے بعد مد ادخال نہیں کرتے اور ابو عمرو ادخال کرتے ہیں اور ابن کثیر ایک جگہ عنکبوت (عٓ) میں اپنے قاعدہ کے خلاف اول کو اخبار کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور ثانی کو دو ہمزوں سے اِنَّکُمْ ءَ اِنَّکُمْ پڑھتے ہیں ۔ عاصم و حمزہ دونوں کو ہر جگہ استفہام دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال سے پڑھتے ہیں اور حفص اپنے قاعدہ کے خلاف صرف عنکبوت کے پہلے کو خبر کسرہ والے ایک ہمزہ سے (اِنَّکُمْ) پڑھتے ہیں ۔ ابن عامر ہر جگہ دونوں استفہاموں میں سے پہلے کو خبر کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور ثانی کو استفہام دو ہمزوں سے (اِذَا ءَ اِنَّا) پڑھتے ہیں اور ہشام (جمہور کی روایت پر) دونوں ہمزوں کے درمیان ادخال کا الف بھی زیادہ کرتے ہیں (اور بعض کے مذہب پر عدم ادخال بھی ہے) اور ابن ذکوان ادخال کا الف نہیں لاتے اور نمل و واقعہ و نٰزعٰت تین موقعوں میں انہوں نے اپنے قاعدہ کے خلاف کیا ہے پس نمل و نٰزعٰت میں تو اول کو استفہام اور ثانی کو اخبار سے ءَ اِذَا اِنَّا پڑھتے ہیں اور

نمل میں کسائی کی طرح خبر میں ایک نون زیادہ کر کے ءَ اِذَا اِنَّنَا پڑھتے ہیں اور واقعہ میں دونوں کو استفہام تحقیق والے دو ہمزوں سے (ءَ اِذَا ءَ اِنَّا) پڑھتے ہیں اور ہشام یہاں بھی اپنے قاعدہ کے موافق دونوں ہمزوں کے درمیان ادخال کا الف زیادہ کرتے ہیں۔

هَادٍ میں پانچوں جگہ اور مِنْ وَّالٍ (رعد عٓ) میں اور وَّاقٍ میں تینوں جگہ (رعد عٓ میں دو اور غافر عٓ میں ایک) اور وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نحل (عٓ) میں صرف ان چار کلمات میں ہر جگہ ابن کثیر کے لیے وصلاً تنوین (دو زیر) ہیں اور جب ان پر وقف کرتے ہیں تو یا سے کرتے ہیں (اور هَادِیْ ۔ وَالِیْ ۔ وَاقِیْ ۔ بَاقِیْ پڑھتے ہیں) اور باقی (چھ) وصلاً تنوین سے اور وقفاً یا کے بغیر (هَادْ ۔ وَالْ ۔ وَاقْ ۔ بَاقْ) پڑھتے ہیں۔

ع ۸ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ میں ابوبکر ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا ہے۔

وَمِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ میں حفص ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا ہے۔

اَفَلَمْ یَاْیْئَسِ الَّذِیْنَ میں بزی کے لیے یَایَسِ الَّذِیْنَ ہے یائے ساکنہ کے بجائے الف پھر فتحہ والی یا ہے ہمزہ کے بغیر اور انھیں کے لیے باقین کی طرح بھی ہے لیکن یہ طریق کے خلاف ہے اور یہ یوسف (عٓ) میں بھی بیان ہو چکا ہے (لیکن وہاں بِخُلْفٍ عَنْهُ نہیں تھا اور یہاں ہے جس سے دوسری وجہ نکلتی ہے)۔

ع ۱۱ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ میں یہاں اور وَصُدَّ غافر (عٓ) میں کوفیین کے لیے دونوں میں صاد کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں صاد کا فتحہ ہے۔

اُكُلُهَا (بقرہ عٓ) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۱۲ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ میں ابن کثیر ۔ ابو عمرو ۔ عاصم کے لیے ثا کا سکون اور با کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے وَیُثَبِّتُ ہے ثا کے فتحہ اور با کی تشدید سے۔

وَسَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے (کاف کا ضمہ فا پر تشدید اور اس کے بعد الف ہے پس یہ) جمع کا صیغہ ہے اور باقی (تین) کے لیے (وَسَیَعْلَمُ الْكٰفِرُ ہے کاف کے بعد الف اور فا کے کسرہ اور تخفیف سے پس یہ) واحد کا صیغہ ہے۔

اور اس سورۃ میں یائے زائدہ ایک ہے

اَلْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ (رع ۱۳) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور باقی (چھ) دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں۔

سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

اَلْحَمِیْدِ اللّٰہِ الَّذِیْ میں وصل وابتدا دونوں میں نافع۔ ابن عامر کے لیے اللّٰہ کی ہا کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے ہا کا کسرہ ہے۔ ع ۱۴

رُسُلُھُمْ۔ سُبُلَنَا بقرہ (رع) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۲

بِہِ الرِّیْحُ بقرہ (رع) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۳

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ میں یہاں اور خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ (نور رع) میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے یہاں خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور نور میں خَالِقُ کُلِّ دَآبَّۃٍ ہے یعنی خَلَقَ کے بجائے خَالِقُ ہے (خا کے بعد الف) اور لام کے کسرہ اور قاف کے ضمہ سے فَاعِلٌ کے وزن پر اور اس کے مابعد یہاں تا اور ضاد کے اور نور میں کُلَّ کے لام کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے خَلَقَ ہے فَعَلَ کے وزن پر اور بعد کے اسموں کا نصب ہے جو اَلسَّمٰوٰتِ کی تا میں کسرہ کے ساتھ آئے گا کیونکہ یہ جمع مؤنث سالم کی تا ہے اور وَالْاَرْضَ کے ضاد اور کُلَّ کے لام پر فتحہ کی صورت میں آئے گا۔ ع ۱۵

بِمُصْرِخِیَّ اِنِّیْ میں حمزہ کے لیے یا کا کسرہ ہے اور متکلم کی یا میں کسرہ بھی ایک لغت ہے جس کو فرا اور قطرب نے نقل کیا ہے اور ابو عمرو (بصری) نے بھی اس کو جائز رکھا ہے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ ہے۔ ع ۱۶

لِیُضِلُّوْا میں یہاں اور لِیُضِلَّ (حج۔ لقمٰن۔ زمر رع) میں چاروں میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے یا کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا ضمہ ہے۔ ع ۵ ع ۱۷

لَا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلٰلٌ بقرہ (رع ۳۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَفْئِدَۃً میں ہشام کے لیے اَفْئِیْدَۃً ہے ہمزہ کے بعد یائے ساکنہ اور یہ میری اس قراءۃ کی رو سے ہے جو ابو الفتح سے ہے اور حلوانی نے بھی اس کو ہشام سے اسی طرح نصاً بیان کیا ہے (اور قصیدہ میں ان کے لیے یا کا حذف بھی ہے جو داجونی کے طریق سے ہے نظم و تیسیر کے طرق سے نہیں) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے اس یا کا حذف ہے۔ ع ۱۸

لِتَزُوْلَ مِنْہُ الْجِبَالُ میں کسائی کے لیے لَتَزُوْلُ ہے پہلے لام کے فتحہ اور دوسرے لام کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے پہلے لام کا کسرہ اور دوسرے کا فتحہ ہے۔ ع ۱۹

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تین ہیں

۱ وَمَا کَانَ لِیَ (رع) اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے ۲ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (رع) اس میں ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا سکون اور وصلاً حذف ہے ۳ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ (رع) اس میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یا آت زوائد تین ہیں:

۱ وَخَافَ وَعِیْدِیْ (رع) اس کو ورش وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۲ بِمَآ اَشْرَکْتُمُوْنِیْ (رع) اس کو ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۳ وَتَقَبَّلْ دُعَآءِیْ (رع) اس کو بزی...... دونوں حالتوں میں اور ورش۔ ابو عمرو۔ حمزہ وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ

پارہ ۱۴ رُبَمَا

رُبَمَا میں نافع اور عاصم کے لیے با کی تخفیف ہے اور باقی (پانچ) کے لیے رُبَّمَا ہے با کی تشدید سے۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ میں تین قراءتیں ہیں ۱ حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے اسی طرح دونوں نونوں سے جن میں سے پہلے پر ضمہ اور دوسرے کا فتحہ ہے اور زا کا کسرہ اور اَلْمَلٰٓئِكَةَ کی تا پر فتحہ ہے ۲ ابوبکر کے لیے مَا تُنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ ضمہ والی تا اور نون اور زا کے فتحہ اور اَلْمَلٰٓئِكَةُ کی تا کے ضمہ سے ۳ اور باقی (چار) کے لیے مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ یعنی ان کے لیے پہلی تا پر فتحہ ہے اور باقی میں ابوبکر کی طرح ہیں۔

سُكِّرَتْ میں ابن کثیر کے لیے سُكِرَتْ ہے کاف کی تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے کاف پر تشدید ہے۔

ع ۲ اَلرِّيٰحَ لَوَاقِحَ بقرہ (ع ۲۰) میں بیان ہو چکا ہے۔

الْمُخْلَصِيْنَ یوسف (ع) میں اور جُزْءٌ بقرہ (ع ۳۵) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَعُيُوْنٍ ہر جگہ اور اَلْعُيُوْنِ (یٰس ع) میں نافع، ابو عمرو، ہشام، حفص کے لیے عین کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے عین کا کسرہ ہے۔

اِنَّا نُبَشِّرُكَ آل عمران (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ میں تین قراءتیں ہیں ۱ نافع کے لیے تُبَشِّرُوْنِ نون کے کسرہ سے تشدید کے بغیر ۲ ابن کثیر کے لیے تُبَشِّرُوْنِّ نون کے کسرہ اور تشدید سے ۳ باقی (پانچ) کے لیے تُبَشِّرُوْنَ نون کے فتحہ اور تخفیف سے۔

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ میں یہاں اور يَقْنَطُوْنَ روم (ع) میں اور لَا تَقْنَطُوْا زمر (ع) میں تینوں میں ابو عمرو و کسائی کے لیے نون کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے نون کا فتحہ ہے۔

لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَمُنْجُوْهُمْ ہے (نون کے سکون اور اخفا اور جیم کی) تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے (نون کا فتحہ اور جیم پر) تشدید ہے۔

قَدَّرْنَآ اِنَّهَا میں یہاں اور قَدَّرْنٰهَا نمل (ع) میں دونوں میں ابوبکر کے لیے قَدَرْنَا ہے دال کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دال پر تشدید ہے۔

فَاَسْرِ ہود (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۵

اس سورہ میں اضافت کی یائیں چار ہیں

۱ و ۲ نَبِّئْ عِبَادِیَ - اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ (ع ۴) ۳ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِيْرُ (ع ۶) ان تینوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ بَنٰتِیْٓ اِنْ كُنْتُمْ (ع ۵) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ جو دو جگہ میں ہے یونس (ع ۳) میں بیان ہو چکا ہے

يُنْۢبِتُ لَكُمْ میں ابوبکر کے لیے نون اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ چاروں میں ابن عامر کے لیے سین، را، میم، تا کا ضمہ اور حفص کے لیے اول کے دو میں فتحہ اور صرف وَالنُّجُوْمُ اور مُسَخَّرٰتٌ میں ضمہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے چاروں میں نصب ہے جو اول کے تین میں فتحہ کے ساتھ اور مُسَخَّرٰتٍ کی تا میں کسرہ کی شکل میں آئے گا۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ میں عاصم کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔

اَيْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِيْنَ میں بزی کے لیے دو وجہیں ہیں ۱ شُرَكَایَ الَّذِيْنَ ہمزہ کے حذف سے اور یہ ضعیف اور متروک ہے ۲ الف کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے اور یہی صحیح ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے بھی یہی ہے۔

تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ میں نافع کے لیے نون کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے نون کا فتحہ ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ میں دونوں جگہ حمزہ کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔

اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ انعام (ع ۲۰) میں بیان ہو چکا ہے

لَا يَهْدِیْ مَنْ يُّضِلُّ میں کوفیین کے لیے یا کا فتحہ دال کا کسرہ پھر یائے ساکنہ ہے اور باقی (چار) کے لیے لَا يُهْدٰی ہے یا کے ضمہ دال کے فتحہ (اور اس کے بعد الف سے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق الف میں تقلیل بھی کرتے ہیں) اور يُضِلُّ میں بلا خلاف سب کے لیے یا کا ضمہ ہے

فَيَكُونُ میں یہاں اور یس (ع) میں ابن عامر اور کسائی کے لیے نون کا فتحہ اور باقی (پانچ)
کے لیے دونوں میں نون کا ضمہ ہے
نُوحِيَ إِلَيْهِمْ یوسف (ع ۱۲) میں بیان ہوچکا ہے۔ ع ۱۲
أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے
يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ میں ابو عمرو کے لیے تا اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔
مُفْرَطُونَ میں نافع کے لیے را کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے را کا فتحہ ہے ع ۱۴
نُسْقِيكُمْ میں یہاں اور مؤمنون (ع) میں نافع۔ ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے نون کا فتحہ اور باقی ع ۱۵
(ساڑھے چار) کے لیے دونوں میں نون کا ضمہ ہے
يَعْرِشُونَ اعراف (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔
يَجْحَدُونَ میں ابوبکر کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔ ع ۱۶
مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ نساء (ع) میں بیان ہوچکا ہے
أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ میں ابن عامر حمزہ کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔ ع ۱۷
يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے عین کا سکون اور باقی (تین)
کے لیے عین کا فتحہ ہے۔
وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ میں ابن کثیر اور عاصم کے لیے نون ہے اور نقاش نے اخفش سے ع ۱۹
اور انہوں نے ابن ذکوان سے روایت کرکے (ابن ذکوان کے لیے بھی) نون ہی بتایا ہے اور میرے
نزدیک یہ وہم ہے کیونکہ اخفش نے اپنی کتاب میں اس میں ابن ذکوان کے لیے یا ہی بیان کی ہے
(اور حق یہ ہے کہ اس میں ابن ذکوان کے لیے یا کی طرح نون بھی صحیح ہے رہا یہ کہ اخفش نے اپنی کتاب
میں یا ہی بیان کی ہے سو اس سے نون کی روایت کا غلط اور وہم ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ ممکن ہے
کہ اخفش نے دو میں سے ایک ہی وجہ کے بیان پر اکتفا کرلی ہو (غیث)) اور باقی (ساڑھے چار)
کے لیے یا ہے (اور یہی ابن ذکوان کی دوسری وجہ ہے اور وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ میں سب کے لیے
نون ہے)
الْقُدُسِ بقرہ (ع) میں بیان ہوچکا ہے ع ۱۴
يُلْحِدُونَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے يَلْحَدُونَ ہے یا اور حا دونوں کے فتحہ ع ۲۰
سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا ضمہ اور حا کا کسرہ ہے۔

مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا میں ابن عامر کے لیے فَتَنُوا ہے فا اور تا دونوں کے فتحہ سے
اور باقی (چھ) کے لیے فا کا ضمہ اور تا کا کسرہ ہے
فِي ضَيْقٍ میں یہاں اور نمل (ع) میں، دونوں میں ابن کثیر کے لیے ضاد کا کسرہ اور
باقی (چھ) کے لیے فتحہ ہے اور اس میں دونوں قسم کی یا آت میں سے کوئی یا بھی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ
خوب جانتے ہیں۔

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

پارہ ۱۵ سُبْحٰنَ الَّذِي

أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي میں ابوعمرو کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔
لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن عامر۔ ابوبکر۔ حمزہ کے لیے لِيَسُوءَ
وُجُوهَكُمْ نون کے بجائے یا اور ہمزہ کے فتحہ سے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر ۲ کسائی کے لیے
لِنَسُوءَ نون اور ہمزہ کے فتحہ سے جمع متکلم ہونے کی بنا پر ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے یا اور
ہمزہ کا ضمہ اور اس کے بعد واو ساکنہ ہے جمع غائب ہونے کی بنا پر (لِيَسُوءُوا)
وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ آل عمران (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔
يَلْقَاهُ میں ابن عامر کے لیے يُلَقَّاهُ ہے یا کے ضمہ لام کے فتحہ قاف کی تشدید سے اور
باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ لام کا سکون اور قاف کی تخفیف ہے۔
إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے يَبْلُغَانِّ ہے نون کے کسرہ سے
اور اس سے پہلے الف اور اس میں مد بھی ہے اور باقی (پانچ) کے لیے نون پر فتحہ ہے الف کے بغیر اور
نون کی تشدید میں کسی کا بھی خلاف نہیں

اُفٍّ میں یہاں اور انبیاء (عٓ) میں اور احقاف (عٓ) میں تینوں میں تین قراءتیں ہیں ۱
نافع اور حفص کے لیے اُفٍّ ہے، فا کے کسرہ اور تنوین سے ۲ ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے اُفَّ
فا کے فتحہ سے تنوین کے بغیر ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے اُفِّ فا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر۔ ع ۴

كَانَ خِطْأً میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن کثیر کے لیے خِطَاءً خا کے کسرہ اور طا کے فتحہ
اور اس کے بعد الف اور مد ہے ۲ ابن ذکوان کے لیے خَطَأً خا اور طا دونوں کے فتحہ سے الف
اور مد کے بغیر ۳ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے خِطْأً ہے خا کے کسرہ اور طا کے سکون سے۔

فَلَا يُسْرِفْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

بِالْقِسْطَاسِ میں یہاں اور شعراء (عٓ) میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے قاف کا کسرہ
اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے قاف کا ضمہ ہے۔

كَانَ سَيِّئُهُ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے ہمزہ اور ہا دونوں کا ضمہ ہے مذکر کی
ضمیر ہونے کی بنا پر اور باقی (تین) کے لیے سَيِّئَةً ہے ہمزہ اور تا کے فتحہ اور تنوین سے مونث کا صیغہ
ہونے کی بنا پر۔

لِيَذَّكَّرُوا میں یہاں اور فرقان (عٓ) میں حمزہ اور کسائی کے لیے لِيَذْكُرُوا ہے ذال ع ۵
کے سکون اور کاف کے ضمہ اور دونوں کی تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے ذال اور کاف دونوں
پر فتحہ اور تشدید ہے۔

كَمَا يَقُولُونَ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا ہے۔

عَمَّا يَقُولُونَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے (پس ابن کثیر
اور حفص کے لیے دونوں میں یا اور حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں تا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے
اول میں تا اور ثانی میں یا ہے)

يُسَبِّحُ لَهُ میں حرمیان اور ابن عامر اور ابوبکر کے لیے یا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے
تا ہے دونوں موقعوں (عٓ وعٓ) کے دونوں استفہام ءَاِذَا ءَاِنَّا رعد (عٓ) میں بیان ہو چکے
ہیں۔

زَبُورًا نساء (عٓ) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۶

وَرَجِلِكَ میں حفص کے لیے جیم کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے وَرَجْلِكَ ہے ع ۷
جیم کے سکون سے۔

اَنْ يَّخْسِفَ۔ اَوْ يُرْسِلَ۔ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ۔ فَيُرْسِلَ۔ فَيُغْرِقَكُمْ
پانچوں میں ابن کثیر، ابوعمرو کے لیے اَنْ نَّخْسِفَ۔ اَوْ نُرْسِلَ۔ اَنْ نُّعِيْدَكُمْ۔ فَنُرْسِلَ
فَنُغْرِقَكُمْ ہے نون سے اور باقی (پانچ) کے لیے پانچوں میں یا ہے۔

اَعْمٰى میں دونوں جگہ چار قراءتیں ہیں ۱ ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں امالۂ
محضہ ۲ ابوعمرو کے لیے صرف پہلے میں امالۂ محضہ اور دوسرے میں فتحہ ۳ ورش کے لیے ان
کے قاعدہ کے موافق دونوں میں امالۂ بین بین (اور فتحہ) ۴ اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں فتحہ

خِلٰفَكَ اِلَّا میں ابن عامر، حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے خا کا کسرہ لام کا فتحہ اور
اس کے بعد الف ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے خَلْفَكَ ہے خا کے فتحہ اور لام کے
سکون سے۔

وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ میں یہاں اور فصلت (عٓ) میں ابن ذکوان کے لیے دونوں میں وَنَاءَ
ہے یعنی ترتیب بدل کر ہمزہ کو الف کے بعد کلمہ کے آخر میں کر دیتے ہیں اور باقی (چھ) تبدیلی کے
بغیر ہمزہ کو الف سے پہلے رکھتے ہیں پھر ان میں ان کے لیے پانچ وجوہ ہیں ۱ خلف اور کسائی
کے لیے دونوں سورتوں میں نون اور ہمزہ دونوں کے فتحہ میں امالۂ محضہ ۲ خلاد کے لیے دونوں میں
صرف ہمزہ کے فتحہ کا امالہ اور ابوشعیب سوسی سے بھی خلاد کی طرح (ہمزہ کا امالہ) منقول ہے (لیکن
یہ صحیح نہیں کذا فی النشر) ۳ ابوبکر کے لیے یہاں ہمزہ کے فتحہ کا امالہ اور فصلت میں ہمزہ کا خالص فتحہ
۴ ورش اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو یائی کلمات میں (مقرر) ہے (پس ان کے لیے صرف ہمزہ میں
امالۂ بین بین اور فتحہ دونوں ہیں اور بدل کی وجوہ بھی ہوں گی) —— باقی (ساڑھے تین) کے لیے دونوں
جگہ دونوں حرفوں کا فتحہ ہے۔

حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا میں کوفیین کے لیے تا کا فتحہ (فا کا سکون) جیم کا ضمہ اور اس کی تخفیف
ہے اور باقی (چار) کے لیے تُفَجِّرَ لَنَا ہے تا کے ضمہ فا کے فتحہ جیم کے کسرہ اور تشدید سے اور دوسرے
میں کسی کا بھی خلاف نہیں (پس اس میں سب کے لیے فَتُفَجِّرَ ہے)

كِسَفًا میں نافع، ابن عامر، عاصم کے لیے سین کا فتحہ ہے اور باقی (چار) کے لیے كِسْفًا ہے سین
کے سکون سے۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيْ ہے قاف
کے بعد الف اور لام کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے قُلْ ہے قاف کے ضمہ اور لام کے سکون سے۔

الف کے بغیر۔

ع ۱۲ لَقَدْ عَلِمْتَ میں کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے تا کا فتحہ ہے۔
اور اَیًّامَّا میں وقف (کا طریقہ) اس کے باب میں (جو بائیسواں ہے) بیان ہو چکا ہے۔

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

اور وہ رَحْمَةِ رَبِّيْ اِذًا (ع) کی یا ہے اس میں نافع اور ابو عمر کے لیے فتحہ ہے۔
اور اس سورۃ میں یائے زوائد ..... دو ہیں ۱ لَئِنْ اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی (ع) اس کو ابن کثیر وقف و وصل دونوں میں ثابت رکھتے ہیں اور نافع اور ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۲ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ (ع) اس کو نافع۔ ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۃ الکہف

ع ۱۳ حفص ان چار موقعوں میں سانس لینے کے بغیر معمولی سا سکتہ کر کے پڑھتے ہیں ۱ عِوَجًا کے الف پر اور اس میں تنوین نہیں پڑھتے پس الف پر تھوڑی دیر ٹھہرتے ہیں پھر قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ کہتے ہیں ۲ اسی طرح وصل کی نیت رکھتے ہوئے مِنْ مَّرْقَدِنَا یٰس (ع) کے الف پر سکتہ کرتے ہیں پھر هٰذَا کہتے ہیں ۳ اور اسی طرح قیمہ (ع) میں بھی مَنْ کے نون پر سکتہ کرتے ہیں پھر رَاقٍ کہتے ہیں ۴ اور اسی طرح سورۃ تطفیف میں بَلْ کے لام پر سکتہ کرتے ہیں پھر رَانَ کہتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) ان سب میں سکتہ کے بغیر وصل کرتے ہیں اور مَنْ کے نون اور بَلْ کے لام کا را میں ادغام کرتے ہیں۔

مِنْ لَّدُنْهُ میں ابوبکر کے لیے مِنْ لَّدْنِهٖ ہے دال کے سکون اور نون کے کسرہ سے اور ھا کا یا کے ساتھ صلہ کرتے ہیں اور دال کے اصلی ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہونٹوں کو گول کر کے اس کے سکون میں اشمام کرتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دال کا ضمہ نون کا سکون اور ھا کا ضمہ ہے اور ابن کثیر اپنے قاعدہ کے موافق اس کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں یعنی مِنْ لَّدُنْهُوْ)

وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ آل عمران (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔
مِرْفَقًا میں نافع۔ ابن عامر کے لیے مَرْفِقًا ہے میم کے فتحہ اور فا کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا کسرہ اور فا پر فتحہ ہے۔
تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن عامر کے لیے تَزْوَرُّ زا کے سکون اور را کی تشدید سے ۲ کوفیین کے لیے تَزَاوَرُ زا کے فتحہ اور اس کی تخفیف اور اس کے بعد الف سے ۳ باقی (تین) کیلئے تَزَّاوَرُ زا کی تشدید اور اس کے بعد الف سے
وَلَمُلِئْتَ میں حرمیان کے لیے وَلَمُلِّئْتَ ہے لام کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کی تخفیف ہے۔
رُعْبًا آل عمران (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔
بِوَرِقِكُمْ میں ابو عمرو۔ ابوبکر۔ حمزہ کے لیے بِوَرْقِكُمْ ہے را کے سکون سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے را کا کسرہ ہے
ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے مِائَةِ سِنِيْنَ ہے تا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے تا پر تنوین دو زبر ہیں۔
وَلَا يُشْرِكُ میں ابن عامر کے لیے وَلَا تُشْرِكْ ہے یا کے بجائے تا اور کاف کے سکون سے اور باقی (چھ) کے لیے یا اور کاف کا ضمہ ہے
بِالْغُدٰوةِ انعام (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ اور وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ میں تین قراتیں ہیں ۱ عاصم کے لیے اسی طرح دونوں میں ثا اور میم دونوں کے فتحہ سے ۲ ابو عمرو کے لیے ثُمْرٌ اور بِثُمْرِهٖ ثا کے ضمہ اور میم کے سکون سے ۳ باقی (پانچ) کے لیے ثُمُرٌ اور بِثُمُرِهٖ ثا اور میم دونوں کے ضمہ سے۔
خَيْرًا مِّنْهَا میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے مِنْهُمَا ہے ھا کے ضمہ اور اس کے بعد میم سے تثنیہ ہونے کی بنا پر اور باقی (چار) کے لیے مِنْهَا ہے میم کے بغیر واحد ہونے کی بنا پر۔
لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ میں ابن عامر وصل میں بھی نون کے بعد الف کو ثابت رکھتے ہیں اور باقی (چھ) وصل میں الف کو حذف کرتے ہیں اور وقفاً الف کے ثابت رکھنے پر سب کا اتفاق ہے۔

وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ فِئَةٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔
هُنَالِكَ الْوِلَايَةُ: میں حمزہ اور کسائی کے لیے واو کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے واو کا فتحہ ہے۔
لِلَّهِ الْحَقِّ میں ابوعمرو و کسائی کے لیے قاف کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا کسرہ ہے۔
وَخَيْرٌ عُقْبًا میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا سکون ہے اور باقی (پانچ) کے لیے عُقُبًا ہے قاف کے ضمہ سے۔
ع ۱۸ تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ بقرہ (ع ۲۰) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ میں نافع اور کوفیین کے لیے نون اور یا کا کسرہ اور الجبال کے لام کا فتحہ ہے اور باقی (تین) کے لیے تُسَيَّرُ الْجِبَالُ ہے نون کے بجائے تا اور یا کے فتحہ اور الجبالُ کے لام کے ضمہ سے۔
ع ۷ وَيَوْمَ يَقُولُ میں حمزہ کے لیے نون اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے
ع ۱۹ قُبُلًا میں کوفیین کے لیے قاف اور با دونوں کا ضمہ ہے اور باقی (چار) کے لیے قِبَلًا ہے قاف کے کسرہ اور با کے فتحہ سے۔
لِمَهْلِكِهِم میں یہاں اور مَهْلِكَ نمل (ع ۴) میں تین قراتیں ہیں ۱ ابوبکر کے لیے لِمَهْلَكِهِم اور مَهْلَكَ میم اور لام دونوں کے فتحہ سے ۲ حفص کے لیے لِمَهْلِكِهِم اور مَهْلِكَ میم کے فتحہ اور لام کے کسرہ سے ۳ اور باقی (چھ) کے لیے لِمُهْلَكِهِم اور مُهْلَكَ میم کے ضمہ اور لام کے فتحہ سے۔
ع ۹ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ میں یہاں اور عَلَيْهُ اللَّهَ فتح (ع ۱) میں حفص کے لیے وصلاً دونوں میں ھا کا ضمہ ہے اور دونوں میں یا کے ساتھ صلہ بھی نہیں کرتے بلکہ صرف ضمہ پڑھتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے أَنسَانِيهِ اور عَلَيْهِ اللَّهَ ہے دونوں میں ھا کے کسرہ سے (اور ابن کثیر اول میں ھا کا یا کے ساتھ صلہ کرنے میں اپنے قاعدہ پر ہیں)
ع ۲۱ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا میں ابوعمرو کے لیے رَشَدًا ہے را اور شین دونوں کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے را کا ضمہ اور شین کا سکون ہے۔
فَلَا تَسْأَلْنِي میں نافع۔ ابن عامر کے لیے فَلَا تَسْأَلَنِّي ہے لام کے فتحہ اور نون کی

تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا سکون اور نون کی تخفیف ہے۔
ع ۱۰ لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے لِيَغْرَقَ أَهْلُهَا ہے تا کے بجائے فتحہ والی یا اور را کے فتحہ اور أَهْلُهَا کے لام کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے ضمہ والی تا اور را کا کسرہ اور أَهْلَهَا کے لام کا فتحہ ہے (جیسا کہ شروع میں درج کیا گیا ہے)
ع ۲۲ نَفْسًا زَكِيَّةً میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے زا کے بعد والے الف کا حذف اور یا پر تشدید ہے اور باقی (تین) کے لیے زَاكِيَةً ہے زا کے بعد الف اور یا کی تخفیف سے۔
نُكْرًا میں دونوں جگہ یہاں (ع ۱۰ و ع ۱۱ میں) اور طلاق (ع ۲) میں تینوں میں نافع۔ ابن ذکوان اور ابوبکر کے لیے نُكُرًا ہے کاف کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تینوں میں کاف کا سکون ہے۔

پارہ ۱۶ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ

ع ۱ مِن لَّدُنِّي میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع کے لیے مِن لَّدُنِي دال کے ضمہ اور نون کی تخفیف سے ۲ ابوبکر کے لیے مِن لَّدْنِي دال کے سکون اور نون کی تخفیف سے اور یہاں بھی ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے دال کو ساکن پڑھنے کی حالت میں اشمام کرتے ہیں ۳ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے مِن لَّدُنِّي دال کے ضمہ اور نون کی تشدید سے۔
لَتَّخَذْتَ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے لَتَخِذْتَ ہے پہلی تا کی تخفیف اور خا کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا پر تشدید اور خا کا فتحہ ہے (اور چونکہ اس کے ذال میں ابن کثیر اور حفص کے لیے اظہار اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے ادغام ہے اس لیے اس میں چار قراتیں ہو جاتی ہیں ۱ ابن کثیر کے لیے لَتَخِذْتَ ۲ ابوعمرو کے لیے لَتَخِذتَّ ۳ حفص کے لیے لَتَّخَذْتَ ۴ باقی (ساڑھے چار) کے لیے لَتَّخَذتَّ)
أَن يُبْدِلَهُمَا میں یہاں اور أَن يُبْدِلَهُ تحریم (ع ۱) میں اور أَن يُبْدِلَنَا ن والقلم (ع ۱) میں تینوں میں نافع۔ ابوعمرو کے لیے يُبَدِّلَ ہے با کے فتحہ اور دال کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے با کا سکون اور دال کی تخفیف ہے۔

رُحۡمًا میں ابن عامر کے لیے رُحُمًا ہے حا کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے حا کا سکون ہے۔

ع ۲ **فَاَتۡبَعَ۔ ثُمَّ اَتۡبَعَ ثُمَّ اَتۡبَعَ** تینوں موقعوں میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے (اسی شکل کے موافق) ہمزہ قطعی اور اس کا فتحہ اور تا کا سکون اور اس کی تخفیف ہے اور باقی (تین) کے لیے فَاتَّبَعَ۔ ثُمَّ اتَّبَعَ ہے ہمزہ وصلی اور تا کے فتحہ اور تشدید سے (اور ہمزہ وصلی حذف ہو جاتا ہے)

فِیۡ عَیۡنٍ حَمِئَةٍ میں ابن عامر۔ ابوبکر۔ حمزہ۔ کسائی کے لیے حَامِیَةٍ ہے حا کے بعد الف اور ہمزہ کے بجائے یا سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے حَمِئَةٍ ہے الف کے حذف اور ہمزہ سے۔

فَلَهٗ جَزَآءَنِ الۡحُسۡنٰی میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور تنوین ہے (جس کو بعد کے ساکن کے سبب کسرہ دیتے ہیں) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے جَزَآءُ الۡحُسۡنٰی ہے ہمزہ کے ضمہ سے تنوین کے بغیر۔

بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ حفص کے لیے سین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا ضمہ ہے۔

یَفۡقَهُوۡنَ قَوۡلًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے یُفۡقِهُوۡنَ ہے یا کے ضمہ اور قاف کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا اور قاف دونوں کا فتحہ ہے۔

یَاۡجُوۡجَ وَمَاۡجُوۡجَ میں یہاں اور انبیاء (ع) میں عاصم کے لیے چاروں میں الف کے بجائے ہمزہ ساکنہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے یَاجُوۡجَ وَمَاجُوۡجَ ہے (الف سے ہمزہ کے بغیر)

لَكَ خَرۡجًا میں یہاں اور اَمۡ تَسۡئَلُهُمۡ خَرۡجًا مومنون (ع) میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے خَرَاجًا ہے را کے بعد الف سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں را کا سکون ہے الف کے بغیر۔

وَبَیۡنَهُمۡ سَدًّا میں نافع۔ ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے سُدًّا ہے سین کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

مَا مَكَّنِّیۡ میں ابن کثیر کے لیے مَكَّنَنِیۡ ہے تخفیف والے دو نونوں سے جن میں سے پہلے پر فتحہ اور دوسرے پر کسرہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے ایک نون ہے جس پر تشدید اور کسرہ ہے۔

رَدۡمًا اٰتُوۡنِیۡ میں ابوبکر کے لیے رَدۡمَانِ ائۡتُوۡنِیۡ ہے تنوین کے کسرہ اور اس کے بعد ہمزہ ساکنہ سے اور یہ اِتۡیَان سے ہے جو مجیئ (آنے) کے معنیٰ میں ہے اور جب اس کلمہ کو ابتدا کرتے ہیں تو ہمزہ وصلی کو کسرہ دے کر اس کے بعد والے ہمزہ ساکنہ کو یا سے بدلتے ہیں (اور اِیۡتُوۡنِیۡ پڑھتے ہیں) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے وصل و ابتداء دونوں میں اٰتُوۡنِیۡ ہے ہمزہ قطعی اور اس کے بعد الف مدہ سے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت تنوین کو دیدیتے ہیں جس سے رَدۡمَانَ اٰتُوۡنِیۡ ہو جاتا ہے)

بَیۡنَ الصَّدَفَیۡنِ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے بَیۡنَ الصُّدُفَیۡنِ صاد اور دال دونوں کے ضمہ سے ۲ ابوبکر کے لیے بَیۡنَ الصُّدۡفَیۡنِ صاد کے ضمہ اور دال کے سکون سے ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے صاد اور دال دونوں کا فتحہ ہے۔

قَالَ اٰتُوۡنِیۡ میں حمزہ کے لیے قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ ہے لام کے بعد ہمزہ ساکنہ سے اور یہ اتیان کے باب سے ہے جو مجیئ کے معنیٰ میں ہے اور جب اس سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزہ وصلی کو کسرہ دے کر ہمزہ ساکنہ کو یا سے بدل دیتے ہیں اور یہ بھی اِیۡتُوۡنِیۡ ہو جاتا ہے اور ابوبکر کے لیے اس میں دو وجوہ ہیں ۱ حمزہ کی طرح ۲ باقیین کی طرح اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے دونوں حالتوں میں قَالَ اٰتُوۡنِیۡ ہے ہمزہ قطعی اور اس کے بعد الف مدہ سے۔

فَمَا اسۡطَاعُوۡا میں حمزہ کے لیے فَمَا اسۡطَّاعُوۡا ہے طا کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے طا کی تخفیف ہے۔

جَعَلَهٗ دَكَّآءَ میں کوفیین کے لیے الف میں مد اور اس کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہے تنوین کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے دَكًّا ہے تنوین سے مد اور ہمزہ کے بغیر۔

ع ۳ **قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ** میں حمزہ اور کسائی کے لیے اَنۡ یَنۡفَدَ ہے یا سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا آت نو ہیں:

۱ رَبِّیۡۤ اَعۡلَمُ (ع) ۲ بِرَبِّیۡۤ اَحَدًا ۳ رَبِّیۡۤ اَنۡ یُّؤۡتِیَنِ ۴ بِرَبِّیۡۤ اَحَدًا (ع) میں (چاروں میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۵ تا ۷ مَعِیَ صَبۡرًا تینوں موقعوں میں (ان میں سے ایک ع اور دو ع میں ہیں) ان میں حفص کے لیے فتحہ ہے ۸ سَتَجِدُنِیۡ

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۹ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ (ع ۱۲) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زوائد سات ہیں :

۱ اَلْمُهْتَدِیْ (ع ۲) اس کو نافع۔ ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ رَبِّیْ (ع ۳) ۳ اَنْ یُّؤْتِیَنِیْ (ع) ۴ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِیْ (ع ۹) ان تینوں کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو ان کو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۵ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ (ع ۵) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور قالون و ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۶ مَا كُنَّا نَبْغِ (ع ۹) اس کو ابن کثیر وقف و وصل دونوں میں اور نافع۔ ابو عمرو اور کسائی وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۷ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ (ع ۹) میں (اس میں ابن ذکوان کے لیے دونوں حالتوں میں حذف و اثبات دونوں ہیں۔ جو اخفش کی روایت سے ابن ذکوان سے منقول ہیں لیکن چونکہ حذف عبدالعزیز کے بجائے ابوالحسن سے ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے) اور باقی (چھ) اس یا کو دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور اس یا کی رسم بھی اسی طرح (اثبات ہی کے ساتھ) ہے۔

سُورَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

مکیۃ

كٓهٰيٰعٓصٓ میں ہا اور یا میں پانچ وجوہ ہیں ۱ ابو بکر اور کسائی کے لیے ہا اور یا دونوں کے فتحہ کا امالہ محضہ (اور میں نے فارس بن احمد سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے ابو شعیب سوسی کی روایت میں بھی اسی طرح دونوں کا امالہ پڑھا ہے لیکن ان کے لیے یا کا امالہ نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے اور نہ نشر کے طرق سے پس ان کے لیے یا میں صرف فتحہ ہے) ۲ ابن کثیر اور حفص کے لیے ہا اور یا دونوں کا فتحہ ۳ ابن عامر اور حمزہ کے لیے ہا کا فتحہ اور یا کا امالہ۔ ۴ ابو عمرو کے لیے ہا کا امالہ اور یا کا فتحہ (پس سوسی کے لئے بھی یہی صحیح ہے) ۵ نافع کے لیے ہا اور یا دونوں میں امالہ بین بین (لیکن قالون کے لیے امالہ بین بین ابو نشیط کے بجائے حلوانی سے ہے اور اس کو دانی نے ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے پڑھا اس لیے طریق کے خلاف ہے پس ان ع ۴

کے لیے فتحہ صحیح ہے اور ورش کے لیے تقلیل)

صٓ ۝ ذِكْرُ میں حرمیان اور عاصم کے لیے صاد کے ہجا والے دال کا ذال سے پہلے اظہار اور باقی (چار) کے لیے صٓ ۝ ذِّكْرُ یعنی دال کا ذال میں ادغام کرتے ہیں۔

زَكَرِيَّآءَ اِذْ نَادٰی اور یٰزَكَرِيَّآءُ اِنَّا وغیرہ میں ابن عامر اور ابو بکر کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے اور یہ آل عمران (ع) میں (تفصیل سے) بیان ہو چکا ہے۔

يَرِثُنِیْ وَيَرِثُ دونوں میں ابو عمرو اور کسائی کے لیے يَرِثْنِیْ وَيَرِثْ ثا کے جزم سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں ثا کا ضمہ ہے۔

اِنَّا نُبَشِّرُكَ (یہاں ع میں) اور لِتُبَشِّرَ (اسی سورۃ کے ع میں) دونوں آل عمران (ع) میں بیان ہو چکے ہیں۔

عِتِيًّا۔ جِثِيًّا دو جگہ (ع و ع میں) اور صِلِيًّا (ع ۵) میں تینوں میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے پہلے حروف عین۔ جیم۔ صاد کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تینوں میں عُتِيًّا۔ جُثِيًّا۔ صُلِيًّا ہے پہلے حرف کے ضمہ سے اور وَبُكِيًّا (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَبِكِيًّا ہے با کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے با کا ضمہ ہے۔

وَقَدْ خَلَقْتُكَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے خَلَقْنٰكَ ہے نون اور الف سے اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کے بعد ضمہ والی تا ہے الف کے بغیر۔

لِاَهَبَ لَكِ میں ورش اور ابو عمرو کے لیے لِيَهَبَ لَكِ ہے یا سے اور حلوانی نے قالون سے بھی اسی طرح یا کے ساتھ نقل کیا ہے (اور قصیدہ میں ان کے لیے ہمزہ بھی ہے اور وہی طرق کے موافق ہے) اور باقی (پانچ) کے لیے لِاَهَبَ ہے ہمزہ سے۔

وَكُنْتُ نَسْيًا میں حفص و حمزہ کے لیے نون کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نون کا کسرہ ہے۔

مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا میں ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ ابن عامر۔ ابو بکر کے لیے مَنْ تَحْتَهَا ہے میم اور تا کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے میم اور دوسری تا دونوں کا کسرہ ہے۔

تُسٰقِطْ عَلَيْكِ میں تین قرأتیں ہیں ۱ حفص کے لیے اسی طرح تا کے ضمہ سین کی تخفیف اور قاف کے کسرہ سے ۲ حمزہ کے لیے تَسٰقَطْ تا اور قاف کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے ۳ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تَسّٰقَطْ تا اور قاف کے فتحہ اور سین کی تشدید سے۔

قَوْلُ الْحَقِّ الَّذِیْ میں ابن عامر، عاصم کے لیے لام کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا ضمہ ہے۔

وَاَنَّ اللّٰہَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

کُنْ فَیَکُوْنُ بقرہ (ع ۱۴) میں بیان ہوچکا ہے۔

یٰۤاَبَتِ یوسف (ع ۱) میں (بیان ہوچکا ہے)

مُخْلَصًا میں کوفیین کے لیے لام کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے لام کا کسرہ ہے۔

یُدْخَلُوْنَ الْجَنَّۃَ نساء (ع ۱۷) میں بیان ہوچکا ہے۔

ءَاِذَا مَا مِتُّ میں ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں ۱۔ اِذَا مَا مِتُّ خبر کی بناء پر کسرہ والے ایک ہمزہ سے (یہ نقاش کے بجائے ابن اخرم سے اور عبدالعزیز فارسی کے بجائے ابوالفتح اور ابوالحسن سے ہے) ۲۔ دو ہمزوں سے اس کو نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے اسی طرح روایت کیا ہے (اور یہی طریق کے موافق ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دو ہمزہ ہیں استفہام کی بناء پر اور اس میں وہ سب اپنے اُن قواعد پر ہیں جو اوپر (دسویں باب میں) بیان ہوچکے ہیں۔

اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ میں نافع، ابن عامر، عاصم کے لیے (اسی طرح) ذال کا سکون اور کاف کا ضمہ اور دونوں کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے اَوَلَا یَذَّکَّرُ الْاِنْسَانُ ہے ذال اور کاف دونوں کے فتحہ اور دونوں کی تشدید سے۔

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا میں کسائی کے لیے نُنْجِی الَّذِیْنَ ہے (نون کے سکون اور اخفا اور جیم کی) تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے (دوسرے نون کا فتحہ اور جیم پر) تشدید ہے

خَیْرٌ مَّقَامًا میں ابن کثیر کے لیے میم کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے میم کا فتحہ ہے

اَثَاثًا وَّرِءْیًا میں قالون اور ابن ذکوان کے لیے وَرِیًّا ہے ہمزہ کے بغیر یا کی تشدید سے (ادغام کی بناء پر) اور باقی (چھ) کے لیے را کے بعد ہمزہ ساکنہ ہے اور اس پر حمزہ کے وقف کا طریقہ اس کے (پندرھویں) باب میں بیان ہوچکا ہے۔

مَالًا وَّوَلَدًا (میں یہاں) اور وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا اور اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا (ع) میں اور اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ

زخرف (ع) میں پانچوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے وُلْدًا۔ وُلْدًا۔ وُلْدٌ ہے واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے لیے سب میں واو اور لام دونوں کا فتحہ ہے۔

ع ۶ تَکَادُ السَّمٰوٰتُ میں یہاں اور شوریٰ (ع) میں نافع اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

یَتَفَطَّرْنَ میں یہاں اور شوریٰ (ع) میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ حرمیان اور حفص اور کسائی کے لیے دونوں جگہ یا کے بعد فتحہ والی تا اور طا کے فتحہ اور تشدید سے اسی شکل کے موافق ۲۔ ابو عمرو اور ابوبکر کے لیے دونوں میں یَنْفَطِرْنَ یا کے بعد نون ساکن اور طا کے کسرہ سے تشدید کے بغیر ۳۔ باقی دو ابن عامر اور حمزہ کے لیے یہاں یَنْفَطِرْنَ نمبر دو کی طرح اور شوریٰ میں یَتَفَطَّرْنَ نمبر ایک کی طرح۔

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت چھ ہیں

۱۔ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ (ع) میں اس میں ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے ۲۔ اِجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَۃً (ع) ۳۔ اور اسی طرح رَبِّیْۤ اِنَّہٗ (ع) ان دونوں میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴۔ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ (ع) ۵۔ اِنِّیْۤ اَخَافُ (ع) ان دونوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۶۔ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ (ع) اس میں حمزہ کے لیے سکون (اور حذف) ہے

سورۃ طٰہٰ علیہ السلام

ع ۱ طٰہٰ میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے طا اور ہا دونوں میں امالہ محضہ ۲۔ ورش اور ابو عمرو کے لیے صرف ہا میں امالہ محضہ (اور طا کا فتحہ) اور ورش نے صرف اسی ایک جگہ امالہ محضہ کیا ہے اور باقی سب جگہ بین بین کرتے ہیں ۳۔ باقی (تین) کے لیے طا اور ہا دونوں کا فتحہ۔

لِاَھْلِہِ امْکُثُوْا میں یہاں اور قصص (ع) میں دونوں میں حمزہ کے لیے وصلاً دوسری ہا کا ضمہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے اس میں ہا کا کسرہ ہے۔

اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے اِنِّیْ کے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

طُوًی میں یہاں اور نٰزعٰت (عٓ) میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے واو پر تنوین (دو زبر) ہیں (اور یہاں تو اس تنوین کا بعد کے واو میں ادغام ہو جاتا ہے) اور نٰزعٰت میں دو ساکن جمع ہونے کے سبب تنوین کو کسرہ دیتے ہیں (اور طُوًی نِ اذْهَبْ پڑھتے ہیں) اور باقی (تین) کے لیے دونوں جگہ تنوین کا حذف ہے (پس یہاں طُوٰی وَاَنَا اخْتَرْتُكَ اور وہاں طُوٰی اذْهَبْ پڑھتے ہیں)۔

وَاَنَا اخْتَرْنٰكَ میں حمزہ کے لیے وَاَنَّا اخْتَرْنٰكَ ہے پہلے نون کی تشدید سے اور را کے بعد نون اور الف سے، اور باقی (چھ) کے لیے پہلی شکل کے موافق نون کی تخفیف اور را کے بعد ضمہ والی تا ہے الف کے بغیر۔

اَخِی اشْدُدْ اور وَاَشْرِكْهُ فِیْ میں ابن عامر کے لیے اَخِی اَشْدُدْ اور وَ اُشْرِكْهُ فِیْ ہے یعنی اَشْدُدْ میں وصل و ابتدا دونوں میں ہمزۂ قطعی اور اس کا فتحہ ہے اور وَاُشْرِكْهُ میں ہمزہ کا ضمہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے (بالکل اسی طرح ہیں جس طرح شروع میں درج کیے گئے ہیں یعنی) اشْدُدْ میں ہمزہ وصلی ہے (جو وصل میں تو حذف ہو جاتا ہے) اور ابتدا کی حالت میں اُشْدُدْ پڑھتے ہیں ہمزہ کے ضمہ سے اور وَاَشْرِكْهُ میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔ ع ۱۱

مَهْدًا میں یہاں اور زخرف (عٓ) میں دونوں میں کوفیین کے لیے میم کا فتحہ اور ہا کا سکون ہے الف کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے مِهٰدًا ہے میم کے کسرہ ہا کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے اور نبأ والے میں کوئی اختلاف نہیں ہے (اس میں سب کے لیے مِهٰدًا ہے)

مَكَانًا سُوًی میں ابن عامر، عاصم، حمزہ کے لیے سین کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے سین کا کسرہ ہے اور مَكَانًا سِوًی میں یہاں اور اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی قیمہ میں دونوں میں وقفاً تین قراءتیں ہیں ۱ اضجعہ حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں امالہ ۲ ورش و ابو عمرو کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق امالہ بین بین ۳ باقی (تین) کے لیے ان کے قواعد کے موافق واو اور دال کا فتحہ ہے۔ ع ۱۲

فَیُسْحِتَكُمْ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا ضمہ اور حا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے فَیَسْحَتَكُمْ ہے یا اور حا دونوں کے فتحہ سے۔

قَالُوْا اِنْ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے نون کا سکون ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے قَالُوْا اِنَّ ہے نون کے (فتحہ اور) تشدید سے۔

هٰذٰنِ میں ابو عمرو کے لیے هٰذَیْنِ ہے یاے اور باقی (چھ) کے لیے ذال کے بعد الف ہے اور ابن کثیر نون کو تشدید سے پڑھتے ہیں اور باقی (چھ) تخفیف سے (پس اِنْ هٰذٰنِ میں چار قراءتیں ہو گئیں ۱ ابن کثیر کے لیے اِنْ هٰذٰنِّ ۲ حفص کے لیے اِنْ هٰذٰنِ ۳ ابو عمرو کے لیے اِنَّ هٰذَیْنِ ۴ باقی (ساڑھے چار) کے لیے اِنَّ هٰذٰنِ)

فَاَجْمِعُوْا میں ابو عمرو کے لیے فَاجْمَعُوْا ہے فا کے بعد ہمزۂ وصلی اور میم کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ہمزۂ قطعی اور اس کا فتحہ اور میم کا کسرہ ہے۔

یُخَیَّلُ میں ابن ذکوان کے لیے تا ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔

تَلْقَفْ میں ابن ذکوان کے لیے تَلَقَّفُ ہے فا کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے فا کا سکون ہے اور بزی کی قراءت میں جو اس کی تا پر تشدید ہے اس کا بیان اوپر بقرہ (عٓ) میں گذر چکا ہے اور حفص کے لیے اس میں لام کا سکون اور قاف کی تخفیف ہے اس کا بیان (اعراف عٓ) میں گزر چکا ہے (پس اس میں یہاں چار قراءتیں ہو جاتی ہیں ۱ بزی کے لیے یَمِیْنِكَ تَّلَقَّفْ مَا ۲ ابن ذکوان کے لیے یَمِیْنِكَ تَلَقَّفُ مَا ۳ حفص کے لیے یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا ۴ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یَمِیْنِكَ تَلَقَّفْ مَا)

كَیْدُ سٰحِرٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے سِحْرٍ ہے سین کے کسرہ اور حا کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے لیے سین کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور حا کا کسرہ ہے۔

اٰمَنْتُمْ لَهٗ میں قنبل اور حفص کے لیے ایک ہمزہ ہے خبر کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے استفہام (دو ہمزوں) سے ءَاٰمَنْتُمْ ہے اور اس کا بیان اعراف (عٓ) میں گزر چکا ہے۔

وَمَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا میں وصلاً سوسی کے لیے یَاْتِهْ ہے ہا کے سکون سے اور قالون کے لیے اس میں دو وجہ ہیں ۱ یَاْتِهِ صلہ کے بغیر (ہا کے چھوٹے زیر سے) ۲ یَاْتِهٖ صلہ (ہا کے کھڑے زیر سے) اور باقی (چھ) کے لیے بھی اسی طرح ہے (اور وقفاً سوسی کے لیے صرف سکون ہے اور باقین کے لیے سکون اور روم ہے صلہ کے بغیر پس اس میں ہشام کے لیے بھی صرف صلہ ہے اور شاطبیہ سے عدم صلہ بھی نکلتا ہے لیکن وہ نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے اور نہ نشر کے طرق سے)

لَا تَخٰفُ دَرَكًا میں حمزہ کے لیے لَا تَخَفْ ہے (الف کے حذف اور فا کے

جزم ہے اور باقی (چھ) کے لیے فا کا ضمہ اور اس سے پہلے الف ہے۔

قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ اور وَوٰعَدْنٰكُمْ اور مَا رَزَقْنٰكُمْ تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے اَنْجَيْتُكُمْ۔ وَوَعَدْتُكُمْ۔ مَا رَزَقْتُكُمْ ہے ضمہ والی تا سے اور باقی (پانچ) کے لیے (تا کے بجائے) فتحہ والا نون اور اس کے بعد الف ہے۔

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ اور وَمَنْ يَّحْلِلْ میں کسائی کے لیے فَيَحُلَّ اور وَمَنْ يَّحْلُلْ ہے اول میں حا کے اور دوسرے کلمہ میں پہلے لام کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے پہلے میں حا کا اور دوسرے میں لام کا کسرہ ہے اور اَنْ يَّحِلَّ میں جو اسی رکوع میں تیسرا کلمہ ہے کسی کا بھی خلاف نہیں اس میں سب کے لیے حا کا کسرہ ہی ہے۔

بِمَلْكِنَا میں تین قراءتیں ہیں ۱ نافع۔ عاصم کے لیے میم کا فتحہ ۲ حمزہ اور کسائی کیلیے بِمُلْكِنَا میم کے ضمہ سے ۳ باقی (تین) کے لیے بِمِلْكِنَا میم کے کسرہ سے۔

حُمِّلْنَا میں حرمیان۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے حا کا ضمہ اور میم پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے حَمَلْنَا ہے حا اور میم کے فتحہ سے تشدید کے بغیر۔ ع ۵ ۱۴

يَبْنَؤُمَّ اعراف (ع ۱۸) میں بیان ہو چکا ہے۔

بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

لَنْ تُخْلَفَهٗ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے لام کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

يَوْمَ يُنْفَخُ میں ابو عمرو کے لیے نَنْفُخُ ہے فتحہ والے نون اور فا کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ضمہ والی یا اور فا کا فتحہ ہے۔

فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا میں ابن کثیر کے لیے فَلَا يَخَفْ ہے الف کے حذف اور فا کے جزم سے اور باقی (چھ) کے لیے فا کا ضمہ اور اس سے پہلے الف ہے۔ ع ۶ ۱۵

وَاِنَّكَ لَا میں نافع اور ابوبکر کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔ ع ۷ ۱۶

لَعَلَّكَ تُرْضٰى میں ابوبکر اور کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا کا فتحہ ہے۔ ع ۸ ۱۷

اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ میں نافع۔ ابو عمرو۔ حفص کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے

اور اس سورۃ کی آیات کے آخری الفات میں امالہ اور فتحہ کے اعتبار سے چار قراءتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے لِتَشْقٰى سے وَمَنِ اهْتَدٰى تک کی تمام آیات کے آخری الفات میں امالہ محضہ ہے (اور تفصیل یہ ہے کہ ع میں تو لِيْ ذِكْرِيْ کے سوا سب آیات میں ہے اور ع میں سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى سے لِتَرْضٰى ع تک کی تمام آیات میں ہے لیکن عَيْنِيْ۔ لِنَفْسِيْ۔ فِيْ ذِكْرِيْ ع صَفًّا ع اور غَشِيَهُمْ ع ان چار میں نہیں پھر ع میں سے صرف اِلَيْنَا مُوْسٰى میں ہے پھر ع کے اَبٰى سے آخر تک کی تمام آیات میں ہے لیکن بَصِيْرًا میں نہیں) ۲ ابو عمرو کے لیے ان میں سے جن آیات میں الف سے پہلے را ہے جیسے اَلثَّرٰى۔ مَنِ افْتَرٰى۔ وَلَا تَعْرٰى وغیرہ ان میں تو امالہ محضہ ہے اور ان کے علاوہ باقی آیات میں امالہ بین بین ہے ۳ ورش کے لیے تمام آیات میں امالہ بین بین ہے ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتحہ ہے (سوائے سُوًى کے کہ اس میں ابوبکر کے لیے بھی وقفاً امالہ ہے) جیسا کہ ہم ان کے قواعد کو باب الامالہ (سترھویں باب) میں تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تیرہ ۱۳ ہیں :

۱ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ ۲ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ ۳ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ (ع) ان تینوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ لَعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ (ع) اس میں کوفیین کے لیے سکون ہے ۵ لِذِكْرِيْ اِنَّ السَّاعَةَ (ع) ۶ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۷ عَلٰى عَيْنِيْٓ اِذْ (ع) ۸ وَلَا بِرَاْسِيْٓ اِنِّيْ (ع) ان چاروں میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۹ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ (ع) اس میں ورش و حفص کے لیے فتحہ ہے ۱۰ اَخِي اشْدُدْ (ع) اس میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۱ لِنَفْسِيَ اذْهَبْ ۱۲ فِيْ ذِكْرِيَ اذْهَبَا (ع) ان دونوں میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون ہے پس اس صورت میں یہ دونوں یا آت دو ساکن جمع ہو جانے کے سبب تلفظ میں سے حذف ہو جاتی ہیں (اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں یا کا فتحہ ہے اور ہمزۂ وصلی حذف ہو جاتا ہے پس لِنَفْسِيَ اذْهَبْ اور فِيْ ذِكْرِيَ اذْهَبَا پڑھتے ہیں) ۱۳ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى (ع) میں حرمیان کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے یعنی اَلَّا تَتَّبِعَنِ اَفَعَصَيْتَ (ع) جس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو صرف وصلاً ثابت رکھتے ہیں اور (تینوں) یا کو ساکن پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

پارہ ۱۷ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ

قُلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے قاف اور لام کا فتحہ اور ع ١
دونوں کے درمیان الف ہے، اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے قُلْ رَبِّیْ ہے (قاف کے ضمہ سے
اور لام کے سکون اور ادغام سے) الف کے بغیر۔
نُوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ یوسف (ع ۱۲) میں بیان ہو چکا ہے۔
نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ میں جو اس سورۃ کا دوسرا کلمہ ہے حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے نون ع ٢
اور حا کا کسرہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یُوْحٰٓی اِلَیْهِ ہے
(نون کے بجائے) یا اور حا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف سے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق امالہ بین
بین اور فتحہ سے پڑھتے ہیں)
اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا میں ابن کثیر کے لیے اَلَمْ ہے واو کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے ع ٣
اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ ہے واو سے۔
وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ میں ابن عامر کے لیے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ ہے ع ٤
یا کے بجائے ضمہ والی تا اور میم کے کسرہ اور اَلصُّمَّ کے میم کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ والی یا اور
میم کا [illegible] اور اَلصُّمُّ کے میم کا ضمہ ہے۔
مِثْقَالَ حَبَّةٍ میں یہاں اور لقمٰن (ع ۲) میں دونوں میں نافع کے لیے لام کا ضمہ اور باقی
(چھ) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔
وَضِیَآءً یونس (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

جُذٰذًا میں کسائی کے لیے جیم کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے جیم کا ضمہ ہے۔
اُفٍّ لَّکُمْ اسراء (ع ۳) میں بیان ہو چکا ہے۔
اَئِمَّةً براءۃ (ع ۲) میں بیان ہو چکا ہے۔
لِتُحْصِنَکُمْ میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ ابن عامر، حفص کے لیے تا ہے ۲۔ ابوبکر کے لیے
لِنُحْصِنَکُمْ ہے نون سے ۳۔ باقی (پانچ) کے لیے لِیُحْصِنَکُمْ ہے یا سے۔
نُجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے نُجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ ہے ایک نون
اور (جیم کی) تشدید سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے دو نون ہیں اور جیم کی تخفیف ہے۔
وَحَرٰمٌ عَلٰی میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے وَحِرْمٌ ہے حا کے کسرہ اور را کے سکون
سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے حا اور را دونوں کا فتحہ اور را کے بعد الف ہے۔
اِذَا فُتِحَتْ انعام (ع ۵) میں یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ کہف (ع ۱۱) میں بیان ہو چکے ہیں۔
لِلْکُتُبِ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے جمع کا صیغہ ہے (کاف اور تا کے ضمہ سے) اور
باقی (ساڑھے چار) کے لیے لِلْکِتٰبِ ہے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر (کاف کے کسرہ اور تا کے بعد
الف سے)
فِی الزَّبُوْرِ نساء کے آخر (ع ۲۳) میں بیان ہو چکا ہے۔
قٰلَ رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ میں حفص کے لیے قٰلَ ہے الف اور لام کے فتحہ سے اور
باقی (ساڑھے چھ) کے لیے قُلْ رَّبِّ احْکُمْ ہے الف کے بغیر (قاف کے ضمہ اور لام کے سکون اور
ادغام سے)

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا آت چار ہیں

۱۔ ذِکْرُ مَنْ مَّعِیَ (ع ۲) اس میں حفص کے لیے فتحہ (اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے سکون) ہے
۲۔ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ (ع ۲) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۳۔ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ (ع ۶) ۴۔
عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (ع ۷) ان دونوں میں حمزہ کے لیے سکون (اور حذف) ہے۔

سُوْرَۃُ الْحَجِّ

(مدنیہ)

ع ۸ سُكٰرٰى وَمَا هُم بِسُكٰرٰى دونوں حمزہ اور کسائی کے لیے سَکْرٰی ہے
فَعْلٰی کے وزن پر کاف کے سکون سے الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے سُکَارٰی ہے کاف
کے بعد الف سے فُعَالٰی کے وزن پر۔

لِيُضِلَّ ابراہیم (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۹ ثُمَّ لْيَقْطَعْ میں ورش و ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے ثُمَّ لِيَقْطَعْ ہے لام کے کسرہ سے
اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لام کا سکون ہے۔

هٰذٰنِ نساء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۱۰ وَلُؤْلُؤًا میں یہاں اور فاطر (ع) میں نافع اور عاصم کے لیے ہمزہ کے دو زبر ہیں اور وقفاً
اس تنوین کو الف سے بدلتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں وَلُؤْلُؤٍ ہے ہمزہ کے دو
زیروں سے اور لُؤْلُؤًا۔ لُؤْلُؤٍ۔ اَللُّؤْلُؤُ میں ہر جگہ تمام قرآن میں ہمزہ کی تخفیف و تحقیق کے
لحاظ سے چار وجوہ ہیں ۱ ابو بکر (کے لیے ہر حال میں) اور ابو عمرو کے لیے (ہمزہ ساکنہ کے) ابدال والی
قراءت پر لُوْلُؤٍ اور اَللُّوْلُؤُ اور لُوْلُؤًا ہے یعنی صرف پہلے ہمزہ کا واو سے ابدال کرتے ہیں۔
۲ امام حمزہ وقفاً اپنے قاعدے کے موافق دونوں ہمزوں میں تخفیف کرتے ہیں اور لُوْلُوْ۔ اَللُّوْلُوْ
اور لُوْلُوَا پڑھتے ہیں ۳ ہشام اپنے قاعدے کے موافق صرف دوسرے ہمزہ کا واو سے ابدال کرتے
ہیں جب کہ اس پر کسرہ یا ضمہ ہو فتحہ نہ ہو (پس لُؤْلُوٍ اور اَللُّؤْلُوُ میں لُؤْلُوْ۔ اَللُّؤْلُوْ پڑھتے ہیں
اور لُؤْلُؤًا میں وقفاً بھی دونوں ہمزوں کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور اس میں ہشام اور حمزہ کی وجوہ
کی پوری تفصیل پندرھویں پارے میں گزر چکی ہے) ۴ باقی (چار) کے لیے ہر حال میں) دونوں ہمزوں
کی تحقیق ہے۔

لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعَاكِفُ میں حفص کے لیے ہمزہ کا نصب (دو زبروں کی تنوین) ہے
اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے سَوَآءٌ الْعَاكِفُ ہے ہمزہ کے رفع (ضمہ کی تنوین) سے (اور اس
تنوین کو وصلاً تو سب کسرہ دے کر لام سے ملا دیتے ہیں اور وقفاً حفص الف سے بدل کر سَوَآءَا

پڑھتے ہیں اور باقی حضرات تنوین کو حذف کر کے سَوَآءْ پڑھتے ہیں)

ع ۱۱ ثُمَّ لْيَقْضُوا میں ورش۔ قنبل۔ ابو عمرو۔ ابن عامر کے لیے ثُمَّ لِيَقْضُوا ہے لام کے کسرہ
سے اور باقی (چار) کے لیے لام کا سکون ہے اور وَلْيُوفُوا۔ وَلْيَطَّوَّفُوا میں ابن ذکوان کے
لیے وَلِيُوفُوا اور وَلِيَطَّوَّفُوا ہے دونوں میں لام کے کسرہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دونوں
میں لام کا سکون ہے۔

وَلْيُوفُوا میں ابو بکر کے لیے وَلْيُوَفُّوا ہے دوسرے واو کے فتحہ اور فا کی تشدید سے اور باقی
(ساڑھے چھ) کے لیے واو کا سکون اور فا کی تخفیف ہے۔

فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ میں نافع کے لیے فَتَخَطَّفُهُ الطَّيْرُ ہے خا کے فتحہ اور طا کی تشدید سے
اور باقی (چھ) کے لیے خا کا سکون اور طا کی تخفیف ہے۔

ع ۱۲ مَنْسَكًا میں دونوں جگہ (یہاں اور (ع) میں) حمزہ اور کسائی کے لیے سین کا کسرہ اور باقی
(پانچ) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے يَدْفَعُ ہے یا اور فا کے فتحہ اور دال
کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا ضمہ اور دال کا فتحہ اور اس کے بعد الف
اور فا کا کسرہ ہے۔

ع ۱۳ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ میں نافع۔ ابو عمرو۔ عاصم کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا
فتحہ ہے۔

يُقٰتَلُوْنَ میں نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا کا کسرہ
ہے (پس ان دونوں میں چار قراءتیں ہو گئیں ۱ نافع اور حفص کے لیے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ
۲ ابو عمرو اور ابو بکر کے لیے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتِلُوْنَ ۳ ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لیے اَذِنَ
لِلَّذِيْنَ يُقٰتِلُوْنَ ۴ ابن عامر کے لیے اَذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ)

وَلَوْلَا دِفٰعُ اللّٰهِ النَّاسَ بقرہ (ع ۳۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ میں حرمیان کے لیے لَهُدِمَتْ ہے دال کی تخفیف سے اور باقی
(پانچ) کے لیے دال پر تشدید ہے اور یہاں ابو عمرو۔ ابن ذکوان۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تا کا صاد میں
ادغام ہے یعنی لَهُدِّمَتْ صَّوَامِعُ)

اَهْلَكْنٰهَا میں ابو عمرو کے لیے اَهْلَكْتُهَا ہے ضمہ والی تا سے اور باقی (چھ) کے لیے کاف کے

بعد) فتحہ والا نون اور اس کے بعد الف ہے۔

مِمَّا يَعِدُوْنَ میں ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے تا ہے۔

ع ۱۴ مُعٰجِزِيْنَ میں یہاں اور سبا کے دو موقعوں (ع ع) میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے تینوں میں مُعَجِّزِيْنَ ہے الف کے حذف اور جیم کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے (عین کے بعد) الف اور جیم کی تخفیف ہے۔

ع ۱۵ ثُمَّ قُتِلُوْا ...... آل عمران (ع) میں اور قُتِّلُوْا نساء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ میں یہاں اور لقمان (ع) میں حرمیان۔ ابن عامر۔ ابو بکر کے لیے دونوں میں تا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے یا ہے۔

ع ۱۶ مَنْسَكًا (اسی) سورۃ کے شروع میں (ع میں) بیان ہو چکا ہے۔

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ (ع) میں اس میں نافع ہشام۔ حفص کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس سورۃ میں یاآت زوائد دو ہیں ۱ وَالْبَادِ (ع) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں یا اور ورش و ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ کَانَ نَكِيْرِ (ع) اس کو ورش ہر چار جگہ وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۃ المؤمنین

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ

ع لِاَمٰنٰتِهِمْ یہاں اور معارج (ع) میں ابن کثیر کے لیے دونوں میں لِاَمٰنَتِهِمْ ہے

نون کے بعد والے الف کے بغیر واحد کے صیغہ سے اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں نون کے بعد بھی الف ہے جمع ہونے کی بنا پر۔

عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے صَلَوٰتِهِمْ ہے واو کے بغیر واحد کے صیغہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کے بعد واو ہے جمع ہونے کی بنا پر۔

عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ دونوں میں ابن عامر اور ابو بکر کے لیے عَظْمًا فَكَسَوْنَا الْعَظْمَ ہے عین کے فتحہ اور ظا کے سکون سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے عین کا کسرہ ظا کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

سَيْنَآءَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سین کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے سین کا کسرہ ہے

تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے تُنْبِتُ ہے تا کے ضمہ اور با کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ اور با کا ضمہ ہے۔

نُسْقِيْكُمْ نحل (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (اور غَيْرُهٗ اعراف ع) میں اور مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ہود (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مُنْزَلًا میں ابو بکر کے لیے مَنْزِلًا ہے میم کے فتحہ اور زا کے کسرہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے میم کا ضمہ اور زا کا فتحہ ہے۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ (بائیسویں باب) باب الوقف علی مرسوم الخط میں بیان ہو چکا ہے۔

تَتْرَا كُلَّمَا میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے تَتْرًا ہے تنوین (را کے دو زبر والی) سے اور وقفًا اس تنوین کو الف سے بدلتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے را کے بعد الف ہے تنوین کے بغیر اور یہ سب اس را میں اپنے قواعد پر ہیں (پس ورش کے لیے امالہ بین بین اور حمزہ اور کسائی کے لیے امالہ محضہ اور باقی (اڑھائی) کے لیے فتحہ ہے)

اِلٰى رَبْوَةٍ بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاِنَّ هٰذِهٖ میں تین قراءتیں ہیں ۱ کوفیین کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور نون پر تشدید اور فتحہ ہے ۲ ابن عامر کے لیے وَاَنْ هٰذِهٖ ہمزہ کے فتحہ نون کے جزم اور تخفیف سے ۳ باقی (تین) کے لیے وَاَنَّ هٰذِهٖ ہے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تشدید اور فتحہ سے

تَهْجُرُوْنَ میں نافع کے لیے تُهْجِرُوْنَ ہے تا کے ضمہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی

(چھ) کے لیے تا کا فتحہ اور جیم کا ضمہ ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا اور خَرَاجًا کہف (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

فَخَرَاجُ رَبِّكَ میں ابن عامر کے لیے فَخَرْجُ ہے را کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے را کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے (پس ان دونوں میں تین قراتیں ہوگئیں ۱ ابن عامر کے لیے خَرْجًا فَخَرْجُ ۲ حمزہ اور کسائی کے لیے خَرَاجًا فَخَرَاجُ ۳ باقی چار کے لیے خَرْجًا فَخَرَاجُ)

ع ۵ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ میں اخیر والے دو موقعوں میں ابو عمرو کے لیے سَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ہے نون کے بعد الف (ہمزہ وصلی) سے جو حذف ہوجاتا ہے اور ھا کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے لِلّٰهِ ہے الف کے بغیر کسرہ والے لام اور ھا کے کسرہ سے اور پہلے موقع میں سب کے لیے سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ہے اس میں کسی کا بھی خلاف نہیں۔

عَالِمُ الْغَيْبِ میں ابن کثیر اور ابو عمرو۔ ابن عامر حفص کے لیے میم کا کسرہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے میم کا ضمہ ہے۔

ع ۶ شِقْوَتُنَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے شَقَاوَتُنَا ہے شین اور قاف کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے اور باقی (پانچ) کے لیے شین کا کسرہ قاف کا سکون ہے۔

سِخْرِيًّا میں یہاں اور ص (ع) میں نافع۔ حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں سین کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے سین کا کسرہ ہے اور زخرف (ع) والے میں کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے سین کا ضمہ ہے)

اَنَّهُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ میں ابن کثیر حمزہ اور کسائی کے لیے قُلْ كَمْ ہے قاف کے ضمہ اور لام کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے قٰلَ ہے (قاف کے بعد) الف (اور لام کے فتحہ) سے اور قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے قُلْ اِنْ لَّبِثْتُمْ ہے الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے قٰلَ ہے الف سے۔

لَا تُرْجَعُوْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَا تَرْجِعُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

لَعَلِّيْٓ (ع) اس میں کوفیین کے لیے سکون (اور باقی چار کے لیے فتحہ) ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ

ع ۱ وَفَرَضْنٰهَا میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے وَفَرَّضْنٰهَا ہے را کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے را کی تخفیف ہے۔

بِهِمَا رَاْفَةٌ میں ابن کثیر کے لیے رَاَفَةٌ ہے ہمزہ کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا سکون ہے اور حدید (ع) والے رَاْفَةً میں (تیسیر کے طرق سے) کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے سکون ہی ہے)

اور اَلْمُحْصَنٰتِ نساء (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ میں پہلی جگہ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے عین کا ضمہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے عین کا فتحہ ہے اور دوسرے (اَرْبَعَ) میں (جو اس کے بعد اسی رکوع میں ہے) کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے عین کا فتحہ ہے)

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ اور اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ میں نافع کے لیے اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ اور اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ ہے یعنی اول میں نون کی تخفیف اور سکون (اور اس کا لام میں ادغام) اور تا کا ضمہ ہے اور ثانی میں نون کی تخفیف اور سکون اور ضاد کا کسرہ اور اَللّٰهُ کی ھا کا ضمہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں نون پر تشدید اور فتحہ اور لَعْنَتَ میں تا اور غَضَبَ میں ضاد کا فتحہ اور اللّٰه کی ھا کا کسرہ ہے۔

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ میں حفص کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا کا ضمہ ہے اور پہلے (وَالْخَامِسَةُ) میں کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تا کا ضمہ ہی ہے)

ع ۳ خُطُوٰتِ بقرہ (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

ع ۹ ١٠ يَوْمَ يَشْهَدُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

عَلٰى جُيُوبِهِنَّ میں نافع۔ ابو عمرو، ہشام۔ عاصم کے لیے جیم کا ضمہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے جیم کا کسرہ ہے۔

غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے غَيْرَ کی را کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے را کا کسرہ ہے۔

أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ میں یہاں اور يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ (زخرف ع ۵) میں اور أَيُّهَ الثَّقَلٰنِ رحمن (ع ۲) تینوں میں ابن عامر کے لیے وصلاً ہا کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے ہا کا فتحہ ہے اور ان تینوں پر ابوعمرو اور کسائی ہا کے بعد الف زیادہ کرکے وقف کرتے ہیں اور أَيُّهَا پڑھتے ہیں (کیونکہ اصل میں ہا کے بعد الف تھا) اور باقی (پانچ) رسم کے موافق الف کے بغیر ہا پر وقف کرتے ہیں (اور أَيُّهْ پڑھتے ہیں)

إِكْرَاهِهِنَّ (کا حکم) باب امالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۵ ١١ آيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ میں دونوں جگہ یہاں (ع ۲ و ع ۶ میں) اور طلاق (ع ۲) میں تینوں میں ابن عامر، حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

دُرِّيٌّ میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ ابوعمرو اور کسائی کے لیے دِرِّيْءٌ دال کے کسرہ اور یا میں مد اور اس کے بعد ہمزہ سے ۲۔ ابوبکر اور حمزہ کے لیے دُرِّيْءٌ دال کے ضمہ اور یا میں مد اور اس کے بعد ہمزہ سے اور حمزہ جب اس پر وقف کرتے ہیں تو اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کا یا سے ابدال کرتے ہیں (پھر پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام کر دیتے ہیں کیونکہ یہ ہمزہ یائے زائدہ کے بعد ہے پس ان کی قراءت بھی باقین کی طرح ہو جاتی ہے) ۳۔ باقی (ساڑھے تین) کے لیے دُرِّيٌّ دال کے ضمہ اور یا کی تشدید سے ہمزہ کے بغیر۔

يُوقَدُ میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے تَوَقَّدَ فتحہ والی تا اور واو اور دال کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے ۲۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تُوقَدُ ضمہ والی تا اور واو کے سکون اور قاف کی تخفیف اور دال کے ضمہ سے ۳۔ باقی (اڑھائی) کے لیے يُوقَدُ نمبر دو کی طرح لیکن اس میں تا کے بجائے یا ہے (اور ان دونوں کلمات کے ملانے سے پانچ قراءتیں ہو جاتی ہیں ۱۔ نافع، ابن عامر، حفص کے لیے دُرِّيٌّ يُوقَدُ ۲۔ ابن کثیر کے لیے دُرِّيٌّ تَوَقَّدَ ۳۔ ابوبکر اور حمزہ کے لیے دُرِّيْءٌ تُوقَدُ ۴۔ ابوعمرو کے لیے دِرِّيْءٌ تَوَقَّدَ ۵۔ کسائی

کے لیے دِرِّيْءٌ تُوقَدُ)

يُسَبِّحُ لَهٗ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے با کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے با کا کسرہ ہے۔

سَحَابٌ میں بزی کے لیے سَحَابُ ہے با کے ایک پیش سے تنوین کے بغیر اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے با پر تنوین دو پیش ہیں۔

ظُلُمٰتٌ میں ابن کثیر کے لیے تا کے دو زیر اور باقی (چھ) کے لیے تا پر دو پیش ہیں (پس ان دونوں میں تین قراءتیں ہو گئیں ۱۔ بزی کے لیے سَحَابُ ظُلُمٰتٍ ۲۔ قنبل کے لیے سَحَابٌ ظُلُمٰتٍ ۳۔ باقی (چھ) کے لیے سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ)

خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ ابراہیم (ع ۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيَتَّقْهِ میں چار قراءتیں ہیں ۱۔ ابوعمرو اور ابوبکر کے لیے وَيَتَّقِهْ قاف کے کسرہ اور ہا کے سکون سے ۲۔ قالون کے لیے وَيَتَّقِهِ قاف کے کسرہ اور ہا کے اختلاس (پڑھے زیر) سے ۳۔ حفص کے لیے وَيَتَّقْهِ قاف کے سکون اور ہا کے اختلاس (پڑھے زیر) سے ۴۔ باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَيَتَّقِهٖ یعنی قاف کا کسرہ اور ہا کا یا کے ساتھ صلہ (کھڑا زیر) ہے لیکن ان میں سے خلاد کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) وَيَتَّقِهْ نمبر ایک کی طرح (۲) وَيَتَّقِهٖ نمبر چار کی طرح (ان کے لیے سکون ابو الفتح سے اور طریق بھی انھی سے ہے اور صلہ ابوالحسن سے ہے اور اسی طرح ہشام کے لیے بھی دو وجوہ ہیں ۱۔ وَيَتَّقِهِ نمبر دو کی طرح اور یہ زیادات میں سے ہے ۲۔ وَيَتَّقِهٖ نمبر چار کی طرح نمبر ایک ابو الفتح سے ہے اور طریق بھی انھیں سے ہے اور نمبر دو ابوالحسن سے ہے اور یہاں اختلاس عدم صلہ کے معنیٰ میں ہے نہ کہ اصطلاحی معنیٰ میں جیسا کہ اوپر بھی بتایا جا چکا ہے) اور وقفاً یہ ہا بالاتفاق ساکن ہے۔

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ میں ابوبکر کے لیے كَمَا اسْتُخْلِفَ الَّذِينَ ہے تا کے ضمہ اور لام کے کسرہ سے اور جب اس کلمہ سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزۂ وصلی کا ضمہ پڑھتے ہیں (یعنی اُسْتُخْلِفَ الَّذِينَ) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا اور لام دونوں کا فتحہ ہے اور ابتدا (اعادہ) کے وقت ہمزۂ وصلی کا کسرہ پڑھتے ہیں (یعنی اِسْتَخْلَفَ الَّذِينَ)

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ میں ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ ہے با کے سکون اور دال کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے با کا فتحہ اور دال پر تشدید ہے۔

لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے ثا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ثا کا ضمہ ہے۔ ع ۱۴

بُیُوْتِ بقرہ (ع ۲۴) اور اُمَّہٰتِکُمْ نساء (ع ۲) میں بیان ہو چکا ہے اور اس سورۃ میں کوئی یا نہیں ہے (نہ اضافت کی اور نہ زائدہ)۔

سُورَةُ الْفُرْقَان

جَنَّةٌ یَّاْکُلُ مِنْهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے جَنَّةٌ نَّاْکُلُ ہے نون سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔ ع ۱۶

وَیَجْعَلْ لَّکَ قُصُوْرًا میں ابن کثیر، ابن عامر اور ابوبکر کے لیے وَیَجْعَلُ لَکَ ہے لام کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لام کا جزم اور اس کا دوسرے لام میں ادغام ہے۔ ع ۱۷

ضَیِّقًا انعام (ع ۱۵) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نون ہے۔

فَیَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ میں ابن عامر کے لیے نون ہے اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ میں حفص کے لیے تا اور باقیین کے لیے یا ہے۔

۱۹ وَقَالَ الَّذِیْنَ

وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ میں یہاں اور تَشَقَّقُ الْاَرْضُ ق (ع ۳) میں ابوعمرو اور ع ۱

کوفیین کے لیے شین کی تخفیف ہے اور باقی (تین) کے لیے تَشَّقَّقُ ہے شین کی تشدید سے۔

وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ میں ابن کثیر کے لیے وَنُنْزِلُ الْمَلٰٓئِکَةَ ہے دو نونوں سے جن میں سے دوسرا ساکن ہے اور اس میں اخفا ہے اور زا کی تخفیف اور لام کا ضمہ اور الْمَلٰٓئِکَةَ کی تا کا فتحہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے ایک نون اور زا پر تشدید اور لام کا فتحہ اور الْمَلٰٓئِکَةُ کی تا کا ضمہ ہے۔

وَثَمُوْدَ ہود (ع ۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلرِّیٰحَ بقرہ (ع ۲۰) میں اور بُشْرًا اعراف (ع ۷) میں اور لِیَذَّکَّرُوْا اسراء (ع ۵) میں اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔

لِمَا یَاْمُرُنَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

فِیْهَا سِرٰجًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے سُرُجًا ہے سین اور را کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے سین کا کسرہ اور را کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

اَنْ یَّذَّکَّرَ میں حمزہ کے لیے اَنْ یَّذْکُرَ ہے ذال کے سکون اور کاف کے ضمہ اور دونوں کی تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے ذال اور کاف دونوں پر تشدید اور فتحہ ہے۔

وَلَمْ یَقْتُرُوْا میں تین قراءتیں ہیں ۱ نافع اور ابن عامر کے لیے وَلَمْ یُقْتِرُوْا یا کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے ۲ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے وَلَمْ یَقْتِرُوْا یا کے فتحہ اور تا کے کسرہ سے ۳ باقی (تین) کے لیے یا کا فتحہ اور تا کا ضمہ ہے۔

یُضٰعَفْ لَهُ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ دونوں میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے یُضٰعَفُ اور وَیَخْلُدُ ہے فا اور دال کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے فا اور دال دونوں کا جزم ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اپنے قاعدہ کے موافق یُضٰعَفْ میں الف کو حذف کرتے ہیں اور عین کو مشدد پڑھتے ہیں (پس ان میں چار قراءتیں ہو جاتی ہیں ۱ ابن عامر کے لیے یُضَعَّفُ وَیَخْلُدُ ۲ ابوبکر کے لیے یُضٰعَفُ وَیَخْلُدُ ۳ ابن کثیر کے لیے یُضَعَّفْ وَیَخْلُدْ ۴ باقی (ساڑھے چار) کے لیے یُضٰعَفْ وَیَخْلُدْ)

فِیْهٖ مُهَانًا میں ابن کثیر (اپنے عام قاعدہ کے موافق) اور حفص صرف اسی جگہ ہا کا یا کے ساتھ صلہ کرتے ہیں (یعنی فِیْهٖ مُهَانًا پڑھتے ہیں) اور باقی (ساڑھے پانچ) ہا کے کسرہ کو اختلاس سے (صلہ کے بغیر) پڑھتے ہیں۔

وَذُرِّیّٰتِنَا میں حرمیین۔ ابن عامر حفص کے لیے یا کے بعد الف ہے جمع ہونے
کی بنا پر اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے وَذُرِّیَّتِنَا ہے الف کے بغیر واحد کے صیغہ سے۔
وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے وَیَلْقَوْنَ ہے یا کے فتحہ لام
کے سکون اور قاف کی تخفیف سے۔ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا کا ضمہ۔ لام کا فتحہ اور قاف پر
تشدید ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں۔

۱ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ (ع) اس میں ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۲ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا
(ع) اس میں نافع۔ بزی۔ ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَۃُ الشُّعَرَاءِ

طٰسٓمّٓ میں یہاں اور قصص کے شروع میں اور طٰسٓ نمل کے شروع میں ع۵
تینوں میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے طا کا امالہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے طا کا خالص
فتحہ ہے اور یہاں اور قصص کے شروع میں حمزہ کے لیے طٰسٓمّٓ ہے یعنی میم سے پہلے اس
نون کا اظہار کرتے ہیں جو سین کے ہجا میں آتا ہے اور باقی (چھ) کے لیے نون کا میم میں ادغام ہے
اَرْجِهْ اور تَلْقَفُ اور اٰمَنْتُمْ اعراف (ع) میں اور قَالَ نَعَمْ ع۳
(اعراف ع میں) بیان ہوچکا ہے۔ ع۷
اَنِ اسْرِ ہود (ع) میں اور وَعُیُوْنٍ حجر (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔
حٰذِرُوْنَ میں ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے (حا کے بعد) الف ہے اور ع۸
باقی (ساڑھے تین) کے لیے حَذِرُوْنَ ہے الف کے حذف سے۔
فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ میں حمزہ وصلاً صرف را کے فتحہ میں امالہ کرتے ہیں اور
جب اس کلمہ پر وقف کرتے ہیں تو ہمزہ کو اس کے ساتھ شامل کرکے اس میں بھی امالہ کرتے ہیں
اور اپنے قاعدہ کے موافق (مد و قصر کے ساتھ) ہمزہ میں تسہیل بین بین بھی کرتے ہیں پس یہ ہمزہ

امالہ والے دو الفوں کے درمیان ہوجاتا ہے جن میں سے پہلے الف میں را کے فتحہ کے امالہ کی وجہ سے
امالہ ہوا ہے اور دوسرے الف میں ہمزہ کے فتحہ کے امالہ کی بنا پر امالہ ہوا ہے اور گو حمزہ کے مذہب
کے موافق اس کلمہ کے اختلاف کی حقیقت یہی ہے (جو بیان کی گئی) لیکن اس کی ادا کا (صحیح) فیصلہ
(کامل استاذ کے) منہ سے سننے ہی پر موقوف ہے اور باقی حضرات وصل کی حالت میں را اور ہمزہ
دونوں کا خالص فتحہ پڑھتے ہیں اور ان کے لیے اس میں وقف کا حکم یہ ہے کہ کسائی اس میں وقفاً ہمزہ
کے فتحہ میں امالہ کرتے ہیں اور اسی کے امالہ کی بنا پر اس الف میں بھی امالہ ہوجاتا ہے جو ہمزہ کے بعد ہے
اور یا سے بدلا ہوا ہے اور ورش اس میں اپنے اس قاعدہ کے موافق جو یائی کلمات میں ہے ہمزہ
میں امالہ بین بین (اور فتحہ) پڑھتے ہیں اور باقی حضرات ہمزہ کے فتحہ سے وقف کرتے ہیں۔
فائدہ تَرَآءَ اصل میں تَرَآءَیَ تھا یا الف سے بدل گئی تو تَرَآءٰ ہوگیا لیکن
قرآن میں اس کی رسم عام قیاس کے خلاف ہے یعنی الف کے بجائے یا لکھی ہوئی نہیں ہے اسی
لیے صاحب غیث کے ارشاد کے موافق اس میں بہت سے حضرات سے لغزش ہوگئی ہے لیکن
حق یہ ہے کہ یہ یَخْشٰی۔ یَرْضٰی جیسے یائی کلمات کے حکم میں ہے اور چونکہ اصل کے لحاظ سے
اس کے آخر میں یا سے بدلا ہوا الف ہے گو رسم میں نہیں اس لیے وقفاً سب قرا اس الف کو
پڑھتے ہیں اور قاعدہ کے موافق امالہ اور فتحہ بھی ہوتا ہے پس وصلاً تو صرف حمزہ کے لیے را میں امالہ
ہے اور وقفاً اس میں پانچ وجوہ ہیں ۱ و ۲ حمزہ کے لیے را اور ہمزہ دونوں میں امالہ اور ہمزہ
کی تسہیل مد و قصر کے ساتھ ۳ کسائی کے لیے صرف ہمزہ میں امالہ اور اس کی تحقیق ۴ ورش
کے لیے ہمزہ میں امالہ بین بین اور فتحہ اور امالہ کی صورت میں بدل میں توسط اور طول اور فتحہ کی
صورت میں قصر و طول چار وجوہ ہوں گی ۵ باقی (ساڑھے چار) کے لیے ہمزہ کا خالص فتحہ ہے۔
اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ میں ابن کثیر اور ابوعمرو اور کسائی کے لیے خَلْقُ الْاَوَّلِیْنَ
ہے خا کے فتحہ اور لام کے سکون سے اور باقی (چار) کے لیے خا اور لام دونوں کا ضمہ ہے۔
فٰرِهِیْنَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے (فا کے بعد) الف ہے اور باقی (تین)
کے لیے فَرِهِیْنَ ہے الف کے بغیر
اَصْحٰبُ لْئَیْکَةِ میں یہاں اور صٓ (ع) میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے
اَصْحٰبُ لَیْکَةَ ہے فتحہ والے لام سے اور تا پر بھی فتحہ ہے اور نہ تو لام کے بعد ہمزہ ہے اور نہ
اس سے پہلے الف ہے اور باقی (چار) کے لیے لام سے پہلے الف ہے (جو وصلاً حذف ہوجاتا ہے) اور لام کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہے اور تا کا

ع۱۰ ع۱۱ ع۱۲

کسرہ ہے اور حجر (ع) اور ق (ع) والا بالاتفاق سب کے لیے اسی طرح ہے جس طرح یہاں دوسری قراءۃ ہے لیکن ان میں ورش اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت نقل کرکے لام کو دیدیتے ہیں (اور اَصْحٰبُ لَیْکَۃِ پڑھتے ہیں)

بِالْقِسْطَاسِ اسراء (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

کِسَفًا میں یہاں اور سبا (ع) میں حفص کے لیے سین کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دونوں میں کِسْفًا ہے سین کے سکون سے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ میں ابن عامر، ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ ہے زا کی تشدید اور حا اور نون کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے زا کی تخفیف اور حا اور نون کا ضمہ ہے۔ ع ۱۵

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً میں ابن عامر کے لیے اَوَلَمْ تَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةٌ ہے یا کے بجائے تا سے اور اٰیۃٌ کی تا پر دو پیش ہیں اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے اور تا کے دو زبر ہیں۔

وَتَوَكَّلْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فَتَوَكَّلْ ہے فا سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا سے پہلے (فا کے بجائے) واو ہے۔

يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اعراف (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

اس سورہ میں اضافت کی یاآت تیرہ ہیں

۱ و ۲ اِنِّیْٓ اَخَافُ۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ (ع و ع) ۳ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ (ع) ان تینوں میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ بِعِبَادِیْٓ اِنَّكُمْ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۵ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ (ع) اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے ۶ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ ۷ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ (ع) ان دونوں میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۸ وَمَنْ مَّعِیَ (ع) اس میں ورش و حفص کے لیے فتحہ ہے ۹ تا ۱۳ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا پانچ جگہ ع تا ع۔ میں ایک ایک ان میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر حفص کے لیے فتحہ ہے۔

سورۃ النمل

بِشِهَابٍ قَبَسٍ میں کوفیین کے لیے با پر تنوین ہے اور باقی (چار) کے لیے بِشِهَابِ ہے تنوین کے بغیر ایک زیر سے۔

اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ میں ابن کثیر کے لیے لَيَاْتِيَنَّنِيْ ہے دو نونوں سے جن میں سے پہلے پر تشدید اور فتحہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے ایک نون ہے جس پر تشدید اور کسرہ ہے۔

فَمَكَثَ میں عاصم کے لیے کاف کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے کاف کا ضمہ ہے۔

مِنْ سَبَاٍ میں یہاں اور (لِسَبَاٍ) سبا (ع) میں دونوں میں تین قراءتیں ہیں ۱ بزی اور ابوعمرو کے لیے مِنْ سَبَاَ۔ لِسَبَاَ ہے ہمزہ کے فتحہ سے تنوین کے بغیر ۲ قنبل کے لیے مِنْ سَبَاْ۔ لِسَبَاْ ہے ہمزہ کے سکون سے اور یہ سکون وقف کی نیت کرلینے کی بنا پر ہے جس کو وصل بہ نیت وقف کہتے ہیں) ۳ باقی (پانچ) کے لیے دونوں جگہ ہمزہ پر کسرہ اور تنوین ہے۔

اَلَّا يَسْجُدُوْا میں کسائی کے لیے اَلَا يَسْجُدُوْا ہے لام کی تخفیف سے (اور وقف اضطراری و اختباری میں) اَلَا (پر اور) یَا پر وقف کرتے ہیں اور اس سے ابتدا (اعادہ) کرنے کے وقت اُسْجُدُوْا پڑھتے ہیں امر کا صیغہ ہونے کی بنا پر یعنی یٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اسْجُدُوْا اور باقی (چھ) لام کو تشدید سے پڑھتے ہیں اس بنا پر کہ نون کا لام میں ادغام کرتے ہیں کیونکہ اَلَّا اصل میں اَنْ لَا تھا اور وقف پورے کلمہ (یعنی اَلَّا پر یا یَسْجُدُوْا) پر کرتے ہیں۔

مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ دونوں میں حفص اور کسائی کے لیے تا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یا ہے۔

فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابوعمرو۔ عاصم اور حمزہ کے لیے ھا کا سکون ۲ قالون کے لیے فَاَلْقِهِ ھا کے اختلاس یعنی پڑھے زیر سے ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے فَاَلْقِهٖ ہے ھا کے صلہ کھڑے زیر سے جس سے اس میں مد منفصل پیدا ہوجائے گا لیکن

ان میں سے ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) فَالِقَهٖ نمبر دو کی طرح اور یہ زیادات میں سے ہے (ب) فَالِقِهٖ نمبر تین کی طرح اول ابوالفتح سے ہے اور طریق بھی انھیں سے ہے اور ثانی ابوالحسن سے ہے)

ع ۳ / ۱۸ اَنَا اٰتِيْكَ باب الف لام میں بیان ہو چکا ہے۔

عَنْ سَاقَيْهَا میں یہاں اور بِالسُّوْقِ صٓ (ع ۳) میں اور عَلٰی سُوْقِهٖ فتحا (ع ۴) میں تینوں میں قنبل کے لیے عَنْ سَأْقَيْهَا اور بِالسُّؤْقِ اور عَلٰی سُؤْقِهٖ ہے (الف اور واو کے بجائے) ہمزہ (ساکنہ) سے (اور قصیدہ میں صٓ اور فتحا والے میں بِالسُّؤُوْقِ اور عَلٰی سُؤُوْقِهٖ بھی ہے یعنی سین کے بعد ضمہ والے ہمزہ اور اس کے بعد واو ساکنہ سے پس ان میں دو دو وجوہ ہو گئیں) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تینوں میں ہمزہ نہیں ہے بلکہ اول میں سین کے بعد الف اور باقی دو میں واو ہے۔

ع ۴ / ۱۹ لَنُبَيِّتَنَّهٗ اور ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَتُبَيِّتُنَّهٗ اور ثُمَّ لَتَقُوْلُنَّ ہے دونوں میں تا سے اور اول میں دوسری تا کے اور ثانی میں دوسرے لام کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں نون ہے اور تا اور لام کا فتحہ ہے۔

مَهْلِكَ اَهْلِهٖ کہف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ میں کوفیین کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے

قَدَّرْنٰهَا حجر (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۵ / ۲ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ میں ابوعمرو و عاصم کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے

اَمَّنْ خَلَقَ

ع ۵ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ میں ابوعمرو و ہشام کے لیے یَذَّكَّرُوْنَ ہے یا سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا ہے (اور ذال میں جو تشدید و تخفیف کا اختلاف ہے وہ انعام ع ۱۹ میں بیان ہو چکا ہے اس سے اس میں تین قراءتیں ہیں ۱ حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے تَذَكَّرُوْنَ

۲ ابوعمرو و ہشام کے لیے یَذَّكَّرُوْنَ ۳ باقی (تین) کے لیے تَذَّكَّرُوْنَ) اَلرِّيٰحَ بقرہ (ع) اور بُشْرًا اعراف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے بَلْ اَدْرَكَ ہے (لام کے سکون اور) ہمزہ قطعی (اور اس کے فتحہ) اور دال کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے (لام کا کسرہ اور) ہمزہ وصلی ہے (جو وصلاً حذف ہو جاتا ہے اور اعادہ میں کسرہ سے پڑھا جاتا ہے) اور دال پر تشدید اور فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

ع ۶ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا میں نافع کے لیے اِذَا كُنَّا ہے خبر کی بنا پر کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور باقی (چھ) کے لیے استفہام ہے (دو ہمزوں سے) اور تحقیق و ادخال و تسہیل میں سب اپنے (ان) قواعد پر ہیں (جو دسویں باب میں بیان ہو چکے ہیں) اور یہ رعد (ع) میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ میں ابن عامر اور کسائی کے لیے اِنَّنَا ہے دو نونوں اور خبر کی بنا پر کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے ایک نون اور استفہام دو ہمزہ ہیں اور اس میں بھی سب اپنے اصول پر ہیں اور یہ بھی رعد (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

فِيْ ضَيْقٍ نحل (ع ۱۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ میں یہاں اور روم (ع) میں دونوں میں ابن کثیر کے لیے وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ ہے فتحہ والی یا او میم کے فتحہ اور اَلصُّمُّ کے میم کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں ضمہ والی تا اور میم کا کسرہ اور اَلصُّمَّ کے میم کا فتحہ ہے

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ میں دونوں سورتوں میں یہاں اور روم (ع) میں حمزہ کے لیے تَهْدِي الْعُمْيَ ہے فتحہ والی تا اور ہا کے سکون اور اَلْعُمْيَ کی یا کے فتحہ سے اور وقفاً دونوں میں یا کو ثابت رکھتے ہیں اور تَهْدِيْ پڑھتے ہیں اور باقی (چھ) کے لیے کسرہ والی با اور ہا کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور اَلْعُمْيِ کی یا کا کسرہ ہے اور جب بِهٰدِيْ پر وقف کرتے ہیں تو رسم کی موافقت کی بنا پر یہاں تو یا کو ثابت رکھتے ہیں اور روم میں یا کو حذف کر دیتے ہیں (پس یہاں بِهٰدِيْ اور وہاں بِهٰدِ پڑھتے ہیں) سوائے کسائی کے کہ یہ دونوں میں یا سے ...... وقف کرتے ہیں۔

اَنَّ النَّاسَ میں کوفیین کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے کسرہ ہے۔

وَكُلٌّ اَتَوْهُ میں حفص اور حمزہ کے لیے ہمزہ کے بعد والے الف کا حذف اور تا کا

فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے اَتُوْهُ ہے، ہمزہ کے بعد الف اور تا کے ضمہ سے۔

خَبِيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ میں ابن کثیر اور ابو عمرو اور ہشام کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا ہے۔

مِنْ فَزَعٍ میں کوفیین کے لیے عین پر تنوین ہے اور باقی (چار) کے لیے فَزَعِ ہے تنوین کے بغیر (عین کے ایک زیر سے)

يَوْمَئِذٍ میں نافع اور کوفیین کے لیے میم کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے میم کا کسرہ ہے (پس ان دونوں میں تین قراءتیں ہوگئیں ۱ نافع کے لیے فَزَعِ يَوْمَئِذٍ ۲ کوفیین کے لیے فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ ۳ باقی (تین) کے لیے فَزَعِ يَوْمِئِذٍ)

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ہود (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت پانچ ہیں

۱ اِنِّیْ اٰنَسْتُ (ع) اس میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۲ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ (ع) اس میں ورش اور بزی کے لیے فتحہ ہے ۳ مَالِیَ لَا اَرَی (ع) اس میں ابن کثیر ہشام۔ عاصم اور کسائی کے لیے فتحہ ہے ۴ اِنِّیْ اُلْقِیَ (ع) ۵ لِیَبْلُوَنِیْ ءَاَشْکُرُ (ع) ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس سورۃ میں یاآت زوائد دو ہیں

۱ اَتُمِدُّوْنَنِیْ بِمَالٍ (ع) اس کو حمزہ اَتُمِدُّوْنِّیْ پڑھتے ہیں تشدید والے ایک نون سے اور باقی چھ کے لیے دو نون ہیں اور دونوں میں اظہار ہے اور اس میں ابن کثیر اور حمزہ دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو وصل میں یا کو ثابت رکھتے ہیں ۲ فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰہُ (ع) اس میں قالون۔ ابو عمرو، حفص یا کو ثابت رکھتے ہیں اور وصلاً تو اٰتٰنِیَ اللّٰہُ فتحہ سے پڑھتے ہیں اور وقفاً دو وجوہ ہیں ۱ اٰتٰنِیْ یعنی یا کو ساکن کرکے ثابت رکھتے ہیں ۲ اٰتٰنْ یا کے حذف سے لیکن تحقیق یہ ہے کہ قالون اور ابو عمرو کے لیے وقفاً بھی اثبات ہی ماخوذ و پسندیدہ ہے اور حفص کے لیے وقفاً دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ لیکن اثبات ابوالحسن کے بجائے ابوالفتح سے ہے۔ کذا فی المفردات للدانی) اور ورش کے لیے وصلاً یا کا فتحہ اور وقفاً حذف ہے اور باقی (چار)

دونوں حالتوں میں یا کو حذف کرتے ہیں یعنی اٰتٰنِ اللّٰہُ اور اٰتٰنْ) اور وَادِ النَّمْلِ میں کسائی یا کے اور باقی (چھ) یا کے بغیر وقف کرتے ہیں اور یہ اس سے پہلے بائیسویں باب میں بھی بیان ہوچکا ہے۔

سورۃ القصص

وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَيَرَى فِرْعَوْنُ وَهَامٰنُ وَجُنُوْدُهُمَا ہے فتحہ والی یا اور را کے فتحہ (پھر الف) سے اور را کے فتحہ میں امالہ بھی ہے اور (بعد کے) تینوں اسموں میں نون اور دال کا ضمہ ہے یعنی پہلے دو میں نون کا اور تیسرے میں دال کا اور باقی (پانچ) کے لیے ضمہ والا نون اور را کا کسرہ اور اس کے بعد یا پر فتحہ اور تینوں اسموں میں بھی نون اور دال کا فتحہ ہے۔

عَدُوًّا وَّحَزَنًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَحُزْنًا ہے حا کے ضمہ اور زا کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے لیے حا اور زا دونوں کا فتحہ ہے۔

حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ میں ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے یَصْدُرَ الرِّعَآءُ ہے یا کے فتحہ اور دال کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا ضمہ اور دال کا کسرہ ہے۔

یٰٓاَبَتِ یوسف (ع) میں اور هٰتَیْنِ نساء (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

لِاَهْلِهِ امْکُثُوْا طٰہٰ (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

اَوْ جَذْوَةٍ میں تین قراءتیں ہیں ۱ عاصم کے لیے جَذْوَةٍ جیم کے فتحہ سے ۲ حمزہ کے لیے جُذْوَةٍ جیم کے ضمہ سے ۳ باقی (پانچ) کے لیے جِذْوَةٍ جیم کے کسرہ سے۔

مِنَ الرَّهْبِ میں تین قراءتیں ہیں ۱ حفص کے لیے را کے فتحہ اور ہا کے سکون سے ۲ نافع۔ ابن کثیر۔ ابو عمرو کے لیے مِنَ الرَّهَبِ را اور ہا دونوں کے فتحہ سے ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے مِنَ الرُّهْبِ را کے ضمہ اور ہا کے سکون سے۔

فَذٰنِكَ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فَذٰنِّكَ ہے نون کی تشدید اور مد و غنہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے نون کی تخفیف ہے۔

مَعِیَ رِدْءًا میں نافع کے لیے رِدًا ہے (نقل کی بنا پر) دال کے فتحہ اور ہمزہ کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے دال کا سکون اور (اس کے بعد) ہمزہ ہے اور وقفاً حمزہ اپنے مذہب پر ہیں (پس ان کے لیے بھی نقل کے سبب رِدًا ہو جائے گا)

یُصَدِّقُنِیْ میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے یُصَدِّقْنِیْ ہے قاف کے جزم سے۔

وَقَالَ مُوْسٰی میں ابن کثیر کے لیے قَالَ مُوْسٰی ہے واو کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے (قاف سے پہلے فتحہ والا) واو ہے۔

وَمَنْ یَّکُوْنُ لَهٗ انعام (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ میں نافع، حمزہ اور کسائی کے لیے لَا یَرْجِعُوْنَ ہے یا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی (چار) کے لیے یا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔

اَئِمَّةً (جو اس سورۃ کے ع و ع میں دو جگہ ہے وہ) توبہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

قَالُوْا سِحْرٰنِ میں کوفیین کے لیے سین کا کسرہ اور الف کا حذف اور حا کا سکون ہے اور باقی (چار) کے لیے سٰحِرٰنِ ہے سین کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور حا کے کسرہ سے۔ ع۵ ۸

یُجْبٰٓی اِلَیْهِ میں نافع کے لیے تا اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔ ع۶ ۹

فِیْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا نسا (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میں ابو عمرو کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔ ع۷ ۱۰

ثُمَّ هُوَ بقرہ (ع) میں اور بِضِیَآءٍ یونس (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَیْکَاَنَّ اللّٰهَ اور وَیْکَاَنَّهٗ کے وقف کا حکم اس کے باب میں (جو بائیسواں ہے) بیان ہو چکا ہے۔ ع۸ ۱۱

لَخَسَفَ بِنَا میں حفص کے لیے خا اور سین کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے لَخُسِفَ ہے خا کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت بارہ ہیں

۱ رَبِّیْٓ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ (ع) ۲ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ ۳ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ ۴ اِنِّیْٓ اَخَافُ

۵ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ (ع) میں ۶ عِنْدِیْٓ اَوَلَمْ یَعْلَمْ (ع) ۷ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ (ع) ان ساتوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے لیکن ان میں سے صرف عِنْدِیْٓ اَوَلَمْ یَعْلَمْ میں ابو ربیعہ نے بزی اور قنبل دونوں سے سکون روایت کیا ہے (جو بزی کے لیے طریق کے موافق ہے اور قنبل کے طریق کے خلاف ہے پس اس یا میں قنبل کے لیے فتحہ اور بزی کے لیے سکون طریق کے موافق ہے) ۸ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ ۹ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (ع) ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۱۰ لَعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ ۱۱ لَعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ (ع) میں ان میں کوفیین کے لیے سکون ہے ۱۲ مَعِیَ رِدْءًا (ع) اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ قَالَ (ع) اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْعَنْکَبُوْتِ

اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ میں ابو بکر، حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے۔

اَلنَّشْاَةَ میں یہاں اور نجم (ع) اور واقعہ (ع) تینوں میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے اَلنَّشَآءَةَ ہے شین کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور مد سے اور باقی (پانچ) کے لیے شین کا سکون ہے الف کے بغیر اور اس میں حمزہ کے لیے وقفاً دو وجوہ ہیں ۱ اَلنَّشَةَ یعنی قیاس کے عام ہونے کی بنا پر ہمزہ کی حرکت شین کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں ۲ اَلنَّشَاةَ یعنی رسم کی پیروی کی بنا پر شین کو فتحہ دے کر ہمزہ کو الف سے بدل لیتے ہیں اور ہمزہ میں اس قسم کی تخفیف عرب سے سنی گئی ہے۔

مَوَدَّةَ بَیْنِکُمْ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن کثیر، ابو عمرو، کسائی کے لیے مَوَدَّةُ بَیْنِکُمْ تا کے ضمہ اور تنوین کے حذف اور بَیْنِکُمْ کے نون کے کسرہ سے ۲ حفص و حمزہ کے لیے مَوَدَّةَ بَیْنِکُمْ تا کے فتحہ اور تنوین کے حذف اور بَیْنِکُمْ کے نون کے کسرہ سے ۳ باقی (ڈھائی)

کے لیے مَوَدَّةً بَیْنَکُمْ تا کے فتحہ اور تنوین اور بَیْنِکُمْ کے نون کے فتحہ سے۔
پہلے اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ میں حرمیین۔ ابن عامر حفص کے لیے خبر کی بناء پر کسرہ والا
ایک ہمزہ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے استفہام کی بناء پر دو ہمزہ ہیں اور دوسرے ءَاِنَّکُمْ
میں بالاتفاق سب کے لیے استفہام کی بناء پر دو ہمزہ ہیں اور سب اُس میں اپنے ان قواعد پر ہیں
جو رعد (ع) میں بیان ہو چکے ہیں۔
لَنُنَجِّیَنَّہٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَنُنْجِیَنَّہٗ ہے (نون کے سکون ع ۱۶
اور اخفا اور جیم کی) تخفیف سے، اور باقی (پانچ) کے لیے (نون کا فتحہ اور جیم پر) تشدید ہے۔
اِنَّا مُنَجُّوْكَ میں ابن کثیر۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے مُنْجُوْكَ ہے (لَنُنْجِیَنَّہٗ
کی طرح) تخفیف سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے نون کا فتحہ اور جیم پر تشدید ہے۔
وَثَمُوْدَا اور بِہٖ عَ یَبْصِرُ ہود (ع و ع) میں اور اِنَّا مُنْزِلُوْنَ آل عمران
(ع۱۳) میں بیان ہو چکے ہیں۔
مَا یَدْعُوْنَ میں ابوعمرو اور عاصم کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ

پارہ ۲۱

اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّہٖ میں ابن کثیر۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے اٰیَۃٌ ہے الف ع ۵
کے بغیر واحد کے صیغہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے یا کے بعد الف ہے جمع کے صیغہ سے۔ ع ۱
وَیَقُوْلُ ذُوْقُوْا میں نافع اور کوفیین کے لیے یا اور باقی (تین) کے لیے نون ہے۔ ع ۲
اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ میں ابوبکر کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا ہے۔
لَنُبَوِّئَنَّھُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَنُثْوِیَنَّھُمْ ہے سکون والی ثا اور
واو کی تخفیف اور اس کے بعد یا سے ہمزہ کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے فتحہ والی با اور واو پر تشدید
اور (اس کے بعد) ہمزہ ہے۔
وَلِیَتَمَتَّعُوْا میں قالون۔ ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے وَلْیَتَمَتَّعُوْا ہے لام کے ع ۳

سکون سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے لام کا کسرہ ہے۔

اور اس سورۃ میں اضافت کی یاآت تین ہیں

۱۔ اِلٰی رَبِّیْ اِنَّہٗ (ع) اس میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۲۔ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (ع) اس یا
کو منادیٰ میں ہونے کی بناء پر ابوعمرو حمزہ اور کسائی وصل میں حذف کرتے ہیں (اور یٰعِبَادِی الَّذِیْنَ
پڑھتے ہیں) اور چونکہ یہ یا مصاحف میں موجود ہے اور قراء کا یہ قول بھی اپنی جگہ پر ثابت ہے کہ وقف
میں رسم کی موافقت ضروری ہے اس لیے اس قول پر قیاس کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس
یٰعِبَادِیْ میں ان کے لیے بھی وقفاً یا کا ثابت رکھنا واجب ہے اور باقی (چار) وصل میں یا کا فتحہ
پڑھتے ہیں اور وقفاً یا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں ۳۔ اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ (ع) اس میں ابن عامر
کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ

ثُمَّ کَانَ عَاقِبَۃَ الَّذِیْنَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (تین)
کے لیے تا کا ضمہ ہے۔
ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ میں ابوعمرو اور ابوبکر کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ)
کے لیے تا ہے۔
وَکَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ میں یہاں اور فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ جاثیہ (ع)
میں حمزہ اور کسائی کے لیے (یہاں) تَخْرُجُوْنَ اور (وہاں) لَا یَخْرُجُوْنَ ہے یہاں تا کے
اور وہاں یا کے فتحہ سے اور دونوں میں را کے ضمہ سے اور صرف روم والے میں (ابن ذکوان بھی
ان کے ساتھ شریک ہیں پس ان کے لیے بھی تَخْرُجُوْنَ ہے چنانچہ ان کے لیے) نقاش نے اخفش
سے اسی طرح روایت کیا ہے (اور قصیدہ میں ان کے لیے یہاں دوسری وجہ میں تُخْرَجُوْنَ
بھی درج ہے جو طریق کے خلاف ہے) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں میں تا اور یا کا ضمہ اور
را کا فتحہ ہے (پس ابن ذکوان کے لیے یہاں تُخْرَجُوْنَ ہے اور جاثیہ میں باقین کی طرح لَا

یَخْرُجُوْنَ ہے) اور اسی سورۃ کے دوسرے کلمہ میں (جو ع میں ہے) کسی کا بھی خلاف نہیں (اس
میں سب کے لیے تَخْرُجُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور را کے ضمہ سے)
لِلْعٰلِمِیْنَ میں حفص کے لیے لام کا کسرہ اور باقین کے لیے لام کا فتحہ ہے۔ ع ۴
فَرَّقُوْا انعام (ع ۲۰) میں اور یَقْنَطُوْنَ حجر (ع ۴) میں اور وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا بقرہ (ع ۳۰)
میں بیان ہو چکا ہے۔
لِیَرْبُوَا میں نافع کے لیے لِتُرْبُوْا ہے ضمہ والی تا اور واو کے سکون سے اور باقی
(چھ) کے لیے فتحہ والی یا ہے اور واو کا بھی فتحہ ہے۔
عَمَّا یُشْرِکُوْنَ یونس (ع ۲) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۵
لِیُذِیْقَهُمْ میں قنبل کے لیے نون اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔
یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بقرہ (ع ۲۰) میں بیان ہو چکا ہے۔
کِسَفًا میں ابن ذکوان کے لیے کِسْفًا ہے سین کے سکون سے اور ہشام کے لیے
دو وجوہ ہیں (۱) سین کا سکون (۲) سین کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔
اِلٰٓی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ میں ابن عامر، حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے اٰثٰرِ ہے
جمع ہونے کی بنا پر ہمزہ اور ثا کے بعد الف مدہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے اَثَرِ ہے دونوں
الفوں کے بغیر واحد کے صیغہ سے۔
وَلَا یُسْمِعُ الصُّمَّ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ دونوں نمل (ع ۶) میں بیان ہو چکے ہیں۔ ع ۶
ضُعْفٍ اور ضُعْفًا میں تینوں جگہ ابوبکر اور حمزہ کے لیے ضَعْفٍ
ضَعْفًا ہے ضاد کے فتحہ سے اور حفص نے بھی عاصم سے تینوں میں ضاد کا فتحہ ہی روایت کیا ہے
لیکن پھر فتحہ کو ترک کر کے ضمہ کو اختیار کر لیا، تاکہ اس روایت کی پیروی ہو جائے جو ان سے فضل
بن مرزوق نے بیان کی تھی جس کو فضل نے عطیہ عوفی سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضُعْفٍ اور ضُعْفًا میں ابن عمر کو ضمہ ہی پڑھایا تھا اور فتحہ کا ان کے سامنے
رد فرما کر اس کا انکار کر دیا تھا اور ناقلین عطیہ کو ضعیف راوی بتلاتے ہیں اور جو حفص نے عاصم
سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے روایت کیا ہے وہ صحیح تر ہے۔ اور میں حفص کی روایت میں
(ضاد کے فتحہ اور ضمہ) دونوں وجوہ کو اختیار کرتا ہوں تاکہ فتحہ میں عاصم کی قراءۃ کی پیروی ہو جائے
اور ضمہ میں حفص کے اختیار کی موافقت ہو جائے پس حفص کے لیے فتحہ اور ضمہ دونوں وجوہ ہیں اور

دونوں صحیح ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے تینوں میں ضاد کا ضمہ ہے۔
لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ میں کوفیین کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے تا ہے۔
اور اس سورۃ میں یا آت میں سے کوئی یا بھی نہیں ہے۔

سُوْرَۃُ لُقْمٰن

هُدًی وَّرَحْمَةً میں حمزہ کے لیے تا کے پیش اور باقی (چھ) کے لیے تا کے زبر ہیں۔
لِیُضِلَّ ابراہیم (ع ۵) میں اور فِیْٓ اُذُنَیْهِ مائدہ (ع ۶) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَیَتَّخِذَهَا هُزُوًا میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے ذال کا فتحہ اور باقی (ساڑھے
چار) کے لیے ذال کا ضمہ ہے۔
(اس رکوع میں یٰبُنَیَّ تین جگہ ہے ۱ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ اور یہ پہلا ہے ۲
یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اور یہ درمیانی ہے ۳ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اور یہ آخری ہے پس ان تینوں میں
چار قراءتیں ہیں ۱ بزی کے لیے نمبر ایک میں یٰبُنَیْ یا کے سکون سے اور نمبر دو میں یٰبُنَیِّ یا کی
تشدید اور کسرہ سے اور نمبر تین میں یٰبُنَیَّ تشدید اور فتحہ سے ۲ قنبل کے لیے نمبر ایک اور نمبر
تین میں یٰبُنَیْ سکون سے اور نمبر دو میں یٰبُنَیِّ تشدید اور کسرہ سے (پس نمبر ایک میں پورے
ابن کثیر کے لیے سکون ہے اور نمبر دو میں دونوں راویوں کے لیے تشدید اور کسرہ ہے اور نمبر تین
میں بزی کے لیے تشدید اور فتحہ اور قنبل کے لیے سکون ہے) ۳ حفص کے لیے تینوں میں یٰبُنَیَّ
ہے یا کی تشدید اور فتحہ سے ۴ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تینوں میں یٰبُنَیِّ ہے تشدید
اور کسرہ سے۔
مِثْقَالَ حَبَّةٍ انبیاء (ع ۴) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ میں ابن کثیر، ابن عامر اور عاصم کے لیے عین پر تشدید اور الف
کا حذف ہے اور باقی (چار) کے لیے وَلَا تُصَاعِرْ ہے صاد کے بعد الف اور عین کی تخفیف سے۔
عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ میں نافع، ابوعمرو، حفص کے لیے عین کا فتحہ اور میم کے بعد ضمہ اور صلہ
والی ہا ہے پس نِعَمَ جمع ہے اور ہا مذکر کی ضمیر ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے نِعْمَةً ہے

عین کے سکون اور میم کے فتحہ اور تنوین والی تا سے واحد مؤنث ہونے کی بنا پر ہے۔
وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ میں ابو عمرو کے لیے را کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے را کا ضمہ ہے۔
وَأَنَّمَا يَدْعُونَ حج (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔
يُنَزِّلُ الْغَيْثَ میں یہاں اور شوریٰ (ع) میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے نون کا ع ۱۳
فتحہ اور زا پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے يُنْزِلُ الْغَيْثَ ہے (نون کے سکون اور اخفا اور زا
کی) تخفیف سے اور یہ بقرہ (ع) میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

سورۃ السجدۃ

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ میں ابن کثیر، ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے خَلْقَهُ ہے لام کے سکون سے اور باقی (چار) کے لیے لام کا فتحہ ہے اور ءَاِذَا ءَاِنَّا کے دونوں استفہام رعد (ع) میں بیان ہو چکے ہیں۔ ع ۱۴

مَا أُخْفِيَ لَهُمْ میں حمزہ کے لیے أُخْفِي ہے یا کے سکون سے اور باقی (چھ) کے لیے ع ۱۵
یا کا فتحہ ہے۔

لَمَّا صَبَرُوا میں حمزہ اور کسائی کے لیے لِمَا ہے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے ع ۱۶
اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا فتحہ اور میم پر تشدید ہے۔

سورۃ الاحزاب

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (یہاں) اور بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا (اسی کے ع میں) دونوں میں ابو عمرو کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔ ع ۱۷

الَّٰـِٔي میں (چاروں جگہ) ۱ یہاں ۲ مجادلہ (ع) میں ۳، ۴ طلاق (ع) میں چار قراءتیں ہیں۔ ۱ قالون اور قنبل کے لیے الَّٰـِٔي (تحقیق والے
ہمزہ سے یا کے بغیر) ۲ ورش کے لیے یا کا حذف اور ہمزہ کی کسرہ والی یا کے مانند تسہیل ہے مد و قصر کے
ساتھ پس (قالون کی اور ان کی قراءۃ میں فرق ہے کہ) یہ تحقیق والے ہمزہ کے بجائے تسہیل والا
ہمزہ پڑھتے ہیں (اور مصنف نے یہاں بھی اپنی عادت کے موافق تسہیل والے ہمزہ کو بِيَاءٍ
مُخْتَلَسَةِ الْكَسْرَةِ بیان کیا ہے) اور جب اس پر وقف کرتے ہیں تو ہمزہ کو یائے ساکنہ کر
بدل لیتے ہیں (اور الَّايْ ہو جاتا ہے) ۳ بزی اور ابو عمرو کے لیے الَّايْ ہے یعنی وقف و
وصل دونوں میں ہمزہ کا یائے ساکنہ سے ابدال کر کے مد لازم سے پڑھتے ہیں (اور قصیدہ میں ان کے لیے

ورش کی طرح یا کا حذف اور مد و قصر کے ساتھ تسہیل بھی ہے پس ان کے لیے دو وجوہ ہو گئیں ۱
یائے ساکنہ سے ابدال مد لازم کے ساتھ ۲ تسہیل مد و قصر کے ساتھ لیکن وقفاً ان دونوں کے لیے
بھی ورش کی طرح صرف یائے ساکنہ سے ابدال ہے تسہیل قطعاً نہیں) ۴ باقی (چار) کے لیے
دونوں حالتوں میں الَّٰـِٔي ہے (تحقیق والے ہمزہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ) سے اور حمزہ وقفاً
اپنے قاعدہ کے موافق مد و قصر کے ساتھ ہمزہ میں تسہیل بین بین کرتے ہیں۔ اور (لام کے بعد والے) الف
میں سب حضرات مد کرتے ہیں عام ہے کہ وہ ان میں سے ہوں جو الف کے بعد (تحقیق والا) ہمزہ
پڑھتے ہیں (جیسے قالون۔ قنبل۔ ابن عامر۔ کوفیین) یا ان میں سے ہوں جو ہمزہ نہیں پڑھتے (بلکہ یا
سے ابدال کرتے ہیں جیسے بزی اور ابو عمرو) سوائے ورش کے کہ ان کی قراءۃ میں (ہمزہ کی تسہیل کے
سبب) الف میں مد و قصر دونوں جائز ہیں جیسا کہ ہم باب الھمزتین من کلمۃ (یعنی دسویں باب) میں
بھی بیان کر چکے ہیں (اور تسہیل والی وجہ میں بزی اور ابو عمرو کے لیے بھی مد و قصر دونوں ہیں)

تُظٰهِرُوْنَ میں چار قراءتیں ہیں ۱ عاصم کے لیے تا کا ضمہ اور ظا کی تخفیف اور اس
کے بعد الف اور ہا کا کسرہ ہے ۲ ابن عامر کے لیے تَظَّاهَرُوْنَ تا اور ہا کے فتحہ اور ظا کی تشدید
اور اس کے بعد الف سے ۳ حمزہ اور کسائی کے لیے تَظَاهَرُوْنَ ابن عامر کی طرح لیکن یہ ظا پر
تشدید نہیں پڑھتے ۴ باقی (تین) کے لیے تَظَّهَّرُوْنَ تا کے فتحہ اور ظا اور ہا کی تشدید سے الف
کے بغیر۔

الظُّنُوْنَا میں یہاں اور الرَّسُوْلَا اور السَّبِيْلَا اسی سورۃ کے ع میں ان تینوں
میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابو عمرو و حمزہ کے لیے وقف و وصل دونوں حالتوں میں الف کا حذف
(یعنی وصلاً الظُّنُوْنَ۔ الرَّسُوْلَ اور السَّبِيْلَ اور وقف میں الظُّنُوْنْ۔ الرَّسُوْلْ۔ السَّبِيْلْ)
۲ ابن کثیر۔ حفص۔ کسائی کے لیے تینوں میں صرف وصلاً الف کا حذف (اور وقفاً اثبات) ۳
باقی (ڈھائی) کے لیے دونوں حالتوں میں الف کا اثبات ہے

لَا مُقَامَ لَكُمْ میں حفص کے لیے میم کا ضمہ اور باقین کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

لَآتَوْهَا میں حرمیان کے لیے لَأَتَوْهَا ہے (ہمزہ کے بعد والے) الف کے حذف سے
اور باقی (پانچ) کے لیے ہمزہ کے بعد الف مدہ ہے۔

أُسْوَةٌ میں یہاں اور دو جگہ ممتحنہ (ع) میں تینوں میں عاصم کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور باقی
(چھ) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

اَلرُّعْبَ آل عمران (ع ۱۲) میں بیان ہو چکا ہے۔
مُبَیَّنَۃٍ نساء (ع ۳) میں بیان ہو چکا ہے۔
یُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے نُضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابَ (یا کے بجائے) نون اور الف کے حذف اور عین کی تشدید اور کسرہ اور اَلْعَذَابَ کی با کے فتحہ سے ۲۔ ابو عمرو کے لیے یُضَعَّفْ لَهَا الْعَذَابُ یا اور الف کے حذف اور عین کی تشدید اور فتحہ اور اَلْعَذَابُ کی با کے ضمہ سے ۳۔ باقی (چار) کے لیے یُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ یا اور ضاد کے بعد الف اور عین کی تخفیف اور اَلْعَذَابُ کی با کے ضمہ سے۔

وَمَنْ یَّقْنُتْ

پارہ ۲۲

وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا اَجْرَهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّؤْتِهَا ہے دونوں میں یا سے اور باقی (پانچ) کے لیے اول میں تا اور ثانی میں نون ہے۔
وَقَرْنَ فِیْ میں نافع اور عاصم کے لیے قاف کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا کسرہ ہے۔
اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ میں کوفیین کے لیے یا ہے اور باقی (چار) کے لیے اَنْ تَكُوْنَ ہے تا سے۔
وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں عاصم کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے تا کا کسرہ ہے۔
اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ بقرہ (ع ۳۱) میں اور تُرْجِیْ توبہ (ع ۱۳) میں بیان ہو چکا ہے۔
لَا یَحِلُّ لَكَ میں ابو عمرو کے لیے تا اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔
اِنَّهٗ کا حکم باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔
وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ میں بزی کے لیے تا پر تشدید ہے (جو بقرہ ع ۳۷ میں بیان ہو چکی ہے)
سَادَتَنَا میں ابن عامر کے لیے سَادَاتِنَا ہے دال کے بعد الف اور تا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف اور تا کا فتحہ ہے۔

لَعْنًا كَبِیْرًا میں عاصم کے لیے با ہے اور باقی (چھ) کے لیے كَثِیْرًا ہے ثا سے۔
اور اس سورۃ میں یا ایک بھی نہیں ہے۔

سورۂ سبا

عٰلِمِ الْغَیْبِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے عَلَّامِ الْغَیْبِ ہے لام کے بعد الف اور میم کے کسرہ سے فَعَّالٍ کے وزن پر اور باقی (پانچ) کے لیے عٰلِمِ الْغَیْبِ ہے عین کے بعد الف سے فاعل کے وزن پر اور نافع اور ابن عامر کے لیے اس میں میم کا ضمہ اور باقی (تین) کے لیے میم کا کسرہ ہے (پس اس میں تین قراءتیں ہو گئیں ۱۔ حمزہ اور کسائی کے لیے عَلَّامِ الْغَیْبِ ۲۔ نافع اور ابن عامر کے لیے عٰلِمُ الْغَیْبِ ۳۔ باقی تین کے لیے عٰلِمِ الْغَیْبِ)
لَا یَعْزُبُ یونس (ع ۷) میں اور مُعٰجِزِیْنَ جو (اس سورۃ میں) دو جگہ ہے (ع ۱ و ع ۵ میں) وہ حج (ع ۷) میں بیان ہو چکا ہے۔
مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ میں یہاں اور جاثیہ (ع ۱) میں دونوں میں ابن کثیر اور حفص کے لیے میم کے پیش اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے میم کے زیر ہیں۔
اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے اِنْ یَّشَاْ یَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یُسْقِطْ ہے یا سے اور کسائی کے لیے فا کا با میں ادغام بھی ہے (یعنی یَخْسِفْ بِّهِمُ الْاَرْضَ) اور باقی (پانچ) کے لیے تینوں میں نون ہے۔
كِسَفًا شعراء (ع ۱۱) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحُ میں ابو بکر کے لیے حا کا ضمہ اور باقین کے لیے حا کا فتحہ ہے۔
مِنْسَاَتَهٗ میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ نافع اور ابو عمرو کے لیے مِنْسَاتَهٗ الف ساکنہ سے جو ہمزہ سے بدلا ہوا ہے اور (فتحہ کے بعد فتحہ والے ہمزہ کا) ابدال بھی عرب سے سنا گیا ہے ۲۔ ابن ذکوان کے لیے مِنْسَاْتَهٗ (سین کے بعد ہمزۂ ساکنہ سے اور ہمزہ کا ایسا ہی سکون شعر میں بھی آیا ہے چنانچہ ؎

صَرِیْعُ خَمْرٍ قَامَ مِنْ وَّكْاَتِهٖ كَقَوْمَةِ الشَّیْخِ اِلٰی مِنْسَاْتِهٖ

۳ باقی (ساڑھے چار) کے لیے وِمِنْسَأَتَهٗ ہمزہ کے فتحہ سے اور حمزہ جب اس پر وقف کرتے ہیں تو اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ میں تسہیل بین بین کرتے ہیں۔

لِسَبَأٍ نمل (ع ۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

فِي مَسْكَنِهِمْ میں تین قراءتیں ہیں ۱ حفص و حمزہ کے لیے سین کا سکون اور کاف کا فتحہ ۲ کسائی کے لیے مَسْكِنِهِمْ ہے اسی طرح (سین کے سکون سے) لیکن یہ کاف کا کسرہ پڑھتے ہیں ۳ باقی (ساڑھے چار) کے لیے مَسٰكِنِهِمْ ہے سین کے فتحہ اور کاف کے کسرہ اور دونوں کے درمیان الف سے

ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ میں ابو عمرو کے لیے أُكُلِ خَمْطٍ ہے لام کے (ایک زیر سے) تنوین کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے لام پر تنوین ہے اور حرمیان أُكُل کے کاف کو سکون سے أُكْلٍ پڑھتے ہیں اور یہ بقرہ (ع ۳۶) میں بھی بیان ہو چکا ہے (پس یہاں تین قراءتیں ہو گئیں ۱ ابو عمرو کے لیے أُكُلِ خَمْطٍ ۲ حرمیان کے لیے أُكْلٍ خَمْطٍ ۳ باقی (چار) کے لیے أُكُلٍ خَمْطٍ)

وَهَلْ نُجٰزِيٓ إِلَّا الْكَفُوْرَ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے نون اور زا کا کسرہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ اور الْكَفُوْرَ کی را کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَهَلْ يُجٰزٰٓى إِلَّا الْكَفُوْرُ ہے نون کے بجائے یا اور زا کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے اور الْكَفُوْرُ کی را پر ضمہ ہے۔

رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا میں ابن کثیر اور ابو عمرو اور ہشام کے لیے بَعِّدْ ہے الف کے حذف اور عین کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے با کے بعد الف اور عین کی تخفیف ہے۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ میں کوفیین کے لیے دال پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے وَلَقَدْ صَدَقَ ہے دال کی تخفیف سے۔ ع ۳

لِمَنْ أُذِنَ میں ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔ ع ۹

إِذَا فُزِّعَ میں ابن عامر کے لیے فَزَّعَ ہے فا اور زا کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے فا کا ضمہ اور زا کا کسرہ ہے۔ اور زا کی تشدید میں کسی قاری کا بھی خلاف نہیں۔ ع ۵

فِي الْغُرُفٰتِ میں حمزہ کے لیے فِي الْغُرْفَةِ ہے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر ع ۱۱

را کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر را کا ضمہ اور فا کے بعد الف ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور اسی طرح ثُمَّ يَقُوْلُ انعام (ع ۱۵) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۶

اَلتَّنَاوُشُ میں حرمیان۔ ابن عامر حفص کے لیے الف کے بعد ضمہ والا واو ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے لَهُمُ التَّنَاؤُشُ ہے الف کے بعد ضمہ والے ہمزہ سے اور اس میں حمزہ کے لیے وقفاً دو وجوہ ہیں ۱ ہمزہ میں تسہیل بین بین مد و قصر کے ساتھ کیونکہ یہ نَأْشٌ سے بنا ہے جو تاخیر اور سستی سے حرکت کرنے کے معنیٰ میں ہے پس یہ ہمزہ اصل ہی سے ہمزہ تھا ۲ ہمزہ کا ضمہ والے واو سے ابدال کیونکہ یہ بھی جائز ہے کہ یہ نَوْشٌ سے بنا ہو جو لینے کے معنیٰ میں ہے پھر واو کے ضمہ کے لازمی ہونے کے سبب واو کو ہمزہ سے بدل لیا ہو پس اس صورت میں وقفاً واو سے ابدال اسی لیے کرتے ہیں کہ ہمزہ کو اس کی اصل کی طرف لوٹا دیں۔ ع ۱۲

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ میں یہاں اور وَسِيْقَ الَّذِيْنَ زمر (ع ۸) میں (دو جگہ ہے تینوں میں) ابن عامر اور کسائی حا اور سین کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام کرتے ہیں (یعنی ضمہ اور کسرہ دونوں کو ملا کر ایک حرکت بنا لیتے ہیں جس میں دونوں حرکتوں کا کچھ کچھ حصہ ہوتا ہے اور ضمہ کا جز مغلوب اور مقدم ہوتا ہے) اور باقی (پانچ) حا اور سین کا خالص کسرہ پڑھتے ہیں۔

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت تین ہیں

۱ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (ع ۲) اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے ۲ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا (ع ۵) اس میں ابن کثیر۔ ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سکون ہے ۳ رَبِّيٓ إِنَّهٗ (ع ۶) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یاآت زوائد دو ہیں

۱ كَالْجَوَابِ (ع ۲) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور ورش و ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ كَانَ نَكِيْرِ (ع ۵) اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۂ فاطر

غَیۡرُ اللّٰہِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے را کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے را کا ضمہ ہے۔
اَرۡسَلَ الرِّیٰحَ بقرہ (۲۰ع) میں۔ اور بَلَدٍ مَّیِّتٍ آل عمران (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۱۶ یَدۡخُلُوۡنَهَا میں ابو عمرو کے لیے یُدۡخَلُوۡنَهَا ہے یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ اور خا کا ضمہ ہے۔

وَلُؤۡلُؤًا حج (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

کَذٰلِكَ نَجۡزِیۡ كُلَّ كَفُوۡرٍ میں ابو عمرو کے لیے یُجۡزٰی كُلُّ كَفُوۡرٍ ہے ضمہ والی یا اور زا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) اور کُلُّ کے لام کے ضمہ سے اور باقی ( ) کے لیے فتحہ والا نون اور زا کا کسرہ (اور اس کے بعد یائے ساکنہ) اور کُلَّ کے لام پر فتحہ ہے۔

ع ۱۷ عَلٰی بَیِّنَتٍ میں نافع۔ ابن عامر۔ ابو بکر۔ کسائی کے لیے بَیِّنٰتٍ ہے نون کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

وَمَكۡرَ السَّیِّئِ میں حمزہ لگاتار (چار) حرکتوں کے جمع ہو جانے کی بنا پر آسانی کی غرض سے وصل میں ہمزہ کو ساکن پڑھتے ہیں (یعنی وَمَكۡرَ السَّیِّئۡ) جیسا کہ بَارِئِكُمۡ میں ابو عمرو بھی اسی بنا پر ہمزہ کو ساکن کرتے ہیں اور جب وقف کرتے ہیں تو حمزہ اس ہمزہ کو یائے ساکنہ سے بدل لیتے ہیں (جس سے وَمَكۡرَ السَّیِّیۡ ہو جاتا ہے) اور باقی (چھ) کے لیے وصل میں ہمزہ کا کسرہ ہے اور وقف میں (ان کے لیے اس) ہمزہ میں سکون بھی جائز ہے اور روم بھی۔

اور اس سورۃ میں یائے زائدہ ایک ہے

اور وہ كَانَ نَكِیۡرِ اَلَمۡ تَرَ (۳ع میں) ہے اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۂ یٰس علیہ السلام

ع ۱۸ یٰسٓ میں ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا کے فتحہ کا امالہ محضہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا کا خالص فتحہ ہے اور ورش۔ ابن عامر۔ ابو بکر۔ کسائی سین کے ہجا والے نون کا واو میں ادغام کرتے ہیں اور نون کا غنہ بھی ثابت رکھتے ہیں (یعنی یٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ اور نٓ وَالۡقَلَمِ میں بھی اسی طرح ہے لیکن مصر والوں میں سے عام اہل ادا نٓ وَالۡقَلَمِ میں ورش کے لیے اظہار پسند کرتے ہیں (پس ان کے لیے یٰسٓ میں صرف ادغام اور نٓ وَالۡقَلَمِ میں ادغام اور اظہار دونوں ہیں اور اظہار مشہور تر ہے) اور باقی چار کے لیے دونوں سورتوں میں نون کا اظہار ہے۔ (پس یٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ میں چار قراءتیں ہیں ۱ ابو بکر و کسائی کے لیے یا میں امالہ اور ادغام ۲ حمزہ کے لیے امالہ اور اظہار ۳ ورش۔ ابن عامر کے لیے فتحہ اور ادغام ۴ باقی (تین) کے لیے فتحہ اور اظہار اور نٓ وَالۡقَلَمِ میں دو قراءتیں ہیں ۱ ابن عامر اور ابو بکر کے لیے نٓ وَالۡقَلَمِ ادغام سے اور ورش کے لیے ادغام و اظہار دونوں سے ۲ اور باقی (چار) کے لیے صرف اظہار ہے)

تَنۡزِیۡلُ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ میں ابن عامر حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے (پہلے) لام کا فتحہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے لام کا ضمہ ہے

سُدًّا (دونوں جگہ) میں دونوں جگہ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا ضمہ ہے۔

فَعَزَّزۡنَا میں ابو بکر کے لیے فَعَزَزۡنَا ہے زا کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے زا پر تشدید ہے۔

پارہ ۲۳ وَمَالِیَ

لَمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا ہود (رکوع) میں بیان ہوچکا ہے۔
اَلْاَرْضُ الْمَيْتَةُ انعام (رکوع) میں اور مِنْ ثَمَرِهٖ (اسی کے رکوع میں) بیان ہوچکا ہے۔

وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيهِمْ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے عَمِلَتْ اَيْدِيهِمْ ہے ضمہ والی ہا کے حذف سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا کے بعد ہا بھی ہے۔
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے را کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے را کا ضمہ ہے۔

ذُرِّيَّتَهُمْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے ذُرِّيّٰتِهِمْ ہے یا کے بعد الف اور تا اور ہا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف اور تا کا فتحہ (اور ہا کا ضمہ) ہے۔

يَخِصِّمُونَ میں پانچ قراءتیں ہیں ۱۔ ورش، ابن کثیر، ہشام کے لیے يَخَصِّمُونَ خا کے پورے فتحہ اور صاد کی تشدید سے ۲۔ قالون اور ابوعمرو کے لیے خا کے فتحہ کا اختلاس (دو تہائی) اور صاد پر تشدید ۳۔ قالون کے لیے (دوسری وجہ میں) يَخْصِّمُونَ خا کے سکون اور صاد کی تشدید سے چنانچہ قالون سے نص سکون ہی کے ساتھ آئی ہے ۴۔ حمزہ کے لیے يَخْصِمُونَ خا کے سکون اور صاد کی تخفیف سے ۵۔ باقی (ڈھائی ابن ذکوان، عاصم اور کسائی) کے لیے يَخِصِّمُونَ خا کے کسرہ اور صاد کی تشدید سے۔

مِنْ مَّرْقَدِنَا کہف (رکوع) میں بیان ہوچکا ہے۔
فِي شُغُلٍ میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے شُغْلٍ ہے غین کے سکون سے اور باقی (چار) کے لیے غین کا ضمہ ہے۔

فِي ظِلٰلٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ظُلَلٍ ہے ظا کے ضمہ اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے ظا کا کسرہ اور لام کے بعد الف ہے۔
جِبِلًّا میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ نافع اور عاصم کے لیے جیم اور با کا کسرہ اور لام کی تشدید ۲۔ ابوعمرو اور ابن عامر کے لیے جُبْلًا جیم کے ضمہ اور با کے سکون اور لام کی تخفیف سے ۳۔ باقی (تین) کے لیے جُبُلًا جیم اور با کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے۔
عَلٰى مَكَانَتِهِمْ انعام (رکوع ۱۶) میں بیان ہوچکا ہے۔

نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ میں عاصم اور حمزہ کے لیے پہلے نون کا ضمہ اور دوسرے کا فتحہ اور کاف پر تشدید اور کسرہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے نَنْكُسْهُ ہے پہلے نون کے فتحہ اور دوسرے کے سکون (اور اخفا) اور کاف کے ضمہ سے تشدید کے بغیر۔
اَفَلَا يَعْقِلُونَ میں یہاں نافع اور ابن ذکوان کے لیے تا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یا ہے۔
لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ میں یہاں نافع اور ابن عامر کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔
وَمَشَارِبُ باب الامالہ میں اور فَيَكُونُ بقرہ (رکوع) میں بیان ہوچکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت تین ہیں

۱۔ وَمَا لِيَ لَا اَعْبُدُ (رکوع ۲) اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے ۲۔ اِنِّيْ اِذًا لَّفِيْ (رکوع) اس میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۳۔ اِنِّيْ اٰمَنْتُ (رکوع) اس میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

وَلَا يُنْقِذُونِ (رکوع) اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُورَةُ وَالصّٰٓفّٰتِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا۔ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا میں یہاں اور اسی طرح وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا (ذاریٰت ع) میں چاروں میں حمزہ کے لیے وَالصّٰٓفّٰت صَّفًّا۔ فَالزّٰجِرٰت زَّجْرًا۔ فَالتّٰلِيٰت ذِّكْرًا اور وَالذّٰرِيٰت ذَّرْوًا ہے یعنی تا کا اس کے بعد والے حرف (صاد، زا، ذال) میں کامل ادغام کر کے پڑھتے ہیں اور (تا کے کسرہ کی طرف) روم سے اشارہ بھی نہیں کرتے (جو ابوعمرو کی قراءۃ میں ادغام کے موقعوں میں

جائز ہے جیسا کہ ادغام کبیر کے آخر میں گزر چکا ہے)

ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ مجھے ابو الفتح بن احمد نے خلاد کی روایت میں فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا اور فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا میں سا... ت اور عادیت میں بھی اشارہ کے بغیر ادغام پڑھایا ہے (اور قصیدہ میں ان دونوں موقعوں میں خلاد کے لیے اظہار ... ہے جو ابو الفتح کے بجائے ابو الحسن سے ہے پس ان میں خلاد کے لیے ادغام و اظہار دونوں ہیں) اور باقی (چھ) ان چھیوں موقعوں میں تا کا کسرہ پڑھتے ہیں اور ادغام نہیں کرتے لیکن ابو عمرو کی قراءۃ پر ان سب میں ادغام کبیر ہے اور ہم اس کو اس سے پیشتر (چھٹے اور ساتویں باب میں) پوری تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

بِزِيْنَةِ ۣ الْكَوَاكِبِ میں عاصم اور حمزہ کے لیے تا پر تنوین دو زیر ہیں (لیکن اس نون کو کسرہ دے کر لام سے ملا دیتے ہیں) اور باقی (پانچ) کے لیے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ہے تنوین کے بغیر (تا کے ایک زیر سے) اَلْكَوَاكِبَ میں ابو بکر کے لیے با کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے با کا کسرہ ہے (پس یہاں تین قرأتیں ہیں ۱ ابو بکر کے لیے بِزِيْنَةِ ۣ الْكَوَاكِبَ ۲ حفص و حمزہ کے لیے بِزِيْنَةِ ۣ الْكَوَاكِبِ ۳ باقی (پانچ) کے لیے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ)

لَا يَسَّمَّعُوْنَ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے سین اور میم دونوں پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لَا يَسْمَعُوْنَ ہے سین کے سکون اور میم کی تخفیف سے۔

بَلْ عَجِبْتُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ ہے۔

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ میں یہاں اور واقعہ (ع۲) میں قالون اور ابن عامر کے لیے دونوں میں اَوَ کے بجائے اَوْ ہے واو کے سکون سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے واو کا فتحہ ہے۔

قُلْ نَعَمْ اعراف (ع۵) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع۲ اَلْمُخْلَصِيْنَ کے وہ تمام (پانچوں) کلمے جو اس سورۃ (کے ع۲ و ع۳ و ع۵) میں ہیں ان کا حکم یوسف (ع۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

يُنْزِفُوْنَ میں یہاں حمزہ اور کسائی کے لیے زا کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے زا کا فتحہ ہے اور یا کے ضمہ میں کسی کا بھی خلاف نہیں۔

ع۳ اِلَيْهِ يُزِفُّوْنَ میں حمزہ کے لیے یا کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اور يٰٓاَبَتِ یوسف (ع۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

مَاذَا تَرٰى میں حمزہ اور کسائی کے لیے مَاذَا تُرِيْ ہے تا کے ضمہ اور را کے خالص کسرہ (پھر یائے ساکنہ سے) یہ دونوں اس کو فعل رباعی (باب افعال سے) قرار دیتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ اور را کا بھی خالص فتحہ (اور اس کے بعد الف) ہے اور یہ سب اس کو فعل ثلاثی قرار دیتے ہیں اور ان میں سے ابو عمرو را کے فتحہ میں امالہ کرتے ہیں اور ورش کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق امالہ بین بین ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے را کا خالص فتحہ ہے (پس اس میں چار قرائتیں ہو گئیں جو ظاہر ہیں)

ع۴ وَاِنَّ اِلْيَاسَ میں ابن ذکوان کے لیے وَاِنَّ الْيَاسَ ہے ہمزہ کے حذف سے (اس بناء پر کہ یہ ہمزۂ وصلی ہے جو الِ تعریفی میں آتا ہے) یہ وجہ میں نے فارسی سے اور انہوں نے نقاش سے اور نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے پڑھی ہے اور باقین کیلیے وَاِنَّ اِلْيَاسَ ہے ہمزہ (کے کسرہ اور اس) کی تحقیق سے (اس بناء پر کہ یہ ہمزہ قطعی ہے) اور میں نے اہل شام کے طریقہ سے ابن ذکوان کے لیے بھی اسی طرح پڑھا ہے لیکن ابن ذکوان نے اپنی کتاب میں ہمزہ کے بغیر ہی بیان کیا ہے اور (صحیح بات کو) اللہ خوب جانتا ہے (پس اس میں ابن ذکوان کے لیے دو وجہ ہیں ۱ وَاِنَّ الْيَاسَ ۲ باقین کی طرح وَاِنَّ اِلْيَاسَ لیکن یہ فارسی کے بجائے دانی کے دوسرے شیوخ سے ہے)

اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے تینوں اسموں میں ھا اور با کا فتحہ (یعنی اَللّٰهَ میں ھا کا اور رَبَّكُمْ وَرَبَّ میں با کا) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ہے تینوں میں ھا اور با کے ضمہ سے۔

عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ میں نافع، ابن عامر کے لیے اٰلِ يَاسِيْنَ ہے یعنی اٰل۔ يَاسِيْنَ سے جدا ہے اور یہ دو کلمہ ہیں اٰلِ مُحَمَّدٍ کی طرح (اور ضرورت کے وقت اٰل پر وقف جائز ہے) اور باقی (پانچ) کے لیے اِلْ يَاسِيْنَ ہے ہمزہ کے کسرہ اور لام کے سکون سے یعنی اِلْ (تلفظ میں) يَاسِيْنَ سے ملا ہوا ہے (اور اسی بناء پر ان کے لیے لام پر وقف جائز نہیں گو تمام مصاحف میں لام رسم الخط میں یا سے جدا ہے)

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تین ہیں

۱ اِنِّیٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ (ع) ۲ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ (ع) دونوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۳ سَتَجِدُنِیٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

اَنْ یُّرْدِیْنِیْ وَلَوْ کا اثبات اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ صٓ

اصحٰبُ لْئَیْكَۃِ شعراء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنْ فُوَاقٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے فا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے فا کا فتحہ ہے

بِالسُّوْقِ اور بِالسُّؤْقِ نمل (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ میں ابن کثیر کے لیے عَبْدَنَا ہے (عین کے فتحہ اور با کے سکون اور الف کے حذف سے) واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر عِبٰدَنَا ہے عین کے کسرہ اور با کے بعد الف سے۔

بِخَالِصَۃٍ میں نافع اور ہشام کے لیے بِخَالِصَۃِ ہے تا کے ایک زیر سے تنوین کے بغیر اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا پر تنوین دو زیر ہیں۔

وَالْیَسَعَ انعام (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے

وَغَسَّاقٌ میں یہاں اور وَغَسَّاقًا نبا (ع) میں دونوں میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سین پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَغَسَاقٌ اور وَغَسَاقًا ہے سین کی تخفیف سے۔

وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖ میں ابو عمرو کے لیے وَاُخَرُ ہے ہمزہ کے ضمہ سے جمع ہونے کی

بناء پر اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے واحد ہونے کی بناء پر۔

مِنَ الْاَشْرَارِ اَتَّخَذْنٰهُمْ میں ابو عمرو حمزہ اور کسائی کے لیے وصلاً تو مِنَ الْاَشْرَارِ اتَّخَذْنٰهُمْ ہے ہمزہ وصلی سے (جو ما قبل کے ساتھ ملنے سے حذف ہو جاتا ہے) اور جب اس کلمہ سے ابتدا کرتے ہیں تو ہمزہ کا کسرہ پڑھتے ہیں (یعنی اِتَّخَذْنٰهُمْ) اور باقی (چار) کے لیے وصل و ابتدا دونوں حالتوں میں اَتَّخَذْنٰهُمْ ہے ہمزہ قطعی اور اس کے فتحہ سے۔

سُخْرِیًّا سورۃ المؤمنون (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

قَالَ فَالْحَقُّ میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا فتحہ ہے اور دوسرے (وَالْحَقَّ) میں کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے قاف کا فتحہ ہے)

الْمُخْلَصِیْنَ سورۂ یوسف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت چھ ہیں

۱ وَلِیَ نَعْجَۃٌ (ع) ۲ مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍ (ع) ان دونوں میں حفص کے لیے فتحہ ہے ۳ اِنِّیٓ اَحْبَبْتُ (ع) اس میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ مِنْۢ بَعْدِیْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ع) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۵ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ (ع) اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے ۶ لَعْنَتِیٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَۃُ الزُّمَر

فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ نساء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

یَرْضَهُ لَكُمْ میں نافع۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے ہا کے ضمہ کا اختلاس (یعنی سیدھا اور پورا پیش ہے صلہ کے بغیر) اور ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں ۱ یہی یَرْضَهُ ضمہ سے صلہ کے بغیر ۲ یَرْضَهْ ہا کے سکون سے اور میں نے ان کے لیے اسکان ابو الفتح سے پڑھا ہے اور یزیدی سے ابو شعیب (سوسی) اور ابو عمر (دوری) نے اور ان کے سوا اوروں نے بھی ہا کا سکون ہی روایت کیا ہے

اور ہیں نے اہل عراق کے طریق سے فارسی وغیرہ سے دوری کے لیے ھا کا واو کے ساتھ صلہ یَرْضَهُ پڑھا ہے اور یہ یزیدی سے اور عبدالرحمٰن اور ابوحمدون وغیرہ کی روایت ہے (پس دوری کے لیے دو وجوہ ہو گئیں ۱ یَرْضَهْ، ھا کے سکون سے ۲ یَرْضَهُ ضمہ اور صلہ سے) اور باقی (اڑھائی) کے لیے ھا کا واو کے ساتھ صلہ (اشباع) ہے (یعنی یَرْضَهُ پس ۱ نافع۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے یَرْضَهُ ۲ دوری کے لیے یَرْضَهُ اور یَرْضَهُ ہے لیکن دوسری وجہ یعنی سکون ابوالزعراء کے بجائے ابن فرح سے ہے۔ ۳ سوسی کے لیے یَرْضَهُ ۴ ہشام کے لیے یَرْضَهُ اور یَرْضَهُ لیکن پہلی وجہ عدم صلہ طریق کے موافق ہے اور دوسری نہ تیسیر کے طرق سے ہے نہ نشر کے طرق سے گو ان سے مشہور اور صحیح ضرور ہے، پس اولیٰ یہ ہے کہ اس میں ان کے لیے صرف عدم صلہ پڑھا جائے اور یہ بھی ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے ہے)

لِيُضِلَّ ابراہیم (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ میں حرمیان، اور حمزہ کے لیے اَمَنْ هُوَ ہے میم کی تخفیف سے اور باقی (چار) کے لیے میم پر تشدید ہے۔

ع ۲ ۱۶ **فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ**: ابوشعیب سوسی کے لیے وصلاً عِبَادِیَ الَّذِیْنَ ہے فتحہ والی یا سے اور وقفاً عِبَادِیْ ہے یائے ساکنہ سے (اور قصیدہ میں بھی یہی درج ہے اور یہ وجہ دانی نے فارس بن احمد سے پڑھی ہے لیکن یہ ابن جریر کے بجائے محمد بن اسماعیل قرشی کے طریق سے ہے) اور ابوحمدون وغیرہ نے یزیدی سے (نقل کر کے) یہ بیان کیا ہے کہ وصل میں فتحہ والی یا ہے اور وقف میں عِبَادْ ہے یا کے حذف سے اور چونکہ ابوعمرو کا قول یہ ہے کہ وہ وقف میں رسم کی پیروی کرتے ہیں اس لیے میرے نزدیک یہی وجہ ان کے قیاس کے موافق ہے اور باقی (ساڑھے چھ) دونوں حالتوں میں یا کو حذف کرتے ہیں۔

فائدہ اس یا میں سوسی سے تین وجوہ آئی ہیں ۱ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ۔ عِبَادِیْ یعنی وصلاً یا کا فتحہ اور وقفاً سکون ۲ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ۔ عِبَادْ وصلاً یا کا فتحہ اور وقفاً حذف ۳ عِبَادِ الَّذِیْنَ عِبَادْ۔ دونوں حالتوں میں حذف اور تیسیر میں پہلی دو وجوہ ہیں اور چونکہ نمبر ایک قرشی کے طریق سے ہے اس لیے نشر میں ہے کہ دانی نے اس کو تیسیر کے طریق سے نکل گئے ہیں اور نمبر تین کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ قرشی کے سوا دوسرے طرق سے ہے اور دانی نے ابوالفتح سے پڑھی ہے اور مناسب یہ تھا کہ تیسیر میں یہی درج ہوتی اور ایک جماعت کی رائے پر اس میں یا کا اثبات اور حذف اس کے آیت

ہونے اور نہ ہونے پر مبنی ہے چنانچہ عبید بن عقیل کہتے ہیں کہ اگر تم اس پر آیت شمار کرو تو عِبَادْ پڑھو ورنہ عِبَادِیْ پڑھو اور اس پر مدنی اول اور مکی آیت شمار نہیں کرتے اور باقی حضرات شمار کرتے ہیں۔ پس عِبَادْ پڑھنے کی صورت میں مدنی اول کا اور عِبَادِیْ پڑھنے کی صورت میں کوفی۔ شامی۔ بصری مدنی آخر کا اعتبار کرتے ہیں۔

وَرَجُلًا سَلَمًا میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے سَالِمًا ...... ہے سین کے بعد الف اور لام کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے الف کا حذف اور لام کا فتحہ ہے۔

پارہ ۲۴ فَمَنْ اَظْلَمُ

بِكَافٍ عَبْدَهٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے عِبَادَهٗ ہے عین کے کسرہ اور با کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے عین کا فتحہ اور با کا سکون اور الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ اور **مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ** میں ابوعمرو کے لیے كٰشِفٰتٌ ضُرَّهٗ مُمْسِكٰتٌ رَحْمَتَهٗ ہے دونوں میں تا کے تنوین دو پیشوں سے اور ضُرَّهٗ اور رَحْمَتَهٗ میں را اور تا کے فتحہ (اور ھا کے الٹے پیش سے اور پہلے تنوین میں ضاد کے سبب اخفا اور دوسرے کا را میں ادغام ہے) اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں تنوین کا حذف تا کا ایک پیش اور ضُرِّهٖ اور رَحْمَتِهٖ میں را اور تا کا کسرہ (اور ھا کا صلہ کھڑا زیر) ہے۔

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ انعام (ع ۱۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے قُضِیَ عَلَیْهَا الْمَوْتُ ہے قاف کے ضمہ اور ضاد کے کسرہ اور فتحہ والی یا سے اور اَلْمَوْتُ میں تا کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے قاف اور ضاد کا فتحہ اور اس کے بعد تلفظ میں الف ہے اور اَلْمَوْتَ کی تا کا فتحہ ہے۔

لَا تَقْنَطُوْا حجر (ع ۴) میں بیان ہوچکا ہے۔ ع۲

بِمَفَازَتِهِمْ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے بِمَفَازَاتِهِمْ ہے زا کے بعد الف سے
جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے اس الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

تَأْمُرُوْنِّیْ اَعْبُدُ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن عامر کے لیے تَأْمُرُوْنَنِیْ دو نونوں ع۷
سے جن میں سے پہلے پر فتحہ اور دوسرے کا کسرہ ہے ۲ نافع کے لیے تَأْمُرُوْنِیْ کسرہ اور تخفیف
والے ایک نون سے ۳ باقی (پانچ) کے لیے کسرہ اور تشدید والا ایک نون ہے۔

جِایْٓءَ (میں یہاں اور فجر میں) سِیْقَ (ع میں دو جگہ تینوں) کا اشمام (بقرہ ع۲) وسبا (ع۶)
میں بیان ہوچکا ہے۔

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا (دونوں جگہ یہاں) اور فُتِحَتِ السَّمَآءُ نبا (ع) میں تینوں ع۵
میں کوفیین کے لیے تا کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے فُتِّحَتْ ہے تا کی تشدید سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت چھ ہیں

۱ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۲ اِنِّیْٓ اَخَافُ (ع۲) اس میں حرمیان اور ابوعمرو کے
لیے فتحہ ہے ۳ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ (ع) اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے اور نون کے کسرہ کے سبب
لام کو باریک پڑھتے ہیں ۴ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا (ع۶) اس کو ابوعمرو، حمزہ اور کسائی وصل
میں حذف کرتے ہیں اور وقف میں اس کو ساکن (یٰعِبَادِیْ) پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم اس کو (دلیل سمیت)
عنکبوت (کے آخر) میں بیان کرچکے ہیں اور باقی (چار) اس کو (وصلاً) فتحہ سے (اور وقفاً ساکن) پڑھتے ہیں
۵ تَأْمُرُوْنِّیْٓ اَعْبُدُ (ع) اس میں تین بیان کے لیے فتحہ ہے ۶ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ (ع) اس میں
جو اختلاف ہے وہ اس سے پہلے (اسی سورۃ کے ع میں) بیان ہوچکا ہے۔

سورۃ المؤمن

ع۱ حٰمٓ میں تمام ...... جگہ تین قراءتیں ہیں ۱ قالون، ابن کثیر، ہشام اور حفص کے
لیے ساتوں حامیموں میں حا کا فتحہ ۲ ورش و ابوعمرو کے لیے امالہ بین بین ۳ باقی (تین) کے لیے

امالہ (محضہ)

کَلِمَتُ رَبِّكَ یونس (ع۱۱) میں بیان ہوچکا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ میں نافع اور ہشام کے لیے تا اور باقی (ساڑھے
پانچ) کے لیے یا ہے۔

اَشَدَّ مِنْهُمْ میں ابن عامر کے لیے مِنْكُمْ ہے کاف سے اور باقی (چھ) کے لیے
مِنْهُمْ ہے ہا سے۔

دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ میں کوفیین واو سے پہلے فتحہ والا ہمزہ زیادہ کرکے واو کو ساکن (اَوْ اَنْ)
پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے وَاَنْ ہے (پہلے) ہمزہ کے حذف اور واو کے فتحہ سے۔

یُظْهِرَ میں نافع، ابوعمرو، حفص کے لیے یا کا ضمہ اور ہا کا کسرہ اور فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ
میں دال کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا اور ہا کا فتحہ اور اَلْفَسَادُ کی دال کا ضمہ ہے۔
(پس یہاں چار قراءتیں ہوگئیں ۱ نافع اور ابوعمرو کے لیے وَاَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۲ ابن
کثیر اور ابن عامر کے لیے وَاَنْ یَّظْهَرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادُ ۳ حفص کے لیے اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ
فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۴ باقی (اڑھائی) کے لیے اَوْ اَنْ یَّظْهَرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادُ)

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ میں ابوعمرو، ابن ذکوان کے لیے قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ ہے با کی تنوین دو
زیروں سے اور اس تنوین کا میم میں ادغام کرتے ہیں اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ
ہے (با کے ایک زیر سے تنوین کے بغیر)

فَاَطَّلِعُ میں حفص کے لیے عین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے عین کا ضمہ ہے۔

وَصُدَّ عَنِ السَّبِیْلِ رعد (ع۵) میں بیان ہوچکا ہے۔

یُدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ نساء (ع۱۷) میں بیان ہوچکا ہے۔

وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا میں ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوبکر کے لیے
اَلسَّاعَةُ ادْخُلُوْا ہے ہمزہ وصلی سے (جو حذف ہوجاتا ہے) اور خا کے ضمہ سے اور جب اس سے ابتدا
کرتے ہیں تو ہمزہ کا بھی ضمہ پڑھتے ہیں (یعنی اُدْخُلُوْا) اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے دونوں حالتوں
میں اَدْخِلُوْا ہے ہمزہ قطعی (اور اس کے فتحہ) اور خا کے کسرہ سے۔

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ میں نافع اور کوفیین کے لیے یا اور باقی (تین) کے لیے تا ہے۔

قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ میں کوفیین کے لیے دو تائیں ہیں اور باقی (چار) کے لیے

یَتَذَکَّرُوْنَ ہے یا اور تا سے۔

سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ میں ابن کثیر اور ابو بکر کے لیے سَیُدْخَلُوْنَ ہے یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یا کا فتحہ اور خا کا ضمہ ہے (اور یہ نساء ۱۸ع میں بھی بیان ہو چکا ہے)۔

ع ۱۲ شُیُوْخًا میں نافع۔ ابوعمرو، ہشام اور حفص کے لیے شین کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے شین کا کسرہ ہے۔

کُنْ فَیَکُوْنُ بقرہ (۱۴ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت آٹھ ہیں

۱ اِنِّیٓ اَخَافُ تینوں جگہ (۳ع میں ایک اور ۴ع میں دو) ان میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ ذَرُوْنِیٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی (۳ع) ۵ اُدْعُوْنِیٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (۶ع) ان دونوں میں ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے ۶ لَعَلِّیٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَاب (۴ع) اس میں کوفیین کے لیے سکون ہے ۷ مَالِیٓ اَدْعُوْکُمْ (۵ع) اس میں ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے سکون ہے ۸ اَمْرِیٓ اِلَی اللّٰہِ (۵ع) اس میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یاآت زوائد تین ہیں

۱ اَلتَّلَاقِ (۲ع) ۲ اَلتَّنَادِ (۴ع) ان دونوں کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور ورش صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور قالون سے ان دونوں میں اختلاف ہے پس میں نے ان سے ان دونوں کو وصلاً اثبات و حذف دونوں وجہ سے پڑھا ہے (لیکن چونکہ یا کا اثبات بیان کرنے میں فارس بن احمد منفرد ہیں اس بنا پر ان دونوں میں قالون کے لیے دونوں حالتوں میں حذف ہی صحیح ہے) ۳ اِتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ (۵ع) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور قالون و ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور درست بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔

ع ۲ ۱۶

سورۃ فُصِّلَتْ

نَحِسَاتٍ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے حا کا کسرہ ہے اور عبد العزیز فارسی نے ابو طاہر سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے اور انہوں نے ابو الحاث

سے سین کے فتحہ کا امالہ بھی روایت کیا ہے لیکن میں نے (اپنے شیخ ابو الفتح سے) امالہ نہیں پڑھا اور میرا خیال یہ ہے کہ یہ (راوی کا) وہم ہے (پس اس میں ان کیلیے بھی فتحہ ہی صحیح ہے) اور باقی (تین) کیلیے نَحْسَاتٍ ہے حا کے سکون سے۔

ع ۳ ۱۷ وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰہِ میں نافع کے لیے وَیَوْمَ نَحْشُرُ اَعْدَآءَ اللّٰہِ ہے فتحہ والے نون اور شین کے ضمہ اور ہمزہ کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ضمہ والی یا اور شین کا فتحہ اور اَعْدَآءُ کے دوسرے ہمزہ کا ضمہ ہے۔

ع ۴ ۱۸ رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَیْنِ میں یہاں بھی تین قراءتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابو شعیب سوسی (کے لیے ہر جگہ) اور ابن عامر اور ابو بکر کے لیے صرف اسی جگہ اَرْنَا الَّذَیْنِ ہے را کے سکون سے ۲ یزیدی سے ابو عمرو (دوری) کے لیے ہر جگہ کی طرح یہاں بھی را کے کسرہ کا اختلاس (دو تہائی زبر) ہے ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے را کا پورا کسرہ ہے (اور یہ بقرہ (۱۵ع) میں بھی بیان ہو چکا ہے)

ع ۵ ۱۹ اَللّٰذَیْنِّ نساء (۳ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

یُلْحِدُوْنَ اعراف (۲۲ع) میں بیان ہو چکا ہے

ءَاَعْجَمِیٌّ میں ہشام کے لیے ۱ اَعْجَمِیٌّ ہے خبر کی بنا پر ایک ہمزہ سے ادخال کے الف کے بغیر اور باقین کے لیے استفہام کی بنا پر دو ہمزہ ہیں پس ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تو ۲ ءَاَعْجَمِیٌّ ہے دونوں ہمزوں کی تحقیق سے (ادخال کے بغیر) اور باقی (چار) کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے (اور یہاں بھی تسہیل والے ہمزہ کو مسہّلہ کہا ہے) پھر ان میں سے قالون اور ابو عمرو کے لیے ۳ ءَاَعْجَمِیٌّ ہے یعنی پہلے ہمزہ [illegible] ایک الف کے برابر مد کرتے ہیں کیونکہ ان دونوں کا مذہب یہ ہے کہ یہ تحقیق اور تسہیل والے ہمزہ کے درمیان ادخال کا الف زیادہ کیا کرتے ہیں اور ورش کے لیے ۴ آعْجَمِیٌّ ہے یعنی وہ اپنے قاعدہ کے موافق دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال کرتے ہیں اور دونوں کے درمیان (ادخال کے الف سے) جدائی [illegible] کرتے (کیونکہ ان کے یہاں ادخال نہیں ہے) اور ابن کثیر کے لیے ۵ ءَاَعْجَمِیٌّ ہے یعنی اپنے قاعدہ کے موافق دوسرے ہمزہ کی تسہیل بین بین کرتے ہیں اور یہ بھی دونوں کے درمیان (ادخال سے) جدائی نہیں کرتے (اور یہ وجہ ورش کے لیے بھی ہے پس ان کے لیے دو وجوہ ہو گئیں ۱ دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس میں مد لازم ہے ۲ تسہیل بلا ادخال اور یہ زیادات میں سے ہے) اور ابن ذکوان اور حفص کے مذہب کا قیاس بھی یہی (چاہتا) ہے کہ ان کے لیے بھی ابن کثیر کی طرح تسہیل بلا ادخال ہو) کیونکہ ان دونوں کا مذہب یہ ہے کہ یہ اور موقعوں میں دونوں ہمزوں کی تحقیق کیا کرتے ہیں اور دونوں میں الف سے جدائی نہیں کیا کرتے (پس یہاں بھی

تحقیق و تسہیل والے ہمزہ میں جدائی ہونی چاہیے) لیکن چونکہ ءَ اَنْ کَانَ ن وَالْقَلَمِ (ع) میں ہشام
کی قراءت تسہیل و ادخال کے ساتھ ہے اس لیے اس پر قیاس کر کے ہمارے شیوخ میں سے بعض اہل
ادا ابن ذکوان کے لیے بھی ءَاَعْجَمِیٌّ اور ءَ اَنْ کَانَ - ن وَالْقَلَمِ میں ادخال کو اختیار کرتے ہیں
لیکن یہ مذہب نہ نظر کے طریق سے درست ہے اور نہ قیاس کی رُو سے صحیح ہے اور اس کی وجہ یہ ہے
کہ جب ابن ذکوان دونوں ہمزوں کو تحقیق سے پڑھنے کی صورت میں ان دونوں کے درمیان ادخال
کے الف سے جدائی نہیں کرتے حالانکہ ایسے دو ہمزوں کے جمع ہونے سے ثقل بھی پیدا ہو جاتا ہے تو اس
سے معلوم ہو گیا کہ ایک ہمزہ کو تسہیل سے پڑھنے کی صورت میں (جیسا کہ ان دونوں کلموں میں ہے)
جب کہ اس میں تخفیف بھی موجود ہے دونوں کے درمیان الف سے جدائی کرنا ان کے مذہب کے
اعتبار سے درست نہیں ہے اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ اخفش نے اپنی کتاب میں (ان دونوں
کلموں میں ان کے لیے) پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بیان کی ہے اور دونوں جگہ دونوں
ہمزوں کے درمیان الف فاصل کا ذکر نہیں کیا پس ہمارا مدعا (کہ ان میں ابن ذکوان کے لیے تسہیل بلا
ادخال ہے قیاس و نقل دونوں کے ذریعہ) واضح ہو گیا اور یہ ان لطیف و باریک مسائل میں سے ہے
جن میں صرف وہی حضرات تمیز کر سکتے ہیں اور وہی ان کے حقائق سے آگاہ ہو سکتے ہیں جو ائمہ کے مذاہب
سے واقف ہیں اور جن کو بلند ترین فہم اور کامل عقل کی نعمت خصوصی درجہ میں عطا ہوئی ہے پس یہاں
ءَاَعْجَمِیٌّ میں پانچ قراءتیں ہیں جن پر نمبر لگے ہوئے ہیں)

پارہ ۲۵ اِلَیْهِ یُرَدُّ

مِنْ ثَمَرٰتٍ میں نافع - ابن عامر حفص کے لیے را کے بعد الف ہے جمع ہونے کی بنا پر
اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے مِنْ ثَمَرَتٍ ہے واحد ہونے کی بنا پر (الف کے حذف سے)
وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اسراء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں ۱- اَیْنَ شُرَکَآءِیَ قَالُوْا (ع) اس میں ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے ۲-

اِلٰی رَبِّیْٓ اِنَّ لِیْ (ع) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے لیکن ان میں سے قالون کے لیے فتحہ
اور سکون دونوں ہیں (اور فتحہ جمہور کی روایت ہے اور قوی تر اور مشہور تر اور قیاس سے زیادہ موافق
ہے) (نشر)

سورۃ الشوریٰ

کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ میں ابن کثیر کے لیے یُوْحٰی ہے حا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) سے
(اور ان کے لیے مِنْ قَبْلِکَ پر وقف مطلق ہے) اور باقی (چھ) کے لیے حا کا کسرہ اور اس کے بعد
یائے ساکنہ ہے (اور مِنْ قَبْلِکَ پر لا ہے)
تَکَادُ السَّمٰوٰتُ (مریم ع میں) بیان ہو چکا ہے۔
یَتَفَطَّرْنَ میں یہاں ابو عمرو اور ابو بکر کے لیے یَنْفَطِرْنَ ہے تا کے بجائے نون ساکن
اور طا کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے فتحہ والی تا اور طا پر تشدید
اور فتحہ ہے (اور یہ مریم ع میں بھی بیان ہو چکا ہے)
یُبَشِّرُ اللّٰهُ میں نافع - ابن عامر - عاصم کے لیے یا کا ضمہ اور با کا فتحہ اور شین پر تشدید
اور کسرہ ہے اور باقی (چار) کے لیے یَبْشُرُ اللّٰهُ ہے یا کے فتحہ اور با کے سکون اور شین کے ضمہ
اور اس کی تخفیف سے (اور یہ آل عمران ع میں بھی بیان ہو چکا ہے)
وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ میں حفص - حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار)
کے لیے تا ہے۔
یُنَزِّلُ الْغَیْثَ (لقمٰن ع اور بقرہ ع میں) بیان ہو چکا ہے۔
فَبِمَا کَسَبَتْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے مُصِیْبَةٍ بِمَا ہے فا کے بغیر (اور با
کے سبب تنوین میں اقلاب بھی کرتے ہیں) اور باقی (پانچ) کے لیے فَبِمَا ہے فا سے
اَلْجَوَارِ باب الامالہ میں اور اَلرِّیْحَ بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ میں نافع اور ابن عامر کے لیے میم کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا
فتحہ ہے۔

كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ میں یہاں اور نجم (رکوع ۲) میں حمزہ اور کسائی کے لیے كَبِيْرَ الْاِثْمِ ہے با کے
کسرہ (پھر یائے ساکنہ) سے الف اور ہمزہ کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں با کا فتحہ اور اس
کے بعد الف پھر کسرہ والا ہمزہ ہے۔
اَوْ يُرْسِلَ اور فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ میں نافع کے لیے اَوْ يُرْسِلُ۔ فَيُوْحِيْ ہے ع ۵/۶
اول میں لام کا ضمہ اور ثانی میں دوسری یا کے سکون ہے اور باقی (چھ) کے لیے لام اور یا دونوں کا
فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

اور وہ اَلْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ (رکوع ۴) ہے ابن کثیر اس کو دونوں حالتوں میں اور نافع
اور ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۃ الزخرف

فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ رعد (رکوع ۶) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۱
صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ میں نافع۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (چار) کے
لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا طٰہٰ (رکوع ۲) میں بیان ہو چکا ہے۔
كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اعراف (رکوع ۲) میں بیان ہو چکا ہے۔
جُزْءًا بقرہ (رکوع ۳۵) میں بیان ہو چکا ہے۔
اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا ضمہ اور نون کا فتحہ اور شین پر ع ۲/۸
تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے اَوَمَنْ يَّنْشَؤُا ہے یا کے فتحہ اور نون کے سکون (اور الفا
اور شین کی تخفیف ہے۔
هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ہے نون ساکن اور
دال کے فتحہ کے ساتھ ہے اور باقی (چار) کے لیے نون کے بجائے فتحہ والی با اور اس کے بعد الف اور دال کا ضمہ ہے۔

اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ میں نافع کے لیے ءَاُشْهِدُوْا ہے دو ہمزوں سے جن میں سے پہلا
تحقیق اور فتحہ والا ہے اور دوسرے پر ضمہ ہے اور اس کی ہمزہ اور واو کے درمیان تسہیل ہے اور قالون
کے لیے ابو نشیط کی روایت سے اس میں دو وجوہ ہیں ۱۔ دوسرے ہمزہ سے پہلے الف کا ادخال اور تسہیل
۲۔ تسہیل بلا ادخال (اور ورش کے لیے صرف یہی ایک وجہ ہے) اور شین (ہر صورت میں) ساکن
ہی ہے اور باقی (چھ) کے لیے اَشَهِدُوْا ہے فتحہ والے ایک ہمزہ سے اور شین کا بھی فتحہ ہے۔
قٰلَ اَوَلَوْ میں ابن عامر اور حفص کے لیے (قاف کے بعد) الف (اور لام کا فتحہ) ہے
اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے قُلْ اَوَلَوْ ہے (قاف کے ضمہ اور) الف کے حذف (اور لام کے
سکون) سے۔
ع ۳/۹ سُقُفًا میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے سَقْفًا ہے سین کے فتحہ اور قاف کے سکون سے
واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے سین اور قاف دونوں کا ضمہ ہے۔ جمع ہونے کی بنا پر۔
لَمَّا مَتَاعُ میں ہشام۔ عاصم اور حمزہ کے لیے میم پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے
لیے لَمَا ہے میم کی تخفیف سے (اور قصیدہ میں ہشام کے لیے تخفیف بھی درج ہے پس ان کے لیے دونوں
وجوہ ہو گئیں تشدید ابوالحسن سے ہے اور تخفیف ابوالفتح سے اس لیے ..... یہی طریق کے موافق ہے گو
صحیح دونوں ہیں)
ع ۴/۱۰ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَنَا میں حرمیان۔ ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے جَآءَانَا ہے ہمزہ کے
بعد الف سے تثنیہ ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے الف کا حذف ہے واحد ہونے
کی بنا پر۔
ع ۵/۱۱ يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ نور (رکوع ۴) میں بیان ہو چکا ہے۔
عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ میں حفص کے لیے سین کا سکون اور الف کا حذف ہے اور باقین کے
لیے اَسَاوِرَةٌ ہے سین کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے۔
فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے سُلُفًا ہے سین اور لام کے ضمہ کے ساتھ اور
باقی (پانچ) کے لیے سین اور لام دونوں کا فتحہ ہے۔
ع ۶/۱۱ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ میں نافع۔ ابن عامر کسائی کے لیے صاد کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے
صاد کا کسرہ ہے۔
ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ میں کوفیین کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق اور ان کے بعد الف ہے اور باقی

(چار) کے لیے دوسرے کی تسہیل اور اس کے بعد الف ہے اور تحقیق و تسہیل والے ہمزوں کے درمیان الف کا ادخال کسی کے لیے بھی نہیں ہے جیسا کہ ہم اس کو سورۂ اعراف (ع ۱۴) میں ءَاٰمَنْتُمْ کی بحث میں بھی) بیان کر چکے ہیں۔

ع ۱۳ مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ میں نافع، ابن عامر، حفص کے لیے دو ہائیں ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تَشْتَهِيْ ہے نَفْسُ سے ہا حذف ہے۔

لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ سورۂ مریم (ع ۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ میں ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے تا ہے

وَقِيْلِهٖ میں عاصم اور حمزہ کے لیے لام کا جر اور ہا کا کسرہ (اور اس کا یا کے ساتھ صلہ) ہے اور باقی (پانچ) کے لیے وَقِيْلُهٗ ہے لام کے فتحہ اور ہا کے ضمہ (اور واو کے ساتھ صلہ سے)

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ میں نافع اور ابن عامر کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یائیں ۲ دو ہیں

۱۔ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا (ع ۵) اس میں نافع، بزی اور ابو عمرو کے لیے فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سکون ہے ۲۔ يٰعِبَادِيْ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ (ع ۷) اس میں تین قراتیں ہیں ۱۔ ابو بکر کے لیے وصلاً يٰعِبَادِيَ یا کے فتحہ سے (اور وقفاً يٰعِبَادِيْ یا کے سکون سے) ۲۔ نافع۔ ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے دونوں حالتوں میں یا کا سکون ۳۔ باقی (ساڑھے تین) دونوں حالتوں میں یا کو حذف کرتے ہیں

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا (ع ۶) اس کو ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۃ الدخان

ع ۱۶ رَبِّ السَّمٰوٰتِ میں کوفیین کے لیے با کا کسرہ اور باقی (چار) کے لیے با کا ضمہ ہے

يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے

تا ہے۔

فَاعْتُلُوْهُ میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے تا کا کسرہ ہے۔

ذُقْ اِنَّكَ میں کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

فِيْ مُقَامٍ میں نافع اور ابن عامر کے لیے میم کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یائیں ۲ دو ہیں

۱۔ اِنِّيْ اٰتِيْكُمْ (ع ۱) اس میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۲۔ لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ (ع ۱) اس میں ورش کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائیں زائدہ بھی دو ہیں

۱۔ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۲۔ فَاعْتَزِلُوْنِ (ع ۱) ان دونوں کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۃ الجاثیہ

ع ۱۷ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ اور وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے اٰيٰتٍ ہے تا کے زیروں سے اور وَتَصْرِيْفِ الرِّيْحِ ہے الف کے حذف اور یا کے سکون کر واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں جگہ اٰيٰتٌ ہے تا کے پیشوں سے اور وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ ہے جمع کے صیغہ سے (یا کے بعد الف سے)

وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ میں ابن عامر، ابو بکر، حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے یا ہے۔

مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ (سبا میں) بیان ہو چکا ہے۔

ع ۱۸ لِيَجْزِيَ قَوْمًا میں ابن عامر، حمزہ اور کسائی کے لیے نون اور باقی (چار) کے لیے

یا ہے۔

سَوَآءً مَّحْیَاھُمْ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کے زبر ہیں اور باقی (ساڑھے چار) ع ۳

کے لیے سَوَآءٌ مَّحْیَاھُمْ ہے ہمزہ کے پیش سے۔ ۱۹

غِشٰوَةً میں حمزہ اور کسائی کے لیے غَشْوَةً ہے غین کے فتحہ شین کے سکون اور الف ع ۴

کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے غین کا کسرہ اور شین کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے

وَالسَّاعَةُ لَا رَیْبَ فِیْهَا میں حمزہ کے لیے تا کا فتحہ اور باقین کے لیے تا کا ضمہ

ہے۔

لَا یُخْرَجُوْنَ روم ع میں بیان ہو چکا ہے۔

اور اس سورۃ میں کوئی یائے نہیں ہے۔

پارہ ۲۶ حٰمٓ

سورۃ الاحقاف

لِیُنْذِرَ الَّذِیْنَ میں نافع، ابن عامر کے لیے تا اور بزی کے لیے تا اور یا دونوں ہیں (لیکن ع ۲

یا فارسی کے بجائے دانی کے دوسرے شیوخ سے ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے پس ان کے لیے

بھی تا ہی صحیح ہے) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے۔

اِحْسَانًا میں کوفیین کے لیے کسرہ والا ہمزہ اور حا کا سکون اور سین کا فتحہ اور اس کے بعد

الف ہے اور باقی (چار) کے لیے حُسْنًا ہے حا کے ضمہ اور سین کے سکون سے ہمزہ اور الف کے بغیر

کُرْهًا میں دونوں جگہ کوفیین اور ابن ذکوان کے لیے کاف کا ضمہ اور باقی (ساڑھے تین) کے

لیے کاف کا فتحہ ہے۔

نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے

اسی طرح دونوں فعلوں نَتَقَبَّلُ اور نَتَجَاوَزُ میں فتحہ والا نون ہے اور اَحْسَنَ کے نون پر بھی

فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنُ اور وَیُتَجَاوَزُ ہے دونوں فعلوں میں

ضمہ والی یا ہے اور اَحْسَنُ کے نون پر بھی ضمہ ہے۔

اُفٍّ لَّکُمَآ اسراء (ع ۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَتَعِدٰنِنِیْٓ میں ہشام کے لیے اَتَعِدٰنِّیْٓ ہے تشدید والے ایک نون سے اور باقین

کے لیے کسرہ اور تخفیف والے دو نون ہیں۔

وَلِیُوَفِّیَهُمْ میں ابن کثیر، ابو عمرو، ہشام، عاصم کے لیے یا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے

نون ہے۔

اَذْهَبْتُمْ میں چار قراءتیں ہیں ۱ ابن ذکوان کے لیے ءَاَذْهَبْتُمْ مد (ادخال)

کے بغیر تحقیق والے دو ہمزوں سے ۲ ابن کثیر کے لیے بھی دو ہمزہ ہیں جن میں سے پہلے کی تحقیق اور

دوسرے کی تسہیل ہے ادخال کے بغیر ۳ ہشام کے لیے ءَاَذْهَبْتُمْ ادخال کے ساتھ پہلے ہمزہ

کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے بس یہ اپنے قاعدہ کے موافق (ابن کثیر سے) زیادہ مد کرتے ہیں

جس کی تشریح ھٰاَنْتُمْ آل عمران ع اور ءَاٰمَنْتُمْ اعراف ع میں گزر چکی ہے اور قصیدہ میں

ادخال کے ساتھ دونوں ہمزوں کی تحقیق بھی ہے پس ہشام کے لیے دو وجوہ ہو گئیں ۱ تسہیل مع

ادخال ۲ تحقیق مع ادخال) ۴ باقی (پانچ) کے لیے اَذْهَبْتُمْ ہے خبر کی بنا پر ایک ہمزہ سے

ادخال کے بغیر۔

وَاُبَلِّغُکُمْ اعراف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا یُرٰٓی اِلَّا مَسٰکِنُهُمْ میں عاصم اور حمزہ کے لیے یُرٰی میں ضمہ والی یا اور

مَسٰکِنُهُمْ میں نون کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے لَا تَرٰٓی اِلَّا مَسٰکِنَهُمْ ہے فتحہ والی تا اور نون

کے فتحہ سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یائیں چار ہیں

۱ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ (ع) اس میں ورش اور بزی کے لیے فتحہ ہے ۲ اَتَعِدٰنِنِیْٓ

اَنْ اُخْرَجَ (ع) اس میں حرمیان کے لیے فتحہ ہے ۳ اِنِّیْٓ اَخَافُ (ع) اس میں حرمیان اور

ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۳ وَلٰکِنِّیْٓ اَرٰىکُمْ (ع) اس ر نافع، بزی اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے

سورۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سے

وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا میں ابوعمرو اور حفص کے لیے قاف کا ضمہ اور تا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے قٰتَلُوْا ہے قاف اور تا کے فتحہ سے اور دونوں کے درمیان الف بھی ہے

غَیْرِ اٰسِنٍ میں ابن کثیر کے لیے اَسِنٍ ہے الف کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کے بعد الف مدہ بھی ہے اور ہم سے عمر بن احمد بن ابی بغدادی نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابن مجاہد نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے مضر بن محمد نے بیان کیا جس کو انہوں نے بزی سے اور بزی نے اپنی سند کے ذریعہ ابن کثیر سے روایت کیا ہے کہ قَالَ اٰنِفًا میں اَنِفًا ہے الف کے حذف سے اور میں نے ابوالفتح سے اسی طرح (الف کے حذف سے) پڑھا ہے جو بزی سے ابو ربیعہ کی روایت ہے اور میں نے بزی کی روایت میں فارسی سے الف مدہ کے ساتھ پڑھا ہے اور میں نے خزاعی وغیرہ کی روایت میں بھی اسی طرح پڑھا ہے جس کو انہوں نے اپنے شیوخ کے ذریعہ ابن الحباب سے اور انہوں نے بزی سے نقل کیا ہے اور میں مد ہی کو اختیار کرتا ہوں (اور باقین کی قراءۃ بھی یہی ہے پس قصر طریق کے خلاف اور غیر صحیح ہے جس کو سامری سے نقل کرنے میں ابوالفتح منفرد ہیں۔ نشر)

فَہَلْ عَسَیْتُمْ بقرہ (۳۲ ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاَمْلٰی لَہُمْ میں ابوعمرو کے لیے وَاُمْلِیَ لَہُمْ ہے ہمزہ کے ضمہ اور لام کے کسرہ اور یا کے فتحہ سے اور باقین کے لیے ہمزہ اور لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے جو تلفظ میں آتا ہے۔

اِسْرَارَہُمْ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰہِدِیْنَ مِنْکُمْ اور نَبْلُوَا اَخْبَارَکُمْ تینوں فعلوں میں ابوبکر کے لیے یا اور باقی (ر) کے لیے نون ہے۔

وَتَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ میں ابوبکر اور حمزہ کے لیے سین کا کسرہ اور باقین کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

سورۃ الفتح

سے

ع ۱ / ۹ دَآئِرَۃُ السَّوْءِ توبہ (۱۲ ع) میں اور عَلَیْہُ اللّٰہَ کہف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لِیُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَیُعَزِّرُوْہُ وَیُوَقِّرُوْہُ وَیُسَبِّحُوْہُ چاروں فعلوں میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

ع ۲ / ۱۰ فَسَنُؤْتِیْہِ میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے نون اور باقی (چار) کے لیے یا ہے۔

بِکُمْ ضَرًّا میں حمزہ اور کسائی کے لیے ضاد کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے ضاد کا فتحہ ہے

کَلٰمَ اللّٰہِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے کَلِمَ اللّٰہِ ہے لام کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

یُدْخِلْہُ اور یُعَذِّبْہُ میں دونوں میں نافع اور ابن عامر کے لیے نون اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں یا ہے۔

ع ۳ / ۱۱ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا میں ابوعمرو کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے

شَطْئَہٗ میں ابن کثیر اور ابن ذکوان کے لیے شَطَئَہٗ ہے یعنی طا کو فتحہ کی حرکت دیتے ہیں اور باقین کے لیے طا کا سکون ہے۔

فَاٰزَرَہٗ میں ابن ذکوان کے لیے فَاَزَرَہٗ ہے الف کے حذف سے اور باقین کے لیے ہمزہ کے بعد (الف) مدہ ہے۔

عَلٰی سُوْقِہٖ اور سُوْقِہٖ نمل (۳ ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

فَتَبَیَّنُوْٓا نساء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

سورۃ الحجرات

سے

اور بزی کی وہ تاآت جن کو وہ تشدید سے پڑھتے ہیں اس سے پہلے بقرہ (ع) میں اور لحم اَخِیْہِ مَیْتًا انعام (ع) میں بیان ہو چکے ہیں۔

ع ۱ / ۱۳ لَا یَلِتْکُمْ میں ابوعمرو کے لیے لَا یَاْلِتْکُمْ ہے یا کے بعد ہمزہ ساکنہ سے اور جب اس ہمزہ میں تخفیف کرتے ہیں تو اس کا الف سے ابدال کر لیتے ہیں اور باقی (چھ) کے لیے لَا یَلِتْکُمْ ہے ہمزہ

بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ میں ابن کثیر کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

سورۃ قٓ

یَوْمَ نَقُوْلُ میں نافع اور ابوبکر کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نون ہے۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ میں ابن کثیر کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ میں حرمیان اور حمزہ کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

یَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ فرقان (رع ۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں یا آت زوائد تین ہیں

۱۔ وَعِیْدِیْ اَفَعَیِیْنَا (ع ۱) ۲۔ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِیْ (ع ۳) ان دونوں کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۳۔ اَلْمُنَادِیْ (ع ۳) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور نقاش نے ابو ربیعہ سے اور انہوں نے بزی سے اور ابن مجاہد نے قنبل سے نقل کر کے یہ بیان کیا ہے کہ یُنَادِیْ میں وقف یا کے ساتھ ہے (اور قصیدہ میں یا کے حذف سے بھی ہے پس اس میں ابن کثیر کے لیے وقفاً دو وجوہ ہو گئیں) اور باقی (چھ) رسم کی پیروی کی بنا پر یا کے بغیر دال پر وقف کرتے ہیں۔

سورۃ الذّٰریٰت

مِثْلَ مَا اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے لام کا ضمہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

قَالَ سَلٰمٌ ہود (رع ۷) میں بیان ہو چکا ہے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ میں کسائی کے لیے اَلصَّعْقَةُ ہے الف کے حذف اور عین کے سکون سے اور باقین کے لیے صاد کے بعد الف اور عین کا کسرہ ہے۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ میں ابوعمرو، حمزہ اور کسائی کے لیے میم کا کسرہ اور باقین کے لیے فتحہ ہے۔

سورۃ الطّور

وَاتَّبَعَتْهُمْ میں ابوعمرو کے لیے وَاَتْبَعْنٰهُمْ ہے فتحہ والے ہمزۂ قطعی اور تا اور عین کے سکون اور نون سے اور اس نون کے بعد الف سے اور باقین کے لیے ہمزۂ وصلی ہے جو حذف ہو جاتا ہے اور تا کے فتحہ اور تشدید اور عین کے فتحہ اور اس کے بعد تائے ساکنہ سے الف کے بغیر

ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ ابوعمرو کے لیے ذُرِّیّٰتِهِمْ ہے یا کے بعد الف اور تا (اور ہا) کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر ۲۔ ابن عامر کے لیے ذُرِّیّٰتُهُمْ یا کے بعد الف اور تا (اور ہا) کے ضمہ سے (جمع ہی ہونے کی بنا پر) ۳۔ باقین کے لیے ذُرِّیَّتُهُمْ واحد ہونے کی بنا پر الف کے حذف اور تا (اور ہا) کے ضمہ سے (پس ابوعمرو کے لیے وَاَتْبَعْنٰهُمْ ذُرِّیّٰتِهِمْ اور ابن عامر کے لیے وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیّٰتُهُمْ اور باقی (پانچ) کے لیے وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ ہے)

بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ میں نافع، ابوعمرو، ابن عامر کے لیے ذُرِّیّٰتِهِمْ ہے یا کے بعد الف اور تا اور ہا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چار) کے لیے ذُرِّیَّتَهُمْ ہے واحد ہونے کی بنا پر الف کے حذف اور تا کے فتحہ اور ہا کے ضمہ سے۔

وَمَا اَلَتْنٰهُمْ میں ابن کثیر کے لیے لام کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

لَا لَغْوٌ فِیْهَا وَلَا تَاْثِیْمٌ بقرہ (رع ۳۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ میں نافع اور کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقین کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے

اَلْمُصَیْطِرُوْنَ میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ قنبل اور ہشام کے لیے اَلْمُسَیْطِرُوْنَ سین سے اور حفص کے لیے سین اور صاد دونوں وجوہ ہیں ۲۔ خلف کے لیے صاد کا زا کے ساتھ اشمام یعنی صاد اور زا دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک حرف بنا لیتے ہیں جو سننے میں پر زا کی طرح معلوم

ہوتا ہے اور خلاد کے لیے اشمام اور خالص صاد دونوں وجہ ہیں ۳ باقی (ساڑھے چار) کے لیے خالص صاد ہے۔

فائدہ حفص کے لیے سین ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے ہے اور خلاد کے لیے یہاں اور بِمُصَيْطِرٍ غاشیہ دونوں میں خالص صاد ابوبکر بن شاذان کے بجائے حلوانی اور بزار سے ہے

يُصْعَقُونَ میں عاصم اور ابن عامر کے لیے یا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

سُورَةُ النَّجْم

اس سورۃ کی یائی آیات میں چار قراءتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے اِذَا هَوٰى سے مِنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى تک کی تمام آیات کے آخری الفات میں امالۂ محضہ ہے ۲ ابوعمرو کے لیے جن کلمات میں یا سے پہلے را ہے (جیسے اُخْرٰى وغیرہ) ان میں (اور رَاٰى میں) امالۂ محضہ اور ان کے سوا باقی آیات میں امالۂ بین بین ۳ اور ورش کے لیے تمام آیات میں امالۂ بین بین لیکن ثُنَيَّا میں سب کے لیے فتحہ ہے ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتحہ۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ میں ہشام کے لیے كَذَّبَ ہے ذال کی تشدید سے اور باقین کے لیے ذال کی تخفیف ہے۔

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے اَفَتَمْرُوْنَهٗ ہے تا کے فتحہ اور میم کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقین کے لیے تا کا ضمہ اور میم کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

وَمَنٰوةَ میں ابن کثیر کے لیے وَمَنَآءَةَ مد اور فتحہ والے ہمزہ سے اور باقین کے لیے وَمَنٰوةَ ہے مد اور ہمزہ کے بغیر

ضِيْزٰى میں ابن کثیر کے لیے ضِئْزٰى ہے ہمزہ ساکنہ سے اور باقین کے لیے (یا ہے) ہمزہ نہیں ہے۔

ع كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ شوریٰ (ع) میں اور فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ نساء (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

ع اَلنَّشْاَةَ عنکبوت (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

عَادَانِ الْاُوْلٰى میں نافع اور ابوعمرو کے لیے عَادَ الُّوْلٰى ہے لام کے ضمہ سے یعنی ہمزہ کی حرکت نقل کرکے لام کو دیدیتے ہیں اور تنوین کا لام میں ادغام کرتے ہیں لیکن ان میں سے قالون کے لیے عَادَ الُّؤْلٰى ہے لام کے ضمہ اور اس کے بعد واو کے بجائے ہمزۂ ساکنہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے عَادَانِ الْاُوْلٰى ہے تنوین کے کسرہ اور لام کے سکون اور اس کے بعد والے ہمزہ کی تحقیق سے اور اَلُوْلٰى سے ابتدا (اعادہ) کرنے کی صورت میں ابوعمرو کی قراءۃ میں تین وجوہ جائز ہیں اول اَلُوْلٰى یعنی ہمزۂ وصلی کو ثابت رکھ کر اس کے بعد والے لام کا ضمہ پڑھتے ہیں دوم لُوْلٰى لام کے ضمہ اور ہمزۂ وصلی کے حذف سے کیونکہ جب لام پر حرکت آگئی تو ہمزۂ وصلی کی ضرورت نہیں رہی (اس بنا پر کہ ہمزۂ وصلی اسی لیے آیا کرتا ہے کہ ساکن سے ابتدا کرنے میں جو دشواری ہے وہ ہمزہ کی حرکت کے ذریعہ رفع ہوجائے پس ہمزہ کی ضرورت اسی صورت میں تھی جب کہ لام ساکن تھا) اور یہ دونوں وجہ ورش کی قراءۃ میں بھی جائز ہیں اس کلمہ میں بھی اور اس جیسے اور کلمات میں بھی (جن میں ہمزہ کی حرکت نقل کرکے لام تعریف کو دی گئی ہو اور اَلْ سے پہلے ایک حرفی کلمہ نہ ہو پس ورش کے لیے ایسے موقعوں میں ہر جگہ اَلُوْلٰى۔ لُوْلٰى۔ اَلَاخِرَةِ۔ لَاخِرَةِ۔ اَلَارْضِ اور لَارْضِ دونوں طرح ابتدا یا اعادہ کرسکتے ہیں اور وَالْاَرْضِ میں لام سے ابتدا نہیں کرسکتے بلکہ واو سے کریں گے کیونکہ یہ ایک حرفی کلمہ ہے) سوم اَلْاُوْلٰى یعنی ہمزۂ وصلی کو ثابت رکھ کر لام کو ساکن پڑھتے ہیں اور اس کے بعد جو ہمزہ فعل کے فا کلمہ میں ہے اس کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور اسی طرح اس کلمہ سے ابتدا کرنے کی صورت میں قالون کی قراءۃ میں بھی تین وجوہ جائز ہیں ۱ اَلُؤْلٰى ہمزۂ وصلی کے اثبات اور لام کے ضمہ اور واو کے بجائے ہمزۂ ساکنہ سے ۲ لُؤْلٰى ہمزۂ وصلی کے حذف اور لام کے ضمہ اور واو کے بجائے ہمزۂ ساکنہ سے ۳ اَلْاُوْلٰى ابوعمرو کی تیسری وجہ کی طرح اور قالون اور ابوعمرو کی قراءۃ میں میرے نزدیک یہ تیسری وجہ سب وجوہ سے خوب تر اور قیاس سے زیادہ موافق ہے اس دلیل کی بنا پر جس نے اس بارہ میں کتاب التمہید میں بیان کی ہے۔

فائدہ اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ قالون اور ابوعمرو ورش کی طرح ہر جگہ نقل نہیں کیا کرتے پس نقل ان کے اصول میں داخل نہیں اور وصل میں خاص اسی مقام میں اس اصل کے خلاف اس بنا پر کیا گیا ہے کہ اس میں تنوین اور لام تعریف دو ساکن جمع ہو رہے تھے اس لیے

ہمزہ کی حرکت لام کو دیدی گئی تاکہ دو ساکن بھی جمع نہ رہیں اور تنوین کا لام میں ادغام ہونے کی صورت بھی نکل آئے اور یہ اس صورت کے اختیار کرنے کے لیے پایا ہے جو اس قسم کی مثالوں میں عرب سے منقول ہے اور پہلے کلمہ (عَادًا) پر وقف کرکے دوسرے (اَلْاُوْلٰی) سے ابتدا کرنے کی صورت میں نہ تو دو ساکن جمع رہتے ہیں اور نہ ادغام ہونے کا قاعدہ پایا جاتا ہے پس جب نقل کی علت باقی رہی تو جو ہمزہ حذف ہوگیا تھا اس کا لوٹانا واجب ہوگیا تاکہ یہ کلمہ بھی ان کے اس قاعدہ کے موافق ہوجائے جو اس قسم کے کلمات میں تمام قرآن میں جاری ہے (نشر من کتاب التمہید للدانی ؒ)

وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰی میں عاصم اور حمزہ دال کو بلا تنوین پڑھتے ہیں اور وقف بھی الف کے بغیر کرتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے دال پر تنوین (وَثَمُوْدًا) ہے اور وقف بھی الف سے..... کرتے ہیں یعنی وَثَمُوْدَا)

سُوْرَۃُ الْقَمَر

اِلٰی شَیْءٍ نُّکُرٍ میں ابن کثیر کے لیے نُکْرٍ ہے کاف کے سکون سے اور باقین کے لیے کاف کا ضمہ ہے

خُشَّعًا میں ابوعمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے خَاشِعًا ہے خا کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور شین کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے اور باقین کے لیے خا کا ضمہ اور شین پر تشدید اور فتحہ ہے۔

فَفَتَحْنَآ انعام (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

ع ۳ سَیَعْلَمُوْنَ میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے تا اور باقین کے لیے یا ہے۔

اس سورۃ میں یاآت زوائد آٹھ ہیں

۱ یَدْعُ الدَّاعِ (ع) اس کو بزی دونوں حالتوں میں اور ورش وابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ اِلَی الدَّاعِ (ع) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۳ تا ۸ عَذَابِیْ وَنُذُرِ چھ جگہ (۱ تا ۳ ع میں ۴ تا ۶ ع میں) ان سب کو صرف

ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن (عزّ وجلّ)

ع ۱/۱۱ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن عامر کے لیے وَالْحَبَّ ذَا الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانَ تینوں اسموں میں با اور ذال اور نون کے فتحہ سے (اور ذال کے بعد ایک الف بھی ہے جو نصب کی علامت ہے) ۲ حمزہ اور کسائی کے لیے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانِ ہے یعنی وَالرَّیْحَانِ میں نون کا کسرہ اور باقی دو میں با اور ذال کا ضمہ ہے ۳ باقی (چار) کے لیے تینوں میں با۔ ذال اور نون کا ضمہ ہے اور ذُو الْعَصْفِ میں واو بھی ہے جو رفع کی علامت ہے)

یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ میں نافع اور ابوعمرو کے لیے یُخْرَجُ ہے یا کے ضمہ اور را کے فتحہ سے اور باقین کے لیے یا کا فتحہ اور را کا ضمہ ہے۔

وَلَهُ الْجَوَارِ باب الامالہ میں بیان ہوچکا ہے۔

اَلْمُنْشَئٰتُ میں حمزہ کے لیے شین کا کسرہ اور ابوبکر کے لیے کسرہ اور فتحہ دونوں وجوہ ہیں اور باقین کے لیے شین کا فتحہ ہے۔

ع ۳/۱۲ وَالْاِکْرَامِ دونوں جگہ (جو یہاں اور ع میں ہے) باب الامالہ میں بیان ہوچکا ہے۔

سَنَفْرُغُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقین کے لیے نون ہے۔

اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ نور (ع) میں بیان ہوچکا ہے۔

شُوَاظٌ میں ابن کثیر کے لیے شین کا کسرہ اور باقین کے لیے شین کا ضمہ ہے۔

وَنُحَاسٌ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے سین کے زیر اور باقین کے لیے سین کے پیش ہیں

ع ۳/۱۲ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ میں (دونوں جگہ کسائی کے لیے چار قول ہیں) ۱ کسائی کے راوی ابو عمر دوری کے لیے پہلے میں میم کا ضمہ (اور دوسرے میں کسرہ ہے) ۲ ابوالحارث کے لیے دوسرے میں ضمہ (اور اول میں کسرہ) یہ تو وہ ہے جو میں نے ان کے لیے (شیوخ سے پڑھا ہے ۳ اور خود ابوالحارث سے اس کے متعلق نص دوری کی روایت کی طرح آئی ہے (یعنی پہلے میں میم کا ضمہ اور

دوسرے میں کسرہ ہے کسائی نے اختیار دیا ہے کہ دونوں میں سے جس میں چاہو میم کا ضمہ پڑھو
پس جو باقی رہے گا اس میں کسرہ ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ اگر اس کلمہ میں دونوں جگہ کسائی کی دونوں وجوہ
پڑھنا چاہو تو اس طرح کرو کہ اول میں پہلے میم کا ضمہ پڑھو پھر کسرہ اور دوسرے میں پہلے کسرہ پڑھو
پھر ضمہ) اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں میم کا کسرہ ہے۔
اس سورۃ کے آخر میں جو ذِی الْجَلٰلِ ہے اس میں ابن عامر کے لیے ذُوالْجَلٰلِ ہے
(ذال کے ضمہ اور اس کے بعد) واو ہے (جو وصل میں حذف ہو جاتا ہے اور وقف میں باقی رہتا ہے)
اور باقی (چھ) کے لیے (ذال کا کسرہ اور اس کے بعد) یا ہے۔

سُورَةُ الْوَاقِعَة

وَلَا يُنْزِفُوْنَ میں کوفیین کے لیے زا کا کسرہ اور باقین کے لیے زا کا فتحہ ہے۔
وَحُوْرٌ عِيْنٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَحُوْرٍ عِيْنٍ ہے را اور نون کے زیر سے
اور باقین کے لیے را اور نون دونوں کے پیش ہیں۔
عُرُبًا میں ابوبکر اور حمزہ کے لیے عُرْبًا ہے را کے سکون سے اور باقین کے لیے را کا ضمہ ہے
(ءَاِذَا اور ءَاِنَّا کے) دونوں استفہام رعد میں بیان ہو چکے ہیں سوائے اس کے کہ
یہاں نافع اور کسائی دونوں میں سے اول کو استفہام سے اور ثانی کو خبر سے (ءَاِذَا۔ اِنَّا) پڑھتے ہیں
اور باقی (پانچ) کیلیے دونوں میں استفہام ءَاِذَا۔ ءَاِنَّا ہے (اور دوسرے ہمزہ کی) تحقیق و تسہیل (اور ادخال)
میں سب اپنے (ان) قواعد پر ہیں (جو دسویں باب میں بیان ہو چکے ہیں)
اٰبَآؤُنَا صٰفّٰت (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔
شُرْبَ الْهِيْمِ میں نافع، عاصم اور حمزہ کے لیے شین کا ضمہ اور باقین کے لیے شین کا
فتحہ ہے۔
نَحْنُ قَدَّرْنَا میں ابن کثیر کے لیے قَدَرْنَا ہے دال کی تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے
دال پر تشدید ہے۔
اَلنَّشْاَةَ عنکبوت (ع) میں اور تَذَكَّرُوْنَ انعام (ع) میں اور فَظَلْتُمْ

تَفَكَّهُوْنَ بقرہ (ع) میں اور اَلْمُنْشِئُوْنَ وقف حمزہ کے باب ....
میں بیان ہو چکا ہے۔
اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ میں ابوبکر کے لیے ءَاِنَّا ہے دو ہمزوں سے اور باقین کے لیے کسرہ
والا ایک (ہمزہ) ہے۔
ع ۳ / ۱۶ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے بِمَوْقِعِ النُّجُوْمِ ہے واو کے سکون
اور الف کے حذف سے اور باقین کے لیے واو کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

سُورَةُ الْحَدِيْد

ع ۱ / ۱۷ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ میں ابو عمرو کے لیے اُخِذَ مِيْثَاقُكُمْ ہے ہمزہ کے ضمہ
اور خا کے کسرہ اور مِيْثَاقُكُمْ کے قاف کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ اور خا اور مِيْثَاقَكُمْ
کے قاف تینوں کا فتحہ ہے۔
وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى میں ابن عامر کے لیے وَكُلٌّ ہے لام کے پیشوں سے اور
باقین کے لیے لام پر دو زبر ہیں (اور اس کے بعد الف بھی ہے جو نصب کی علامت ہے)
ع ۲ / ۱۸ فَيُضٰعِفَهٗ بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا میں حمزہ کے لیے اٰمَنُوْا اَنْظِرُوْنَا ہے دونوں حالتوں
میں ہمزہ قطعی اور اس کے فتحہ اور ظا کے کسرہ سے اور باقین کے لیے ہمزہ وصلی ہے (جو وصل میں
حذف ہو جاتا ہے اور اٰمَنُوْا کا نون دوسرے نون سے مل جاتا ہے) اور ظا کا ضمہ ہے اور ابتدا
(اعادہ) کے وقت ہمزہ کا بھی ضمہ پڑھتے ہیں (یعنی اُنْظُرُوْنَا)
فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ میں ابن عامر کے لیے تا اور باقین کے لیے یا ہے
وَمَا نَزَلَ میں نافع اور حفص کے لیے زا کی تخفیف ہے اور باقین کے لیے وَمَا نَزَّلَ ہے
زا کی تشدید سے۔
اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ دونوں میں ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے اِنَّ
الْمُصَدِّقِيْنَ وَالْمُصَدِّقٰتِ ہے صاد کی تخفیف سے اور باقین کے لیے (دونوں میں) صاد پر تشدید ہے۔

وَرِضْوَانٌ آل عمران (ع ۲) اور بِالْبُخْلِ نساء (ع ۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

بِمَآ اٰتٰىكُمْ میں ابو عمرو کے لیے بِمَآ اَتٰكُمْ ہمزہ کے بعد والے الف کے حذف سے اور باقین کے لیے ہمزہ کے بعد الف مدہ بھی ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ہے هُوَ کے بغیر اور باقی (پانچ) هُوَ زیادہ کر کے پڑھتے ہیں۔

پارہ ۲۸ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة

يُظٰهِرُوْنَ میں دونوں جگہ تین قراتیں ہیں ۱۔ عاصم کے لیے یا کے ضمہ اور ظا کی تخفیف اور اس کے بعد الف اور ہا کے کسرہ سے ۲۔ ابن عامر، حمزہ اور کسائی کیلئے يَظّٰهَرُوْنَ یا اور ہا کے فتحہ اور ظا کی تشدید اور اس کے بعد الف سے ۳۔ باقی (تین) کے لیے يَظَّهَّرُوْنَ یا کے فتحہ اور ظا اور ہا دونوں کی تشدید اور فتحہ اور الف کے حذف سے۔

وَيَتَنٰجَوْنَ میں حمزہ کے لیے وَيَنْتَجُوْنَ ہے یا کے بعد نون ساکن پھر تا سے اور جیم کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے یا اور نون کے درمیان فتحہ والی تا اور نون کے بعد الف اور جیم پر فتحہ ہے۔

فِي الْمَجٰلِسِ میں عاصم کے لیے (جیم کے بعد) الف ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقین کے لیے فِي الْمَجْلِسِ ہے (جیم کے سکون اور) الف کے حذف سے واحد ہونے کی بنا پر۔

قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا دونوں میں نافع، ابن عامر، حفص کے لیے شین کا ضمہ ہے اور ابتدا (اعادہ) کے وقت اول میں ہمزہ کا ضمہ (اُنْشُزُوْا) پڑھتے ہیں (اور ثانی میں ہمزہ سے اعادہ

ہو ہی نہیں سکتا) اور ابو بکر کے لیے شین کا ضمہ اور کسرہ دونوں وجوہ ہیں اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں شین کا کسرہ ہے اور جب ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو اول میں ہمزہ کا کسرہ (اِنْشِزُوْا) پڑھتے ہیں۔ ابو عمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر کے لیے شین کے کسرہ والی وجہ صریفینی کے طریق سے پڑھی ہے جس کو انہوں نے یحییٰ بن آدم سے اور انہوں نے ابو بکر سے نقل کیا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ (ع ۳) اس میں نافع اور ابن عامر کے لیے فتحہ ہے۔ اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے (نصیب ہوتی) ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْر

يُخْرِبُوْنَ میں ابو عمرو کے لیے يُخَرِّبُوْنَ ہے خا کے فتحہ اور را کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے خا کا سکون اور را کی تخفیف ہے۔

اَلرُّعْبَ آل عمران (ع ۱۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

كَيْ لَا يَكُوْنَ میں ہشام کے لیے تا ہے اور انہیں سے یا بھی منقول ہے اور دُوْلَةً میں دونوں صورتوں میں تا کے پیش ہیں (پس يَكُوْنَ میں تو اختلاف ہے لیکن دُوْلَةٌ میں نہیں) پس یہاں ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں ۱۔ يَكُوْنَ دُوْلَةٌ یہ فارسی سے ہے ۲۔ تَكُوْنَ دُوْلَةٌ یہ ابو الفتح اور ابو الحسن سے ہے پس یہی طریق کے موافق ہے اور تیسری وجہ تَكُوْنَ دُوْلَةً نہ روایۃً صحیح ہے نہ معناً نشر) اور باقین کے لیے يَكُوْنَ میں یا اور دُوْلَةً میں تا کے زبر ہیں۔

جُدُرٍ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے جِدَارٍ ہے جیم کے کسرہ اور دال کے بعد الف سے اور ابو عمرو کے لیے دال کے فتحہ میں امالہ بھی ہے اور باقین کے لیے جیم اور دال دونوں کا ضمہ ہے الف کے بغیر۔

اَلْبَارِئُ باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے،

اِنِّیْ اَخَافُ (ع ۲) اس میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون اور حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے) اور درست بات کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں۔

سورۃ الممتحنۃ

یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ میں چار قراءتیں ہیں ۱۔ عاصم کے لیے یَفْصِلُ یا کے فتحہ۔ فا کے سکون اور صاد کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے ۲۔ ابن عامر کے لیے یُفَصَّلُ یا کے ضمہ فا کے فتحہ اور صاد کی تشدید اور فتحہ سے ۳۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یُفَصِّلُ ابن عامر کی طرح لیکن یہ دونوں صاد کا کسرہ پڑھتے ہیں (اور ابن عامر فتحہ) ۴۔ باقی (تین) کے لیے یُفْصَلُ یا کے ضمہ فا کے سکون اور صاد کے فتحہ سے تشدید کے بغیر۔

اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ جو دو جگہ ہے وہ احزاب (ع ۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلَا تُمْسِکُوْا میں ابو عمرو کے لیے وَلَا تُمَسِّکُوْا ہے میم کے فتحہ اور سین کی تشدید سے اور باقیین کے لیے میم کا سکون اور سین کی تخفیف ہے۔

سورۃ الصف

ھٰذَا سِحْرٌ مائدہ (ع ۱۵) میں بیان ہو چکا ہے

مُتِمُّ نُوْرِہٖ میں ابن کثیر حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے مُتِمُّ میں تنوین کا حذف (میم کا ایک پیش) اور نُوْرِہٖ کی را (اور ھا) کا کسرہ اور ھا کا یا کے ساتھ صلہ ہے اور باقی (سات میں) کے لیے مُتِمٌّ نُوْرَہٗ ہے تنوین (اور اس کے ادغام) اور نُوْرَہٗ کی را کے فتحہ (اور ھا کے ضمہ اور واؤ کے ساتھ صلہ) سے

تُنْجِیْکُمْ میں ابن عامر کے لیے تُنَجِّیْکُمْ ہے (نون کے فتحہ اور جیم کی) تشدید سے اور باقیین کے لیے (نون کا سکون اور اس کا) اخفا اور جیم کی تخفیف ہے

اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے را کا ایک زبر ہے تنوین اور کسرہ والے لام کے بغیر اور باقی (تین) کے لیے اَنْصَارًا لِّلّٰہِ ہے را کی تنوین (دو زبروں) سے اور حق تعالیٰ شانہٗ کے نام کے شروع میں کسرہ والا لام بھی ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت دو ہیں

۱۔ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗ (ع ۱) اس میں ابن عامر حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سکون (اور تلفظ میں سے حذف) ہے ۲۔ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ (ع ۲) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

اور سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ میں امالہ وغیرہ کے مذکورہ بالا اصولی اختلافات کے علاوہ اور کسی قسم کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

سورۃ المنافقون

ع ۱ / ۱۳ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ میں قنبل۔ ابو عمرو اور کسائی کے لیے خُشْبٌ ہے شین کے سکون سے اور باقیین کے لیے شین کا ضمہ ہے۔

لَوَّوْا میں نافع کے لیے لَوَوْا ہے واو کی تخفیف سے اور باقیین کے لیے واو پر تشدید ہے

ع ۲ / ۱۴ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ میں ابو عمرو کے لیے وَاَکُوْنَ ہے کاف کے بعد واو ساکن اور نون کے فتحہ سے اور باقیین کے لیے واو کا حذف اور نون کا جزم (اور اس کا میم میں ادغام) ہے۔

خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ جو سورۃ کے ختم پر ہے اس میں ابو بکر کے لیے یا اور باقیین کے لیے تا ہے۔

سورۃ التغابن

ع ۱ / ۱۵ نُکَفِّرْ عَنْہُ وَنُدْخِلْہُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے دونوں میں نون ہے اور باقیین کے لیے یا ہے۔

ع ۲ / ۱۶ یُضٰعِفْہُ بقرہ (ع ۳۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

سورۃ الطلاق

ع ۱ / ۱۷ مُبَیِّنَۃٍ نساء (ع ۳) میں اور وَالِّٰیْٓ احزاب (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

بَالِغُ اَمْرِہٖ میں حفص کے لیے تنوین کا حذف (یعنی غین کا ایک پیش) اور اَمْرِہٖ کی را (اور ھا) کا کسرہ اور اس کا یا کے ساتھ صلہ ہے اور باقیین کے لیے بَالِغٌ اَمْرَہٗ ہے تنوین اور را کے فتحہ (اور ھا کے ضمہ اور واو کے ساتھ صلہ) سے۔

ع ۲ / ۱۸ نُکْرًا (اور نُکُرًا) کہف (ع ۱۰) میں اور مُبَیَّنٰتٍ نور (ع ۴) میں بیان ہو چکا

(۳)

یُدْخِلْهُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے نوا۔ اور باقین کے لیے یا ہے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِیْم

عَرَّفَ بَعْضَهٗ کو کسائی عَرَفَ را کی تخفیف سے اور باقی (چھ) تشدید سے پڑھتے ہیں۔ ع

اِنْ تَظٰهَرَا اور وَجِبْرِیْلُ دونوں بقرہ ع ورع ۱۲ میں بیان ہو چکے ہیں۔

اور یُبْدِلَهٗ کہف (ع ۱۰) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۲

نَصُوْحًا میں ابوبکر کے لیے نون کا ضمہ اور باقین کے لیے نون کا فتحہ ہے۔

وَكُتُبِهٖ میں ابوعمرو اور حفص کے لیے کاف اور تا پر ضمہ ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقین کے لیے وَكِتٰبِهٖ ہے کاف کے کسرہ اور تا کے بعد الف سے واحد ہونے کی بنا پر۔

پارہ ۲۹ تَبٰرَكَ الَّذِیْ

سُوْرَةُ الْمُلْك

ع ۱ مِنْ تَفٰوُتٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے مِنْ تَفَوُّتٍ ہے الف کے حذف اور واو کی تشدید سے اور باقین کے لیے فا کے بعد الف اور واو کی تخفیف ہے۔

فَسُحْقًا میں کسائی کے لیے فَسُحُقًا ہے حا کے ضمہ سے اور باقین کے لیے حا کا سکون ہے۔

ع ۲ النُّشُوْرُ ءَاَمِنْتُمْ میں پانچ قراءتیں ہیں ۱ قنبل کے لیے النُّشُوْرُ وَاٰمِنْتُمْ یعنی وصل میں پہلے ہمزہ کو جو استفہام کے لیے ہے ضمہ والے واو سے بدلتے ہیں اور اس کے بعد ایک الف کے برابر مد (یعنی ہمزہ کی تسہیل) کرتے ہیں (پس تسہیل کو مد سے تعبیر کر دیا) اور اس کی تقریر آل عمران

ع کے ءَاَنْتُمْ اور ءَاٰمَنْتُمْ اعراف (ع) وغیرہ میں کئی جگہ گزر چکی ہے) اور جب ءَاَمِنْتُمْ سے ابتدا کرتے ہیں تو (پہلے) ہمزہ کی تحقیق (اور دوسرے کی تسہیل کرتے ہیں ۲ ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق (بلا ادخال) ہے اور باقین دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں (اور ہشام کے لیے تحقیق بھی ہے) ۳ پس ان میں سے بزی تو ہمزہ سے پہلے ادخال کا الف زیادہ نہیں کرتے یعنی ان کے لیے تسہیل بلا ادخال ہے ۴ ورش بھی اپنے قاعدہ پر ہیں (چنانچہ ان کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) اٰمِنْتُمْ یعنی دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال کرتے ہیں (۲) بزی کی طرح دوسرے کی تسہیل بلا ادخال) ۵ اور باقین (قالون۔ ابوعمرو۔ ہشام) بھی اپنے قواعد پر ہیں (پس قالون وابوعمرو کے لیے ءَاَمِنْتُمْ ہے تسہیل اور ادخال سے اور ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں تسہیل مع ادخال اور تحقیق مع ادخال اور دوسری زیادات میں سے ہے)

سِیْٓئَتْ کا اشمام ہود (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ میں کسائی کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے اور یہ آخری فَسَتَعْلَمُوْنَ ہے اور پہلے میں کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تا ہے)۔

اس سورہ میں اضافت کی یاآت دو ہیں

۱ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ (ع ۲) اس میں حمزہ کے لیے سکون (اور وصلاً حذف) ہے ۲ وَمَنْ مَّعِیَ (ع ۲) اس میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سکون اور مد ہے۔

اور اس سورہ میں یاآت زوائد دو ہیں

۱ نَذِیْرِیْ ۲ نَكِیْرِیْ (ع ۲) ان دونوں کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں

سُوْرَةُ نٓ

ع ۱ نٓ وَالْقَلَمِ میں نون کا اظہار اور ادغام سورۂ یٰسٓ کے شروع میں بیان ہو چکا ہے۔

اَنْ كَانَ میں ابوبکر اور حمزہ کے لیے ۱ ءَاَنْ كَانَ ہے تحقیق والے دو ہمزوں سے

دادخال کے بغیر) اور ابن عامر کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے اور ابن ذکوان ہشام سے کم مد کرتے ہیں اس دلیل کی بنا پر جس کو ہم عملت (ع۵) میں بیان کر چکے ہیں (کیونکہ ہشام کے لیے تو ۲ آن کان ہے صرف تسہیل اور ادخال سے اور ابن ذکوان کے لیے ۳ تسہیل بلا ادخال ہے اور اس سے مد کا کم ہونا ظاہر ہے) ۴ باقی (ساڑھے چار) کے لیے اَن کانَ ہے خبر کی بنا پر فتحہ والے ایک ہمزہ سے (پس اس میں چار قراءتیں ہیں)

اَن یُبدِلنا کہف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَیُزلِقُونَکَ میں نافع کے لیے یا کا فتحہ اور باقین کے لیے یا کا ضمہ ہے۔ ع۲

سورۃ الحاقۃ

ع۱ وَمَن قَبلَہٗ میں ابو عمرو اور کسائی کے لیے قِبَلَہٗ ہے قاف کے کسرہ اور با کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا فتحہ اور با کا سکون ہے۔

وَتَعِیَہَا کو تمام قراء (عشرہ) کے کسرہ اور یا کے فتحہ اور اس کی تخفیف سے پڑھتے ہیں اور ابن کثیر اور عاصم اور حمزہ سے (اس میں) اور وجوہ بھی آئی ہیں جو صحیح نہیں ہیں۔

اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ مائدہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا یَخفٰی مِنکُم میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

عَنِّی مَالِیَہ اور عَنِّی سُلطَانِیَہ دونوں میں حمزہ کے لیے وصلاً مَالِیَ سُلطَانِیَ ہے دونوں ھاؤں کے حذف سے اور باقین دونوں حالتوں میں ھا کو ثابت رکھتے ہیں (اور ساکن پڑھتے ہیں)

ع۲ قَلِیلًا مَّا تُؤمِنُونَ اور قَلِیلًا مَّا تَذَکَّرُونَ میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے یُؤمِنُونَ اور یَذَّکَّرُونَ ہے دونوں میں یا سے اور باقین کے لیے دونوں میں تا ہے اور نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے بھی اسی طرح تا ہی کے ساتھ بیان کیا ہے اور میں نے ان کے لیے فارسی سے دونوں میں تا ہی پڑھی ہے (پس ان دونوں میں ابن ذکوان کے لیے یا اور تا دونوں وجوہ نکل آئیں لیکن یا نقاش کے بجائے اخفش کے دوسرے اکثر طرق سے ہے

اور دانی نے فارسی کے بجائے ابو الفتح اور ابو الحسن سے پڑھی ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے)

سورۃ المعارج

ع۱ سَاَلَ میں نافع اور ابن عامر کے لیے سَالَ ہے سین کے بعد الف ساکنہ سے جو ہمزہ سے بدلا ہوا ہے اور فتحہ کے بعد فتحہ والے ہمزہ کا ابدال بھی اہل عرب سے سنا گیا ہے اور باقی (پانچ) کے لیے سَاَلَ ہے فتحہ والے ہمزہ سے اور حمزہ اس میں وقفاً تسہیل بین بین کرتے ہیں۔

تَعرُجُ میں کسائی کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

مِن عَذَابِ یَومِئِذٍ میں نافع اور کسائی کے لیے میم کا فتحہ اور باقین کے لیے میم کا کسرہ ہے اور یہ (ھود ع میں بھی) بیان ہو چکا ہے۔

لَظٰی لِلشَّوٰی وَتَوَلّٰی فَاَوعٰی چاروں میں تین قراءتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی اپنے قواعد کے موافق امالہ کرتے ہیں ۲ ورش و ابو عمرو کے لیے امالہ بین بین ہے ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے خالص فتحہ ہے۔

نَزَّاعَۃٌ لِّلشَّوٰی میں حفص کے لیے تا کے دو زبر اور باقین کے لیے تا کے دو پیش ہیں۔

لِاَمٰنٰتِہِم مؤمنون (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

بِشَہٰدٰتِہِم میں حفص کے لیے (دال کے بعد) الف ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقین کے لیے بِشَہَادَتِہِم ہے الف کے حذف سے واحد ہونے کی بنا پر

ع۲ اِلٰی نُصُبٍ میں ابن عامر اور حفص کے لیے نون اور صاد دونوں کا ضمہ ہے اور باقین کے لیے نَصبٍ ہے نون کے فتحہ اور صاد کے سکون سے۔

سورۃ نوح علیہ السلام

ع۱ وَوَلَدُہٗ میں نافع، ابن عامر، عاصم کے لیے واو اور لام دونوں کا فتحہ ہے اور باقی (چار) کے لیے وَوُلدُہٗ ہے واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے۔

وُدًّا میں نافع کے لیے واو کا ضمہ اور باقین کے لیے واو کا فتحہ ہے۔

مِمَّا خَطِیۡٓئٰتِہِم میں ابو عمرو کے لیے خطٰیٰہُم ہے قضایاہم کے وزن پر اور باقین کے لیے طا کے بعد یا اور ہمزہ پھر الف پھر تا ہے (اور اس کا کسرہ ہے)

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تین ہیں

۱ دُعَآءِیْٓ اِلَّا (ع) اس میں کوفیین کے لیے سکون ہے ۲ ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَھُمْ (ع) اس میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون ہے ۳ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا (ع) اس میں حفص اور ہشام کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَۃُ الْجِنّ

ع ۱۱ وَاَنَّہٗ تَعٰلٰی سے لے کر وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ تک آیت کے شروع میں وَاَنَّہٗ۔ وَاَنَّا وَاَنَّھُمْ میں جو بارہ جگہ آیا ہے ابن عامر، حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

یَسْلُکْہُ میں کوفیین کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے نون ہے۔

وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ میں نافع اور ابوبکر کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقین کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

عَلَیْہِ لُبَدًا میں ہشام کے لیے لام کا ضمہ ہے (اور قصیدہ میں کسرہ بھی ہے جو فضل بن شاذان کی بلاواسطہ اور نقاش کی جمالی کے واسطہ سے حلوانی سے روایت ہے) اور باقین کے لیے لام کا صرف کسرہ ہے۔

ع ۱۲ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا ضمہ ہے الف کے بغیر اور باقین کے لیے قٰلَ ہے الف کے ساتھ۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

(یعنی) رَبِّیْٓ اَمَدًا (ع) اس میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل

ع ۱۳ اَشَدُّ وَطْأً میں ابوعمرو اور ابن عامر کے لیے وِطَآءً ہے واو کے کسرہ اور طا کے فتحہ اور اس کے بعد الف مدہ سے اور باقین کے لیے واو کا فتحہ اور طا کا سکون ہے۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ میں ابن عامر، ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے با کا کسرہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے با کا ضمہ ہے۔

مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ میں ہشام کے لیے ثُلْثَیِ الَّیْلِ ہے لام کے سکون سے اور باقین کے لیے لام کا ضمہ ہے۔

وَنِصْفَہٗ وَثُلُثَہٗ میں ابن کثیر اور کوفیین کے لیے فا اور ثا کا فتحہ (اور ہا کا ضمہ اور اس کا واو کے ساتھ صلہ) ہے اور باقی (تین) کے لیے وَنِصْفِہٖ وَثُلُثِہٖ ہے فا اور (دوسری ثا) اور ہا کے کسرہ (اور یا کے ساتھ صلہ) سے۔

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر

وَالرُّجْزَ میں حفص کے لیے را کا ضمہ اور باقین کے لیے را کا کسرہ ہے۔

وَالَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ میں نافع، حفص، حمزہ کے لیے (اِذْ میں ذال کا سکون ہے اور اَدْبَرَ اَفْعَلَ کے وزن پر ہے) باقی (ساڑھے چار) کے لیے اِذَا دَبَرَ ہے ذال کے بعد الف سے اور دَبَرَ فَعَلَ کے وزن پر ہے۔

مُسْتَنْفِرَۃٌ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فا کا فتحہ اور باقین کے لیے فا کا کسرہ ہے۔

وَمَا یَذْکُرُوْنَ میں نافع کے لیے تا اور باقین کے لیے یا ہے۔

سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃ

لَآ اُقْسِمُ میں قنبل کے لیے لَاُقْسِمُ ہے لام کے بعد والے الف کے حذف سے اور نقاش نے ابوربیعہ سے اور انہوں نے بزی سے بھی حذف ہی روایت کیا ہے (اور قصیدہ میں اثبات بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے اور تفصیل وَلَآ اَدْرٰکُمْ یونس (ع) میں دیکھو) اور باقین کے لیے لام کے بعد الف ہے اور دوسرے (وَلَآ اُقْسِمُ) میں خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے الف ہے)

فَاِذَا بَرِقَ میں نافع کے لیے را کا فتحہ اور باقین کے لیے را کا کسرہ ہے۔

بَلْ تُحِبُّوْنَ وَتَذَرُوْنَ دونوں میں نافع اور کوفیین کے لیے تا ہے (اور حمزہ اور کسائی لام کا تا میں ادغام بھی کرتے ہیں) اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں یا ہے۔

مَنْ رَاقٍ (کا سکتہ) کہف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

سُدًی طٰہٰ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی میں حفص کے لیے یا ہے اور باقین کے لیے مَنِیٍّ تُمْنٰی ہے تا سے

وَلَا صَلّٰی سے آخری آیت تک اس سورۃ کی آیات کے آخری الفات میں حمزہ اور کسائی کے لیے امالہ محضہ اور ورش و ابوعمرو کے لیے امالہ بین بین اور باقین کے لیے خالص فتحہ ہے۔

سورۃ الانسان (دھر)

سَلٰسِلَا میں نافع اور ہشام، ابوبکر اور کسائی کے لیے لام پر تنوین ہے اور وقف الف سے ..... کرتے ہیں اور یہ (الف) تنوین کے عوض میں ہے اور باقی (چار) تنوین کے بغیر سَلٰسِلَا پڑھتے ہیں اور ان میں سے قنبل اور حمزہ اور حفص میری اس قراءۃ کی رو سے جو ابوالفتح سے ہے الف کے بغیر وقف کرتے ہیں (سَلٰسِلْ) اور نقاش نے ابوربیعہ سے اور انہوں نے بزی سے نیز نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے بھی اسی طرح (الف کے بغیر وقف) بتایا ہے اور میں نے بزی اور ابن ذکوان کی قراءت میں فارسی سے اسی طرح پڑھا ہے (اور قصیدہ میں حفص، بزی، ابن ذکوان کے لیے وقفاً الف کا اثبات بھی ہے جو حفص کے لیے تو طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ ابوالحسن سے ہے اور وہ بات جو یہاں مذکور ہے حفص کے طریق کے خلاف ہے کیونکہ وہ ابوالفتح سے ہے، اور بزی اور ابن ذکوان کے لیے اثبات فارسی کے بجائے ابوالفتح اور ابوالحسن سے ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے) اور باقین (جو صرف ابوعمرو ہیں) الف سے ..... وقف کرتے ہیں جو لام کے فتحہ کے صلہ سے پیدا ہوجاتا ہے (پس بلا تنوین پڑھنے والوں میں سے قنبل، حمزہ الف کے بغیر اور ابوعمرو الف سے وقف کرتے ہیں اور بزی، ابن ذکوان، حفص کے لیے الف کا حذف اور اثبات دونوں ہیں)

قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا میں پانچ قراءتیں ہیں ۱ نافع، ابوبکر اور کسائی کے لیے قَوَارِیْرًا قَوَارِیْرًا ہے یعنی دونوں میں را پر تنوین دونوں میں اور وقف دونوں پر الف سے ..... کرتے ہیں یعنی قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا ۲ ابن کثیر کے لیے اول میں را پر تنوین ہے اور اس پر وقف بھی الف سے ..... ہے اور دوسرے میں تنوین کا حذف ہے اور وقف الف کے بغیر ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے دونوں میں تنوین کا حذف ہے پھر (ان کے لیے) تین قراءتیں ہیں ۳ حمزہ دونوں پر الف کے بغیر وقف کرتے ہیں (پس ان کے لیے وصلاً قَوَارِیْرَ قَوَارِیْرَ اور وقفاً قَوَارِیْرْ قَوَارِیْرْ ہے ۴ اور ہشام دونوں پر الف سے ..... وقف کرتے ہیں اور یہ الف فتحہ میں صلہ کرنے سے پیدا ہوجاتا ہے (پس ان کے لیے وصلاً الف کے بغیر ہے اور وقفاً قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا ہے ۵ باقی دو اور وہ ابوعمرو، ابن ذکوان اور حفص ہیں اول پر الف سے ..... اور ثانی میں الف کے بغیر وقف کرتے ہیں اور اس تقریر کا حاصل یہ ہے کہ جو قراء دونوں کو بلا تنوین پڑھتے ہیں وہ اول پر الف سے وقف کرتے ہیں لیکن حمزہ (الف کے بغیر کرتے ہیں) اور ثانی پر یہ سب الف کے حذف سے وقف کرتے ہیں لیکن ہشام (الف سے ..... کرتے ہیں)

عٰلِیَهُمْ میں نافع اور حمزہ کے لیے عٰلِیْهِمْ ہے یا کے سکون اور ہا کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا فتحہ اور ہا کا ضمہ ہے

خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ میں چار قراءتیں ہیں ۱ نافع اور حفص کے لیے را اور قاف دونوں کے پیش ہیں ۲ ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے خُضْرٍ وَّاِسْتَبْرَقٌ ہے را کے زیروں اور قاف کے پیشوں سے ۳ ابوعمرو، ابن عامر کے لیے خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٍ ہے را کے پیشوں اور قاف کے زیروں سے ۴ حمزہ اور کسائی کے لیے خُضْرٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ وَّحُلُّوْا ہے را اور قاف دونوں کے زیروں سے۔

ع ۲/۲ وَمَا تَشَآءُوْنَ میں نافع اور کوفیین کے لیے تا اور باقی (تین) کے لیے یا ہے۔

سورۃ مرسلت

ع ۱/۲۱ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا میں ابوعمرو اور خلاد کے لیے فَالْمُلْقِیٰتْ ذِّکْرًا ہے ادغام سے (اور قصیدہ میں خلاد کے لیے باقین کی طرح اظہار بھی ہے) اور یہ صَفًّا (رع) میں اور ادغام کبیر (ساتویں باب) میں بھی بیان ہوچکا ہے۔

اَوْ نُذُرًا میں حرمیان، ابن عامر، ابوبکر کے لیے نُذُرًا ہے ذال کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے ذال کا سکون ہے۔

اُقِّتَتْ میں ابوعمرو کے لیے وُقِّتَتْ ہے واو سے اور باقین کے لیے ہمزہ ہے۔

فَقَدَّرْنَا میں نافع اور کسائی کے لیے فَقَدَّرْنَا ہے دال کی تشدید سے اور باقین کے لیے دال کی تخفیف ہے۔

جِمٰلَتٌ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے لام کے بعد والے الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے جِمَالَاتٌ ہے لام کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر۔

پارہ ۳۰ عَمَّ

سُوْرَةُ النَّبَا

وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ زمر (ع) میں اور غَسَّاقًا ص (ع) میں بیان ہو چکا

لٰبِثِيْنَ فِيْهَا میں حمزہ کے لیے لَبِثِيْنَ ہے الف کے حذف سے اور باقین کے لیے لام کے بعد الف ہے۔

وَّلَا كِذّٰبًا میں کسائی کے لیے وَلَا كِذَابًا ہے ذال کی تخفیف سے اور باقین کے لیے ذال پر تشدید ہے اور پہلے (كِذَّابًا) میں (جو رکوع میں ہے) خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تشدید ہے)

رَبِّ السَّمٰوٰتِ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے با کا کسرہ اور وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ میں ابن عامر اور عاصم کے لیے نون کا کسرہ ہے اور باقی (تین) کے لیے دونوں اسموں میں با اور نون کا ضمہ ہے پس رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور الرَّحْمٰنِ میں تین قراتیں ہو گئیں ۱ ابن عامر اور عاصم کے لیے رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور الرَّحْمٰنِ با اور نون دونوں کے کسرہ سے ۲ حرمیان

اور ابو عمرو کے لیے رَبُّ السَّمٰوٰتِ اور الرَّحْمٰنُ دونوں کے ضمہ سے ۳ حمزہ اور کسائی کے لیے رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ با کے کسرہ اور نون کے ضمہ سے)

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

ع ۱ ۳

(ءَاِنَّا اور ءَاِذَا کے) دونوں استفہام رعد (ع) میں بیان ہو چکے ہیں سوائے اس کے کہ یہاں نافع اور ابن عامر کسائی ان دونوں میں سے اول کو استفہام سے اور دوسرے کو خبر سے (ءَاِنَّا اِذَا) پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں استفہام (ءَاِنَّا ءَاِذَا) ہے اور دوسرے ہمزہ کی تحقیق و تسہیل میں سب اپنے (ان) قواعد پر ہیں (جو دوسرے باب میں بیان ہو چکے ہیں)

نَخِرَةً میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے نَاخِرَةً ہے الف سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے الف کا حذف ہے۔

طُوًى اِذْهَبْ طٰہٰ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَنْ تَزَكّٰى میں حرمیان کے لیے تَزَّكّٰى ہے زا کی تشدید سے اور باقین کے لیے زا کی تخفیف ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى سے آخری آیت (اَوْ ضُحٰىهَا) تک اس سورۃ کی سب آیات کے آخری الفوں میں (جو یا سے یا واو سے بدلے ہوئے ہوں) چار قراتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالۂ محضہ سوائے ضُحٰىهَا کے کہ اس کو حمزہ فتحہ سے (اور کسائی امالہ سے) پڑھتے ہیں ۲ ورش ان میں سے جن الفات کے بعد ھا اور الف نہ ہو (جیسے تَزَكّٰى۔ فَتَخْشٰى اور اَلدُّنْيَا وغیرہ) ان کو تو امالۂ بین بین سے پڑھتے ہیں اور جن الفات کے بعد ھا اور الف ہو (جیسے بَنٰىهَا وغیرہ) ان کو خالص فتحہ سے پڑھتے ہیں (اور قصیدہ میں امالۂ بین بین بھی ہے جو ابو الفتح اور ابو القاسم بن خاقان سے ہے اور یہی طریق کے موافق ہے پس ھا والے کلمات میں دونوں وجہ ہو گئیں لیکن ان میں سے مِنْ ذِكْرٰىهَا کو امالۂ بین بین ہی سے پڑھتے ہیں کیونکہ اس میں امالہ کے الف سے پہلے را ہے ۳ ابو عمرو ان میں سے جن کلمات میں را ہے (جیسے اَلْكُبْرٰى۔ ذِكْرٰى) ان کو امالۂ محضہ سے اور باقی الفات کو امالۂ بین بین سے پڑھتے ہیں۔ ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب کے سب میں خالص فتحہ ہے۔

سُوْرَۃُ عَبَسَ

فَتَنْفَعَهُ الذِّکْرٰی میں عاصم کے لیے عین کا فتحہ اور باقین کے لیے عین کا ضمہ ہے۔

لَهٗ تَصَدّٰی میں حرمیان کے لیے تَصَّدّٰی ہے صاد کی تشدید سے اور باقین کے لیے صاد کی تخفیف ہے۔

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ میں کوفیین کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقین کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

اس سورۃ کے شروع سے تَلَهّٰی تک کی دس آیتوں کے آخری الفوں میں چار قرأتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ (محضہ) ۲ ابوعمرو کے لیے اَلذِّکْرٰی میں امالہ اور باقی نو میں بین بین ۳ ورش کے لیے سب میں امالہ بین بین ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتحہ۔

ع
سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ

سُجِّرَتْ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے سُجِرَتْ ہے جیم کی تخفیف سے اور باقین کے لیے جیم پر تشدید ہے۔

نُشِرَتْ میں نافع۔ ابن عامر اور عاصم کے لیے شین کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے نُشِّرَتْ ہے شین کی تشدید سے۔

سُعِّرَتْ میں نافع۔ ابن ذکوان حفص کے لیے عین پر تشدید ہے اور باقی (پانچ) کے لیے سُعِرَتْ ہے عین کی تخفیف سے۔

بِضَنِيْنٍ میں ابن کثیر اور ابوعمرو اور کسائی کے لیے بِظَنِيْنٍ ہے ظا سے اور باقی (چار) کے لیے اس میں ضاد ہے۔

ع
سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ

فَعَدَلَكَ میں کوفیین کے لیے دال کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے فَعَدَّلَكَ ہے دال کی تشدید سے۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے یَوْمُ کے میم کا ضمہ اور باقین کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

ع ۸
سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِيْنَ

بَلْ رَانَ کو ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی را کے فتحہ کے امالہ سے پڑھتے ہیں اور باقین کے لیے را کا فتحہ ہے

اور حفص بَلْ کے لام پر سکتہ کرتے ہیں اور یہ کہف (۳ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

خِتٰمُهٗ میں کسائی کے لیے خَاتَمُهٗ ہے یعنی ترتیب بدل کر الف کو تا کے بعد لے آتے ہیں اور باقین کے لیے خا کا کسرہ اور تا کے بعد الف ہے۔

فَكِهِيْنَ میں حفص کے لیے الف کا حذف ہے اور باقین کے لیے فَاكِهِيْنَ ہے فا کے بعد الف سے۔

ع ۹
سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ

وَيَصْلٰى سَعِيْرًا میں ابوعمرو۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے یا کا فتحہ صاد کا سکون اور لام کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے وَيُصَلّٰى ہے یا کے ضمہ اور صاد کے فتحہ اور لام کی تشدید سے۔

لَتَرْكَبُنَّ میں ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے با کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے با کا ضمہ ہے۔

ع ۱۰
سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے دال کا کسرہ اور باقین کے لیے دال کا ضمہ ہے۔

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ میں نافع کے لیے ظا کے پیش اور باقین کے لیے ظا کے زیر ہیں۔

ع ۱۱
سُوْرَۃُ الطَّارِقِ

لَمَّا عَلَيْهَا میں ابن عامر۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے میم پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے لَمَا ہے میم کی تخفیف سے اور یہ ہود (۹ع) میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

ع ۱۲
سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

وَالَّذِيْ قَدَّرَ میں کسائی کے لیے قَدَرَ ہے دال کی تخفیف سے اور باقین کے لیے دال پر تشدید ہے۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ میں ابوعمرو کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے (اور ہشام اور حمزہ اور کسائی اپنے قاعدہ کے موافق لام کا تا میں ادغام بھی کرتے ہیں)

اس سورۃ کی تمام آیات کے آخری الفوں میں چار قرأتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے تمام آیات میں امالہ ۲ ورش کے لیے سب میں بین بین ۳ ابوعمرو کے لیے لِلْيُسْرٰى۔ اَلذِّكْرٰى

اَلْکُبْرٰی میں امالہ اور ان کے ماسوا (سب میں) ابن ذکوان کے باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتحہ۔

ع ١٢

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

تَصْلٰی نَارًا میں ابو عمرو اور ابو بکر کے لیے تا کا ضمہ اور باقین کے لیے تا کا فتحہ ہے۔

مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ (سترھویں باب) باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً میں تین قراءتیں ہیں ١ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے لَا یُسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةٌ ضمہ والی یا سے اور لَاغِیَةٌ میں بھی تا کے پیش ہیں ٢ نافع کے لیے لَا تُسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةٌ اسی (پہلی قراءۃ) کی طرح لیکن ان کے یہاں یا کے بجائے تا ہے ٣ باقی (چار) کے لیے فتحہ والی تا ہے اور لَاغِیَةً میں بھی تا کے زبر ہیں۔

بِمُصَیْطِرٍ میں تین قراءتیں ہیں ١ ہشام کے لیے بِمُسَیْطِرٍ سین سے ٢ حمزہ سے خلف کے لیے صاد کا زا کے ساتھ اشمام (اور اس کی کیفیت فاتحہ کے صِراط میں اور اَلْمُصَیْطِرُوْنَ طور (ع ۱) میں درج کی گئی ہے) اور خلاد کے لیے اشمام اور خالص صاد دونوں وجوہ ہیں (لیکن صاد ابن شاذان کے بجائے حلوانی اور بزار سے ہے) ٣ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے خالص صاد ہے

ع ١٣

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

وَالْوَتْرِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے واو کا کسرہ اور باقین کے لیے واو کا فتحہ ہے۔

فَقَدَرَ عَلَیْهِ میں ابن عامر کے لیے فَقَدَّرَ ہے دال کی تشدید سے اور باقین کے لیے دال کی تخفیف ہے۔

بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ ، وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ اور وَتَاْکُلُوْنَ اور وَتُحِبُّوْنَ چاروں میں ابو عمرو کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ میں کوفیین کے لیے حا کے بعد الف ہے اور باقین کے لیے تَحُضُّوْنَ ہے الف کے حذف اور حا کے ضمہ سے (پس اس میں تین قراءتیں ہیں جو ظاہر ہیں)

وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍ بقرہ (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا یُعَذِّبُ وَلَا یُوْثِقُ میں کسائی کے لیے ذال اور ثا کا فتحہ ہے اور باقین کے لیے دونوں کا کسرہ ہے

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت دو ہیں

١ رَبِّیْٓ اَکْرَمَنِ ٢ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ دونوں میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون ہے۔

اور اس میں یاآتِ زوائد چار ہیں:

١ اِذَا یَسْرِیْ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ٢ بِالْوَادِیْ اس کو بزی دونوں حالتوں میں اور ورش و قنبل وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور قنبل سے دونوں حالتوں میں ثابت رکھنا بھی منقول ہے (اور یہی صحیح اور طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ فارس بن احمد سے ہے اور ان سے ان کے لیے وقفاً حذف بھی ہے جو ابوالحسن سے ہے اور طریق ان سے نہیں ہے) ٣ اَکْرَمَنِیْ ٤ اَهَانَنِیْ ان دونوں کو بزی دونوں حالتوں میں اور نافع وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور ابو عمرو نے وصلاً دونوں میں (حذف و اثبات میں) اختیار دیا ہے اور رؤس آیات میں جو ان کا قول (اور قاعدہ) ہے (کہ وہ ان میں یا کو ہر جگہ حذف کیا کرتے ہیں یا یہ کہ وقف اور آیت میں رسم کی پیروی ضروری ہے) اس پر قیاس کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں یاآت میں بھی حذف واجب ہے اور میں نے حذف ہی پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

ع ١٥ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ میں ابن کثیر، ابو عمرو، کسائی کے لیے فَكَّ رَقَبَةً اَوْ اَطْعَمَ ہے یعنی فَكَّ میں کاف کا فتحہ اور رَقَبَةً میں تا کے دو زبر اور اَطْعَمَ میں ہمزہ کا فتحہ اور عین کے بعد والے الف کا حذف اور میم کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے کاف کا ضمہ اور تا کے دو زیر اور اِطْعٰمٌ میں ہمزہ کا کسرہ اور عین کے بعد الف اور میم کا ضمہ ہے تنوین سمیت

مُؤْصَدَةٌ میں یہاں اور سورۂ ہُمَزَہ میں ابوعمرو و حفص۔ حمزہ کے لیے میم کے بعد ہمزہ ساکنہ ہے اور حمزہ جب وقف کرتے ہیں تو اس ہمزہ کو واو سے بدل لیتے ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے مُوْصَدَةٌ ہے (واو ساکنہ سے) ہمزہ کے بغیر

ع ۱۶

سُورَةُ الشَّمْسِ

وَلَا يَخَافُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فَلَا يَخَافُ فا سے ... اور باقین کے لیے واو ہے۔

اس سورۃ کی آیات کے آخری الفوں میں (جو یا اور واو سے بدلے ہوئے ہیں اور ھا سے پہلے ہیں) تین قراتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے سب میں امالہ سوائے تَلٰىهَا اور طَحٰىهَا کے (ان میں حمزہ کے لیے فتحہ (اور کسائی کے لیے امالہ) ہے ۲ ابوعمرو کے لیے ان سب میں امالہ بین بین ۳ باقی (چار) کے لیے سب میں خالص فتحہ (اور قصیدہ میں ورش کے لیے بین بین بھی ہے اور یہی طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ ابن خاقان سے ہے)

ع ۱۷ و ع ۱۸

سُورَةُ اللَّيْلِ وَالضُّحٰى

ان دونوں سورتوں کی آیتوں کے آخری الفات میں چار قراتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ لیکن سَجٰى میں حمزہ کے لیے فتحہ (اور کسائی کے لیے امالہ) ہے ۲ ابوعمرو کے لیے لِلْيُسْرٰى۔ لِلْعُسْرٰى میں امالہ اور ان کے سوا سب میں بین بین ۳ ورش کے لیے سب میں صرف بین بین ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتحہ اور اَلَمْ نَشْرَحْ اور وَالتِّيْنِ میں فرشی اختلاف ایک بھی نہیں ہے صرف وہی اصولی اختلاف ہیں جو پہلے ابواب میں بیان ہو چکے ہیں۔

ع ۲۱

سُورَةُ الْعَلَقِ

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى میں قنبل کے لیے اَنْ رَّاَهُ اسْتَغْنٰى ہے ہمزہ اور ہ کے درمیان والے الف کے حذف سے (اور دوسری وجہ میں ان کے لیے باقین کی طرح الف کا اثبات بھی ہے اور تشر کی رو سے دونوں وجوہ صحیح ہیں اور جن لوگوں نے قصر کو غلط بتایا ہے ان کا قول تمام محققین کے نزدیک مردود ہے) اور باقین کے لیے ہمزہ اور ھا کے درمیان الف مدہ ہے۔

اور لَيَطْغٰى سے بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى تک اس سورۃ کی آیات کے آخری نو الفات میں چار قراتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ ۲ ابوعمرو کے لیے صرف يَرٰى میں امالہ اور اس کے سوا سب میں بین بین ۳ ورش کے لیے سب میں بین بین ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے

سب میں خالص فتحہ۔

ع ۲۲

سُورَةُ الْقَدْرِ

حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ میں کسائی کے لیے لام کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

ع ۲۳

سُورَةُ الْبَرِيَّةِ

اَلْبَرِيَّةِ میں دونوں جگہ نافع اور ابن ذکوان کے لیے اَلْبَرِيْٓـَٔةِ ہے (یا میں مد اور اس کے بعد ہمزہ سے) اور باقین کے لیے دونوں میں تشدید والی یا ہمزہ کے بغیر

ع ۲۴

سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ

خَيْرًا يَّرَهٗ اور شَرًّا يَّرَهٗ دونوں میں ہشام کے لیے يَرَهْ ہے دونوں حالتوں میں ھا کے سکون سے (اور روم و اشمام قطعاً نہیں ہے) اور باقین کے لیے دونوں میں ھا کا واو کے ساتھ صلہ ہے (اور وقفاً سکون۔ اشمام و روم تینوں ہیں)

ع ۲۵

سُورَةُ الْعٰدِيٰتِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا کے ادغام میں ابوعمرو کا مذہب اور فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا کے ادغام میں ان کا اور خلاد کا مذہب اس سے پہلے (ادغام کبیر اور) صٰفّٰت (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۲۶

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

مَاهِيَهْ میں حمزہ کے لیے وصلاً مَاهِيَ ہے ھا کے بغیر اور باقین کے لیے دونوں حالتوں میں یا کے بعد ھائے ساکنہ کا اثبات ہے۔

ع ۲۷

سُورَةُ التَّكَاثُرِ

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ میں ابن عامر اور کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ ہے اور حق تعالیٰ کے فرمان ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا میں خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تا کا فتحہ ہے)

ع ۲۹

سُورَةُ الْهُمَزَةِ

جَمَعَ مَالًا میں ابن عامر، حمزہ اور کسائی کے لیے جَمَّعَ ہے میم کی تشدید سے اور باقین کے لیے میم کی تخفیف ہے۔

فِيْ عَمَدٍ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے فِيْ عُمُدٍ ہے عین اور

میم کے ضمہ سے اور باقین کے لیے عین اور میم دونوں کا فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ

ع ٣١ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ میں ابن عامر کے لیے لِاِلٰفِ ہے ہمزہ کے بعد والی یا کے حذف سے اور باقین کے لیے (ہمزہ کے بعد) یائے ساکنہ ہے اور اس پر ساتوں کا اجماع ہے کہ اِيْلٰفِهِمْ میں ہمزہ کے بعد یائے ساکنہ تلفظ میں ثابت ہے اور رسم سے محذوف ہے (اور یہ دلیل ہے اس پر کہ قراآت محض قیاس سے نہیں بنائی گئیں بلکہ سب نقل سے ثابت ہیں کیونکہ قیاس کا تقاضا تو یہ تھا کہ اختلاف لِاِيْلٰفِ کے بجائے اِيْلٰفِهِمْ میں ہوتا)

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

ع ٣٢ عٰبِدُوْنَ اور عَابِدٌ اور عٰبِدُوْنَ تینوں کو ہشام امالہ سے اور باقی سب عین کے فتحہ سے پڑھتے ہیں اور ان کا حکم باب الامالہ میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں یائے اضافت کی یا ایک ہے

وَلِيَ دِيْنِ اس میں نافع، ہشام اور حفص کے لیے فتحہ اور بزی کے لیے فتحہ اور سکون دونوں وجوہ ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَلِيْ دِيْنِ ہے یا کے سکون سے اور بزی سے بھی سکون ہی مشہور ہے اور میں (ان کے لیے) اسی کو اختیار کرتا ہوں (اور ان کے لیے یا کا فتحہ فارسی کے بجائے ابو الفتح اور ابو الحسن سے ہے)

سُوْرَةُ الْمَسَدِ

ع ٣٦ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ میں ابن کثیر کے لیے لَهْبٍ ہے ہا کے سکون سے اور باقین کے لیے ہا کا فتحہ ہے (اور ذَاتَ لَهَبٍ میں خلاف نہیں اس میں سب کے لیے ہا کا فتحہ ہے)

حَمَّالَةُ الْحَطَبِ میں عاصم کے لیے تا کا فتحہ اور باقین کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

ع ٣٧ كُفُوًا اَحَدٌ میں تین قراءتیں ہیں ١ حفص کے لیے فا کا ضمہ اور واو کے زبر ہیں ہمزہ کے بغیر ٢ حمزہ کے لیے ان میں تو كُفْؤًا ہے فا کے سکون اور ہمزہ سے اور جب اس پر وقف کرتے ہیں تو رسم کی پیروی کی بنا پر ہمزہ کو واو سے بدل لیتے ہیں اور قیاس

یہ چاہتا ہے کہ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے فا کو دیدی جائے (پس ان میں وقفاً دو وجوہ ہیں ١ كُفَوَا ٢ كُفْوَا اول رسمی اور ثانی قیاسی ہے) ٣ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے كُفُؤًا ہے فا کے ضمہ اور ہمزہ سے۔

اور سورۂ فلق اور سورۃ الناس میں (فرشی) اختلاف ایک بھی نہیں ہے صرف وہی اصولی اختلافات ہیں جو اس سے پہلے (بابوں میں) بیان ہو چکے ہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ

ستائیسواں باب

(اس) تکبیر کے بیان میں جو (نقل کی رو سے) ابن کثیر کی (اور برکت کے) لیے ختم کے وقت سب کی قراءة میں پڑھی جاتی ہے۔

ابو عمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو دین کے تمام علوم اور خصوصاً علم قراءة سیکھنے کے لیے) قوت عطا فرمائے اب یہ بھی معلوم کرلو کہ بزیؒ نے اپنی سند کے ذریعہ ابن کثیر سے روایت کیا ہے کہ وہ وَالضُّحٰی کے آخر سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے آخر تک ہر ایک سورة کے ختم کرنے کے ساتھ ہی ساتھ تکبیر بھی پڑھتے تھے (اور قصیدہ میں ہے کہ بعض بزی کے لیے وَاللَّيْلِ کے آخر سے تکبیر شروع کرتے ہیں۔ پس اس کے محل میں دو قول ہیں بعض کے نزدیک وَاللَّيْلِ کے آخر یعنی وَالضُّحٰی کے اول سے شروع ہوتی ہے اور بعض کے قول پر وَالضُّحٰی کے آخر یعنی اَلَمْ نَشْرَحْ کے اول سے شروع ہوتی ہے۔ حاصل یہ کہ تکبیر کو بعض سورتوں کے اول کے لیے کہتے ہیں اور بعض آخر کے لیے۔ پہلے قول پر وَالضُّحٰی کے اول سے شروع ہوکر سورہٴ والناس کے اول تک ختم ہوجائے گی اور وَالنَّاس کے آخر میں نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ فاتحہ کے اول میں تکبیر کا کوئی بھی قائل نہیں اور دوسرے قول پر وَالضُّحٰی کے آخر سے شروع ہوگی اور وَالنَّاس کے آخر میں بھی پڑھی جائے گی اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ کافی عرصہ تک وحی کا سلسلہ بند رہا جس میں کفار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کے طعنہ دے کر رنج پہونچایا چنانچہ بعض کہتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا ہے اور ان سے عداوت اختیار کرلی۔ اور ایک عورت نے یہ بھی کہا تھا کہ میں اب آپ کے شیطان کو آپ کے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھتی۔ ان واقعات

کے بعد سورہٴ وَالضُّحٰی نازل ہوئی اور اس میں بڑے بڑے انعامات جو خصوصاً آپؐ ہی پر فائز ہوئے ہیں بیان کیے گئے اور جبریل علیہ السلام نے آکر سورة سنائی تو آپؐ نے خوشی میں تکبیر پڑھی اور وَالضُّحٰی سے آخر تک ہر سورة کے ختم پر تکبیر پڑھنے کا حکم بھی فرمایا پھر آپؐ نے سورة پڑھی پس چونکہ یہ تکبیر جبریل علیہ السلام کی قراءة کے آخر میں تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءة کی ابتدا میں اس لیے دونوں احتمال نکل آئے ایک یہ کہ تکبیر سورة کے شروع کے لیے ہو دوسرے یہ کہ آخر کے لیے ہو اور اب تکبیر کی وجوہ بیان کرتے ہیں یعنی تکبیر کا سورة کے آخر کے ساتھ وصل کرتے تھے اور اب قاری کو اختیار ہے چاہے تکبیر پر وقف کردے اور بسم اللہ سے ابتدا کرکے اس کا (یعنی اَلرَّحِيْمِ کا) بعد والی سورة کے شروع کے ساتھ وصل کردے (اور اس کو وصل اول اور ثالث اور فصل ثانی کہتے ہیں یا اکبر کی طرح اَلرَّحِيْمِ پر بھی وقف کردے اس کو وصل اول اور فصل ثانی و ثالث کہتے ہیں یہ دو وجوہ ہوگئیں) اور اگر چاہے تو (سورة کے آخر کی طرح) تکبیر کا بسم اللہ سے اور بسم اللہ کا سورة کے اول سے (ان دونوں کا بھی) وصل کردے (اور اس کو وصل کل کہتے ہیں) اور جب (سورة کے آخر اور) بسم اللہ (دونوں) کا تکبیر کے ساتھ وصل کردیا جائے تب بسم اللہ (اَلرَّحِيْمِ) پر وقف کرنا جائز نہیں (کیونکہ اس سے یہ وہم ہوگا کہ بسم اللہ سورة کے آخر کے لیے ہے حالانکہ وہ سورتوں کے شروع کے لیے نازل ہوئی ہے اور اس کو وصل اول اور ثانی و فصل ثالث کہتے ہیں) اور بعض اہل ادا سورتوں کے آخر پر وقف کرتے تھے اور تکبیر سے ابتدا کرکے اس کا بسم اللہ کے ساتھ وصل کردیتے تھے (اور اب چاہو تو تکبیر کی طرح اَلرَّحِيْمِ کا بھی وصل کردو اس کو فصل اول اور وصل ثانی و ثالث کہتے ہیں اور چاہو تو تکبیر کے وصل کے ساتھ اَلرَّحِيْمِ پر وقف کردو اور اس کو فصل اول و ثالث اور وصل ثانی کہتے ہیں یا سورة کے آخر کی طرح تکبیر اور اَلرَّحِيْمِ پر بھی وقف کردو اور اس کو فصل کل کہتے ہیں یا سورة کے آخر اور تکبیر دونوں پر وقف کرکے اَلرَّحِيْمِ کا وصل کردو اور اس کو فصل اول و ثانی اور وصل ثالث کہتے ہیں پس یہ آٹھ وجوہ ہوگئیں ان میں سے نمبر چار ناجائز اور باقی سات جائز ہیں) اور نقاش نے ابو ربیعہ سے اور انہوں نے بزی سے اسی طرح (سورة کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ کے ساتھ وصل) روایت کیا ہے اور میں نے فارسی سے بھی یہی وجہ پڑھی ہے جس کو انہوں نے نقاش سے پڑھا ہے اور تکبیر کے بارہ میں جو احادیث اہل مکہ سے آئی ہیں وہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ جو وجہ ہم نے (بعض اہل ادا کا عمل ذکر کرنے سے) پہلے بیان کی ہے وہ صحیح (اور اولیٰ) ہے (جس میں سورة کے آخر کا تکبیر کے ساتھ وصل ہے اور جو تکبیر کی

آٹھ وجوہ میں سے تین صورتوں کو شامل ہے) کیونکہ ان احادیث میں مَعَ کا لفظ ہے جو شرکت اور اتصال پر دلالت کرتا ہے (اور یہ چاہتا ہے کہ تکبیر اور سورۃ میں پورا اتصال ہو اور وصل کی صورت میں یہ اتصال کامل طور پر پایا جاتا ہے لیکن ابو شامہ فرماتے ہیں کہ اس قدر تنگی کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ سورۃ کے آخر پر وقف کر دینے کی صورت میں بھی تکبیر اور سورۃ میں اتصال موجود ہے دیکھو قاری جگہ جگہ وقف کرتا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کی قراءت متصل ہی کہلاتی ہے) اور جب سورۃ وَالنَّاس کے آخر میں تکبیر پڑھے تو سورۃ فاتحہ اور کوفی شمار کے موافق بقرہ کی پانچ آیتیں بھی پڑھ لے جو وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک ہیں پھر ختم کی دعا (اَللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ وغیرہ) پڑھے اور اس عمل کو اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ کہتے ہیں (جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ ایک قرآن ختم کرنے کے بعد فوراً دوسرا شروع کر دے جس کو حدیث میں بہترین عمل بتایا ہے) اور ہم نے اس سے پیشتر تکبیر اور اس کی وجوہ کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے اس کے بارہ میں بہت سی حدیثیں ہیں جو مشہور ہیں جن کو علماء نقل کرتے ہیں جن میں سے ایک روایت دوسری کی تائید کرتی ہے اور ان سب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تکبیر کے بارہ میں ابن کثیر نے جو عمل کیا ہے وہ صحیح (اور درست) ہے اس مقام میں ان کی تفصیل کی گنجائش نہیں ہم نے ان کو اس (مختصر) کے علاوہ دوسرے موقع میں بیان کیا ہے۔

اور تکبیر کے الفاظ میں اہل ادا کا اختلاف ہے پس ان میں سے بعض تو صرف اللہ اکبر کہتے تھے اور اس کے صحیح ہونے کے بارہ میں ان کی دلیل یہ تمام احادیث ہیں جن میں اس تکبیر کا ذکر آیا ہے اور ان میں زائد لفظ ایک بھی نہیں آیا چنانچہ ہم سے ہمارے شیخ ابو الفتح نے اور ان سے ابو الحسن معلم نے اور ان سے احمد بن سالم نے اور ان سے حسن مخلدی نے اور ان سے بزی نے بیان کیا اور کہا کہ میں نے عکرمہ بن سلیمان سے پڑھا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین سے پڑھا سو جب میں وَالضُّحٰی پر پہونچا تو انہوں نے یہ کہا کہ قرآن کے ختم تک ہر سورۃ کے خاتمہ کے ساتھ تکبیر پڑھو اور اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن کثیر سے پڑھا تو انہوں نے مجھے بھی یہی حکم دیا تھا اور مجھے ابن کثیر نے بتایا کہ انہوں نے مجاہد سے پڑھا تو انہوں نے بھی ابن کثیر کو یہی حکم دیا اور مجاہد نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پڑھا تو انہوں نے بھی ان کو یہی حکم دیا اور ابن عباسؓ نے مجاہد سے بیان کیا کہ انہوں نے ابی بن کعبؓ سے پڑھا تو انہوں نے بھی ان کو یہی حکم دیا اور ابیؓ نے ابن عباسؓ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا تو آپ نے بھی ان کو یہی حکم دیا (غرض بزی کے شیخ عکرمہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پانچ واسطے ہیں ۱۔ اسمٰعیل

۲۔ ابن کثیر ۳۔ مجاہد ۴۔ ابن عباسؓ ۵۔ ابی بن کعبؓ ان سب نے ایک دوسرے کو وَالضُّحٰی سے وَالنَّاس تک ہر سورۃ کے ختم پر تکبیر پڑھنے کو کہا) اور ان کے علاوہ دوسرے اہل ادا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے تھے پس تکبیر سے پہلے تہلیل بھی شامل کرتے تھے اور اس کے صحیح ہونے کے بارہ میں ان کی دلیل وہ روایت ہے جس کو ہم سے فارس بن احمد معلم نے اور ان سے عبدالباقی بن حسن نے اور ان سے احمد بن سلم الختلی اور احمد بن صالح نے اور ان دونوں سے حسن بن حباب نے بیان کیا ہے چنانچہ ابن حباب کہتے ہیں کہ میں نے بزی سے تکبیر کی بابت دریافت کیا کہ وہ کس طرح ہے تو انہوں نے مجھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ بتایا۔

ابو عمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ ابن حباب موصوف اتقان اور ضبط (قوی حافظہ والے) اور سچ بولنے والے ہیں اور اس درجہ کے شخص ہیں کہ اس فن کے علماء میں سے کوئی بھی ان کو جاہل شمار نہیں کرتا (بلکہ سب عالم اور معتبر جانتے ہیں) اور میں نے ابو الفتح سے اسی کے موافق (تہلیل و تکبیر دونوں سے) پڑھا ہے (اور بعض تہلیل و تکبیر کے ساتھ تحمید بھی بتاتے ہیں پس وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھتے ہیں) اور میں نے دوسرے شیوخ سے صرف تکبیر پڑھی ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔

فصل یہ قاعدہ بھی معلوم کر لو کہ جب قاری سورۃ کے آخر کا وصل کرنے لگے تو اگر سورۃ کا آخری حرف ساکن ہو (جو گیارہ سورتوں میں ہے) تو دو ساکن جمع ہو جانے کی بناء پر اس آخری حرف ساکن کو کسرہ دیدے جیسے فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اور فَارْغَبِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اور اگر اس آخری حرف پر تنوین ہو (جو انہیں گیارہ میں سے آٹھ سورتوں میں ہے) تو اسی طرح اس کو بھی کسرہ دیدے عام ہے کہ تنوین والے حرف پر زبر ہوں خواہ زیر خواہ پیش (کیونکہ تنوین بھی ساکن ہی ہوتا ہے) جیسے تَوَّابًا نِ اللّٰهُ اَکْبَرُ، مِنْ مَّسَدٍ نِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اور لَخَبِیْرٌ نِ اللّٰهُ اَکْبَرُ وغیرہ اور اگر سورۃ کے آخری حرف پر فتحہ ہو تو اس پر فتحہ ہی رہنے دے اور اگر سورۃ کے آخری حرف پر کسرہ ہو تو اس پر کسرہ ہی رہنے دے اور اگر ضمہ والا ہو تو اس پر ضمہ ہی رہنے دے جیسے اِذَا حَسَدَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَالنَّاسِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اور اَلْاَبْتَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وغیرہ اور اگر سورۃ کا آخری حرف ضمیر کی ہا ہو جس میں واو کے ساتھ صلہ ہو رہا ہو (یعنی اس پر الٹا پیش ہو جو دو سورتوں میں ہے) تو دو ساکن جمع ہو جانے کے سبب اس کا صلہ حذف ہو جائے گا جیسے رَبَّهُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اور شَرًّا یَّرَهُ اللّٰهُ اَکْبَرُ۔

ابو عمرو دانی رح کہتے ہیں کہ ان تینوں قسموں میں اَللہ کے نام کے شروع میں جو ہمزۂ وصلی ہے وہ بھی ضرورت نہ رہنے (اور درج میں واقع ہوجانے) کی بناء پر حذف ہوجاتا ہے پس تم اس کو بھی معلوم کرلو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور تمہیں طریقِ حق اور درست راہ پر چلنے کی توفیق دیتا رہے اور حق تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور انھیں کے پاس اصلی اور آخری ٹھکانا ہے۔

فائدہ مزید آسانی کی غرض سے تکبیر کی آٹھ سورتوں کو پھر بیان کیا جاتا ہے ۱ فصل کل سورۃ کے آخر اور تکبیر اور اَلرَّحِیْمِ تینوں پر وقف ۲ فصل اول وثانی ووصل ثالث سورۃ کے آخر اور تکبیر دونوں پر وقف اور اَلرَّحِیْمِ کا وصل ۳ وصل کل تینوں میں سے کسی پر بھی وقف نہ کرنا۔ ان تینوں صورتوں میں تکبیر کو پہلی سورۃ کے آخر کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں اور دوسری سورۃ کے شروع کے لیے بھی پس ان میں دونوں قولوں پر عمل ہوسکتا ہے ۴ وصل اول اور فصل ثانی ووصل ثالث یعنی سورۃ کے آخر کا تکبیر سے اور اَلرَّحِیْمِ کا آیندہ سورۃ سے وصل اور تکبیر پر وقف ۵ وصل اول فصل ثانی وثالث سورۃ کے آخر کا تکبیر سے وصل اور تکبیر اور اَلرَّحِیْمِ دونوں پر وقف ان دو صورتوں میں تکبیر کو صرف پہلی سورۃ کے آخر کے لیے کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ اسی کے ساتھ متصل ہے اور بسم اللہ اور سورۃ سے جدا ہے پس تعلق اسی طرف رہے گا ۶ فصل اول اور وصل ثانی وثالث سورۃ کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ سے اور اَلرَّحِیْمِ کا آیندہ سورۃ سے وصل ۷ فصل اول اور وصل ثانی وفصل ثالث سورۃ کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ سے وصل اور اَلرَّحِیْمِ پر وقف ان دو صورتوں میں تکبیر کو صرف دوسری سورۃ کے شروع کے لیے کہہ سکتے ہیں کیونکہ جب سورۃ کے آخر پر وقف ہوگیا اور تکبیر کا بسم اللہ سے وصل کردیا تو اب تکبیر کا تعلق آخر سے قطعاً نہیں رہا اسی لیے یہ دو صورتیں سورۂ الناس کے آخر میں جائز نہیں کیونکہ فاتحہ کے اول میں تکبیر کا کوئی بھی قائل نہیں پس وہاں صرف پہلی پانچ صورتیں جائز ہیں ۸ وصل اول وثانی وفصل ثالث یعنی سورۃ کے آخر اور تکبیر دونوں پر وقف نہ کرنا اور اَلرَّحِیْمِ پر وقف کردینا یہ صورت سب کے نزدیک ناجائز ہے دانی رح کی رائے پر نمبر تین تا پانچ کی تین وجوہ اور دوسروں کے نزدیک پہلی سے افضل ہیں اور باقی تفصیل ان شاء اللہ تعالیٰ شاطبیہ کی شرح میں ملے گی۔

فائدہ (۱) تکبیر سنت ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین سے منقول چلی آتی ہے (۲) تکبیر کی وجوہ میں قطع سے مراد وقف ہے اس کو سکتہ کہنے میں جعبری منفرد ہیں (۳) تکبیر کی سات وجوہ کا اختلاف خلافِ واجب کے قبیل سے نہیں بلکہ اختلاف جائز کی قسم سے ہے پس سات میں سے

ایک وجہ کا پڑھ لینا بھی کافی ہے ہاں اگر تمام طرق کا جمع کرنا مقصود ہو تو دو وجہوں کا پڑھنا ضروری ہوگا جن میں سے ایک تو ان تین میں سے ہو جن میں تکبیر دونوں سورتوں کے لیے ہوسکتی ہے جو پہلے فائدہ کے نمبر ایک تا تین میں بیان ہوئی ہیں اور ایک ان دو میں سے ہو جن میں تکبیر سورۃ کے آخر کے لیے ہو جو اسی فائدہ کے نمبر چار اور پانچ میں درج ہوئی ہیں (۴) اگر بزی کے لیے وَالضُّحٰی سے وَالنَّاس تک کی سورتوں میں سے کسی سورۃ پر قراءۃ کو ختم کرنا چاہیں تو جن کے قول پر تکبیر سورۃ کے آخر کے لیے ہے ان کے قول پر تو سورۃ کے ختم پر تکبیر پڑھ کر قراءۃ کو موقوف کریں گے پھر جب دوسرے وقت پڑھیں گے تو بلا تکبیر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۃ شروع کردیں گے اور جن کے قول پر تکبیر سورۃ کے اول کے لیے ہے ان کی رائے پر قراءۃ کو بلا تکبیر پڑھے موقوف کردیں گے پھر جب دوسرے وقت پڑھیں گے تو تکبیر اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں گے۔ اسی طرح جب سورۂ علق کے آخر میں سجدہ کریں گے تو پہلے قول پر تو سجدہ میں جاتے ہوئے دو اور اٹھتے ہوئے ایک تکبیر پڑھیں گے اور دوسرے قول پر سجدہ میں جاتے ہوئے ایک اور اٹھتے ہوئے دو پڑھیں گے (۵) چونکہ تکبیر پڑھنے والے اس کو استعاذہ کی طرح قرآن سے جدا سمجھتے ہیں اس لیے اس کا لکھنا اور پڑھنا رسم کے خلاف نہیں (۶) اور چونکہ بزی کے طریق سے اہل مکہ کے لیے تکبیر کا سنت ہونا بلا قید ثابت ہوچکا ہے اس لیے اس کا حکم نماز اور غیر نماز دونوں میں یکساں ہے یعنی نماز میں بھی اس کا پڑھنا جائز ہے لیکن محققین کی رائے پر اولیٰ یہ ہے کہ نماز میں اس تکبیر کو آہستہ پڑھیں تاکہ اس کے قرآن ہونے کا شبہ نہ ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَاٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَاَهْلِ بَیْتِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

وَانْفَعْ بِہِ الطَّالِبِیْنَ وَاِیَّایَ وَ

وَالِدَیَّ وَاَعِزَّآءِیْ وَ

اَحِبَّآءِیْ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِكَ

یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

کاتب احقر محمد ایوب غفر اللہ ذنوبہ فرج عنہ الکروب الہدیٰ ال مقیم بہاولپور ۱۴۰۳ھ